نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل و نہار

نام کتاب .... نبی کریم ﷺ کے لیل و نہار

مولف .... امام حسین بن مسعود البغوی

ترجمہ و تخریج .... حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تعداد .... ایک ہزار

قیمت ....

ناشر .... ابو جریر محمد سمیع اللہ

مطبع .... قدوسیہ اسلامک پریس

نبی کریم ﷺ کے لیل و نہار

تالیف

امام حسین بن مسعود البغوی

ترجمہ و تخریج

حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فہرست موضوعات

عنوانات .... صفحہ

باب ۳

پیغمبر اطہر ﷺ کی طہارت

پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز

باب ۵

ہادیٔ کائنات ﷺ کا روزہ وحج

باب ۶

پیکرِ حسن وجمال ﷺ کا لباس

باب ۷

محسن انسانیت ﷺ کی جہادی زندگی

باب ۸

رہبرِ انسانیت ﷺ کا کھانا پینا

باب ۹

پاک دامن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی

باب ۱۰

ادعیۂ ماثورہ

عرضِ ناشر

یوں تو سرورِ کونین، فخر موجودات، خاتم النبیین، رحمت اللعالمین ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر بے شمار چھوٹی اور بڑی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور تا قیامت ان شاء اللہ اس لڑی کے موتیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا اور مکہ کے دُرِّ یتیم کی حیات با سعادت پر لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا مگر ہم یہ بات کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ آج تک جو کچھ بھی صفحہ قرطاس کی زینت بنا وہ آپ ﷺ کی مدح سرائی کا حق ادا نہ کر پایا اور جو کچھ آئندہ لکھا جائے گا اس میں بھی یہ تشنگی باقی رہے گی کیونکہ آپ ﷺ کی ایک ایک صفت پر لکھا جائے تو آسانی سے اتنا مواد میسر آ سکتا ہے کہ جو کئی ضخیم کتابوں کا بطن بھرنے کے لیے کافی ہوگا۔

یہ بات تو مسلّم ہے کہ ہر لکھنے والا جب اپنے خاص انداز اور مخصوص زاویہ سے آپ ﷺ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے تو آقائے نامدار ﷺ کے اوصاف حمیدہ انتہائی دلکش اور خوبصورت انداز میں اُجاگر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اسی خوبصورت سلسلہ کی ایک بہترین کڑی ہے، جس میں محبوب کائنات محمد ﷺ کی خصوصیات اور معجزات کا تذکرہ انتہائی احسن پیرائے پر کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے لیل و نہار کو بہترین اور دلکش انداز میں قلمبند کیا گیا۔ آپ ﷺ کے کمالات و اخلاق کو خوبصورت انداز کے ساتھ سپردِ قلم کیا گیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل اُمور کو خاص طور پر مدنظر رکھا ہے۔

1. ہر عنوان کو صفحہ پر مستقل سرخی کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔
2. ایک ہی عنوان کے تحت اگر کئی سرخیاں (موضوعات) آئیں تو اُنہیں الگ سے مستقل عنوان کا درجہ دے کر لکھا گیا ہے۔
3. آیات و احادیث کی عبارت من و عن نقل کی گئی ہے۔
4. اعراب کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔
5. ہر آیت کریمہ اور تمام احادیث کی تخریج کی گئی ہے تاکہ با آسانی حوالہ تلاش کیا جا سکے۔

۶ حدیث کے نمبرز بھی درج کیے گئے ہیں۔

۷ حدیث کے راوی کا نام بھی حوالہ کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

۸ احادیث کی صحت وضعف پر حکم بھی لگایا گیا ہے۔

ان نکات کی روشنی میں ہم اللہ تعالیٰ سے مکمل اُمید رکھتے ہیں کہ جہاں یہ کاوش تصنیف وتالیف کے میدان میں بہترین اور مفید اضافہ ثابت ہوگی وہاں سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے بعض پہلوؤں کو خوبصورت انداز میں اجاگر کرنے کا باعث بھی ہوگی۔ ان شاء اللہ

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتے ہیں کہ اس کاوش کو مصنف' مترجم' کمپوزر اور ناشر کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

معجزات اور خصوصیات مصطفی ﷺ

گذشتہ نسل انسانی میں سے نبی ﷺ کا چناؤ

(۱) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ أَسْقَعَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)). صحیح

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ (قبیلے) کو چنا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى بُعِثْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ)). صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بنی آدم کے بہترین زمانے میں (نبی اور رسول بنا کر) مبعوث کیا گیا ہے۔ زمانے پر زمانہ گزرتا رہا حتیٰ کہ وہ زمانہ آ گیا جس میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

(۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا يَعِيْبُوْنَ

---

(۱) صحيح مسلم، كتاب الفضائل' باب فضل نسب النبي ﷺ ۲۲۷۶ من حديث الأوزاعي به [شرح السنة للبغوي : ۳۶۱۳] .

(۲) صحيح البخاري' كتاب المناقب باب صفة النبي ﷺ ۳۵۵۷ من حديث عمرو به [السنة : ۳۶۲۰]

(۳) صحيح البخاري، المناقب : باب خاتم النبيين ﷺ ۳۵۳۵، مسلم الفضائل : باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين ۲۲۸۶ كلاهما من حديث أبي هريرة به [السنة : ۳۶۲۰] .

سِوَاهَا. فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس (بہترین) محل کی سی ہے جس کی عمارت بڑے اچھے طریقے پر بنائی گئی (مگر) اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے والوں نے اس کے ارد گرد چکر لگائے انھیں اس (محل) کی خوبصورت عمارت سے (بہت) تعجب ہوتا تھا سوائے اس اینٹ والی جگہ کے (جسے خالی چھوڑ دیا گیا تھا) وہ کسی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے۔ میں وہ ہوں جس نے اس اینٹ والی جگہ کو بھر دیا میرے ساتھ اس عمارت (کی تعمیر) کا خاتمہ ہوا اور میرے ساتھ (ہی) رسولوں کا (سلسلہ) ختم ہوا۔

(٤) عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي: دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)).

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں مجھے خاتم النبیین لکھا گیا تھا اور آدم علیہ السلام (میں ابھی روح نہیں ڈالی گئی تھی وہ) اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے زمین پر پڑے تھے۔ میں تمھیں اپنی ابتدا کے بارے میں بتاؤں گا میں ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی خوش خبری ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انھوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے لیے ایک روشنی نکلی جس نے شام کے محلات روشن کر دیئے۔

(٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي بِتَمَامِ مَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل اور بہترین اعمال کمال (تک پہنچانے) کے لیے بھیجا ہے۔

---

(٤) **حسن**، صحيح ابن حبان (الإحسان: ٦٣٧٠) من حديث عبداللّٰه بن وهب وأحمد (٤/١٢٧) من حديث معاوية بن صالح به [السنة: ٣٦٢٦].

(٥) **ضعيف**، أخرجه الطبراني في الأوسط (٧/٧٥٤ ح ٦٨٩١) يوسف بن محمد بن المنكدر ضعيف ولبعض الحديث شواهد عند أحمد (٢/٣٨١) وغيره [السنة: ٣٦٢٣].

مخصوص معجزات نبویہ ﷺ

(٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ نَّبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَآءِ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا آمَنَ عَلٰى مِثْلِهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوْتِيْتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ وَ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے جتنے بھی (اولوالعزم) نبی ہوئے اللہ نے انھیں (ان کے دور کے مطابق) ایسے (خاص) معجزے عطا فرمائے جن پر (عام) لوگ ایمان لے آئے اور مجھے (خاص معجزہ) وحی دی گئی ہے (قرآن مجید) جو اللہ نے میری طرف بطور وحی نازل فرمایا ہے اور مجھے یہ امید ہے کہ میری اتباع کرنے والے قیامت کے دن ان (انبیاء) کے متبعین سے زیادہ ہوں گے۔

(٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَ أُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)) . صحیح

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں (ایسی) دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (دشمنوں پر) میری مدد ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے کی گئی ہے اور میرے لیے (ساری) زمین کو مسجد اور طہور (پاک اور پاک کرنے والی) بنایا گیا ہے پس میری امت میں سے جس آدمی کی نماز کا وقت ہو جائے وہ نماز پڑھ لے اور میرے لیے (جہاد کی) غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کی گئیں اور مجھے شفاعت بخشی گئی (میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا)۔ اور (مجھ سے پہلے ہر) نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

---

(٦) صحيح البخاري، فضائل القرآن : باب كيف نزل الوحي: ٤٩٨١، مسلم، الإيمان : باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ : ١٥٢ من حديث الليث بن سعيد و رواه مسلم عن قتيبة بن سعيد به.

(٧) صحيح للبخاري، التيمم : باب ١ ح ٣٣٥، مسلم، المساجد : باب المساجد و مواضع الصلاة: ٥٢١ من حديث هشيم به . [السنة :٣٦١٦] .

(۸) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ)) .صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے (دوسرے) انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت حاصل ہے: ❶ مجھے جامع کلام دیا گیا۔ ❷ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ ❸ مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا۔ ❹ زمین کو میرے لیے مسجد اور طہور بنایا گیا۔ ❺ مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ ❻ اور میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم ہوا۔

(۹) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ أُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوْتِيْتُ بِمَفَاتِحِ (بمفاتيح) خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَتُلَّتْ فِي يَدِيْ)) .صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ مجھے جامع کلام دیا گیا اور زمین کو میرے لیے مسجد اور طہور بنا دیا گیا۔ میں سو رہا تھا کہ (نیند میں) مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں (جو) میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔

(۱۰) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا إِلٰى مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ :الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! إِنِّيْ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ أَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)).صحيح

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کیا تو میں نے اس کا مشرق اور مغرب دیکھ لیا یقیناً میری امت کی حکومت وہیں تک پہنچے گی جہاں

---

(۸) صحيح مسلم أيضا (۵۲۳) [السنة : ۳٦۱۷].

(۹) صحيح ، أحمد ۲/ ۵۰۱ عن يزيد بن هارون به وأصله في صحيح مسلم (۵۲۳) .

(۱۰) صحيح مسلم، الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضها ببعض ح ۲۸۸۹ [السنة : ٤۰۱۵]

تک مجھے اکٹھا کر کے دکھایا گیا اور مجھے دو خزانے، سرخ وسفید دیئے گئے اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری (ساری) امت کو عام قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرنا اور ان کے دشمنوں کو سوائے خود ان کے ان پر مسلط نہ کرنا جو ان کی (ساری) نسل کو ہی ختم کر دے اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے (یہ فیصلہ) بخش دیا ہے کہ میں اسے عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ اس پر ایسا دشمن سوائے خود ان کے مسلط کروں گا جو ان کی (ساری) نسل کو ہی ختم کر دے اگرچہ وہ (دشمن) زمین کے (سارے) کونوں سے جمع ہو جائیں۔ یا راوی نے یہ الفاظ فرمائے: سارے کونوں میں سے جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایسا (ضرور) ہوگا کہ وہ (آپ کے امتی) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی (بھی) بنائیں گے۔

(۱۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ)) ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِيَ الْآنَ وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا)). صحيح

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن (باہر) نکلے پھر آپ ﷺ نے احد (میں دس شہید ہونے) والوں پر وہ نماز پڑھی جو آپ میت پر پڑھتے تھے یعنی نمازِ جنازہ۔ پھر آپ منبر کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: میں (قیامت کے دن) تم سے پہلے آؤں گا اور تم پر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! بے شک میں اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں یا زمین کی چابیاں دی گئیں اور اللہ کی قسم بے شک مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد (سب کے سب) شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے اس کا (ضرور) خوف ہے کہ تم اس (دنیا) میں ایک دوسرے سے جھگڑنا شروع کر دو گے۔

(۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَلْفِثُوْنَهَا أَوْتَرْغَثُوْنَهَا اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. صحيح

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع الکلام (قرآن مجید) کے

---

(۱۱) صحيح البخاري، الجنائز: باب الصلوة على الشهيد ح ۱۳۴۴ [السنة: ۳۸۲۳].
(۱۲) صحيح البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة: باب قول النبي ﷺ بعثت بجوامع الكلم ح ۷۲۷۳.
و مسلم، المساجد باب المساجد و مواضع الصلوة (۵۲۳)

ساتھ بھیجا گیا اور میری مدد (میرے) رعب کے ساتھ کی گئی۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا: مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں (جو) میرے ہاتھ پر رکھی گئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور تم (یہ خزانے) نکال رہے ہو۔

(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((أُوْتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي كَفِّي فَقِيلَ لِي هٰذَالَكَ مَعَ مَالَكَ عِنْدَاللّٰهِ لَا يَنْقُصُكَ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا)) فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حِيْنَ ذَهَبَ وَ تَرَكَهُمْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ خَبِيْصِهَا مِنْ أَصْفَرِهِ وَأَخْضَرِهِ وَأَحْمَرِهِ وَ إِنَّمَا هُوَشَيْءٌ وَاحِدٌ وَلٰكِنْ غَيَّرْتُمْ أَلْوَانَهَا الْتِمَاسَ الشَّهَوَاتِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں (جو) میری ہتھیلی میں رکھ دی گئیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا: یہ (سب کچھ) آپ کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ جو اللہ کے پاس ہے۔ اللہ اس میں سے آپ کے لئے کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور انھیں (اُمتیوں کو) دنیا میں چھوڑ دیا جو زرد' سبز اور سرخ میٹھے حلوے کھا رہے ہیں اور وہ ایک ہی چیز ہے (میٹھا حلوہ/ مثلاً کھجور اور گھی والا) مگر تم نے لذتوں کے حصول کے لیے اس کے رنگ تبدیل کر دیئے ہیں۔

(۱٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((أُوْتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ أَبْلَقَ جَآءَ نِيْ بِهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں' سرخ وسفید گھوڑے پر دی گئیں۔ انھیں میرے پاس جبریل علیہ السلام لائے تھے۔

(۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَ إِلٰى نَبِيِّهِ ﷺ مَلَكًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مَعَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمَلَكُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ أَنْ تَكُوْنَ عَبْدًا نَبِيًّا وَبَيْنَ أَنْ

---

(۱۳) **ضعيف**، أخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ ص ۲۷۳، الأعمش عنعن والسند إليه مظلم، فيه أحمد بن محمد بن ماهان عن أبيه عن سليمان بن خالد وقال أبوحاتم فى الثاني : "مجهول" و مع ذلك ذكره ابن حبان في كتاب الثقات.(!)

(۱٤) **ضعيف**، أخرجه أبوالشيخ ص ۲٦۸ وأحمد ۳/ ۳۲۷، ۳۲۸.أبوالزبير عنعن وهو مشهور بالتدليس

(۱۵) **ضعيف**، أبوالشيخ في أخلاق النبي ﷺ ص ۱۹۸ سنده ضعيف لعنعنة بقية للحديث شواهد ضعيفة عند أبي يعلى وغيره (انظر مجمع الزوائد ۹ /۱۹).[السنة ۳٦۸٤]

تَكُونَ مَلِكًا نَبِيًّا . فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((**لَا بَلْ عَبْدًا نَبِيًّا**)) فَمَا أَكَلَ بَعْدَ تِلْكَ الْكَلِمَةِ طَعَامًا مُتَّكِئًا حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ نے اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اپنے نبی ﷺ کی طرف بھیجا اس کے ساتھ جبریل (علیہ السلام) تھے۔ فرشتے نے کہا: یارسول اللہ! بیشک اللہ آپ ﷺ کو اختیار دیتا ہے کہ بندہ نبی یا بادشاہ نبی بنیں۔ نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف رخ کیا گویا کہ آپ ﷺ اس سے مشورہ طلب کر رہے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں بندہ نبی بننا چاہتا ہوں۔ پھر اس کلام کے بعد نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانا تکیہ لگا کر نہیں کھایا حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

(۱۶) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مِمَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا وَإِنَّهُ قَالَ : إِنَّ كُلَّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عِبَادِي فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ فَأَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَ حَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَالَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا. وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَأَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ يَارَبِّ إِنَّهُمْ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي حَتَّى يَدَعُوهُ خُبْزَةً فَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقْظَةِ، فَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَأَنْفِقْ نُنْفِقْ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نُمِدَّكَ بِخَمْسَةِ أَمْثَالِهِمْ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ .ثُمَّ قَالَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ : إِمَامٌ مُقْسِطٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ غَنِيٌّ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ . وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ :اَلضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَلَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَرَجُلٌ إِنْ أَصْبَحَ أَصْبَحَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَرَجُلٌ لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا ذَهَبَ بِهِ، وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ)) وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ .صحيح

سیدنا عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے آج کے دن مجھے اس علم کے سکھانے کا حکم دیا ہے جس سے تم ناواقف ہو۔ جو اس نے مجھے سکھایا ہے اور بیشک

---

(۱۶) صحيح مسلم، صفة الجنة، باب الصفات التي .. ف بها في الدنيا إلخ ح ۲۸۶۵۔ عبدالرزاق في المصنف ح ۲۰۰۸۸ (البغوي في معالم التنزيل ۴۰۱/۳)۔

اس نے فرمایا: یقیناً ہر مال جو میں نے اپنے بندے کو دیا ہے ان کے لیے حلال ہے۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو دین حنیف پر (موحد اور غیر مشرک) پیدا کیا ہے۔ پھر شیطانوں نے انھیں اپنے دین سے دور کردیا۔ میں نے ان کے لیے جو حلال کیا تھا وہ انھوں نے حرام قرار دیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں (حالانکہ) میں نے اس پر کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اللہ نے دنیا والوں پر نظر کی تو ان سے ناراض ہوا چاہے عرب ہوں یا عجم سوائے اہل کتاب کے باقی رہ جانے والے لوگوں کے (جو دین کی توحید پر قائم تھے) اور بے شک مجھے اللہ نے حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں تو میں نے کہا: اے میرے رب! وہ لوگ میرے سر کو کچل کر روئی کی طرح بنا دیں گے۔ اللہ نے فرمایا: میں نے تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تجھے آزماؤں اور تیرے ساتھ لوگوں کو آزماؤں۔ میں نے تجھ پر (اپنی) کتاب نازل کی ہے جسے (اس کے تمام نسخوں کے ساتھ) پانی دھو نہیں سکے گا (یہ کتاب باقی رہے گی) تو اسے نیند اور بیداری میں پڑھے گا۔ تو ان کے ساتھ جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے تو (اللہ کے راستے میں) خرچ کر ہم تجھ پر خرچ کریں گے۔ ایک لشکر بھیج ہم اس کی پانچ گنا کے ساتھ تیری مدد کریں گے۔ اپنے فرماں برداروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کر۔ پھر فرمایا: جنت والے تین طرح کے لوگ ہیں: (۱) عادل حکمران (۲) ہر رشتہ دار و مسلمان کے لیے نرم دل اور مہربان آدمی (۳) پرہیز گار، صدقہ کرنے والا امیر آدمی اور جہنم والے پانچ طرح کے لوگ ہیں: (۱) ایسا کمزور آدمی جس کی عقل نہیں جو تمھارے اندر (ایک دوسرے کے) پیچھے چلنے والے ہیں۔ اس کے ساتھ انھیں نہ اہل چاہیے اور نہ مال (شیطانوں کی اندھا دھند پیروی کرنے والے لوگ) (۲) اور ایسا آدمی جو اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تجھے گھر اور مال کے بارے میں دھوکا دے رہا ہوتا ہے (۳) اور ایسا آدمی جس کے لیے کوئی لالچ مخفی نہیں اگرچہ ہلکی (معمولی) ہی چیز ہے، مگر وہ لے کر جا رہا ہے (۴) اور بداخلاق فحش بکنے والا (۵) اور (نبی کریم ﷺ نے) بخل اور جھوٹ کا بھی ذکر کیا۔

ابتدائے وحی اور کیفیت نزول

(۱۷) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ . وَهُوَ التَّعَبُّدُ

(۱۷) صحیح البخاري: بدء الوحي ح ۳ و ۶۹۸۲ ومسلم (۱۶۰) [السنة : ۳۷۳۵].

اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ . قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأْ، قُلْتُ ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ))، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ فَقَالَ : اقْرَأْ، فَقُلْتُ : ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ))، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : ﴿**اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ**﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ : ((زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمَّلُوهُ)) حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ : ((لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي))، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ . فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ، وَكَانَ امْرَءًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ. فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ . فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَاابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى . فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا . ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ .

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کی ابتدا نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح صادق کی طرح (عالم ظہور میں) آ جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی پسند آ گئی۔ آپ غار حرا میں تنہائی اختیار کرتے اور چند معدود راتیں عبادت کرتے اس سے پہلے کہ آپ گھر جاتے آپ ان دنوں کے لیے ضروری سامان اپنے لئے رکھ لیتے پھر آپ خدیجہ ؓ کے پاس جاتے اور اس طرح ضروری سامان لے آتے۔ جب آپ کے پاس حق آیا تو آپ غار حرا میں تھے۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا تو کہا: پڑھ (آپ ﷺ فرماتے ہیں) میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں، پس اس نے مجھے پکڑا پھر دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر اس نے

مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھ' میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر اس نے کہا: پڑھ' میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ ﴾

''پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ بزرگ (اور غالب) ہے۔'' [سورة العلق: ۱-۳]

پس اس (وحی کے علم) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ (اپنے گھر) واپس آئے آپ ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ ﷺ کا دل (خوف سے) دھڑک رہا تھا۔ آپ ﷺ (اپنی بیوی) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ''مجھے (چادر) اوڑھادو' مجھے (چادر) اوڑھادو''

(نبی کریم ﷺ کو چادر) اوڑھادی گئی حتیٰ کہ آپ ﷺ کا خوف دور ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے خدیجہ کے سامنے ساری خبر بیان کردی (اور فرمایا): ''مجھے اپنی جان کا ڈر ہے'' تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہرگز نہیں' اللہ کی قسم' اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ بے شک آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبور کا بوجھ اٹھاتے ہیں' لاچار کی (مالی) مدد کرتے ہیں' مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور جائز کاموں میں (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں''۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں وہ (ورقہ) جاہلیت کے زمانے میں (صحیح العقیدہ) عیسائی ہوچکے تھے۔ وہ عربی خط لکھتے تھے اور اللہ کی مشیت سے انجیل کا عربی ترجمہ کرتے اور انتہائی بوڑھے شخص تھے نابینا ہوچکے تھے۔ خدیجہ نے ان سے کہا: ''اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو' تو رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا' ساری خبر بیان کردی۔ (ساری خبر سننے کے بعد) ورقہ نے کہا: ''یہ وہی ناموس ہے جو اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل فرمایا تھا۔ کاش کہ میں طاقت ور جوان ہوتا' کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کو آپ کی قوم (مکہ سے) نکال دے گی'' تو رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے فرمایا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے''؟ ورقہ نے کہا: ''جی ہاں' جو آدمی بھی آپ ﷺ جیسی دعوت لے کر آیا ہے اس سے (ضرور بالضرور) دشمنی کی گئی ہے اور اگر میں نے آپ کا (وہ) دن پایا تو آپ ﷺ کی زبردست مدد کروں گا''۔ پھر ورقہ جلد ہی فوت ہوگئے اور وحی منقطع ہوگئی۔

۱۸) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ

---

۱۸) صحیح، انظر الحدیث السابق، صحیح البخاري: ٦٩٨٢ .

الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

ابن شہاب الزہری نے یہ حدیث بیان کی تو مزید فرمایا: پھر ورقہ جلد ہی فوت ہو گئے اور وحی ایک عرصہ (تین سال) تک رکی رہی حتیٰ کہ ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ نے کئی دفعہ غم کی وجہ سے سوچا کہ اپنے آپ کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرا دیں۔ جب بھی آپ اپنے آپ کو گرانے کے لیے کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو جبریل (علیہ السلام) آپ کے پاس آ کر کہتے: ''اے محمد! (ﷺ) آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں''۔ اس سے آپ ﷺ کے دل کو سکون وقرار ہوتا پھر آپ واپس (اتر کر) لوٹ جاتے۔ پھر جب وحی کے رکنے کا عرصہ طویل ہو جاتا تو آپ دوبارہ اسی طرح (پہاڑ کی چوٹی پر جا کر اپنے آپ کو گرانے کا ارادہ) کرتے۔ آپ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تو اسی طرح جبریل (علیہ السلام) ظاہر ہو جاتے (جیسا کہ پہلے ظاہر ہوتے تھے)۔

(۱۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ : ((فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَاهْجُرْ﴾ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ)). صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ (الانصاری) رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے وحی کے رکنے (والے زمانے) کی حدیث بیان کرتے ہیں:

''میں چل رہا تھا کہ اچانک آسمان سے ایک آواز سنی تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی (اور دیکھا) وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان ایک (بہت بڑی) کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اتنا ڈرا کہ زمین پر گرنے کے قریب تھا۔ پھر میں اپنے گھر آیا اور کہا: ''مجھے (چادر) اوڑھا دو''

---

(۱۹) صحيح البخاري، التفسير، تفسير سورة المدثر : باب ٥ ح ٤٩٢٦. ومسلم (٢٣٣)

تو انھوں نے مجھے (چادر) اوڑھا دی۔ پھر اللہ نے ﴿يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور ڈراؤ۔ سے لے کر ﴿فَاهْجُرْ﴾ تک (سورۂ مدثر) نازل فرمائی۔ پھر وحی کا آنا لگاتار جاری ہو گیا۔

(۲۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَنْفَصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَنْفَصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا)). صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض اوقات مجھ پر گھنٹی کی طرح کی آواز کے ساتھ آتی ہے جو مجھ پر سخت گراں گزرتی ہے اور جب یہ (آواز) ختم ہوتی ہے تو میں اسے (وحی کو) یاد کر چکا ہوتا ہوں اور بعض اوقات فرشتہ ایک آدمی کی شکل میں میرے پاس آ کر کلام سناتا ہے جسے میں یاد کر لیتا ہوں“۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو سخت سردی کے دن میں دیکھا کہ جب آپ پر وحی آتی پھر جب یہ حالت ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی پر پسینہ بہہ رہا ہوتا تھا۔

(۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَالِجُ عَنِ التَّنْزِيلِ شِدَّةً. كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ: جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرَئِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ. صحيح

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (شروع کے دنوں میں) وحی کے نزول کی وجہ

---

(۲۰) صحيح، أخرجه مالك في الموطأ ۱/ ۲۰۲، ۲۰۳، رواية أبي مصعب ح ۲۷۰ البخاري ح ۲ من حديث مالك به و مسلم: ۲۳۳۳۔ [السنة ۳۷۳۷]

(۲۱) صحيح البخاري، التوحيد باب ۴۳ ح ۷۵۲۴.

سے (کافی) شدت محسوس ہوتی آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) اپنے (مبارک) ہونٹوں کو حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ آپ اسے جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ اس کا (تیرے دل میں) جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پھر آپ اسے پڑھیے گا۔

﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ (سورة القيامة : ۱۶۔ ۱۸)

''پھر جب ہم اسے پڑھیں تو بعد میں تو اسے پڑھ''۔

''(ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (کان لگا کر) اسے سن اور خاموش ہو جا پھر تیرا اسے پڑھنا ہمارے ذمہ ہے''۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: پھر جب جبریل (علیہ السلام) آئے تو رسول اللہ ﷺ (کان لگا کر) سنتے تھے اور جبریل (علیہ السلام) چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (وحی) کو اسی طرح پڑھ لیتے جیسا کہ جبریل (علیہ السلام) نے پڑھا تھا۔

(۲۲) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ عَلَيْهِ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُ وسَهُمْ، فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ . صحيح

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنا سر (مبارک) جھکاتے۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب وحی (کی آمد) ختم ہوتی تو نبی کریم ﷺ اپنا سر (مبارک) اٹھا لیتے تھے۔

(۲۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ . قَالَ :فَأُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ : ((خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ . اَلثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ)) . صحيح .

سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو اس سے تکلیف ہوتی اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ ایک دفعہ اللہ نے آپ پر وحی نازل کی تو اسی طرح آپ کو تکلیف ہوئی۔ پھر یہ تکلیف ٹل گئی۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے لے لو اللہ نے ان

(۲۲) صحيح مسلم، الفضائل باب عرق النبي ﷺ في البرد ح ۲۳۳۵ [السنة ۳۷۳۸]

(۲۳) صحيح مسلم ح ۱۶۹۰، ۲۳۳٤

(عورتوں) کے لیے راستہ بنا دیا ہے۔

شادی شدہ (زانی یا زانیہ کی سزا) سو کوڑے اور پتھروں سے رجم کرنا ہے اور غیر شادی شدہ (زانی یا زانیہ کی سزا) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

(٢٤) كَانَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ يَقُولُ : لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ : حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ . قَالَ : فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ؛ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلٰى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ : ((أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟)) فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ : ((أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)) صحيح

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ایک دن نبی کریم ﷺ جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی (دیہاتی) آیا جس پر ایک جبہ (لمبی قمیص نما کپڑا) تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس اعرابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے خوشبو لگانے کے بعد عمرہ والے احرام میں قمیص پہن لی ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ۔ یعلیٰ نے آ کر (خیمے) میں سر داخل کیا۔ نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی۔ کچھ وقت آپ کی یہی حالت رہی پھر موقوف ہوگئی تو آپ نے فرمایا: وہ (شخص) کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا؟

اس اعرابی کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے فرمایا: (اپنے احرام والی) خوشبو کو تین دفعہ دھولے اور جبے کو اتار دے۔ پھر عمرہ میں وہی کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

---

(٢٤) صحيح البخاري، المغازي : باب غزوة الطائف : ٤٣٢٩ ومسلم : ١١٨٠.

(٢٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمْلَى عَلَيْهِ ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ﴾ . قَالَ : فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ . فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾. صحيح

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس نے ہمیں خبر دی کہ اسے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (زید کو): ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ ﴾ (سورة النساء : ٩٥)

''(گھروں میں) بیٹھنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے''۔ لکھائی تو سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ) آئے۔ اور آپ ﷺ مجھے یہ آیت لکھا رہے تھے۔ سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یارسول اللہ! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو جہاد کرتا'' وہ نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر وحی کے نزول کے وقت سخت بھاری ہوگئی حتیٰ کہ مجھے یہ ڈر ہوا کہ میری ران کچل جائے گی۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ کے بعد) اللہ نے نازل فرمایا: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (شرعی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں)

مشرکین کو دعوتِ اسلام اور بے مثال صبر

(٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ؛ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا وَهَتَفَ: ((يَاصَبَاحَاهُ)) فَقَالُوا: مَنْ هَذَا؟ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ :((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا)) . قَالَ : ((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ)) . قَالَ أَبُولَهَبٍ: تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي

---

(٢٥) صحيح البخاري، الجهاد والسير : باب ٣١ ح ٢٨٣٢ [السنة : ٣٧٣٩]

(٢٦) صحيح البخاري، التفسير : سورة اللهب باب ١ ح ٤٩٧١ .مسلم (٢٠٨)[السنة: ٣٧٤٢]

لَهَبٍ ﴾ وَقَدْ تَبَّ . هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب:

﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ (سورة الشعراء: ٢١٤)

''اور آپ ﷺ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں''۔

نازل ہوئی اوران میں سے مخلص لوگوں کو ڈرائیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے حتیٰ کہ صفا (مکہ کی ایک پہاڑی) پر چڑھے اور بلند آواز دی ''ہائے صبح!''

لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے' اگر میں تمھیں بتاؤں کہ اس پہاڑی کے کونے سے گھوڑے (اوران کے حملہ آور سوار) آنے والے ہیں (تو) کیا تم میری تصدیق کرو گے''۔ لوگوں نے کہا: ''ہمارے تجربے میں آپ کا کوئی جھوٹ نہیں آیا'' تو آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں شدید عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہوں'' ابولہب بولا: ''تو تباہ ہو جائے کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا''؟ پھر اٹھ کھڑا ہوا تو اللہ نے ﴿ تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ ﴾ ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ اور ہلاک ہو گئے (والی سورت) نازل فرمائی۔ اور ابولہب تباہ اور ہلاک ہو گیا۔ (اس حدیث کے ایک راوی سلیمان) اعمش نے اس دن اسی طرح پڑھا تھا۔

۲۷) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادَى: ((يَابَنِي عَبْدِمَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ، فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ)) . صحيح

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ اور زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ نازل ہوئی تو نبی ﷺ (صفا) پہاڑی کی ایک بڑی چٹان کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے پھر آواز دی: ''اے بنی عبد مناف! میری اور تمھاری مثال اس آدمی کی ہے جس نے دشمن کو دیکھا پھر وہ اپنے اہل وعیال کو بچانے کے لیے چلا۔ اسے ڈر ہوا کہ کہیں دشمن پہلے نہ پہنچ جائے تو وہ اونچی آواز سے پکارنے لگا''۔ ہائے صبح''

(۲۸) أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ

(٢٧) صحيح مسلم، الإيمان باب في قوله تعالى وأنذر عشيرتك الأقربين ح ٢٠٧ .

(٢٨) صحيح البخاري، التفسير، سورة الشعراء ح ٤٧٧١ و مسلم (٢٠٦) [السنة: ٣٧٤٤] .

الْأَقْرَبِيْنَ﴾ قَالَ : ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ)) أَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا ((اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَاصَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)) .صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : جب ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمایا: ''اے قریش کی جماعت یا اسی طرح کی کوئی بات آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔ (ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ) اپنی جانوں کا سودا کرو، میں تمھیں اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں تمھیں اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ اے (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا اور اے (میری بیٹی) فاطمہ بنت محمد ﷺ مجھ سے میرا جو کچھ مال ہے مانگ لے، میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا''۔

(۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمِيْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ : أَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلٰى هٰذَا الْمُرَاءِ . أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ . فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ . وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا . فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ))ثُمَّ سَمّٰى((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ)) قَالَ : عَبْدُاللّٰهِ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً)) .صحیح

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے نزدیک کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور سب قریشی اپنی اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان میں سے ایک آدمی نے

۲۹) صحيح البخاري، الصلوة باب المرأة تطرح عن المصلي شيئًا ح ۵۲۰ مسلم ح ۱۷۹۴ [السنة : ۳۷۴۵]

کہا: تم اس (ریا کار) آدمی کو نہیں دیکھتے؟ تم میں سے کون ہے جو فلاں قوم کے اونٹ کا خون اور گوبر آلود اوجھڑی لائے پھر جب آپ (محمد ﷺ) سجدہ کریں تو آپ کے کندھوں پر رکھ دے؟ پھر سب سے بدقسمت آدمی (عقبہ بن ابی معیط) گیا (اور اوجھڑی لے آیا) پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اسے آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے۔ وہ (مشرکین قریش) ہنسنے لگے حتیٰ کہ ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرنے لگے پھر ایک شخص فاطمہ کے پاس گیا جو (آپ کی) چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ وہ دوڑتی ہوئی آئیں۔ نبی ﷺ سجدے ہی میں تھے کہ انھوں نے اس اوجھڑی کو آپ سے اتار پھینکا اور مشرکین کو بددعا دینے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے اللہ! قریش (کے ان سرداروں) کو ہلاک وتباہ کردے' اے اللہ! قریش کو ہلاک وتباہ کردے' اے اللہ! قریش کو ہلاک وتباہ کردے پھر آپ نے ان کے نام لیے ''اے اللہ! عمرو بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف' عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن الولید کو ہلاک وتباہ کردے''۔

سیدنا عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے انھیں بدر کے دن (مردہ حالت میں) گرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر انھیں گھسیٹ کر بدر کے خشک کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک کنویں والوں پر لعنت پڑ چکی ہے''۔

(۳۰) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيْدًا، فَأَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: ﴿ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ﴾ صحیح

سیدنا عروہ بن الزبیر (ایک جلیل القدر تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتاؤ کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سختی کیا کی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے کو پکڑا اور گردن (مبارک) کے اردگرد کپڑا لپیٹ کر شدت کے ساتھ گلا گھونٹا۔ پھر ابوبکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) آئے تو انھوں نے اس کا کندھا پکڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ سے ہٹایا اور فرمایا:

---

۳۰) صحيح البخاري، التفسير، سورة غافر ح ۴۸۱۵ [السنة : ۳۷۴۶].

﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ﴾

''کیا تم اس آدمی کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔ [سورۃ المؤمن: ۲۸]

(۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : أَبُوْجَهْلٍ : هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيْلَ : نَعَمْ . فَقَالَ : وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، وَلَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ . قَالَ : فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ، قَالَ : فَقِيْلَ لَهُ : مَالَكَ؟ فَقَالَ : إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا))صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل (لعنہ اللہ) نے کہا: کیا تمھارے سامنے محمد (ﷺ) اپنا چہرہ مٹی پر رکھ دیتے ہیں؟ کہا گیا: جی ہاں، تو وہ (ابوجہل) کہنے لگا: ''لات اور عزیٰ کی قسم ہے اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو اس (رسول اللہ ﷺ) کی گردن کو کچل دوں گا اور آپ کا چہرہ (مبارک) مٹی میں گھسیٹ دوں گا اور ابو ہریرہ نے کہا کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے اس نے آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا تو اس بات نے انھیں (ابوجہل کے مشرک دوستوں کو) حیرت میں ڈال دیا کہ وہ پیچھے بھاگ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ (کسی چیز سے) اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ تو کہنے لگا: میرے اور آپ کے درمیان آگ کی ایک خندق، خوفناک ہول اور (ہیبت ناک) پر ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب ہوتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

(۳۲) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ : أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ: فَقَالَ : ((لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُّ . فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ

---

(۳۱) صحیح مسلم، صفات المنافقین باب إن الإنسان لیطغی ح ۲۷۹۷ .

(۳۲) صحیح مسلم، الجهاد، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين ح ۱۷۹۵ والبخاري ح ۳۲۳۱ .

رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ. قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ؟ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) . صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی سخت دن آیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے تیری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور سخت ترین تکلیف العقبہ (طائف) کے دن پہنچی تھی جب میں نے ابن عبدیالیل بن عبدکلال پر اپنے آپ کو (بحیثیت ایک نبی ﷺ کے) پیش کیا۔ اس نے میرے ارادے کے مطابق جواب نہیں دیا۔ میں اس حالت میں چلا کہ سخت پریشان تھا۔ مجھے قرن الثعالب تک افاقہ نہیں ہوا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک بادل دیکھا جس نے مجھ پر سایہ کر رکھا تھا۔ میں نے دیکھا اس (بادل) میں جبریل ہیں جو مجھے آواز دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ''آپ کے بارے میں اللہ نے آپ کی قوم کی باتیں اور جواب سنا ہے اور اس نے آپ کے لیے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ جو چاہیں اسے حکم دے سکتے ہیں''۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا پھر کہا: ''اے محمد (ﷺ)! بے شک اللہ نے آپ کی قوم کی باتیں سنی ہیں اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ جو چاہیں حکم دے سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑ ملا کر انھیں کچل دوں''؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے''۔

علاماتِ نبوت

(۳۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ. وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ. يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا

(۳۳) صحيح مسلم، الإيمان باب الإسراء برسول الله ﷺ ح ۱٦۲. [السنة: ۳۷۰۸]

قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ . قَالَ أَنَسٌ :فَكُنْتُ أَرٰى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر لٹایا اور دل والی جگہ چیر کر اس میں سے خون کا ایک لوتھڑا نکالا پھر کہا: یہ آپ کے جسم میں شیطان (کے وسوسوں) کا ایک حصہ تھا پھر اس نے سونے کی ایک طشتری میں زمزم کے پانی کے ساتھ اسے دھویا۔ پھر اسے صاف اور درست کرکے اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا۔ بچے آپ کی دودھ پلانے والی ماں (حلیمہ سعدیہ) کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور کہنے لگے: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ جب آپ کے پاس آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ ﷺ کے سینے پر (زخم کو سینے والے) دھاگے کا اثر دیکھتا تھا۔

(٣٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، وَإِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)) . صحيح

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یقیناً مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ کو سلام کہتا تھا۔ میں اسے اب بھی جانتا ہوں۔

(٣٥) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَرُحْنَا فِيْ نَوَاحِيْهَا خَارِجًا مِنْ مَكَّةَ بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ، فَلَمْ يَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ جب ہم مکہ سے باہر قریبی علاقے (مضافات) میں پتھروں اور درختوں کے درمیان پہنچے تو جس درخت یا پہاڑ کے پاس سے گزرے اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(٣٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ إِلٰى قَيْصَرَ، وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ . فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

---

(٣٤) صحيح مسلم، الفضائل باب فضل نسب النبي ﷺ ح ٢٢٧٧ .[السنة : ٣٧٠٩]

(٣٥) إسناده ضعيف ، أخرجه الترمذي ح ٣٦٢٦ الوليد بن أبي ثور ضعيف وعباد مجهول .

(٣٦) صحيح البخاري، الجهاد والسير باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام ح ٢٩٤٠ مسلم ح ١٧٧٣ .

قَالَ :حِيْنَ قَرَأَهُ : اِلْتَمِسُوْا لِي هٰهُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِأَسْئَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَأَخْبَرَنِي أَبُوْسُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تُجَّارًا، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ . قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ: فَوَجَدَنَا رَسُوْلَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ، فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتّٰى قَدِمْنَا إِيْلِيَاءَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ . فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ : فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا، قَالَ : مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ : هُوَ ابْنُ عَمٍّ، وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِمَنَافٍ غَيْرِي فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوْهُ فَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ : قُلْ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ . قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ تَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّى الْكَذِبَ لَحَدَّثْتُهُ عَنِّي حِيْنَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلٰكِنِ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَّأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ : قُلْ لَهُ : كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ : هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ . قَالَ : فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ : لَا قَالَ : هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ : لَا قَالَ : فَهَلْ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ قُلْتُ : لَا قَالَ : فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَوْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ : بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ . قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ : لَا قَالَ : فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ : لَا، وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَّغْدِرَ، قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ : وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ يُّؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ : فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ فَكَيْفَ كَانَ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ؟ قُلْتُ : كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا، تُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَتُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى . قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قُلْتُ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَاللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهٰى عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ ' فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ : قُلْ لَهُ : إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُوْنَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ : هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ،

فَزَعَمْتَ أَنْ : لَا، فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ الْقَوْلَ قَبْلَهُ؛ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ . وَسَأَلْتُكَ : هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ : لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ . وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ : لَا، فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ ؛ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ . وَسَأَلْتُكَ : أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَوْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ : أَنْ ضُعَفَاؤُهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ . وَسَأَلْتُكَ : هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ . وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ : لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ . وَسَأَلْتُكَ : هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ : لَا، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ . وَسَأَلْتُكَ : هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ يَكُونُ دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَيُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَيَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ . وَسَأَلْتُكَ : بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ . قَالَ : وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ . وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ .

قَالَ أَبُوسُفْيَانَ : ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُرِئَ، فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿ **يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ** ﴾ .

قَالَ أَبُوسُفْيَانَ : فَلَمَّا قَضٰى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا . وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي

وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ : لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ قَالَ أَبُوسُفْيَانَ : وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أُدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِيَ الْإِسْلَامَ، وَأَنَا كَارِهٌ. صحیح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کی طرف لکھا (خط لکھوا کر بھیجا) آپ ﷺ اسے اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ آپ نے اپنا خط دحیہ الکلبی کو دے کر بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسے بصرہ کے والی کو دے دو تا کہ وہ اسے قیصر (عیسائی بادشاہ) تک پہنچا دے۔ اللہ نے جب ایران کے فوجیوں کو قیصر سے ہٹایا (قیصر کو مجوسیوں پر فتح دی) تو قیصر نے اس آزمائش پر اللہ کے شکر کے لیے حمص سے ایلیاء تک پیدل سفر کیا۔ جب قیصر کو رسول اللہ ﷺ کا خط ملا تو اس نے پڑھنے والے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قوم میں سے کسی کو میرے لیے تلاش کرو تا کہ میں اس سے کچھ سوالات پوچھوں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے خبر دی وہ ان دنوں قریشیوں کے ساتھ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے۔ اس مدت میں جب رسول اللہ ﷺ اور قریش کے درمیان (صلح حدیبیہ والا) معاہدہ ہوا تھا۔ ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ ہم نے شام کے بعض علاقے میں قیصر کے ایلچی کو دیکھا وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر ایلیاء شہر آیا۔ ہمیں قیصر کے پاس لے جایا گیا۔ وہ اپنی حکومت (کے نشے) میں بیٹھا ہوا تھا اس کے سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا اور اس کے اردگرد رومیوں کے سردار موجود تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے جو اپنے آپ کو نبی ﷺ کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں ان لوگوں میں نسب کے لحاظ سے اس کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اس نے کہا: تمھاری اس کے ساتھ کیا قرابت (رشتہ داری) ہے؟ میں نے کہا: وہ میرا چچازاد بھائی ہے۔ اس دن ان لوگوں میں میرے سوا کوئی دوسرا شخص بنی عبدمناف میں سے نہیں تھا۔ قیصر نے کہا: اسے میرے قریب کردو۔ پھر اس نے میرے ساتھیوں کو حکم دے کر میرے پیچھے کھڑا کر دیا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا: اس کے ساتھیوں سے کہو کہ میں اس آدمی سے اس شخص کے بارے میں سوالات کرنے والا ہوں جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ اگر یہ شخص جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلانا۔ ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم اگر اس دن مجھے اس بات کی حیا نہ ہوتی کہ میرے ساتھی میرے جھوٹ کو بیان کرتے رہیں گے تو میں اسے اپنے بارے میں (خوب مبالغہ کر کے خلاف واقعہ باتیں) بتاتا جب اس نے مجھ سے سوالات کیے تھے لیکن میرے لئے شرم وحیا مانع تھی کہ یہ لوگ

مجھے جھوٹا کہیں گے لہٰذا میں نے سچی سچی باتیں بتائیں۔
قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے کہو اس شخص کا نسب تم میں کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں نسب والا ہے اس نے کہا: کیا تم میں اس سے پہلے بھی کسی نے (دعویٰ نبوت کیا ہے؟ یا) ایسی بات کہی ہے۔ میں نے کہا: نہیں' اس نے کہا: کیا تم اس دعویٰ سے پہلے اسے جھوٹا قرار دیتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔
اس نے کہا: کیا اس کے آباواجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا امیر (اور طاقت ور) لوگ اس کی اتباع کر رہے ہیں یا کمزور (وغریب)؟
میں نے کہا: کمزور (وغریب) اس نے کہا: یہ لوگ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ میں نے کہا: زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس نے کہا: کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد غضبناک ہو کر مرتد ہوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' اس نے کہا: کیا وہ غدر (وعدہ خلافی اور دھوکا) بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' اور ہم نے آج (کل) اس سے ایک وقت تک معاہدہ کر رکھا ہے ہمیں ڈر ہے کہ وہ غدر کرے گا۔
ابوسفیان نے کہا: مجھے آپ کی تنقیص میں اس بات کے علاوہ کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ مجھے اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ اس کلام کے علاوہ کوئی دوسری بات میری طرف سے منسوب کی جائے گی اس نے کہا: کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی ہے؟
میں نے کہا: جی ہاں، اس نے کہا: اس کی تم سے اور تمھاری اس سے جنگ (بلحاظ نتیجہ) کیسی رہی؟ میں نے کہا: جس طرح (کنویں کے) چھوٹے بڑے ڈول ہوتے ہیں۔ کبھی اسے ہم پر غلبہ ہوتا رہا ہے اور کبھی ہمیں اس پر غلبہ ہوتا رہا ہے۔
اس نے کہا: وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ہمارے باپ دادا جو عبادت کرتے تھے وہ ہمیں اس سے منع کرتا ہے اور ہمیں نماز' صدقہ' پرہیز گاری' وعدہ پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔
جب میں نے یہ بات کہی تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تُو نے کہا: وہ نسب والا ہے۔ اسی طرح رسول اپنی قوم کے نسب میں پیدا ہوئے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا تم میں کسی نے اس سے پہلے یہ بات کہی ہے تو تو نے کہا: نہیں' میں نے کہا: اگر کوئی شخص تم میں سے پہلے یہ بات کہتا ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے سے پہلے کسی کے قول کی پیروی کر رہا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا تم اس (دعویٰ) سے پہلے اسے جھوٹا سمجھتے تھے تو تو نے کہا: نہیں، پس مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص لوگوں پر جھوٹ نہیں بول سکتا وہ اللہ پر کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے؟

میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباواجداد میں سے کوئی بادشاہ تھا تو تو نے کہا: نہیں ۔ اگر اس کے آباواجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے باپ دادا کی بادشاہی کا طلب گار ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کہ شریف (اور طاقت ور) لوگ اس کی اتباع کر رہے ہیں یا کمزور (اور غریب؟) تو تو نے کہا: اس کی اتباع کمزور لوگ کر رہے ہیں اور یہی لوگ رسولوں کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا (اس کے ماننے والے) زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ تو نے کہا: زیادہ ہو رہے ہیں اور اسی طرح ایمان (کی حالت ہوتی) ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا: کیا کوئی شخص اس کے دین (اسلام) میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر مرتد ہوا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے جب وہ دلوں میں جاری وساری ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس پر کبھی غصہ نہیں کرتا۔

میں نے تجھ سے پوچھا: کیا وہ غدر کرتا ہے؟ تو نے کہا: ''نہیں'' اور اس طرح رسول (کبھی) غدر نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے پوچھا: کیا کبھی تمھاری اس سے اور اس کی تم سے جنگ ہوئی ہے؟ تو نے کہا: ہاں ہوئی ہے اور یہ کہ تمھارے اور اس کے درمیان جنگ (کنویں کے) ڈولوں کی طرح ہے۔ کبھی وہ تم پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی تم اس پر غالب آ جاتے ہو اور اسی طرح رسولوں کو آزمایا جاتا ہے اور آخری فتح ان کی ہی ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا: وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو نے کہا: وہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ (ایک) اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو اور وہ تمھیں اس عبادت سے منع کرتا ہے جو تمھارے باپ دادا کرتے تھے اور تمھیں نماز، صدقہ، پاک دامنی، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور نبی کی یہی صفت ہوتی ہے۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ نبی آنے والا ہے، لیکن مجھے اس کا گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ تم نے جو باتیں کہی ہیں اگر حق ہیں تو قریب ہے کہ وہ میرے قدموں کے نیچے زمین کا مالک بن جائے اور اگر مجھے اس کی امید ہوتی کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو ملاقات کی ضرور کوشش کرتا اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔

ابوسفیان نے کہا: پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا جو پڑھا گیا اس خط میں لکھا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَ اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ . وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ (ال عمران ٦٤)

اللہ کے بندے اور رسول محمد ﷺ کی طرف سے رومیوں کے بادشاہ ہرقل کے نام اُس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی اتباع کرے۔

امابعد! میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جا (جہنم کے عذاب سے) بچ جائے گا۔ مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا اجر دے گا"۔ اور اگر تو نے منہ پھیرا تو تیری رعایا کا گناہ (بھی) تجھ پر ہوگا ﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ اے اہل کتاب! آ ؤ اس کلمے کی طرف جو تمھارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز میں بھی اس کے ساتھ شرک نہ کریں۔ ہم میں سے کوئی ایک اللہ کے سوا رب نہ بنائے اور اگر تم منہ پھیرو گے تو گواہی دو کہ ہم مسلمان ہیں۔"

ابوسفیان نے کہا: جب اس نے اپنی بات ختم کی تو اس کے درباری سرداروں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور شور وغوغا زیادہ ہو گیا۔ مجھے پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ہم تنہا ہوئے تو میں نے ان سے کہا: ابوکبشہ (حلیمہ کے شوہر) کے بیٹے کا معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ بنواصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات کا یقین رہا کہ آپ ضرور غالب ہوں گے حتیٰ کہ اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی حالانکہ میں اس سے پہلے اسلام کو ناپسند کرتا تھا۔

(۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ : إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَمَا كَانَ يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ : لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي . أَوْ أَنَّ هٰذَا عَلٰى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ؛ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ: فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ أُسْتَقْبِلُ بِهِ رَجُلًا مُسْلِمًا، قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ : كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا، وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ

---

(۳۷) صحيح البخاري، مناقب الأنصار باب إسلام عمر بن الخطاب ح ٣٨٦٦ .

فَذَبَحَهُ، فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ، يَقُولُ : يَاجَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ، رَجُلٌ فَصِيحٌ، يَقُولُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . فَوَثَبَ الْقَوْمُ، قُلْتُ : لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا، ثُمَّ نَادٰى : يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ، رَجُلٌ فَصِيحٌ، يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هٰذَا نَبِيٌّ . صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے کبھی نہیں سنا کہ ''بے شک میں یہ گمان کرتا ہوں'' مگر اسی طرح ہوتا تھا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے۔ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص گزرا تو انھوں نے فرمایا: ''میرا گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت والے دین پر ہے یا یہ جاہلیت میں ان کا کاہن تھا' اس آدمی کو میرے پاس بلاؤ'' جب وہ بلایا گیا تو آپ نے اس سے وہی بات کہی پھر کہا: میں نے آج کے دن کی طرح نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان کا سامنا کر رہا ہوں (جس کے بارے میں میرا یہ گمان تھا اور) کہا: ''آپ پر لازم ہے کہ اپنی خبر مجھے ضرور بتائیں'' اس نے کہا: میں جاہلیت میں ان لوگوں کا کاہن تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھاری (معمولہ) جنی عورت نے (جاہلیت کے دنوں میں) کون سی عجیب ترین بات تجھے بتائی تھی؟ اس نے کہا: ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنی عورت میرے پاس آئی میں نے پہچان لیا کہ وہ ڈری ہوئی ہے۔ کہنے لگی: کیا تو نے جنوں اور ان کی حیرت کو نہیں دیکھا؟ ان کی ذلت کے بعد مایوسی اور ان کا اونٹنیوں اور ان کی زینوں سے مل جانا نہیں دیکھا؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا' ایک دن میں ان کے معبودوں کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے ایک بچھڑا ذبح کیا۔ میں نے ایک چیخنے والے کی چیخ سنی جس سے شدید ترین آواز میں نے کبھی نہیں سنی کہہ رہا تھا: اے جلیح (گنجے سر اور بے سینگوں والے) آسان بات ہے ایک فصیح آدمی کہہ رہا ہے (اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لوگ اچھلے کودے۔ میں نے کہا کہ میں اس کی وجہ معلوم کر کے رہوں گا (کہ یہ لوگ کیوں اچھل کود رہے ہیں) پھر اس نے آواز لگائی: اے جلیح' آسان بات ہے ایک فصیح آدمی کہہ رہا ہے (اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پھر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑے عرصے بعد ہی کہا گیا کہ یہ نبی ہے (رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا اعلان ہو گیا)

(۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ : فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ، وَاسْتَقَرَّ وَقَالَ : عَمَدْتُ إِلٰى

(۳۸) حسن، أخرجه عبدالرزاق ح ۲۰۸۰۸ فی المصنف ومعمر فی الجامع ص ۳۸۳' ۳۸۴ وأحمد (۳۶/۲) عن عبدالرزاق به وسنده حسن و للحديث شواهد [السنة : ۴۲۸۲]

رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي، فَقَالَ الرَّجُلُ : بِاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ : أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ۔ جَبَلَيْنِ۔ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ . قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَ أَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چرواہے (اہبان نامی) کے پاس بھیڑیا آیا تو بھیڑیے نے اس سے ایک بکری چھین لی۔ چرواہا اس کے پیچھے دوڑا حتیٰ کہ اپنی بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر رکا اور کہا: اللہ نے مجھے جو رزق دیا تھا میں نے کوشش کر کے اسے لے لیا پھر تم نے چھین لیا تو وہ آدمی بولا: ''اللہ کی قسم ! اگر میں نے آج جیسا دن دیکھا ہو۔ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے'' تو بھیڑیے نے کہا: ''اس سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ ایک آدمی دو پہاڑوں کے درمیان کھجوروں (والی زمین) میں تمھیں ماضی اور مستقبل کی خبریں دے گا'' وہ شخص یہودی تھا اس نے آ کر نبی کریم ﷺ کو بتایا اور مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق کی پھر فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں آدمی (گھر سے) نکلے گا تو اس کے لوٹنے سے پہلے ہی اس کے جوتے اور کوڑا یہ بتا دیں گے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کام کیے تھے۔

(۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ؛ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَالَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ . فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝﴾ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

(۳۹) صحيح البخاري، الأذان باب الجهر بقراءة صلاة الصبح ح ۷۷۳ مسلم ح ۴۴۹ . (تفسير البغوي ۴/ ۱۷۳)

عَلٰى نَبِيِّهِ ﴿ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ ﴾ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف چلے۔ شیطان (جنوں) اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی۔ ان شیطانوں پر شہاب ثاقب (جلتے ہوئے انگارے) چھوڑے گئے وہ جب واپس آئے تو ان سے کہا گیا: تمھیں کیا ہو گیا ہے؟

انھوں نے کہا: ہمارے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمارے اوپر انگارے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ (ان کے چیلوں اور دوستوں نے) کہا: ''تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کسی خاص چیز کی وجہ سے ہی رکاوٹ ہوئی ہے۔ زمین کے مشرق ومغرب میں جا کر دیکھو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ جو تہامہ کی طرف گئے تھے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ مدینہ کے قریب ایک (مقام) ''نخلہ'' میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے کان لگا کر قرآن سنا پھر کہا: اللہ کی قسم' یہ ہے وہ بات جو تمھاری اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ کا باعث ہے۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو کہا:

﴿ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝ ﴾ (سورة الجن ۱'۲)

''ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہم ایمان لے آئے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے''۔

اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ﴾ (والی سورت اتاری) آپ کہہ دیں کہ آپ کو بطور وحی جنوں کے اس کلام کی خبر دی گئی تھی۔

(۴۰) قَالَ عَلْقَمَةُ : أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ : هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ : لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا اسْتُطِيْرَ أَوِ اغْتِيْلَ، قَالَ : فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ، قَالَ : فَقُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ وَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ . قَالَ : ((أَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ)) قَالَ : فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ، وَسَأَلُوْهُ الزَّادَ، فَقَالَ : ((لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ تَقَعُ فِيْ أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ

(۴۰) صحيح مسلم، الصلاة باب الجهر بالقراءة في الصبح ح ۴۵۰ (تفسير البغوي ۴/ ۱۷۴).

لِدَوَابِّكُمْ)) . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ)) . صحيح

سیدنا علقمہ (ایک تابعی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی شخص جنوں والی رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا؟ تو انھوں نے کہا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو (اچانک) غائب پایا۔ پھر ہم نے آپ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ ہم نے کہا: نبی کریم ﷺ کو اچک لیا گیا ہے یا اغوا کر لیا گیا ہے!! ہم نے وہ رات بہت تکلیف میں گزاری۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ آپ غار حرا کی طرف سے آرہے تھے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں نہ ملے۔ ہم نے آپ کو (بہت) تلاش کیا مگر نہ پایا۔ ہماری یہ رات انتہائی تکلیف میں گزری ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ایک جن بلانے کے لیے آیا۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور انھیں قرآن سنایا'' آپ نے جا کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جنوں اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے تو آپ نے فرمایا: ہر ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمھارا کھانا ہے اور گوبر تمھارے جانوروں کا چارہ ہے پھر آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم ان دونوں چیزوں کے ساتھ استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمھارے بھائیوں کا کھانا ہے۔

(٤١) قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ .

امام الشعبی (ایک جلیل القدر تابعی اور اس حدیث کے راوی) کی روایت میں ہے کہ انھوں نے کہا: وہ (شام کے ایک علاقے) الجزیرہ کے جنوں میں سے تھے۔

(٤٢) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ : سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ . صحيح

سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروق (ایک تابعی) سے پوچھا: جس رات جنوں نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تھا آپ کو کس چیز نے جنوں کے بارے میں خبر دی تھی؟ تو مسروق نے کہا: مجھے آپ کے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ کو ایک درخت نے خبر دی تھی۔

---

(٤١) صحيح مسلم ، انظر الحديث السابق .

(٤٢) صحيح البخاري، فضائل الصحابة باب ذكر الجن ح ٣٨٥٩ ، مسلم ح ٤٥٠ .

(٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْإِدَاوَةَ لِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: أَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ .فَقَالَ: ((ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ)) فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتّٰى وَضَعْتُ إِلٰى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ :مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ :((هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ، فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا)) .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی کا برتن لے جاتے تھے۔ ایک دن وہ آپ کے ساتھ جارہے تھے کہ آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں ابو ہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے لیے پتھر (مٹی کے ڈھیلے) لاؤ جن سے میں استنجا کروں۔ ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک پلو میں پتھر لایا اور آپ کے پاس رکھ دیئے پھر میں چلا گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے میں (آپ کے ساتھ) چلا اور پوچھا: ہڈی اور گوبر (نہ لانے) کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں جنوں کا کھانا ہیں۔ میرے پاس نصیبین (شمالی شام کے الجزیرہ والے علاقے کے جنوں) کا ایک وفد آیا۔ یہ بہت اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے زادِ راہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا گوبر کے پاس سے گزریں وہ ان کا کھانا بن جائے۔

(٤٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَآءً بَيْنَهُمَا. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انھیں (اپنے صدق کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند دکھایا جس کے دو ٹکڑے ہوگئے تھے حتیٰ کہ انھوں نے ان کے درمیان حرا (کے پہاڑ) کو دیکھ لیا۔

(٤٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَقَالَ: سَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَئُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ

---

(٤٣) صحيح البخاري، مناقب الأنصار (فضائل الصحابة) باب ذكر الجن ح ٣٨٦٠ .

(٤٤) صحيح البخاري، مناقب الأنصار باب انشقاق القمر ح ٣٨٦٨ مسلم ح ٢٨٠٢ .[السنة: ٣٧١١]

(٤٥) صحيح البخاري، التفسير سورة صٓ ح ٤٨٠٩ ، مسلم ح ٢٨٠٠ .

أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ))، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوعِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ قَالَ : فَدَعَوْا ﴿ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ ﴾ أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ : وَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴾ . صحيح

مسروق (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: میں تمھیں الدخان (دھویں) کے بارے میں بتاؤں گا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ وہ (قبول کرنے سے) پیچھے رہے تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے والے قحط کے سات سال بھیج دے''۔ جب قحط کا (پہلا) سال آیا تو (کھانے کی) ہر چیز ختم ہوگئی حتیٰ کہ وہ مردار اور کھالیں کھانے لگے۔ آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان بھوک کی شدت سے دھواں دیکھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾

پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان پر واضح دھواں آجائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہوگا۔

﴿ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴾

اے ہمارے رب ہم سے عذاب ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں' اس وقت انھیں نصیحت کیونکر کارگر ہوگی حالانکہ ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسول آ چکا پھر ان لوگوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے: یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔ ہم تھوڑی مدت کے لئے عذاب ہٹا دیں گے مگر تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے کرتے رہے۔

انھوں نے کہا: ان سے عذاب ٹالا گیا پھر وہ اپنے کفر میں لوٹ گئے پھر اللہ نے انھیں بدر کے دن پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴾

اس دن (کو یاد کرو) جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم انتقام لینے والے ہیں۔ (سورة الدخان : ١٠-١٦)

معراجِ مصطفیٰ ﷺ

(٤٦) عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ : ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ فِي الْحَطِيمِ)) وَرُبَّمَا قَالَ : ((فِي الْحِجْرِ ـ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ ـ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ)) فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِي : مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ : مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ ـ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مِنْ قَصِّهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ، ((فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ إِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ . ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ)) فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ : هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ ـ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ، ((فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ . فَانْطَلَقَ بِي جِبْرَئِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرَئِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ . فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ : هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ : مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ . قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرَئِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ . فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا : مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرَئِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ، قَالَ : هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ : مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرَئِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ : أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، قَالَ : هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ : مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ،

---

(٤٦) صحيح البخاري، مناقب الأنصار باب المعراج : ٣٨٨٧ مسلم ح ١٦٤ . [السنة : ٣٧٥٢]

فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ :مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيلُ، قِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هُوَ هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هٰرُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ .ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَ مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِيلَ : مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى، قَالَ :هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ :أَبْكِي أَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ :جِبْرِيْلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ، قِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِيلَ :مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ : مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ .ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ :هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيلُ؟ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ . ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ :هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ، خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ : بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ : إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ :مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ :أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ :سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ، وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ، قَالَ :فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي .صحیح

سیدنا مالک بن صعصعہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی معراج کی رات کے

بارے میں حدیث بیان کی:

میں حطیم یا الحجر☆ (کعبہ کے نزدیک) سو رہا تھا۔ اتنے میں ایک آنے والا آیا اس نے یہاں سے یہاں تک چیرا۔ میں نے اپنے ساتھی جارود سے پوچھا:

اس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: گردن کے گڑھے سے زیر ناف تک چیرا۔ پھر اس نے میرا دل نکالا۔ پھر میرے لئے سونے کی ایک طشتری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی۔ پھر اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اسے (ایمان وحکمت سے) بھر دیا گیا پھر اسے (اپنی جگہ) لوٹا دیا گیا۔

پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔

(سیدنا انس بن مالک سے) جارود نے کہا: اے ابوحمزہ! وہ براق ہے؟ انس نے کہا: جی ہاں۔ وہ حدِ نگاہ تک اپنا قدم رکھتا تھا۔ پس مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ پھر مجھے جبریل لے گئے حتیٰ کہ میں آسمان دنیا پر پہنچا۔ دروازہ کھلوایا گیا کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ کہا گیا: انھیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر جب میں گیا تو دیکھا کہ آدم علیہ السلام ہیں۔ (جبریل علیہ السلام نے) کہا: یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں آپ انھیں سلام کہیں۔ پس میں نے انھیں سلام کہا تو انھوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ) کہا گیا: ان کو بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو' ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ میں جب چلا تو یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو پایا۔ وہ دونوں (ایک دوسرے کی) خالہ کے بیٹے ہیں۔ (جبریل نے مجھے) کہا: یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں، انھیں سلام کہو۔ پس میں نے انھیں سلام کہا۔ دونوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر وہ مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے۔ پھر دروازہ کھولنے کا کہا گیا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ) کہا گیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو' ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ میں جب

☆ کعبہ کا وہ حصہ جو تعمیر کے دوران میں بیت اللہ میں شامل ہونے سے رہ گیا، اسے حطیم کہتے ہیں۔

(داخل ہو کر) چلا تو یوسف علیہ السلام کو پایا۔ (جبریل نے) کہا: یہ یوسف علیہ السلام ہیں انھیں سلام کہیں۔ میں نے انھیں سلام کہا تو انھوں نے جواب دیا پھر کہا: ''نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو''۔

پھر وہ (جبریل) مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے۔ دروازہ کھلوایا گیا، کہا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ' کہا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں چلا تو ادریس علیہ السلام کو پایا۔ کہا: یہ ادریس ہیں انھیں سلام کہو۔ میں نے سلام کہا تو انھوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔

پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا گیا۔ کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا: اور تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ کہا گیا: انھیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو' ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔

پھر جب میں چلا تو ہارون علیہ السلام کو دیکھا' کہا: یہ ہارون ہیں انھیں سلام کریں' میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔

پھر مجھے چھٹے آسمان پر چڑھایا گیا۔ جب دروازہ کھلوایا گیا تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ کہا گیا: انھیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ جب میں چلا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا' کہا: یہ موسیٰ ہیں انھیں سلام کہیں۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا پھر فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔

جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ موسیٰ علیہ السلام روئے۔ پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہا: میں اس پر رو رہا ہوں کہ ایک لڑکا جو میرے بعد نبی بنا۔ میری امت سے زیادہ اس کی امت جنت میں داخل ہو گی۔

پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا گیا' کہا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل' کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ کہا گیا: انھیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں'' کہا گیا: انھیں خوش آمدید ہو' ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔

جب میں چلا تو ابراہیم علیہ السلام کو پایا۔ کہا گیا: یہ آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں انھیں سلام کہیں۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بیٹے اور نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے

سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر (بحرین کے علاقے) ہجر کے مٹکوں جتنے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ کہا: یہ سدرۃ المنتہیٰ (انتہا والی بیری کا درخت) ہے اور چار نہریں دیکھیں، دو باہر اور دو اندر بہہ رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے جبریل یہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: اندر والی نہریں جنت میں بہہ رہی ہیں اور باہر والی نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے لیے بیت معمور (ایک عظیم الشان محل) بلند کیا گیا۔ پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کے برتن لائے گئے۔ میں نے دودھ لے لیا تو کہا: یہ (اسلام کی) فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی (اطاعت کرنے والی) امت ہوگی۔ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

میں جب واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انھوں نے کہا: آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: یقیناً آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور اللہ کی قسم، میں نے یقیناً آپ کے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے مجھے بنی اسرائیل کی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجیے۔

میں واپس لوٹا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے پہلے جیسا کلام کیا پھر میں لوٹا تو دس (اور) کم کر دی گئیں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے ویسا ہی کلام کیا۔ میں لوٹ گیا تو دس (اور) کم کر دی گئیں۔ پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے ویسا ہی کلام کیا (جیسا کہ پہلے کیا تھا) میں جب لوٹا تو ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے ویسا ہی کہا، پھر جب میں لوٹا تو ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: بے شک آپ کی امت، روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی اور (دلیل یہ ہے کہ) میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے۔ مجھے بنی اسرائیل سے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس جا کر اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔

میں نے کہا: میں نے اپنے رب سے اتنا (زیادہ) سوال کیا ہے کہ مجھے اب شرم آنے لگی ہے، لیکن میں اس پر راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا: جب میں وہاں سے گزرا تو ایک پکارنے والے نے آواز دی: میں نے اپنا فرض نافذ کیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

(٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((أُوْتِيْتُ بِالْبُرَاقِ' وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ)) قَالَ :((فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ :فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ :ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ. فَجَاءَ نِيْ جِبْرِيْلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ : اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ قَالَ :ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ)) وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَقَالَ :فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ . وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ : فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ ((فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ : فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ :فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا . وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى. فَقَالَ :مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ : خَمْسِيْنَ صَلٰوةً. قَالَ : ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَإِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ . قَالَ :فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ :يَارَبِّ خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، فَقَالَ :إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ، قَالَ :فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى، حَتّٰى قَالَ :يَامُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً . مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً)) قَالَ :((فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ وَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَقُلْتُ : قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا وہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا' سفید لمبا جانور ہے وہ اپنے کھر حدِ نگاہ تک رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اس پر سوار ہوا حتیٰ کہ بیت المقدس آیا پھر میں نے اسے اس حلقے (کڑی) کے ساتھ باندھا جہاں اسے انبیاء باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا۔ وہاں میں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر میں

---

٤٧) صحيح مسلم، الإيمان باب الإسراء برسول الله ﷺ ح ١٦٢[السنة : ٣٧٥٣] .

باہر آیا تو جبریل شراب اور دودھ کے دو برتن لائے۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبریل نے کہا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر مجھے آسمان کی طرف بلند کیا گیا۔ اور اس (گزشتہ حدیث) کی مثل حدیث بیان کی اور فرمایا: میں نے آدم (علیہ السلام) کو دیکھا آپ نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ اور میں نے تیسرے آسمان میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ انھیں (سارے حسن میں سے) آدھا حسن عطا کیا گیا تھا۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔

راوی نے موسیٰ علیہ السلام کا رونا ذکر نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: میں نے ساتویں آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ بیت معمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ اس میں نہیں آتے۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا۔ اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں جیسے تھے اور اس کا پھل مٹکوں جیسا تھا۔ جب اللہ کے حکم سے اس پر جو چھانا تھا چھا گیا تو اس کا رنگ بدل گیا۔ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی آدمی بھی اس کے حسن کی صفت بیان نہیں کرسکتا اور مجھ پر وحی کی گئی جو وحی کی گئی۔

پس مجھ پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں اتر کر موسیٰ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف (کمی) کا سوال کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے یقیناً بنی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ ان کی مجھے (خوب) خبر ہے۔

فرمایا: میں اپنے رب کے پاس واپس گیا تو کہا: اے میرے رب! میری امت سے تخفیف کریں تو پانچ نمازیں کم کردی گئیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو کہا: مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں۔ انھوں نے کہا: بے شک آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھے گی۔ آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں پھر تخفیف کا سوال کریں۔ میں اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ (رب نے) فرمایا: اے محمد ﷺ! ہر دن ورات میں یہ پانچ نمازیں ہیں ہر ایک نماز (کا ثواب) دس نمازوں کے برابر ہے۔ پس یہ فی الحقیقت پچاس (ہی) نمازیں ہیں جو شخص نیکی کا ارادہ کرے پھر وہ نیکی نہ کرسکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر عمل کرے تو دس نیکیوں کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے پھر اس پر عمل نہ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں کچھ (گناہ) نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ برائی کرلے تو ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا پھر انھیں (ساری) خبر بتائی تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس جا کر تخفیف کا سوال کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب کے پاس (بار بار) آ رہا ہوں حتیٰ کہ مجھے حیا آ رہی ہے۔

(۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ أَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَادِمِ السَّمَاءِ : افْتَحْ، قَالَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرَئِيْلُ، قَالَ : هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَقَالَ : أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَلَمَّا فَتَحَ . عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ فَقَالَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ . قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ، فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ. فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى. حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ .)) قَالَ أَنَسٌ : فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيُّ كَانَا يَقُوْلَانِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ.)) قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ : مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً، قَالَ : فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ : وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ : رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ : اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ . ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا مِسْكٌ)) . صحيح

(۴۸) صحيح البخاري، الصلوة، باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء ح۳۴۹ مسلم ح۱۶۳ .[السنة: ۳۷۵۴]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت میرے لیے کھول دی گئی۔ پھر جبریل آئے اور میرا سینہ کھولا پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت اور ایمان سے لبریز سونے کی ایک طشتری (تھالی) لائے' اسے میرے سینہ میں انڈیل دیا پھر اسے (سینہ کو) بند کیا۔ پھر مجھے آسمان کی طرف لے گئے جب میں آسمان دنیا کے پاس پہنچا تو جبریل نے آسمان کے خادم (دربان فرشتے) سے کہا: دروازہ کھولو' اس نے کہا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل' اس نے کہا: آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ کہا: جی ہاں' میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ اس نے کہا: بلائے گئے ہیں؟ کہا: جی ہاں۔

جب (دروازہ) کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر بلند ہوئے میں نے ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا جس کے دائیں اور بائیں لوگ تھے۔ وہ جب دائیں طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ پھر اس نے کہا: نیک نبی ﷺ اور نیک بیٹے کو خوش آمدید۔

میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون ہے؟ کہا: یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں و بائیں طرف کے لوگ ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف کے اشخاص جہنمی ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو (جنتیوں کی وجہ سے) ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (جہنمیوں کی وجہ سے) روتے ہیں۔

پھر مجھے دوسرے آسمان پر چڑھایا گیا۔ انھوں نے اس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو' اس نے بھی پہلے دربان جیسے سوالات کیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انھوں نے ذکر کیا کہ آپ نے آسمانوں میں آدم' ادریس' موسیٰ' عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا تھا اور انھیں ان کی منزلیں یاد نہیں رہیں۔

ابن شہاب الزہری نے کہا: مجھے ابن عباس اور ابوحبہ الانصاری نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں ایسے مقام پر پہنچا کہ میں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی۔

ابن حزم (صحابی) اور انس بن مالک نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ پھر میں یہ (قلم) لے کر لوٹا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے کہا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس (واپس) جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ انھوں نے مجھے واپس بھیجا تو ایک حصہ (دس نمازیں) کم کر دیا گیا۔ پھر جب میں موسیٰ کے پاس آیا تو کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: آپ اپنے رب کے پاس جائیں' کیونکہ آپ کی امت یقیناً اس کی طاقت نہیں رکھے

گی۔ میں واپس گیا تو ایک (اور) حصہ کم کر دیا گیا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس گیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس جائیں' کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں واپس گیا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ پانچ ہیں جو حقیقت میں پچاس ہیں' میری بات بدل نہیں سکتی میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس (واپس) جائیں۔ میں نے کہا: مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا۔ اس پر ایسے خوبصورت رنگ چھائے ہوئے تھے جن (کی صفت بیان کرنے) کا مجھے علم نہیں ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ میں نے اس میں موتیوں کی لڑیاں دیکھیں اور اس کی مٹی خوشبو والی ہے۔

(۴۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا' وَقَالَ ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ قَالَ : فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ : فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو (بذریعہ معراج) سیر کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا۔ یہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو کچھ اوپر چڑھتا ہے یہیں تک پہنچتا ہے پھر اس سے لے لیا جاتا ہے اور اوپر سے جو اترتا ہے یہیں تک پہنچتا ہے پھر اس سے لے لیا جاتا ہے اور فرمایا:

﴿ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴾ (سورة النجم : ١٦)

''اور جب السدرۃ (بیری) پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا''۔

فرمایا: سونے کا فرش (وبچھونا) ہے پھر رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں۔ آپ کو پانچ نمازیں اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں اور آپ کے امتیوں میں سے اس کی مغفرت کر دی گئی جس نے اللہ کے ساتھ انھیں شریک نہ کیا جو اُسے جہنم لے جانے والے ہیں۔

(۵۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : ﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ : رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ

(٤٩) صحيح مسلم، الإيمان باب في ذكر سدرة المنتهى ح ١٧٣ [السنة : ٣٧٥٦] .

(٥٠) صحيح مسلم، الإيمان باب معنى قول الله عزوجل ﴿ولقد رآه نزلة أخرىٰ﴾ ح ١٧٤ والبخاري: ٤٨٥٧ .

صُوْرَتِهٖ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . صحیح

سیدنا عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے (ہی) روایت ہے کہ: ﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴾

''آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں''۔ [سورۃ النجم:۱۸]

آپ نے جبریل کو اس کی (اصلی) صورت میں دیکھا تھا اس کے چھ سو پر تھے۔

(۵۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : ﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴾ قَالَ : رَاٰى رَفْرَفًا خُضْرًا سَتَرَ أُفُقَ السَّمَاءِ . صحیح

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے (ہی) روایت ہے کہ: ﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴾

''آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں''۔

فرمایا: آپ ﷺ نے ایک سبز قالین دیکھا جس نے آسمان کے کنارے کو چھپالیا تھا۔

(۵۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ)) . صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج والی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ ریت کے سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ، فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ . فَإِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ . وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ، فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِيْ قَائِلٌ : يَامُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ . فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِيْ بِالسَّلَامِ)) . صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے کو الحجر کے مقام میں پایا اور قریش مجھ سے میرے معراج والے سفر کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے

---

(۵۱) صحيح البخاري، بدء الخلق باب إذا قال أحدكم آمين إلخ ح ۳۲۳۳ | السنة : ۳۷۵۸ | .

(۵۲) صحيح مسلم، الفضائل باب من فضائل موسٰى ح ۲۳۷۵ .

(۵۳) صحيح مسلم، الإيمان باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال ح ۱۷۲ (بغوي ۹۷/۳)

بیت المقدس کی چیزوں کے بارے میں ایسے سوالات کئے جو مجھے یاد نہیں تھے۔ مجھے اتنی تکلیف اور پریشانی ہوئی جتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پھر اللہ نے بیت المقدس کو میری آنکھوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ انھوں نے جس چیز کے بارے میں پوچھا میں نے انھیں بتا دیا۔ میں نے معراج والی رات اپنے آپ کو نبیوں کی ایک جماعت میں دیکھا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ (انتہائی) طاقت ور' گھونگھریالے بالوں والے آدمی ہیں گویا کہ وہ شنوءۃ قبیلے کے ایک مرد ہیں میں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ لوگوں میں عروہ بن مسعود الثقفی ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ان کی شکل وصورت' سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہے۔ جب نماز کا وقت آیا تو میں نے ان کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے کہا: اے محمد ﷺ یہ مالک (فرشتہ) جہنم کا دربان ہے اسے سلام کرو' میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے پہلے مجھے سلام کہہ دیا۔

(٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ :((لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)). صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب مجھے قریشیوں نے جھوٹا کہا تو میں حجر (بیت اللہ کے ساتھ والی جگہ) پر کھڑا ہوگیا تو اللہ نے بیت المقدس میرے سامنے کردیا۔ میں انھیں اس کی نشانیاں بتاتا رہا اور میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

(٥٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ((جَاءَ أَبُوْبَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَ خَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي :يَا أَبَابَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ :نَعَمْ. أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً، فَقُلْتُ :نَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ . وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ :لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ :لِرَجُلٍ

---

(٥٤) صحيح البخاري، التفسير سورة بني إسرائيل ح ٤٨١٥ ومسلم : ١٧٠ . [السنة : ٣٧٦٢]

(٥٥) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة فى الإسلام ح ٣٦١٥ . مسلم ح ٢٠٠٩ . [السنة : ٣٧٦٦]

مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَوْمَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذْيِ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ، يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ: أُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا أُرٰى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ، فَقَالَ: إِنِّي أُرٰكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوْا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كُفِيْتُمْ مَا هُنَا، فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ: وَوَفٰى لَنَا)).صحیح

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے پھر ان سے (سواری کا) کجاوہ خریدا۔ پھر (میرے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجو وہ اسے میرے ساتھ اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے۔ میرے ابا نے مجھ سے کہا: ''اسے اٹھا کر لے جاؤ''۔ میں اٹھا کر لے گیا میرے والد بھی ان کے ساتھ (کجاوے کی) قیمت لینے کے لیے نکلے۔ میرے والد نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ نے کیا کیا تھا جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت والا) سفر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: بتاتا ہوں' ہم نے ساری رات اور اگلے دن دوپہر تک سفر جاری رکھا۔ راستہ بالکل خالی تھا۔ اس میں سے کوئی بھی گزر نہیں رہا تھا۔ ہمیں ایک سایہ دار پتھر نظر آیا جس پر دھوپ نہیں پڑ رہی تھی۔ ہم وہاں اترے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے سونے کے لیے اپنے ہاتھوں سے جگہ بنائی اور اس پر کمبل بچھا دیا پھر کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سو جائیں میں آپ کی نگرانی کروں گا۔ آپ سو گئے اور میں ادھر ادھر نگرانی کرنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ساتھ اس پتھر کی طرف آ رہا ہے وہ بھی ہماری طرح یہاں آرام کرنا چاہتا تھا۔ (جب وہ چرواہا آ گیا تو) میں نے کہا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ اس نے مدینہ یا مکہ کے ایک آدمی کا نام بتایا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ دینے والی بکری ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں' میں نے کہا: کیا تو دودھ دوہتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں' پھر اس نے ایک بکری دوہنے کے لئے لی۔ میں نے کہا: اس کے تھنوں سے مٹی' بال اور تنکے دور کر۔ اس نے ایک برتن میں تھوڑا سا دودھ نکالا۔ میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے اٹھا رکھا تھا آپ اس میں پانی پیتے

تھے اور وضو کرتے تھے۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو جگانا پسند نہیں کیا۔ جب آپ خود بیدار ہوئے پھر میں نے دودھ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس میں پانی ڈالا۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! پئیں' پس آپ نے پیا حتی کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا ہمارے سفر کرنے کا وقت نہیں ہوگیا؟ میں نے کہا: جی ہاں' پھر سورج کے ڈھلنے کے بعد ہم نے سفر شروع کیا۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم پکڑے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ڈرو نہیں' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے اس پر دعا کی تو سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک ریت میں دھنس گیا۔ زمین سے اس کی (اوپر والی) جلد نظر آ رہی تھی۔ راوی زہیر بن معاویہ کو (لفظ جلد میں) شک ہے۔ پھر اس (سراقہ) نے کہا: میں نے تمھیں دیکھا ہے تم نے میرے لئے بددعا کی ہے۔ اب میرے لیے دعا کرو میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمھارا پیچھا کرنے والوں کو آپ ﷺ سے ہٹاؤں گا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا کی پھر اسے نجات ملی۔ پھر اسے جو بھی ملتا اس سے کہتا: میں تمھارے لیے کافی ہوں وہ اس طرف نہیں گئے ہیں۔ وہ ہر پیچھا کرنے والے کو واپس بھیجتا۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

(٥٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي الله عنه قَالَ : نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ فَوْقَ رُؤُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا، فَقَالَ : ((يَا أَبَابَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا)) .

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے اپنے سروں کے اوپر مشرکین کے قدموں کو دیکھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تمھارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (دوست) اللہ ہے؟

(٥٧) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ : فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى

---

(٥٦) البخاري ح ٤٦٦٣ من حديث حبان بن هلال، والترمذي ح ٣٠٩٦ من حديث عفان به وقال الترمذي : "حسن صحيح". [السنة : ٣٧٦٤]

(٥٧) صحيح البخاري، التفسير، سورة البقرة ح ٤٤٨٠. [السنة : ٣٧٦٩]

أُمِّهِ، قَالَ : ((أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيْلُ انِفًا)) قَالَ : جِبْرِيْلُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ : ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَّعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ، فَقَالَ : ((أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ فِيْكُمْ؟)) قَالُوْا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا . قَالَ : ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟)) قَالُوْا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا : شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ : هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام (اپنی) زمین میں کام کر رہے تھے جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کا سنا تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنھیں صرف نبی ہی جانتا ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کیا ہے؟ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا؟ اور بچے کی شکل وصورت کیوں ماں یا باپ سے مشابہ ہو جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سوالوں کا جواب مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ اس نے کہا: جبریل؟ اس نے کہا: جی ہاں اس نے کہا: یہ فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾

''جو شخص جبریل کا دشمن ہے (تو جان لیں کہ) بے شک اس نے (یہ کلام) اللہ کی اجازت سے آپ کے دل پر اتارا ہے''۔ (سورۃ البقرۃ:۹۷)

اور قیامت کی پہلی (بڑی) نشانی وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب لے جائے گی اور جنتیوں کا پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو شکل مرد کے مشابہ ہو جاتی ہے اور اگر عورت کا پانی غالب ہو تو شکل عورت کے مشابہ ہوتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یقیناً یہودی بہتان تراش قوم ہے اور اگر انھیں آپ کے سوالات سے پہلے میرے اسلام کے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے۔ پھر (آپ کے پاس) یہودی آ گئے۔ آپ نے پوچھا:

عبداللہ (بن سلام) تمھارے نزدیک کیسا آدمی ہے؟ انھوں نے کہا: وہ نیک ہے اس کا باپ بھی نیک تھا۔ وہ ہمارا سردار اور سردار کا بیٹا ہے۔

آپ نے کہا: تمھارا کیا خیال ہے اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ انھوں نے کہا: اللہ اسے اپنی پناہ میں رکھے تو عبداللہ باہر آ گئے اور کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ .

یہودی کہنے لگے: یہ ہم میں سے برا ہے اس کا باپ بھی برا تھا۔

عبداللہ بن سلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ہے وہ بات جس سے میں ڈرتا تھا۔

(۵۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ وَقِيْلَ : قَدْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَجِئْتُ فِيْمَنْ جَاءَ قَالَ : فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) .

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ بھاگم بھاگ جمع ہوئے اور کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ آ گئے ہیں۔ میں بھی وہاں گیا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ (مبارک) دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں۔ آپ لوگوں کو سب سے پہلے کہہ رہے تھے:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(۵۹) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ حَبْرٌ مِّنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ ، فَقَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟)) قَالَ : أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ ، فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مَعَهُ فَقَالَ: ((سَلْ)) فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ ﴿ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ)) قَالَ :فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ :((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ)) . قَالَ الْيَهُوْدِيُّ :فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : ((زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ)) قَالَ : فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى إِثْرِهَا؟ قَالَ : ((يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا)) . قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ : ((مِنْ عَيْنٍ تُسَمّٰى

---

(۵۸) إسناده صحيح أخرجه الترمذي : ۲۴۸۵ وابن ماجه : ۱۳۳۴. [السنة : ۹۲٦]

(۵۹) صحيح مسلم، الحيض باب صفة مني الرجل ح ۳۱۵ .

سَلْسَبِيلٌ)) قَالَ : صَدَقْتَ .قَالَ : وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ، قَالَ : ((مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَ بِإِذْنِ اللّٰهِ، وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَ بِإِذْنِ اللّٰهِ)). قَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى آتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ)) .صحيح

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ یہودیوں کے عالموں میں سے ایک عالم آیا۔ پھر اس نے کہا: میں آیا ہوں' آپ سے سوال کروں گا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا:

اگر میں تمھیں (جواب) بتادوں تو کیا تمھیں کوئی چیز فائدہ دے گی؟

اس نے کہا: میں اپنے کانوں سے سنوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک لکڑی کے ساتھ زمین کو کریدا اور فرمایا: سوال کرو۔

یہودی نے کہا: جب زمین بدل دی جائے گی تو لوگ کہاں ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پل سے نیچے اندھیروں میں ہوں گے۔ اس نے کہا: سب سے پہلے کون پل سے گزرے گا؟ فرمایا: فقرائے مہاجرین۔

یہودی نے کہا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا تحفہ کیا ہوگا؟

فرمایا: مچھلی کے جگر کا ٹکڑا' میں نے پوچھا: اس کے بعد وہ کیا غذا کھائیں گے؟ کہا: ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو اطراف میں چرتا تھا۔

پوچھا: وہ اس پر کیا پئیں گے؟ کہا: ایک چشمے سے جسے سلسبیل کہتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ پھر بولا: اب میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھتا ہوں جسے زمین پر کوئی نہیں جانتا سوائے نبی کے یا ایک دو مردوں کے۔ میں آپ سے لڑکے (کی پیدائش) کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مرد کی منی سفید اور عورت کی زرد ہوتی ہے۔ جب دونوں اکٹھے ہوتے ہیں پس اگر مرد کی منی غالب ہو تو اللہ کے اذن سے نر ہو جاتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو تو اللہ کے اذن سے مادہ ہو جاتی ہے۔ یہودی نے کہا: آپ نے سچ کہا اور بے شک آپ نبی ہیں۔ پھر وہ لوٹ کر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اس نے جن چیزوں کے بارے میں مجھ

سے پوچھا تھا مجھے ان کے بارے میں (پہلے) کوئی علم نہیں تھا حتیٰ کہ اللہ نے (بذریعہ وحی مجھے بتا دیا۔

(٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ :((الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ : ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ)) قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْإِحْسَانُ ؟ قَالَ : ((الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) . قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ : ((وَمَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَالِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ :((رُدُّوْا عَلَيَّ)) فَأَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ :((هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی چلتے ہوئے آیا۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اس کے فرشتوں' اس کی کتاب' اس کے رسولوں' اس سے ملاقات اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر یقین کرے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ کرے۔ فرض نماز قائم کرے' فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔

اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے (یقیناً) دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں تجھے اس کی نشانیاں بتاؤں گا۔ جب عورت اپنا آقا جنے گی (بعض بچے اپنی ماؤں کو لونڈیاں بنالیں گے) تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے اور جب بھیڑوں کے چرواہے (عظیم الشان) کوٹھیوں میں فخر وتکبر کریں گے تو یہ (بھی) قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

(٦٠) صحيح البخاري، التفسير، سورة لقمان ح ٤٧٧٧ ومسلم ح ١٠.

پانچ چیزیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ..... إِلَى قَوْلِهِ ...... إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ (سورة لقمٰن : ٣٤)

''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور ارحام میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے''۔ اور یہ آیت یہاں تک پڑھی۔ بے شک اللہ علیم وخبیر ہے۔

جب وہ آدمی گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر وہ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(٦١) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احد والے دن دیکھا۔ دو آدمی آپ ﷺ کی طرف سے شدید جنگ کر رہے تھے ان پر سفید کپڑے تھے میں نے وہ آدمی نہ اس سے پہلے کبھی دیکھے تھے اور نہ بعد میں۔

(٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ . فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ : قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ . فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ (جنگ) خندق سے لوٹے تو اسلحہ رکھ دیا اور غسل کیا پھر آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ جبریل نے کہا: آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے؟ اللہ کی قسم میں نے تو اسلحہ نہیں اتارا۔ آپ ان کی طرف نکلیں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کس طرف؟ جبریل نے بنوقریظہ (کے یہودیوں) کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے تو (آخر کار) وہ آپ کے فیصلے پر اتر آئے۔ آپ نے ان (یہودیوں) کا فیصلہ سعد بن معاذ کے حوالے کر دیا۔

---

(٦١) صحيح البخاري، المغازي باب ١٨ ح ٤٠٥٤ ومسلم : ٢٣٠٦ . [السنة : ٣٧٨٦]

(٦٢) صحيح البخاري، المغازي باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ح ٤١١٧ ومسلم ح ١٧٦٩ .

(٦٣) عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنَمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ، حَتَّى سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا وہ غبار میں (اب بھی) دیکھ رہا ہوں جو بنوغنم کے محلہ میں جبریل علیہ السلام کے سوار دستے کی وجہ سے ہوا تھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بنوقریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

روزِ قیامت اور خصوصیات پیغمبر ﷺ

(٦٤) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)). صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری اتباع کرنے والے دوسرے نبیوں کے متبعین سے زیادہ ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(٦٦) عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ :مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ :مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ)). صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو دربان کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (ﷺ) پس وہ کہے گا: آپ ﷺ کے لئے ہی مجھے (دروازہ کھولنے کا) حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کے

---

٦٣) صحيح البخاري، أيضًا ح ٤١١٨ .

٦٤) صحيح مسلم، الفضائل باب تفضيل نبينا(ﷺ) على جميع الخلائق ح ٢٢٧٨. [السنة : ٣٦٢٥]

٦٥) صحيح مسلم، الإيمان باب في قول النبي ﷺ أنا أول الناس شفيع في الجنة ح ١٩٦. [السنة: ٤٣٣٨] .

٦٦) صحيح مسلم، أيضًا ح ١٩٧. [السنة : ٤٣٣٩]

لیے دروازہ نہ کھولوں۔

(٦٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةَ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ، كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْلُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ)). غريب

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کو زندہ کیا جائے گا تو سب سے پہلے میں (قبر سے) نکلوں گا اور جب وہ وفد بنیں گے میں ہی ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے میں ان کا خطیب بنوں گا اور جب انھیں روک دیا جائے گا تو میں ان کی شفاعت کروں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے میں ان کو خوش خبری دینے والا ہوں گا۔ اس دن چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ بزرگی والا ہوں۔ ہزار خادم میرے اردگرد گھومیں گے پھریں گے گویا کہ وہ سفید موتی ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

(٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ علاوہ اس کے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ یہ ان کا دن تھا جسے اللہ نے ان پر فرض کیا تھا تو انھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ پس اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔ وہ اس میں ہمارے پیچھے چلنے والے ہیں۔ یہودیوں کا دن کل (ہفتہ) اور عیسائیوں کا کل کے بعد (اتوار)۔

(٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ :((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ)). صحيح

---

(٦٧) **إسناده ضعيف** وأخرجه الدارمي ١٩٦/١ ح ٤٩ عن سعيد بن سليمان، والترمذي ٣٦١٠ من حديث الليث بن أبي سليم به والليث ضعيف مشهور .[السنة : ٣٦٢٤]

(٦٨) **متفق عليه**، أخرجه همام بن منبه في صحيفته (١) وعبدالرزاق في تفسيره (٩٩/١ ح ٢٤٨) ورواه البخاري: ٦٦٢٤ ومسلم: ٨٥٥ من حديث عبدالرزاق به.[السنة : ١٠٤٥]

(٦٩) صحيح مسلم، الجمعة باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة ح ٨٥٥ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اس طرح حدیث بیان کی۔ فرمایا: ہم آخر میں آئے ہیں قیامت کے دن اول ہوں گے اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔

(۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا كَمِثْلِ مَا يَقُوْلُ :ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي أَنْ تَكُوْنَ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ، وَأَنَا أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)) . صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم موذن کو (اذان کہتے) سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا۔ اللہ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لیے "الوسیلہ" کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک (عظیم الشان) مکان ہے جو صرف اللہ کے کسی (جلیل القدر) بندے کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا۔ پس جس نے میرے لیے الوسیلہ کا سوال کیا تو اس کے لیے (میری) شفاعت حلال (ولازم) ہوگئی۔

(۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً، وَإِنِّي أَخْبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی طرف سے) ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو قبول کی جاتی ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپالیا ہے اور وہ ان شاء اللہ تمھیں حاصل ہونے والی ہے (بشرطیکہ) جو مرے وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز میں شرک نہ کرتا ہو۔

(۷۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيْمَ ﴿ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ﴾ الآية، وَقَالَ عِيْسٰى ﴿ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي)) وَبَكٰى ، فَقَالَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ

---

(۷۰) صحيح مسلم ح ٣٨٤ . [السنة : ٤٢١]

(۷۱) صحيح مسلم ح ١٩٩ . [السنة : ١٢٣٧]

(۷۲) صحيح مسلم، الإيمان باب دعاء النبي ﷺ لأمته ح ٢٠٢ . [السنة: ٤٣٣٧]

أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ: يَاجِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوؤُكَ)). صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ کا کلام پڑھا (کہ انھوں نے فرمایا)۔

﴿ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ﴾

''اے میرے رب! انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے۔ (سورة ابراهيم : ٣٦)

اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (سورة المآئدة : ١١٨)

''(اے اللہ) اگر تو انھیں عذاب دے تو یہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر معاف کر دے تو بے شک تو زبردست حکمت والا ہے''۔

پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا: اے اللہ! میری امت' میری امت! اور آپ روئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جا' اور تیرا رب سب جانتا ہے' پھر اس سے پوچھ اسے کیا چیز رلا رہی ہے؟ پس جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تو پوچھا' رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا جو اللہ جانتا ہے تو اللہ نے فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جا کر کہہ دے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کریں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔

(٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ : ((أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّا ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ رُوحَهُ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا، فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، إِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي

---

(٧٣) صحيح البخاري، التفسير : سورة بني إسرائيل باب ٥ ح ٤٧١٢ و مسلم ح ١٩٤ [السنة: ٤٣٣٢]

نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ :يَانُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ :يَا إِبْرَاهِيْمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَخَلِيْلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ لَهُمْ :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُوْحَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلَى مُوْسٰى . فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ :يَا مُوْسٰى أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَمَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلَى عِيْسٰى، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ :يَا عِيْسٰى أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، إِذْهَبُوْا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ :يَا مُحَمَّدُ ﷺ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ. فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي . ثُمَّ يُقَالُ :يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: ((أُمَّتِي يَارَبِّ أُمَّتِي يَارَبِّ أُمَّتِي يَارَبِّ، فَيُقَالُ :يَامُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ)) ثُمَّ قَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى)) . صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (بھنا ہوا) گوشت لایا گیا۔ آپ کو بازو (کا گوشت) پیش کیا گیا جو کہ آپ کو پسند تھا۔ آپ نے دانتوں کے ساتھ گوشت کھایا پھر فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمھیں پتا ہے کہ یہ کس طرح ہے؟ اللہ تعالیٰ اگلے اور پچھلے

تمام انسانوں کو ایک مٹی پر جمع کرے گا۔ پکارنے والا انھیں سنائے گا اور دور تک نظر دیکھے گی اور سورج قریب ہو جائے گا۔ لوگوں کو ان کی طاقت اور برداشت سے زیادہ غم اور تکلیف پہنچے گی۔ لوگ کہیں گے: کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمھیں کتنی تکلیف پہنچ چکی ہے۔ کیا تم اسے تلاش نہیں کرتے جو تمھارے رب کے ہاں تمھاری سفارش کرے؟ پس کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں اپنی (پیدا کردہ) روح ڈالی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کی طرف سجدہ کیا۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کتنی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں تو آدم علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا رب آج اتنے غضب میں ہے جتنے غضب میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ اللہ نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا تو میں نے (بشری تقاضے سے) اس کی نافرمانی کی، مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ کسی دوسرے کے پاس جاؤ، نوح کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: اے نوح! آپ زمین میں پہلے رسول ہیں اور اللہ نے آپ کا نام شکر کرنے والا بندہ رکھا ہے۔ آپ اپنے رب کے سامنے ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھتے؟ تو نوح علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا رب اتنے غضب میں ہے کہ اتنے غضب میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور میرے لیے ایک دعا (کی اجازت) تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے کر دی، نفسی، نفسی، نفسی، کسی دوسرے کے پاس جاؤ، ابراہیم کے پاس جاؤ۔

پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی ہیں اور زمین میں اس کے خلیل (انتہائی پیارے دوست) ہیں آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: بے شک میرا رب اتنے غضب میں ہے کہ اتنے غضب میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور میں نے تین کذبات (توریہ) کہے تھے۔ ابوحیان (راوی) نے حدیث میں ان تین توریوں کا ذکر کیا ہے۔ مجھے میرے نفس کی فکر ہے۔ میرا نفس، مجھے اپنی فکر ہے، کسی دوسرے کے پاس جاؤ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ آپ کو لوگوں پر فضیلت بخشی۔ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھتے؟ تو وہ کہیں گے: بے شک میرا رب آج اتنے غضب میں ہے کہ اتنے غضب میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ میں نے ایک ایسا شخص قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا

تھا۔ مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔ کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ۔
پھر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا کیا تھا اور اللہ کی (پیدا کردہ) روح ہیں۔ آپ نے گود میں لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا رب آج اتنے غضب میں ہے کہ اتنے غضب میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ راوی نے ان کی کوئی لغزش ذکر نہیں کی۔ مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ تو لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! ﷺ آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی (سب) لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ آپ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے۔
پھر میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے اپنے رب کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حمد وثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں سوال کریں آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: میری امت، اے میرے رب! میری امت اے میرے رب! پس کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب نہیں ہوگا (ستر ہزار امتی) انھیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کریں اور باقی دروازوں میں دوسرے لوگوں کے شریک ہوں گے پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ''حمیر'' اور جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

(۷۴) عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ : اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ: هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوا يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ : ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ

(۷۴) صحيح البخاري، التوحيد باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء ح ۷۵۱۰ و مسلم ح ۱۹۳. [السنة: ٤٣٣٣]

فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا. وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى، فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ أُمَّتِي. أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُهُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ))

قَالَ مَعْبَدٌ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ، قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيْفَةَ بِمَا حَدَّثَنَاهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ. فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَاأَبَاسَعِيْدٍ جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيْكَ أَنَسٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: هِيْهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ: هِيْهِ فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَلَا يُدْرٰى أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ ثُمَّ قَالَ: ((ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ: ائْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). صحيح

سیدنا معبد بن ہلال العنزی نے کہا کہ ہم بصرہ کے کچھ لوگ جمع ہوئے اور ثابت (البنانی) کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس شفاعت والی حدیث سننے کے لیے چلے گئے۔ ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے بصرہ والے بھائی آئے ہیں جو شفاعت والی حدیث کے بارے میں آپ سے پوچھ رہے ہیں تو انھوں نے کہا: ہمیں محمد ﷺ نے یہ حدیث بتائی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے کی طرف موجوں کی طرح دوڑیں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے:

آپ اپنے رب کے پاس (ہماری) سفارش کریں، تو وہ کہیں گے میں اس کا (اہل) نہیں، لہٰذا ابراہیم کے پاس جاؤ وہ خلیل الرحمٰن (اللہ کا گہرا دوست) ہے۔ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں اس کا (اہل) نہیں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ کلیم اللہ ہے (اللہ نے براہ راست اس سے کلام کیا تھا) وہ لوگ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس کا (اہل) نہیں، لیکن تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور اللہ کا کلمہ ہیں۔ پھر وہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کا (اہل) ہوں۔ پھر میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر اللہ مجھے ایسی حمد (وثنا) بذریعۂ الہام سکھائے گا جو مجھے اب معلوم نہیں ہے۔ پھر میں وہ حمد (وثنا) بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔

(اللہ) کہے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور بات کیجیے، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کر دیا جائے گا شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرے یا رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال دیجیے۔ میں جاؤں گا اور یہ کر گزروں گا۔ (انھیں جہنم سے نکال دوں گا) پھر میں دوبارہ اللہ کی یہی حمد (وثنا) بیان کروں گا اور سجدے میں اس کے حضور گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے: آپ سے سنا جائے گا اور مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت تو وہ کہے گا کہ جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم تر، کم تر، کم تر ایمان ہے اسے آگ سے نکال لیجیے۔ میں جاؤں گا اور یہ کر گزروں گا۔

معبد نے کہا: جب ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا: اگر ہم حسن بصری کے پاس سے گزر جائیں تو اسے انس بن مالک والی حدیث سنا دیں۔ وہ ان دنوں ابوخلیفہ کے گھر میں (ظالم حکمران کے شر سے) چھپے ہوئے تھے ہم ان کے پاس گئے پھر انھیں سلام کیا۔ ہمیں (اندر جانے کی) اجازت مل گئی۔ ہم نے کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ (حسن بصری)! ہم آپ کے بھائی سیدنا انس کے پاس سے آئے ہیں ہم نے ایسی حدیث (کبھی) نہیں سنی جو انھوں نے ہمیں (آج) سنائی ہے تو انھوں نے کہا: بیان کرو تو ہم نے وہ حدیث انھیں سنائی حتی کہ جب ہم اس مقام تک پہنچے (جہاں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حدیث ختم کی تھی) تو انھوں نے کہا: بیان جاری رکھو، ہم نے کہا: انھوں نے ہمیں

اس سے زیادہ نہیں سنائی تو انھوں نے کہا:

مجھے سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیس سال پہلے سنائی تھی جب کہ وہ مضبوط وتوانا تھے' پتا نہیں کہ وہ بھول گئے ہیں یا انھوں نے یہ ناپسند کیا کہ تم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھو' انھوں نے مجھے وہی حدیث سنائی تھی جو تمھیں سنائی ہے پھر کہا تھا:

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) پھر چوتھی دفعہ یہی حمد وثنا کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے اور بات کیجئے آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا: اے میرے رب! مجھے اجازت دے، ان کے بارے میں جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ (سچے دل سے) کہا تھا (اور محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا تھا) پس وہ (اللہ تعالیٰ) کہے گا: مجھے اپنی عزت' جلال' کبریائی اور عظمت کی قسم' میں ضرور اس سے انھیں نکالوں گا جنھوں نے (سچے دل اور ایمان سے) لا الٰہ الا اللہ (اور محمد رسول اللہ) کہا تھا۔

(۷۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي: بَيَاضُهُ بَيَاضُ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَحَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ فَضَرَبْتُ بِيَدِي فَإِذَا الثَّرٰى مِسْكٌ أَذْفَرُ فَقُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ)). صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر کو دیکھا جو تیز بہہ رہی تھی، اس کی سفیدی دودھ والی سفیدی تھی اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اور اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ پس میں نے اپنا ہاتھ مارا تو دیکھا کہ اس (کی تہ) کی کیچڑ تیز پھیلنے والی خوشبو کی ہے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا: یہ کیا ہے؟

اس نے کہا: یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

(۷۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا)). صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا حوض بلحاظ لمبائی وچوڑائی ایک مہینے کی مسافت رکھتا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ پاک ہے اور اس کے کوزہ نما برتن ستاروں جیسے ہیں۔ جو شخص اس حوض سے پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

---

(۷۵) صحيح البخاري، الرقاق باب في الحوض: ٦٥٨١. [السنة: ٤٣٤٣]

(۷٦) صحيح البخاري، أيضًا ح ٦٥٧٩ و مسلم ح ٢٢٩٢. [السنة: ٤٣٤٠]

(۷۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)) . صحيح

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تم سے پہلے حوض کوثر پر موجود ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا اس کا پانی پئے گا اور جو پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : ((نَعَمْ ، لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ)) .صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ (مقام) سے عدن (مقام) دور ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور میں لوگوں کو اس سے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے حوض سے اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟

فرمایا: ہاں' تمھاری ایک نشانی ہے جو کسی دوسری امت کی نہیں ہے۔ تم میرے پاس وضو کی وجہ سے اس حالت میں آؤ گے کہ تمھارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔

(۷۹) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي)) . صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے گھر اور منبر کے درمیان' جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''۔

---

(۷۷) صحيح البخاري، أيضًا ح ٦٥٨٣ و مسلم : ٢٢٩ .[السنة :٤٣٤٤ مطولاً]

(۷۸) صحيح مسلم، الوضوء باب إستحباب إطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء ح ٢٤٧ .

(۷۹) متفق عليه، أخرجه مالك فى الموطأ (١٩٧/١ رواية أبي مصعب: ٥١٨) البخاري : ٧٣٣٥ من حديث مالك، مسلم : ١٣٩١ من حديث خبيب بن عبدالرحمن به .[السنة : ٤٥٢]

(۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے''۔

(۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ. وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ أُمَّتِيْ فَقِيْلَ : هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيْلَ لِيْ: انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ لِيْ: انْظُرْ وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيْلَ : هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) . فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ : أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ : ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)). صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے پھر فرمایا:

میرے سامنے امتیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک نبی جارہا تھا جس کے ساتھ (صرف) ایک آدمی (امتی) تھا اور ایک نبی کے ساتھ دو آدمی تھے اور ایک نبی کے ساتھ آدمیوں کی ایک جماعت تھی اور ایسا نبی (بھی تھا) جس کے ساتھ کوئی نہیں تھا اور میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ میں نے تمنا کی کہ یہ میری امت ہو تو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم (اور امتیوں) میں ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا: دیکھیں! میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت ہے جس نے افق کو بھر دیا ہے۔ پھر کہا گیا: (اور) دیکھو اور اسی طرح میں نے بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ پھر کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے۔ ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے (ان لوگوں کے بارے میں) ایک دوسرے سے (بحث و) مذاکرہ کیا۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو فال (و بدشگونی) نہیں کرتے تھے اور نہ (غیر مسنون) دم درود چاہتے تھے۔ وہ (اپنے جسموں کو) نہیں داغتے تھے اور اپنے رب پر توکل (وبھروسہ) کرتے تھے۔

---

۸۰) إسناده حسن ورواه أحمد ۲/ ۴۵۰ عن يزيد بن هارون به. [السنة : ۴۵۴]

۸۱) صحيح البخاري، الطب باب من لم يرق : ۵۷۵۲ و مسلم : ۲۲۰ . [السنة: ۴۳۲۲]

پھر سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ''ہاں'' پھر ایک دوسرا کھڑا ہوگیا اور کہا: کیا میں (بھی) ان میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔

(۸۲) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: ((كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ . فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي؛ ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا . فَقَالَ لِي: ((يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). صحيح

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا (پھر) نماز پڑھنی شروع کردی۔ اس نے ایسی قراءت پڑھی جسے میں نہیں جانتا تھا۔ پھر ایک دوسرا آیا جس نے اپنے ساتھی سے مختلف قراءت پڑھی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ میں نے کہا: اس شخص نے ایسی قراءت کی ہے جسے میں (بالکل) نہیں جانتا اور دوسرے نے اس سے علیحدہ قراءت کی ہے (جسے میں نہیں جانتا) تو آپ نے انھیں (قرآن) پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی خوب تعریف کی (دونوں کی قراءت بالکل صحیح ہے)

میرے دل میں (اپنی) تکذیب طاری ہوگئی اور نہ یہ کہ میں جاہلیت میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے کسی (شدید پریشانی) نے ڈھانپ لیا ہے۔ آپ نے (پیار سے) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا۔ میں پسینہ پسینہ ہوگیا گویا کہ میں خوف کی وجہ سے اللہ کو دیکھ رہا تھا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے ابی! مجھ پر وحی کی گئی کہ میں قرآن کو ایک حرف (ولہجہ) میں پڑھوں تو میں نے درخواست کی کہ میری امت پر نرمی کی جائے۔ پھر دوسری دفعہ مجھے ایک حرف پر پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں نے دوبارہ اپنی امت کے لیے نرمی کی درخواست کی۔ پھر تیسری دفعہ مجھ سے کہا گیا کہ قرآن کو سات حرفوں (لہجہ اور

(۸۲) صحيح مسلم، صلوة المسافر باب فضائل القرآن: ۸۲۰ . [السنة: ۱۲۲۷]

قراءتوں) پر پڑھیں اور آپ کو ہر درخواست کی وجہ سے ایک ایک سوال کی اجازت ہے (آپ تین سوال کر سکتے ہیں)
پس میں نے کہا: اے اللہ! میری امت کو بخش دے' اے اللہ! میری امت کو بخش دے اور تیسرے سوال کو میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر دیا ہے جب سب لوگ حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام (بھی) میرے پاس آ کر (شفاعت کے) طلب گار ہوں گے۔

(۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : وَقَرَأَ عَلَيْهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سورۂ فاتحہ سنائی تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایسی سورت نہ تورات میں اتری ہے، نہ انجیل میں' نہ زبور میں اور نہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب (قرآن) میں اور یہی سات بار بار دہرائی جانے والی آیات ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۸٤) عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى ﷺ قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ ! إِنَّكَ قُلْتَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ . قَالَ : ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ. صحيح

سیدنا ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہ دیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ نے (یہ) نہیں کہا:
﴿ اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ﴾ (سورة الانفال : ٢٤)

---

(٨٣) إسناده صحيح وأخرجه الترمذي : ٣١٢٥ ب، من حديث العلاء به . [السنة : ١١٨٦]

(٨٤) صحيح البخاري، فضائل القرآن باب فاتحة الكتاب ح ٥٠٠٦ .

''جب اللہ اور رسول تمھیں بلائیں تو جواب دو (فوراً لبیک کہو)۔
پھر فرمایا: کیا میں تمھیں تمھارے مسجد سے نکلنے سے پہلے' قرآن کی سب سے عظیم سورت نہ سکھا دوں' پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم (مسجد سے) نکلنے کے قریب پہنچے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کہا تھا کہ میں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورت سکھاؤں گا تو آپ نے فرمایا:
﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾
''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو جہانوں کا رب ہے''۔(الخ)
یہی سات بار دہرائی جانے والی آیتیں اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(۸۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَافِعًا لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوْا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْفِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهَا، اِقْرَؤُوْا الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)).صحيح

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا: قرآن پڑھو' یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو پھولوں: (سورۃ) البقرۃ اور (سورۃ) آل عمران کی تلاوت کرو۔ یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے پر دو بادل یا سایہ کرنے والے یا پرندوں کی دو سایہ دار ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کریں گی۔
سورۂ بقرہ پڑھو کیونکہ اس کا (یاد کر) لینا برکت ہے۔ اسے ترک کر دینا حسرت ہوگا اور باطل پرست لوگ (مثلاً جادوگر وغیرہ) اس کی استطاعت نہیں رکھتے (کہ یہ سورتیں پڑھنے والے کو نقصان پہنچا سکیں)۔

(۸٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهُ جِبْرِيْلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام موجود تھے کہ

(۸۵) صحيح مسلم،فضائل القرآن باب فضل قراءة القرآن ٨٠٤ . [السنة : ١١٩٣]
(٨٦) صحيح مسلم، فضائل القرآن باب فضل فاتحة الكتاب : ٩١٣ (بغوي ١/٤٣) .

آپ ﷺ نے اوپر سے ایک آواز سنی۔ جبریل علیہ السلام نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر کہا: ''یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو پہلے کبھی نہیں کھلا تھا پھر اس سے ایک فرشتہ اتر کر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے سورہ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے ایک حرف بھی پڑھیں تو اس کا اجر وثواب آپ کو دیا جائے گا۔

پیشین گوئیوں کا ظہور

(۸۷) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ : لَقَدْ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلَيْهِ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ . وَإِنِّي قَدْ أَرَى الشَّيْءَ قَدْ كُنْتُ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَعْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَيَرَاهُ فَعَرَفَهُ. صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دفعہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے' قیامت واقع ہونے تک جتنی (اہم) چیزیں تھیں آپ نے بیان کر دیں۔ ان میں سے ایک (نشانی) بھی ترک نہیں کی جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔ اور میں (ایسی) کوئی (نشان والی) چیز نہیں دیکھتا ہوں جسے میں بھلا چکا تھا (لیکن) اُسے اس طرح پہچان لیتا ہوں جیسا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے غائب ہونے کے بعد اسے دیکھ کر پہچان لیتا ہے۔

(۸۸) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ : أَنَا كَمَا قَالَهُ، قَالَ : إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيٌّ، قُلْتُ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ، يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ . قَالَ : لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّذِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ : أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ: يُكْسَرُ قَالَ : إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا فَلَوْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ : نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا

---

(۸۷) صحيح مسلم، الفتن باب أخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة : ۲۸۹۱ من حديث الأعمش به.[السنة : ٤٢١٥]

(۸۸) صحيح البخاري، مواقيت الصلوة باب الصلوة كفارة:٥٢٥ مسلم: ١٤٤ بعد ح٢٨٩٢۔ [السنة: ٢٤٥٩]

فَسَأَلَهُ، فَقَالَ : الْبَابُ عُمَرُ . صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے کہا: تم میں سے کون ہے جسے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا قول یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے، جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ تو اس پر بہت حریص ہیں۔ میں نے کہا: آدمی کا اپنے گھر، مال و اولاد اور پڑوسی کے بارے میں فتنہ اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا ہے۔ انھوں نے کہا: میں یہ (معلوم کرنا) نہیں چاہتا، لیکن فتنہ وہ ہے جو سمندر کی طرح موجیں مارے گا (میں نے) کہا: اے امیر المؤمنین! اس کا آپ کو کوئی نقصان نہیں۔ آپ اور اس (فتنے) کے درمیان بند دروازہ ہے۔ انھوں نے کہا: یہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟ (میں نے) کہا: ٹوٹے گا، تو انھوں نے کہا: پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔

ہم نے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، جس طرح کل کے بعد رات ہوگی۔ میں نے انھیں ایسی حدیث سنائی تھی جس میں کوئی غلطی نہیں۔ پس ہمیں ڈر ہوا کہ (اس دروازے کے بارے میں) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں تو ہم نے مسروق کو حکم دیا کہ تم پوچھو تو حذیفہ نے فرمایا: وہ دروازہ عمر تھے۔

۸۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((تَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، لٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَبَايَعَ)) قَالُوْا: أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ؟ قَالَ : ((لَا مَا صَلَّوْا، لَا مَا صَلَّوْا)) . صحيح

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض خلافِ شریعت اعمال تم پہچانو گے اور بعض (پہچاننے سے) رہ جائیں گے۔ پس جس نے انکار کیا تو وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے اسے برا سمجھا تو وہ (بھی) بچ گیا، لیکن جو راضی ہوا اور بیعت کر لی (تو وہ ذمہ دار ہے)۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔ نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔

۹۰) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ

۸۹) صحيح مسلم، الإمارة باب وجوب الإنكار على الأمراء إلخ : ۱۸۵٤ من حديث هشام بن حسان به.

۹۰) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام : ۳۵۹۵ . [السنة : ٤٢٣٨]

الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ ، فَقَالَ : ((يَاعَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟)) قُلْتُ : لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ : ((فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ، لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ)) قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ ((وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ . كُنُوزُ كِسْرٰى)) . قُلْتُ : كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ ؟ قَالَ : ((كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْفِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَيَقُولَنَّ :أَلَمْ ابْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ :بَلٰى، فَيَقُولُ :أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلُ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ :بَلٰى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ)). قَالَ عَدِيٌّ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) . قَالَ : عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمُ الْحَيَاةُ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ . صحيح

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور فاقے کی شکایت کی۔ پھر دوسرا آیا تو بتایا کہ راستے پر ڈاکو بیٹھے ہیں (اور لوٹ لیتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تو نے الحیرہ (کا علاقہ) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اُسے میں نے نہیں دیکھا اور مجھے اس کی خبر پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تُو دیکھے گا کہ ایک عورت الحیرہ سے ہودج میں سفر کر کے کعبہ کا طواف کرے گی۔ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ طے قبیلے کے ڈاکو کہاں جائیں گے جنھوں نے شہروں کو جلا ڈالا ہے؟ (آپ نے فرمایا:) اور اگر تیری زندگی لمبی رہی تو کسریٰ کے خزانے فتح ہو جائیں گے۔

میں نے کہا: (ایران کے بادشاہ) کسریٰ بن ہرمز (کے خزانے)؟ آپ نے فرمایا: کسریٰ بن ہرمز (کے) اور اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تُو ضرور دیکھے گا کہ ایک آدمی سونے چاندی سے بھری ہتھیلی نکالے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے اور تم میں سے ہر آدمی اللہ کے سامنے ایک دن ضرور پیش ہوگا‘ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ ضرور پوچھے گا: کیا میں نے تیری طرف اپنا رسول نہیں بھیجا تھا تاکہ تجھ تک دین پہنچادے؟ وہ کہے گا: جی ہاں‘ پھر اللہ کہے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور تجھ پر اپنا فضل کیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں

طرف دیکھے گا تو صرف جہنم کو ہی پائے گا۔

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی ہو اور اگر ٹکڑا نہ پاؤ تو اچھے کلام کے ذریعے سے اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے کجاوے والی عورت کو ''حیرہ'' کا سفر کرتے ہوئے دیکھا جو کعبہ کا طواف کر رہی تھی اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھی اور میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے اور اگر تمھاری زندگی لمبی ہوئی تو ضرور دیکھو گے جو نبی ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص (سونے چاندی سے) لبریز ہتھیلی نکالے گا۔

(۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَهْلِكُ كِسْرٰى ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب) کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد (دوسرا) کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر ہلاک ہوگا تو پھر اس کے بعد (دوسرا) قیصر نہ ہوگا اور تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ. فَرَكِبَتْ

(۹۱) متفق عليه أخرجه همام في صحيفته (۳۰) وعبدالرزاق في المصنف ۲۰۸۱۵ ورواه البخاري: ۳۰۲۷ مسلم: ۲۹۱۸ من حديث عبدالرزاق به. [السنة: ۳۷۲۹]

(۹۲) متفق عليه، أخرجه مالك في الموطأ (۲/۴۶۴، ۴۶۵ رواية أبي مصعب: ۹۰۹) ورواه البخاري: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹ و مسلم: ۱۹۱۲ من حديث مالك به. [السنة: ۳۷۳۰]

أُمَّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ. صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ اور اُم حرام عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں ایک دن رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ کو کھانا کھلایا (جب آپ لیٹ گئے) تو اس نے آپ کے سر (مبارک) کی صفائی (کنگھی وغیرہ) سے شروع کردی۔ پھر آپ سوگئے۔ جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے (خواب میں) دکھائے گئے جو اس سمندر کے درمیان (کشتیوں پر) سوار اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ جو بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کردے تو آپ نے دعا کی۔

پھر آپ (دوبارہ) سر رکھ کر سو گئے۔ جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو (خوشی سے) ہنس رہے تھے (ام حرام نے) کہا: یارسول اللہ! آپ کو کیا چیز ہنسا رہی ہے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے تھے۔ جس طرح آپ نے پہلے فرمایا تھا۔ (اسی طرح فرمایا)۔

(ام حرام نے کہا کہ) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کردے۔ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے گروہ میں ہوگی''۔

پھر (آپ کی وفات کے کافی عرصہ بعد) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ام حرام نے (مجاہدین کے ساتھ) سمندری سفر کیا۔ جب وہ (واپسی میں) سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری والے جانور سے گر کر فوت ہوگئیں (آپ کی پیشین گوئی ہو بہو پوری ہوئی)۔

(٩٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: انْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُوجَهْلٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَاسَعْدٌ، فَقَالَ أَبُوجَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ! فَقَالَ:

---

(٩٣) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام: ٣٦٣٢.

نَعَمْ، فَتَلَاحَيَا، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ، فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَ جَاءَ الصَّرِيخُ قَالَ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ. صحیح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرے کے لیے (مکہ) گئے تو امیہ بن خلف ابی صفوان کے پاس قیام کیا۔ امیہ جب شام کو جاتا تھا تو مدینہ جا کر سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: دوپہر تک انتظار کرو۔ جب لوگ (گرمی کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف) چھوڑ دیں گے تو تم جا کر طواف کر لینا۔

پھر سعد رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ ابوجہل آ گیا اور کہا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سعد ہوں تو ابوجہل بولا: تو امن (واطمینان) کے ساتھ کعبہ کا طواف کر رہا ہے جب کہ تو نے محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے!

(سعد نے) کہا: ''جی ہاں'' تو دونوں ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوالحکم پر اپنی آواز بلند نہ کرو' وہ اس وادی کا سردار ہے۔ پھر سعد نے کہا: اللہ کی قسم، اگر تو نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں شام کو تیرا تجارتی راستہ کاٹ دوں گا۔

امیہ سعد سے کہتا تھا کہ اپنی آواز بلند نہ کر اور وہ سعد کو پکڑنے کی کوشش کرتا تھا۔ سعد کو غصہ آ گیا تو کہا: تو مجھے چھوڑ' میں نے سیدنا محمد (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ (امیہ نے) کہا: مجھے؟ کہا: جی ہاں۔

امیہ نے کہا: اللہ کی قسم' جب سیدنا محمد ﷺ بات کرے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا: کیا تو نہیں جانتی کہ میرے یثرب والے بھائی (اور دوست سعد بن معاذ) نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: کیا کہا ہے؟ (امیہ نے) کہا: کہتا ہے کہ اس نے سیدنا محمد ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ

وہ مجھے قتل کریں گے۔ تو وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم، سیدنا محمد ﷺ جھوٹ نہیں بولتے۔
پھر جب (مشرکین مکہ) بدر کی طرف نکلے اور (جنگ پر ابھارنے کے لیے) چیخنے چلانے والا آ گیا تو امیہ بن خلف سے اس کی بیوی نے کہا: کیا تجھے اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں؟ تو امیہ نے ارادہ کرلیا کہ وہ نہیں جائے گا۔ پھر اسے ابوجہل نے کہا: تو اس وادی کے شرفاء میں سے ہے۔ ایک یا دو دن کے لیے (ہمارے ساتھ) سفر کر تو وہ ان کے ساتھ چل پڑا۔ پھر اسے اللہ نے (رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے) قتل کردیا۔

(۹٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ : إِيَّانَا تُرِيْدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ : فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) قَالَ : وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ : فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب معلوم ہوا کہ ابوسفیان (مشرکین کی فوج کے ساتھ) آ رہا ہے تو آپ ﷺ نے (اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے) مشورہ لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات کی تو آپ نے منہ پھیر لیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی تو (بھی) آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے اور کہا:

اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں داخل ہونے کا حکم دیں تو ہم ضرور داخل ہوں گے اور اگر آپ ہمیں برک الغماد (یمن کے ایک مقام) تک چلنے کا حکم دیں تو ہم چلیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو (غزوۂ بدر کے لیے) تیار کیا۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی چلے حتیٰ کہ بدر میں قیام کیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں فلاں کے گرنے (قتل ہونے) کی جگہ ہے۔ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ زمین پر یہاں اور وہاں ہاتھ رکھ رہے تھے۔ پھر ان (مشرکین) میں سے (جن کے آپ نے نام لیے تھے) کوئی آدمی بھی اس جگہ سے دور ہو کر نہیں مرا جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا۔

---

(۹٤) صحيح مسلم، الجهاد باب غزوة بدر : ۱۷۷۹ .

(۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ : ((اللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ)) . فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : حَسْبُكَ . فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا تھا:

اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو نے چاہا تو (اس جزیرہ میں) تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے آپ کے ہاتھ کو تھام لیا اور کہا: بس کر دیں۔

پھر نبی کریم ﷺ (خیمے سے) باہر نکلے اور کہہ رہے تھے:

﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴾ [القمر : ٤٥]

''آدمیوں کا مجمع شکست کھا جائے گا اور پیٹھ پھیر کر دوڑیں گے''۔

(۹۶) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ :((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ)) . صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جو مجھ سے بہتر ہے (ابوقتادہ) کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار بن یاسر سے اس وقت کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: سمیہ کا بیٹا (عمار بن یاسر) مصیبت میں ہے۔ تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

(۹۷) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ كَانَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِينَا فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ الْأَرْضَ لَا يَقْبَلُهُ)) قَالَ أَنَسٌ : فَأَخْبَرَنِي

(۹۵) صحيح البخاري، المغازي باب إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم : ۳۹۵۳ . [السنة : ۳۷۷۵]

(۹٦) صحيح مسلم، الفتن باب لا تقوم الساعة حتىٰ يمر الرجل بقبر الرجل : ۲۹۱۵، البخاري : ۲۸۱۲ من طريق آخر عن أبي سعيد الخدري به .

(۹۷) **صحيح** ، أخرجه أحمد ۱۲۰/۳ عن يزيد بن هارون به وللحديث طرق أخرىٰ عند البخاري ومسلم وغيرهما . [السنة : ۳۷۲۵]

أَبُوطَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا، قَالَ أَبُوطَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔ اس نے سورۃ البقرۃ اور سورۂ آل عمران پڑھ کر یاد کر رکھی تھی۔ جب وہ سورۃ البقرۃ اور سورۂ آل عمران پڑھتا تو ہماری نظروں میں اس کی عزت زیادہ ہو جاتی پھر وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین کے ساتھ مل گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زمین اسے قبول نہیں کرے گی''۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ نے بتایا وہ اس جگہ گئے جہاں وہ مرا تھا تو اسے زمین کے اوپر گرا ہوا پایا۔ ابوطلحہ نے پوچھا کیا وجہ ہے (کہ تم نے اس لاش کو زمین میں دفن نہیں کیا)؟ تو لوگوں نے کہا: ہم نے اسے بار بار دفن کیا مگر زمین اسے قبول نہیں کرتی (اور باہر پھینک دیتی ہے)

(۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا)). قِيلَ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک ثقیف (کے قبیلے) میں ایک کذاب اور ایک (انتہائی) ظالم ہوگا''۔

(پھر) کہا گیا کہ کذاب تو مختار بن ابی عبید ہے اور ظالم حجاج بن یوسف ہے۔

(۹۹) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)). قَالَ: فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. صحیح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپسی پر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ایسی (تیز) ہوا چلی کہ قریب تھا کہ سوار (بھی ریت میں) دفن ہو جائیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت پر چلی ہے۔ کہا: جب (آپ ﷺ اور ہم) مدینہ پہنچے تو دیکھا کہ منافقوں میں سے بہت بڑا منافق (عبداللہ بن ابی) مر گیا ہے۔

---

(۹۸) صحیح ، وأخرجه الترمذي ح ۲۲۲۰، ۳۹٤٤ من حديث شريك القاضي به وعنعن وللحديث شواهد كثيرة عند مسلم: ۲٥٤٥ وغيره. [السنة: ۳۷۲۷]

(۹۹) صحيح مسلم، صفات المنافقين: ۲۷۸۲.

(۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: ((هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشَدَّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) . فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ، فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں موجود تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جو آپ کے ساتھ مدعی اسلام تھا کہ ''یہ جہنمی ہے''۔

پھر جب وہ میدان قتال میں آیا تو بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا۔ اصحاب النبی ﷺ میں سے ایک آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جس آدمی کے بارے میں فرما رہے تھے کہ ''وہ جہنمی ہے'' وہ تو اللہ کے راستے میں بڑی بہادری سے لڑا ہے اور شدید زخمی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔

(آپ کی یہ بات سن کر) قریب تھا کہ بعض مسلمان شک میں مبتلا ہو جائیں۔ وہ شخص اسی طرح زخمی حالت میں پڑا تھا کہ اسے زخموں کی بہت تکلیف محسوس ہوئی، اس نے جھک کر اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اپنی گردن کاٹ دی۔

مسلمانوں میں سے کئی لوگ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی حدیث کو سچا کر دکھایا' فلاں آدمی نے اپنی گردن کاٹ کر خود کو قتل کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے بلال رضی اللہ عنہ! اٹھ اور اعلان کر' جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور یقیناً اللہ اس دین کی مدد فاجر آدمی کے ذریعے سے (بھی) کرے گا۔

---

(۱۰۰) صحيح البخاري، القدر، باب العمل بالخواتيم : ٦٦٠٦ ومسلم :١١١.

(۱۰۱) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ)). قَالَ : فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)) فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا : تَعَالَ يَسْتَغْفِرُلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ صَاحِبُكُمْ . قَالَ : وَكَانَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے جس طرح کہ بنی اسرائیل کے گناہ معاف کردیے گئے تھے (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے بنوخزرج کے گھوڑے چڑھے پھر لوگ آکر اکٹھے ہوتے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم سب کے گناہ بخش دیے گئے سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے''۔

پس ہم اس شخص کے پاس آئے اور کہا: آؤ، تمھارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت کی دعا کریں تو اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! اگر میری گمشدہ سواری مجھے مل جائے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ تمھارا ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میری مغفرت کی دعا کرے''۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: (منافق) شخص اپنی گمشدہ سواری کی تلاش کر رہا تھا۔

(۱۰۲) عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ ﷺ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ((اخْرُصُوْهَا)). فَخَرَصْنَاهَا ، وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ : ((أَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)). وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيْهَا أَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)) . فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ وَجَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ، وَأَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَهْدٰى لَهُ بُرْدًا . ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ

(۱۰۱) صحيح مسلم، صفات المنافقين : ۲۷۸۰ .

(۱۰۲) صحيح مسلم، الفضائل باب في معجزات النبي ﷺ : ۱۳۹۲ بعد: ۲۲۸۱ البخاري، الزكاة: ۱۴۸۱، ۱۸۷۲، ۳۷۹۲، ۴۴۲۲ .

حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟ فَقَالَتْ : عَشَرَةُ أَوْسُقٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ : ((هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ، وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) .صحيح

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔ ہم وادی القریٰ (بستیوں والی وادی) میں ایک عورت کے باغ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (کے پھل) کا اندازہ لگاؤ تو ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا کہ (اس کا پھل) دس اوسق (چھ سو صاع) ہے اور فرمایا: ہمارے واپس آنے تک اسے (تولنے کے بعد) یاد رکھنا (کہ کتنا وزن ہے) اور ہم تبوک چلے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آج رات تم پر تیز ہوا چلے گی۔ پس کوئی آدمی کھڑا نہ ہو۔ جس کا اونٹ ہے وہ اس کی رسی باندھ لے۔ پھر تیز ہوا چلی تو ایک آدمی کھڑا ہوگیا۔ پس اسے ہوا نے اٹھا کر طی کے دو پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ اور ایلہ کے (عیسائی) حاکم ابن العلماء کا ایلچی ایک خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو ایک سفید خچر تحفہ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے خط بھیجا اور کپڑے کا تحفہ دیا۔ پھر ہم واپس لوٹے حتیٰ کہ وادی القریٰ پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے باغ کے بارے میں پوچھا کہ اس کا کتنا پھل ہوا تھا؟ اس نے کہا: دس اوسق (چھ سو صاع) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تیز جانا چاہتا ہوں۔ جس کی مرضی ہو تیز جائے اور جس کی مرضی ہو ٹھہر جائے پھر ہم (وہاں سے) نکلے حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ طابہ (پاک) ہے اور یہ احد (کا پہاڑ) ہے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۱۰۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ﷺ فَقَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَهْرِيُّ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ ـ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ :((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهَا مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا إِلَيْهَا)) . ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : ((ارْتَحِلُوْا)). فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهٖ ـ أَوْيُحْلَفُ بِهٖ شَكَّ ابْنُ حَمَّادٍ ـ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ، حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ. صحيح

(۱۰۳) صحيح مسلم، الحج باب الترغيب في سكنى المدينة : ١٣٧٤ مطولاً .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم عسفان (کی وادی) میں پہنچ گئے۔ آپ وہاں کچھ راتیں رہے تو لوگوں نے کہا: ہم یہاں بغیر کسی چیز (اور مقصد) کے (پڑے) ہیں اور ہمارے بیوی بچے بغیر کسی امن کے پیچھے (مدینہ میں) رہ گئے ہیں (ہمیں ان پر دشمن کے حملے کا ڈر ہے) نبی کریم ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مدینے کی ہر گھاٹی اور راستے پر دو دو فرشتے تمھارے واپس لوٹنے تک پہرہ دیتے رہیں گے'' پھر لوگوں سے کہا: سفر شروع کرو' پس ہم نے سفر شروع کیا اور مدینہ آ پہنچے پس ہم اس ذات کی قسم کھاتے یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے ہم جب مدینے میں داخل ہوئے اور ابھی اپنی سواریوں سے نہیں اترے تھے کہ (اچانک) بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کیا۔ اس سے پہلے انھیں حملہ پر کسی چیز نے نہیں ابھارا تھا۔ (ہماری غیر حاضری میں انھوں نے مدینے پر حملہ نہیں کیا)۔

(۱۰۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا. فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) . قَالَ : فَرَأَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا . صحيح

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم عنقریب مصر کو فتح کرو گے۔ یہ وہ زمین ہے جس میں قیراط کا نام رکھا جاتا ہے پس جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں کے ساتھ نیکی کرنا' کیونکہ بے شک ان کے لیے ذمہ داری اور صلہ رحمی ہے یا فرمایا: ذمہ داری اور رشتہ داری ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل جاؤ۔

(سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

(۱۰۵) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ، حِيْنَ أَجْلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ : ((الْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا، نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ)) . صحيح

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو (اس وقت) فرماتے ہوئے سنا جب

---

(۱۰۴) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب وصية النبي ﷺ لأهل مصر : ۲۵۴۳ .

(۱۰۵) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الخندق : ۴۱۱۰ .

(جنگ احزاب والی) حملہ آور فوجیں واپس چلی گئی تھیں۔ ''اب ہم ان سے جنگ (کی ابتدا) کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے ہم ان کی طرف جائیں گے''۔

(۱۰۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ : ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) . قَالَ : فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ، أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا . فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا . فَقَالَ : ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟)). قَالُوا: هُوَ يَارَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ : ((فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ))، فَأُتِيَ بِهِ . فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرِئَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ : يَارَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا، قَالَ : ((انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)) .صحيح

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن فرمایا: کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا وہ شخص اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کرنے والا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرنے والے ہیں۔

(سہل رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگوں نے وہ رات پریشانی سے (اپنے بستروں پر) کروٹیں بدلتے گزاری کہ آپ یہ جھنڈا کسے دیں گے؟ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ آپ کے پاس آ گئے۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ اسے جھنڈا ملے۔ تو آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ تو آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلا لاؤ۔ پس وہ (علی رضی اللہ عنہ) بلائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دعا کی تو وہ (آنکھیں) اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا ان میں کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ پھر آپ نے انھیں جھنڈا دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ان سے قتال اس وقت تک کروں گا حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (مسلمان) ہو جائیں؟ فرمایا: آہستہ آہستہ چلو حتیٰ کہ جب ان کے علاقے میں پہنچو تو انھیں (پہلے) اسلام کی دعوت دینا اور

---

۱۰۶) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة خيبر : ۴۲۱۰ و مسلم، فضائل الصحابة باب فضل يدنا علي رضي الله عنه : ۲۴۰۶.

بتانا کہ ان پر اللہ کا کیا حق واجب ہے۔ پس اللہ کی قسم! اگر تیرے ذریعے سے ایک آدمی کو اللہ ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے (مالِ غنیمت کے) سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۱۰۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنی اس بیماری میں بلایا جس میں آپ فوت ہوئے تھے۔ پھر ان کو (لوگوں سے خفیہ) ایک بات بتائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر ان کو بلا کر (دوسری بات بتائی جسے کسی نے نہیں سنا) تو وہ ہنسنے لگیں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پس میں نے (آپ کی وفات کے بعد) اس سے ان (دو راز والی) باتوں کے بارے میں پوچھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے (پہلی) راز کی بات بتائی کہ وہ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھے (دوسری) راز کی بات بتائی کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں (فوت ہو کر) آپ سے جاملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

(۱۰۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)). صحيح

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک تابعین میں سے بہتر وہ آدمی ہے جسے اویس (قرنی) کہتے ہیں اس کی والدہ (زندہ) ہے اور اس کے جسم میں سفیدی ہے۔ پس اس سے درخواست کرنا کہ وہ تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

(۱۰۹) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ أَدَمٍ فَقَالَ: ((اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى

---

(۱۰۷) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام: ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، مسلم: ۲۴۵۰.

(۱۰۸) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب من فضائل أويس: ۲۵۴۲.

(۱۰۹) صحيح البخاري، الجزية، باب ما يحذر من الغدر: ۳۱۷۶.

بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا)). صحيح

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں (تشریف فرما) تھے۔ پس آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گننا (اور یاد رکھنا) میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر موت کی وہ شدید بیماری جو تمھیں اس طرح ختم کرے گی جیسے بھیڑوں کی بیماری سے (لاتعداد) بھیڑیں مرجاتی ہیں۔ پھر مال اتنا پھیل جائے گا کہ اگر کسی (غریب) آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ غضبناک ہو جائے گا (شدید افراط زر ہوگا) پھر ایسا فتنہ ہوگا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ پھر تمھارے اور رومیوں (عیسائیوں) کے درمیان ایک وقت تک کے لیے صلح ہوگی پھر وہ دھوکے سے صلح ختم کر کے اسی (۸۰) فوجوں کی کمان میں تم پر حملہ کرنے کے لیے آئیں گے۔ ہر فوج میں بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

۱۱۰) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟)) قَالُوْا: لَا، قَالَ: ((إِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ يَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ)). صحيح

سیدنا اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کی بلند (قلعہ نما) چوٹیوں میں سے ایک (چوٹی) پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تمھیں وہ نظر آرہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں فتنے دیکھ رہا ہوں وہ تمھارے گھروں میں اس طرح واقع ہو رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

۱۱۱) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قُلْتُ : وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَ فِيهِ دَخَنٌ)) قَالَ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ: ((قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِهِ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)). قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ :

---

(۱۱۰) البخاري، الفتن باب قول النبي ﷺ ويل للعرب ح ۷۰۶۰، مسلم، الفتن باب ۳ ح ۲۸۸۵ من حديث عبدالرزاق به. [السنة : ۴۲۱۶]

(۱۱۱) صحيح البخاري، الفتن باب كيف الأمر إذا لم تكن جماعة : ۷۰۸۴ مسلم، الإمارة باب الأمر بلزوم جماعة المسلمين إلخ ۱۸۴۷. [السنة : ۴۲۴۳]

((نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰی أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)) . قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ : ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا)) . قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ:((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ))، قُلْتُ : فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰی ذٰلِكَ)) . صحیح

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوالات کرتا تھا، اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (دین اسلام اور آپ کا بہترین زمانہ) عطا کر دیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں' میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد (پھر) خیر ہوگا؟ فرمایا: ہاں، اور اس میں کینہ وفساد ہوگا۔ میں نے کہا: کینہ وفساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایک ایسی قوم ہوگی جو میری سنت پر عمل نہیں کرے گی تو ان کی بعض باتیں پہچانے گا اور بعض کا انکار کرے گا۔ میں نے کہا: کیا اس چیز کے بعد شر ہوگا؟ فرمایا: جی ہاں' جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے بلائیں گے جس نے ان کی بات مان لی وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان کی صفت بیان فرمائیں' فرمایا: ان کے جسم ہمارے جسموں جیسے ہوں گے اور وہ ہماری زبان بولیں گے۔ میں نے کہا: اگر میں وہ وقت پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی (ایک خلیفہ کی خلافت پر جمع) جماعت اور ان کے امام (خلیفہ) کو لازم پکڑ لینا۔ میں نے کہا: اگر نہ جماعت (خلافت) ہو اور نہ امام؟ تو فرمایا: پھر ان تمام فرقوں کو چھوڑ دینا اگرچہ تمھیں (بھوک کی وجہ سے) کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے (تو چبا لینا) حتیٰ کہ تمھیں موت آ جائے اور تم اسی حالت پر (فتنوں سے دور) ہو۔

(۱۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ : حُمْرَ الْوُجُوْهِ صِغَارَ الْعُيُوْنِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ، كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو' وہ سرخ چہروں والے، چھوٹی آنکھوں اور چھوٹی ناکوں والے ہوں گے گویا ان کے چہرے' کوٹی پچکی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

---

(۱۱۲) صحيح البخاري: ۲۹۲۹، ۳۵۸۷، ۳۵۹۰ مسلم: ۲۹۱۲ من حديث الأعرج به. [السنة : ٤٢٤٣].

(۱۱۳) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ، وَحَتّٰى يَخْتَبِیءُ الْيَهُوْدِيُّ وَرَاءَ الْحَجَرِ : فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ يَا مُسْلِمُ تَعَالَ وَرَائِي يَهُوْدِيٌّ فَاقْتُلْهُ)). صحیح

اور اسی سند کے ساتھ سیدنا (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہودیوں سے جنگ نہ کرلو اور حتیٰ کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپے گا تو پتھر بولے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ میرے پیچھے ایک یہودی ہے اسے قتل کردے۔

(۱۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضُ، وَحَتّٰى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَتَقَبَّلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ)) . قَالَ : ((وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَقْتَرِبُ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ)). قَالُوا: الْهَرَجُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّمَ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ)) . قَالَ : وَقَالَ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ، يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)) . وَقَالَ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ . وَقَالَ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزَ وَكِرْمَانَ : قَوْمًا مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)) . وَقَالَ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ)) وَ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ، وَذٰلِكَ حِيْنَ ﴿ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴾ صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مال زیادہ ہو کر تمھارے درمیان پھیل نہ جائے اور حتیٰ کہ مال والا اس غم و فکر میں ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ اور فرمایا: علم قبض کرلیا جائے گا۔ (آخری) زمانہ قریب ہوجائے گا۔ فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور الھرج کی کثرت ہوگی۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! الھرج سے کیا مراد ہے؟

---

(۱۱۳) البخاري: ۲۹۲۶ و مسلم ۲۹۲۵ وغيرهما من طرق عن أبي هريرة به . [السنة : ٤٢٤٣]

(۱۱٤) صحيح أخرجه همام في صحيفته (۲۳- ۲٦) والبخاري : ۳٦۰۹، ۳۵۹۰، دون قوله:((لا تقوم الساعة حتىٰ يكثر...... القتل القتل)) ومسلم : ۱۵۷ بعد ۲۸۸۸ دون الأول والثالث وغيرهما.

[السنة : ٤٢٤٤]

فرمایا: قتل، ایک دوسرے کو قتل کرنا اور (پھر) فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے خلاف بہت بڑی جنگ نہ کرلیں۔ ان دونوں کا دعویٰ (اور عقیدہ) ایک ہوگا اور فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہ پیدا ہوجائیں' ان میں سے ہر دجال کذاب اپنے آپ کو اللہ کا رسول سمجھے گا اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں ہوگی جب تک تم ایک عجمی قوم' خوز اور کرمان (والوں) سے جنگ نہ کرلو' ان کے سرخ چہرے، چھوٹی ناکیں اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی گویا ان کے چہرے پچکی کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں اور فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

اور فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہوجائے اور جب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور اسے لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے اور یہ وہ وقت ہے:

﴿ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ﴾

''(اس دن) کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا اگر وہ اس (دن) سے پہلے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں نیک اعمال نہ کیے''۔ (سورۃ الانعام:۱۵۸)

(۱۱۵) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ : ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) . قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ : ((إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)).فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ؛ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ: وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ . صحيح

سیدنا حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم آپس میں باتیں کررہے تھے تو آپ نے فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کررہے تھے؟ ہم نے کہا: ہم قیامت کو یاد کررہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔

---

(۱۱۵) صحيح مسلم، الفتن باب الآيات التي تكون قبل الساعة : ۲۹۰۱.

پھر آپ نے (ان دس نشانیوں کا) ذکر کیا: دھواں، دجال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم کا (آسمان سے) نازل ہونا، یاجوج و ماجوج، تین جگہوں کا دھنس جانا، مشرق کی زمین، مغرب کی زمین اور جزیرۃ العرب کی زمین کا دھنس جانا اور اس کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

مزید علامات و معجزات

(۱۱۶) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ؛ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ : ثَلَاثُمِائَةٍ أَوْزُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس (مدینے کے ایک بازار) زوراء میں پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ پس آپ کی انگلیوں سے پانی اُمڈ کر بہنے لگا پھر لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ (تابعی) نے کہا: میں نے انس سے پوچھا: آپ (اس وقت) کتنے تھے؟ انھوں نے کہا: تین سو یا تین سو کے قریب۔

(۱۱۷) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَالَكُمْ))؟ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، قَالَ : فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ؛ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ. قَالَ : فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا . فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً . صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ والے دن لوگ پیاسے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے چمڑے کی ایک چھاگل پڑی تھی۔ آپ نے اس سے وضو کیا پھر لوگ وہاں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی چھاگل کے علاوہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی

---

(۱۱۶) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام:۳۵۷۲ مسلم، الفضائل باب في معجزات النبي ﷺ : ۲۲۷۹. [السنة : ۳۷۱٤]

(۱۱۷) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الحديبية : ٤١٥٢ . [السنة: ۳۷۱۵]

ہے اور نہ پینے کے لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا۔

(جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے پانی پیا اور وضو (بھی) کیا' سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ اس دن کتنے تھے؟ فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہمیں کافی ہوتا۔ ہم پندرہ سو تھے۔

(۱۱۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَيْشٍ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ تَخَلَّفَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ بِمِيْضَأَةٍ ـ وَهِيَ الْإِدَاوَةُ قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ نَبِيٌّ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمِيْضَأَةِ، فَتَوَضَّأَ وَقَالَ لِي : ((احْفَظْهَا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ لِبَقِيَّتِهَا شَأْنٌ)) قَالَ : وَسَارَ الْجَيْشُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنْ يُّطِيْعُوْا أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْفُقُوْا بِأَنْفُسِهِمْ، وَإِنْ يَّعْصُوْهُمَا يَشُقُّوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ)). قَالَ : كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ أَشَارُوْا عَلَيْهِمْ أَنْ لَّا يَنْزِلُوْا حَتّٰى يَبْلُغُوا الْمَاءَ، وَقَالَ بَقِيَّةُ النَّاسِ : بَلْ نَنْزِلُ حَتّٰى يَأْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ : فَنَزَلُوْا، فَجِئْنَاهُمْ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَقَدْ هَلَكُوْا مِنَ الْعَطَشِ . فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْمِيْضَأَةِ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَاسْتَأْبَطَهَا ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ لَهُمْ فَشَرِبُوْا حَتّٰى رَوُوْا وَتَوَضَّئُوْا وَمَلَئُوْا كُلَّ إِنَاءٍ كَانَ مَعَهُمْ ؛ حَتّٰى جَعَلَ يَقُوْلُ : ((هَلْ مِنْ عَالٍّ؟)). قَالَ: فَخُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهَا كَمَا أَخَذَهَا . وَكَانُوْا يَوْمَئِذٍ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ رَجُلًا . صحيح

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں (جہاد کے لیے) نکلے۔ جب کچھ راستہ طے کرلیا تو قضائے حاجت کے لیے پیچھے رہ گئے۔ میں پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے (دور کھڑا) رہا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آئے اور میں نے آپ کے لیے برتن سے پانی انڈیلا۔ آپ نے وضو کیا پھر مجھ سے فرمایا: اسے محفوظ کرلو' شاید اس باقی (پانی) کی (آئندہ) خاص ضرورت ہو اور لشکر نے سفر جاری رکھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اگر ابوبکر اور عمر کی اطاعت کریں گے تو اپنے ساتھ (انتہائی) نرمی کریں گے اور اگر ان کی نافرمانی کریں گے تو اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیں گے۔ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ابوبکر و عمر نے لوگوں کو اشارۃً بتایا تھا کہ جب تک پانی پر پہنچ نہ جاؤ (اپنی سواریوں سے) نہ اترنا اور باقی لوگوں نے کہا: بلکہ ہم (یہاں)

---

(۱۱۸) صحيح مسلم،المساجد باب قضاء الصلوٰة الفائتة : ٦٨١ من حديث عبدالله بن رباح به مطولاً . [شرح السنة : ٣٧١٦]

اتریں گے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ آ جائیں۔ تو وہ (اپنی سواریوں سے) اتر پڑے ہم دوپہر کے شروع میں ان لوگوں کے پاس پہنچے اور وہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہونے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے (وہ) برتن منگوایا۔ پس میں وہ لے آیا۔ آپ نے اسے اپنی بغل میں پکڑ کر ان لوگوں کے لیے (ان کے برتنوں میں) انڈیلنا شروع کر دیا۔ انھوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے سارے برتن اس سے بھر لیے حتیٰ کہ آپ فرما رہے تھے: ہے کوئی دوبارہ پینے والا؟ مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ (برتن) اسی طرح (بھرا ہوا) ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اس دن بہتر (۷۲) آدمی تھے۔

(۱۱۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ : سَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ : فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيْدٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ ـ أَحْسِبُهُ قَالَ : عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ أَوْغَيْرَهُمَا ـ فَقَالَ : ((**إِنَّكُمَا سَتَجِدَانِ امْرَأَةً بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، مَعَهَا بَعِيْرٌ عَلَيْهِ مَزَادَتَانِ، فَأْتِيَانِي بِهَا**)) . قَالَ : فَأَتَيَا الْمَرْأَةَ فَوَجَدَاهَا قَدْ رَكِبَتْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ عَلَى الْبَعِيْرِ. فَقَالَا لَهَا: أَجِيْبِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ : وَمَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ هٰذَا الصَّابِئُ. قَالَا : هُوَ الَّذِيْ تَعْنِيْنَ؛ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا . فَجَاءَا بِهَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلَ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ مَزَادَتَيْهَا، ثُمَّ قَالَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ اَعَادَ الْمَاءَ فِی الْمَزَادَتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِعَزْلَاءِ الْمَزَادَتَيْنِ فَفُتِحَتْ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَمَلَؤُوْا آنِيَتَهُمْ وَأَسْقِيَتَهُمْ، فَلَمْ يَدَعُوْا يَوْمَئِذٍ إِنَاءً وَلَا سِقَاءً إِلَّا مَلَئُوْهُ. قَالَ عِمْرَانُ: حَتّٰى كَانَ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهَا لَمْ تَزْدَدْ إِلَّا امْتِلَاءً . قَالَ : فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِثَوْبِهَا فَبُسِطَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَجَاؤُوْا مِنْ زَادِهِمْ حَتّٰى مَلَأَ لَهَا ثَوْبَهَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ((اذْهَبِيْ فَإِنَّا لَمْ نَأْخُذْ مِنْ مَائِكِ؛ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَقَانَا)) فَجَاءَتْ أَهْلَهَا فَأَخْبَرَتْهُمْ؛ فَقَالَتْ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَسْحَرِ النَّاسِ ، أَوْ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا . قَالَ : فَجَاءَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْحِوَاءِ حَتّٰى اَسْلَمُوْا كُلُّهُمْ . صحيح

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ انھیں شدید پیاس لگ گئی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمی بھیجے۔ (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ علی اور زبیر رضی اللہ عنہما تھے یا کوئی دوسرے دو تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم ایک عورت کو

---

(۱۱۹) **صحيح** أخرجه عبدالرزاق في المصنف : ۲۰۵۳۷، والبخاري، التيمم باب الصعيد الطيب وضوء المسلم : ۳۴۴، ومسلم المساجد باب قضاء الصلوٰة الفائتة : ۶۸۲ من حديث عوف الأعرابي به.

[السنة : ۳۱۱۷]

فلاں جگہ پر پاؤ گے۔ اس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا جس پر دو مشکیں پڑی ہوں گی۔ اسے میرے پاس لے آؤ۔ پس وہ دونوں اس عورت کے پاس آئے تو اسے ایک اونٹ پر دو مشکوں کے درمیان (بیٹھا ہوا) پایا۔ پھر اس سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بات مانو' وہ کہنے لگی: کون رسول اللہ، یہ صابی؟ انھوں نے کہا: تمھارا جو مطلب ہے وہی، وہ اللہ کے سچے رسول ہیں پھر وہ اسے لے آئے تو نبی ﷺ نے حکم دیا تو اس کی مشکوں سے ایک برتن میں پانی ڈالا۔ پھر اللہ نے جو چاہا اس میں پڑھا۔ پھر پانی کو مشکوں میں لوٹا دیا۔ پھر دونوں مشکوں کے منہ کھولنے کا حکم دیا۔ منہ کھول دیے گئے۔ پھر لوگوں کو حکم دیا تو انھوں نے اپنے برتن اور مشکیں بھر لیں۔ اس دن انھوں نے کوئی برتن یا مشک ایسی نہیں چھوڑی جسے بھر نہ لیا ہو۔

پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے کپڑے (دوپٹے) کو پھیلانے کا حکم دیا تو وہ پھیلا دیا گیا۔ پھر اپنے اصحاب کو حکم دیا تو وہ اپنے کھانے پینے کے سامان میں سے لاتے رہے حتیٰ کہ اس عورت کا کپڑا بھر گیا۔ پھر اس سے کہا: جاؤ ہم نے تمھارے پانی سے کچھ نہیں لیا مگر اللہ نے ہمیں یہ پلایا ہے (تمھارا پانی جوں کا توں بھرا پڑا ہے)۔

وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور (ساری) خبر انھیں بتائی۔ کہنے لگی کہ میں جس شخص کے پاس سے آئی ہوں وہ لوگوں میں سب سے بڑا جادوگر ہے یا وہ بے شک اللہ کا سچا رسول ہے۔ پھر اس کے ڈیرے والے آئے اور سب مسلمان ہو گئے۔

(۱۲۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ، مَضَيْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِي مَسْجِدِهِ، قَالَ : سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا بِشَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ؛ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ : ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ)) . فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ : ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ)). فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ :

---

(۱۲۰) صحيح مسلم، الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر : ۳۰۰۶ .

الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ، فَالْتَأَمَتَا . قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَتَبَعَّدُ، فَجَلَسْتُ وَأُحَدِّثُ نَفْسِيْ، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَإِذَا بِالشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا؛ فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً، فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا۔ وَأَشَارَ أَبُوْإِسْمَاعِيْلَ بِرَأْسِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيَّ قَالَ : ((**يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِيْ؟**)). قُلْتُ : نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : ((**فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا، فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى إِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ، فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ**)) . قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ، فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ غُصْنًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا، حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؛ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِيْ، ثُمَّ لَحِقْتُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ : ((**إِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ أَنْ يُّرَفَّهُ عَنْهُمَا مَادَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ**)) . قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَادِ بِوَضُوْءٍ**)) فَقُلْتُ : أَلَا وَضُوْءَ؟ أَلَا وَضُوْءَ؟ أَلَا وَضُوْءَ؟ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ. وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ أَشْجَابٍ لَهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ، فَقَالَ : ((**انْطَلِقْ إِلٰى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ فِيْ أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ؟**)) قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا، لَوْ أَنِّيْ أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ أَجِدْ إِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ: لَوْ أَنِّيْ أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ. قَالَ : ((**اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٖ**)) . فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَهُ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيْهِ، فَقَالَ : ((يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ)) . فَقُلْتُ : يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ، فَأُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ، ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ، وَقَالَ : ((**خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ :بِسْمِ اللّٰهِ**)) . فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ : بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَأَتْ . فَقَالَ : ((**يَاجَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ**)) . قَالَ : فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوَوْا، فَقُلْتُ : هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأٰى .صحيح

سیدنا عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت (ایک تابعی) فرماتے ہیں: میں اور میرے ابا حصول علم کے لیے (گھر سے) نکلے۔ ہم چلے حتیٰ کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں آئے انھوں نے کہا:

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا حتیٰ کہ ایک وسیع وعریض وادی میں اترے پھر رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے پانی کا برتن لے کر چلا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو ایسی کوئی چیز نہ پائی جس سے پردہ (کر کے قضائے حاجت) کر سکیں۔ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان دونوں میں سے ایک (درخت) کے پاس گئے پھر اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی پکڑ کر کہا:

''اللہ کے اذن کے ساتھ میرے پیچھے چلے آؤ'' پس وہ (درخت) آپ کے ساتھ نکیل دار اونٹ کی طرح چل پڑا جو اپنے مالک کو راضی کرتا ہے۔

(پھر) حتیٰ کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی پکڑ کر کہا:

''اللہ کے اذن کے ساتھ میرے پیچھے چلے آؤ'' وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ چلا (جیسا کہ پہلا درخت چلا تھا) جب آپ (وادی کے) درمیان پہنچے تو ان دونوں درختوں کو اکٹھا کر دیا پھر فرمایا: میرے اردگرد مل جاؤ (اور پردہ کرو) تو وہ دونوں درخت مل گئے (اور پردہ کیا)۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تیز تیز اس خوف سے (دور) چلا گیا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے قریب محسوس کر کے دور نہ چلے جائیں۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں شروع کر دیں مجھے ذرا غفلت ہوئی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ (میری طرف) آ رہے ہیں اور دونوں درخت ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر کھڑے رہے اور اپنے سر (مبارک) کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کیا۔ پھر (میرے پاس) آئے (اور) فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا تو نے میرا (یہ) مقام (کھڑے ہونے کی جگہ کو) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! فرمایا: پس ان دونوں درختوں کے پاس جا کر ہر ایک سے ایک ایک ٹہنی کاٹ لاؤ۔ پھر جب انھیں میرے (اس) مقام تک لاؤ تو ایک ٹہنی اپنے دائیں اور دوسری اپنے بائیں طرف چھوڑ دو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اٹھ کر دونوں درختوں کے پاس گیا پھر ہر ایک سے ایک ایک ٹہنی کاٹ لی۔ پھر میں انھیں گھسیٹتا ہوا لایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے مقام پر کھڑا ہو گیا۔ ایک ٹہنی دائیں اور ایک ٹہنی

بائیں طرف رکھ دی پھر آپ سے جاملا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے وہ کام کرلیا ہے۔ یہ کس لیے تھا؟ فرمایا: میں دو قبروں کے پاس سے گزرا۔ ان پر عذاب ہورہا تھا۔ پس میں نے چاہا کہ جب تک یہ ٹہنیاں تازی وسرسبز رہیں میری شفاعت کی وجہ سے ان سے عذاب دور کیا جائے۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کے پانی کے لیے آواز دو۔

میں نے (بلند آواز سے) کہا: اے لوگو! وضو کا پانی لاؤ' اے لوگو! وضو کا پانی لاؤ' پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے سواروں (اور پیادوں) کے پاس (پانی کا) ایک قطرہ بھی نہیں پایا۔ ایک انصاری آدمی اپنی مشکوں میں کھجور کی تین لکڑیوں پر رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی ٹھنڈا کرتا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا اس کی مشکوں میں کچھ چیز (پانی) ہے؟

(جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پس میں گیا تو ایک مشک کے منہ میں (پانی کے) ایک چھوٹے سے قطرے کے علاوہ کچھ نہ پایا۔ اگر میں اسے انڈیلتا تو اس کا خشک حصہ (ہی) اسے پی لیتا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے مشک کے منہ میں (پانی کے) ایک چھوٹے سے قطرے کے علاوہ کچھ بھی نہیں پایا۔ اگر میں اسے انڈیل دوں تو اس کا خشک حصہ (ہی) اسے پی لے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے لے آؤ' میں اسے لے آیا۔ آپ نے اسے پکڑا اور کچھ (کلام) پڑھا جو مجھے معلوم نہیں اور آپ اسے اپنے ہاتھوں سے (آہستہ آہستہ) مار رہے تھے۔ پھر مجھے دے دیا اور کہا: اے جابر رضی اللہ عنہ! برتن منگواؤ۔ میں نے آواز دی: اے برتن والے آجاؤ! وہ برتن اٹھا کر لایا گیا پھر آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (اپنے ہاتھ کی) انگلیاں پھیلا کر برتن کی تہ میں ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! اسے پکڑو اور میرے ہاتھ پر انڈیلو اور کہو: بسم اللہ! میں نے آپ (کے ہاتھ) پر انڈیلا اور کہا: بسم اللہ پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی اُمڈ رہا ہے۔ پھر وہ برتن خوب بھر کر لبریز ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! جسے پانی کی ضرورت ہو اسے بلاؤ۔

(جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگ آئے تو انھوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے کہا: کیا کوئی آدمی ایسا رہ گیا ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے برتن سے اپنا ہاتھ اٹھایا اور وہ برتن بھرا ہوا تھا۔

(۱۲۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلٰى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ : ((إِيْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ)) . فَأُتِيَ بِهِ، فَبَسَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ : ((دَعُوهَا سَاعَةً)). فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوا .صحيح

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو یا (اس سے) زیادہ تھے۔ پھر وہ ایک کنویں کے پاس آئے تو پانی نکال کر اسے خشک کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ کنویں پر گئے اور اس کی منڈھیر پر بیٹھ گئے پھر کہا: میرے پاس پانی کا ایک ڈول لاؤ تو لایا گیا۔ پھر آپ نے دعا کی پھر کہا: اسے کچھ دیر کے لیے (پڑا) رہنے دو۔ پھر انھوں نے خود بھی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی خوب سیر ہو کر پانی پلایا۔ پھر وہاں سے کوچ کیا۔

(۱۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا. كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالُوا: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَّاءٍ، فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ : ((حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ)) . فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے اور تم انھیں ڈرانے کا سامان۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے پھر پانی کم ہو گیا تو انھوں نے کہا: بچا کھچا پانی لاؤ۔ پھر وہ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آئے۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر کہا: آؤ برکت والے پانی کی طرف اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ پس یقیناً میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی' چشمے کی طرح بہہ رہا تھا اور ہم (کبھی کبھار) کھاتے وقت' کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔

---

(۱۲۱) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الحديبية : ٤١٥١ .

(۱۲۲) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام : ٣٥٧٩ . [السنة: ٣٧١٣]

۱۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ؛ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْحَدِرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةَ الْأُخْرٰى. فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ - أَوْ قَالَ رَجُلٌ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)). قَالَ: فَمَا يُشِيرُ بِيَدَيْهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا تَمَزَّقَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي وَادِي قُنَاةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيءْ رَجُلٌ مِنْ نَّاحِيَةٍ مِّنَ النَّوَاحِي إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (ایک دفعہ) لوگوں پر پانی کا قحط پڑا۔ پس ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مال ہلاک ہو گیا اور گھر والے بھوکے ہو گئے پس آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہم آسمان میں بادل کا بھی کوئی ٹکڑا نہیں دیکھ رہے تھے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل چھا گئے۔ پھر آپ منبر پر ہی تھے کہ ہم نے دیکھا' پانی آپ کی داڑھی سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن اور اس دن سے لے کر اگلے جمعے تک لگا تار بارش ہوتی رہی۔

پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مکان گر گئے اور مال غرق ہو گیا پس آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد (برسا) اور ہم پر نہ برسا۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ ﷺ بادلوں کی جس

---

۱۲۳) صحيح، أخرجه أبوعوانه في مسنده (القسم المفقود ۱۸/٦) ورواه البخاري الجمعة باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة: ۹۳۳ ومسلم، صلاة الإستسقاء باب الدعاء في الإستسقاء: ۸۹۷ من حديث الأوزاعي به. [السنة: ۱۱٦۷]

طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ پھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ ایک گول تکیہ کی طرح ہوگیا۔ وادیٔ قنا میں ایک مہینہ تک بارش برستی رہی اور جو آدمی بھی اس طرف سے آتا تھا شدید بارش ہی کی خبر دیتا تھا۔

(۱۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ : هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ، وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَتْ : لَا يَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِمَنْ مَّعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ . فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((يَاأَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ)) . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ)). فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ : ((ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيَ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا)) وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ . صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ بھوکے ہیں۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: کیا تیرے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ بے شک میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت بھوکے ہیں۔ پس اس نے میرے لیے ایک صاع جو کی ایک تھیلی نکالی۔ ہماری ایک موٹی تازی بکری تھی، میں نے اسے ذبح کیا۔ اس نے جو کا آٹا بنایا اور میں نے اس (بکری) کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈالے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ بیوی نے کہا تھا: تو زیادہ لوگوں کو دعوت دے کر مجھے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کرنا۔ پس میں آیا اور خفیہ طور پر آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع (تقریباً ڈھائی کلو) جو کو پیس کر آٹا بنایا ہے۔ آپ اور آپ کے کچھ ساتھی آئیں

---

۱۲۴) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الخندق : ۴۱۰۲ و مسلم، الأشربة باب جواز استتباعه ... ه الى دار ...... ح ۲۰۳۹ .

(اور کھانا تناول فرمائیں)۔ نبی کریم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا:

اے خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ نے تمھارے لیے کھانا تیار کیا ہے۔ آؤ چلیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ہنڈیا کو (چولہے سے) نہ اتارنا اور میرے آنے سے پہلے آٹے سے روٹیاں نہ پکانا۔

میں آ گیا اور لوگوں کے آگے آگے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ (میری بیوی نے) آپ کے لیے آٹا نکالا۔ آپ نے اس میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا: روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ وہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور ہنڈیا سے چمچی کے ساتھ کھانا نکالو اور اسے (چولہے سے) اتارنا نہیں۔

وہ ایک ہزار تھے۔ اللہ کی قسم ان سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے۔ کھانا بچ گیا تھا اور ہنڈیا جس طرح (پہلے) تھی اسی طرح بھری ہوئی تھی اور ہمارا آٹا اسی طرح باقی تھا کہ اس سے روٹیاں پکائی جائیں۔

(۱۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ أَبُوطَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ؛ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتْ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْسَلَكَ أَبُوطَلْحَةَ؟)) . قُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : ((بِطَعَامٍ؟)). فَقُلْتُ : نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ : ((قُوْمُوْا)) . قَالَ : فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ أَبُوطَلْحَةَ: يَاأُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ؛ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : فَانْطَلَقَ أَبُوطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَاأُمَّ سُلَيْمٍ)) . فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ . ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاشَاءَ (اللّٰهُ) أَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ : ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ : ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ : ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى

---

(۱۲۵) متفق عليه أخرجه مالك في الموطأ (۲/۹۲۷، ۹۲۸، رواية أبي مصعب:۱۹۴۸) والبخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام : ۳۵۷۸، مسلم، لسابق : ۲۰۴۰ من حديث مالك به. [السنة : ۳۷۲۱]

شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ : ((اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ))، حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا . وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ (میرے والد) ابوطلحہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی کمزور آواز سنی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ کیا تیرے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں' پھر اس نے جو کی (چند) روٹیاں نکالیں انھیں ایک دوپٹے میں لپیٹا پھر انھیں میرے ہاتھ پر دبایا اور کچھ مجھے دے دیں۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں انھیں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' فرمایا: کھانے کے ساتھ؟ میں نے کہا: جی ہاں' تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اٹھو پھر آپ چلے اور میں آپ سے پہلے (جلدی جلدی) چلا تاکہ ابوطلحہ کو بتا دوں کہ (سب ہی چلے آ رہے ہیں) ابوطلحہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ آ گئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں تو اس نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ پھر رسول اللہ ﷺ آئے حتیٰ کہ (گھر میں) داخل ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا:

''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! آپ کے پاس جو کچھ ہے لے آؤ'' وہ اس روٹی کو لے آئی تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اس کے ٹکڑے بنائے گئے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (گھی کے) ایک ڈبے کو نچوڑ کر سالن بنایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر (کچھ) پڑھا جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا: دس کو بلاؤ۔ دس بلائے گئے۔ پس انھوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے پھر وہ باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس (آدمیوں) کو بلاؤ' وہ بلائے گئے اور کھانا کھا کر سیر ہو گئے پھر باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے کہا: دس کو بلاؤ۔ وہ بلائے گئے اور کھانا کھا کر سیر ہو گئے پھر باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے کہا: دس کو بلاؤ۔ حتیٰ کہ ساری قوم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ وہ لوگ ستر یا اسی تھے۔

(۱۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا.

---

(۱۲۶) صحيح مسلم، الإيمان باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا ح ۲۷ .

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**افْعَلُوْا**)) . قَالَ : فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَعَمْ**)) قَالَ : فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَهُ، دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، قَالَ : وَيَجِيْءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ . قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((خُذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِكُمْ)) قَالَ : فَأَخَذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوْهُ . قَالَ : فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ**)).صحیح

سیدنا ابوہریرہ یا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے صحابی کے تعین میں سلیمان بن مہران الاعمش راوی کو شک ہے۔ فرمایا:

جب غزوۂ تبوک کا دن تھا تو لوگوں کو (شدید) بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھائیں اور ان سے (چربی کا) تیل بھی حاصل کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرلو'' تو عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ نے ایسا کر دیا تو سواریاں (بہت) کم ہو جائیں گی' لیکن آپ ان سے کہیں کہ وہ اپنے بچے کھچے کھانے لے آئیں پھر آپ ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کریں۔ شاید اللہ اس میں برکت ڈال دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، پھر آپ نے ایک چٹائی منگوائی اور اسے بچھا دیا۔ ان کے بچے کھچے کھانے منگوائے کوئی آدمی مکئی کی ایک مٹھی لاتا تھا اور کوئی کھجور کی' کوئی (روٹی) کا ٹکڑا لاتا تھا حتیٰ کہ چٹائی میں تھوڑی سی چیزیں اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر فرمایا: اپنے اپنے برتنوں میں (یہ کھانا) بھرلو۔ انھوں نے اپنے اپنے برتنوں میں بھرنا شروع کیا۔ لشکر میں کوئی خالی برتن نہ رہا جسے انھوں نے بھر نہ دیا ہو۔ پھر انھوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کچھ حصہ باقی بھی بچ رہا۔

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں جو آدمی بغیر کسی شک کے اس کلمے کا اقرار کر کے آئے گا تو جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

(۱۲۷) عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ، حَتّٰى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا . فَأَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا، فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ، قَالَ : فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ، فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ : فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا . ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا . فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟)) . قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً . قَالَ : ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا: هَلْ مِنْ طَهُورٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فُرِغَ الْوَضُوءُ)). صحیح

سیدنا سلمہ بن الاکوع (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمیں بھوک لگ گئی۔ حتیٰ کہ ہم نے اپنی بعض سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا پھر نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو ہم نے بچے کھچے کھانے جمع کیے پھر ہم نے اس کے لیے ایک چٹائی بچھا دی تو لوگوں کا سامان چٹائی پر اکٹھا ہوگیا۔ میں اندازہ لگانے کے لئے آگے آیا کہ یہ کتنا ہے۔ پس میں نے اندازہ لگایا کہ یہ (سارا سامان) بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہے (بہت ہی تھوڑا ہے) اور ہم چودہ سو تھے۔
پس ہم نے یہ کھایا حتیٰ کہ سب کے سب خوب سیر ہوگئے۔ پھر اپنے تھیلے بھر لیے پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وضو کا پانی ہے؟ (سلمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی ایک برتن لایا جس میں بہت تھوڑا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے برتن میں ڈالا۔ پھر ہم سب نے وضو کیا اور خوب پانی بہایا۔ ہم چودہ سو تھے۔ پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور کہا: کیا وضو کا پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ختم ہوگیا ہے۔

(۱۲۸) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا . فَمَازَالَ تُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِيهَا؟)) . قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : ((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا)). صحیح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک، ایک ڈبے میں گھی کا تحفہ بھیجتی تھی۔ پھر اس کے بیٹے بیٹیاں آتے تو سالن مانگتے۔ ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ پھر وہ اس (ڈبے) کی طرف جاتی جس میں

(۱۲۷) صحيح مسلم، اللقطة باب استحباب خلط الأزواد إذا قلّت : ۱۷۲۹ .
(۱۲۸) صحيح مسلم، الفضائل باب في معجزات النبي ﷺ : ۲۲۸۰ .

وہ نبی ﷺ کے لیے گھی بھیجتی تھی تو اس میں گھی پایا۔ ڈبے کا یہی گھی ان کا سالن بنا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے نچوڑ لیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے نچوڑ لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو اسے چھوڑ دیتی تو وہ ہمیشہ باقی رہتا۔

(۱۲۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَجَمَعْتُ مِنْ سَمْنِهَا فِي عُكَّةٍ، فَمَلَأْتُ الْعُكَّةَ ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا مَعَ زُبَيْبَةَ، فَقُلْتُ : يَا زُبَيْبَةُ أَبْلِغِي هٰذِهِ الْعُكَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَتَأَدَّمُ بِهَا فَانْطَلَقَتْ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا سَمْنٌ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْكَ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَ:((فَرِّغُوْا لَهَا)). فَفُرِغَتِ الْعُكَّةُ ثُمَّ دُفِعَتْ إِلَيْهَا، فَجَاءَتْ ـ وَأُمُّ سُلَيْمٍ لَيْسَتْ فِي الْبَيْتِ ـ فَعَلَّقَتِ الْعُكَّةَ عَلٰى وَتَدٍ، فَجَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَرَأَتِ الْعُكَّةَ مُمْتَلِئَةً سَمْنًا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ہماری ایک بکری تھی جس کی چربی میں نے ایک ڈبے میں جمع کر دی۔ پھر ڈبہ بھر گیا تو اسے (ایک) بچی کو دے کر بھیجا اور کہا: اے زبیبہ! یہ ڈبہ رسول اللہ ﷺ کو دے آؤ تاکہ وہ اس سے سالن حاصل کریں۔ پس وہ چلی گئی تو کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چربی آپ کے لیے ام سلیم نے بھیجی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس سے انڈیلو۔ پس ڈبہ انڈیلا گیا پھر اسے (ڈبہ) دے دیا گیا۔ پھر وہ آئی اور ام سلیم گھر نہیں تھی۔ تو اس نے ڈبہ ایک میخ کے ساتھ لٹکا دیا۔ پھر ام سلیم آئی تو دیکھا کہ ڈبہ چربی سے لبالب بھرا ہوا ہے۔

(۱۳۰) عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ : ((لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ)) . صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کھانا مانگا۔ آپ نے اسے جو کا آدھا وسق کھانا دیا پھر وہ آدمی' اس کی بیوی اور ان کا مہمان یہ کھانا کھاتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے اسے تول لیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ تولتے تو اس سے (لگاتار) کھاتے رہتے اور کھانا (مسلسل) باقی رہتا۔

---

(۱۲۹) **ضعيف جدًا** أخرجه أبوالشيخ (ص ۲۰٦) وأبويعلى في مسنده (۲۱۷/۷، ۲۱۸ ح ٤۲۱۳) عن شيبان بن فروخ به / أبوظلال ضعيف ومحمد بن زياد البرجمي لعله الطحان اليشكري، وإن كان هو فالسند موضوع والله أعلم وأما البرجمي فوثقه ابن حبان وغيره .

(۱۳۰) صحيح مسلم، الفضائل باب في معجزات النبي ﷺ : ۲۲۸۱ .

(۱۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِيَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَمَرَّ بِي أَبُوبَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهَا إِلَّا لِيُشْبِعَنِي ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ لَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ . ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ : ((**أَبَاهِرٍّ الْحَقْ**)) . فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ لِأَهْلِهِ : ((**أَنّٰى لَكُمْ هٰذَا اللَّبَنُ؟**))، قَالُوا: أَهْدَاهُ فُلَانٌ أَوْ آلُ فُلَانٍ. فَقَالَ : ((**يَا أَبَاهِرٍّ انْطَلِقْ إِلٰى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي**)) قَالَ : فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ . وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ إِلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، إِذَا جَاءَتْهُ صَدَقَةٌ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَرْزَأْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا وَأَصَابَ مِنْهَا، فَأَحْزَنَنِي إِرْسَالُهُ إِيَّايَ، وَقُلْتُ : كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَشْرَبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَغَذّٰى بِهَا فَمَا أَغْنٰى هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، وَأَنَا الرَّسُولُ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِاللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ . فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَخَذُوا مَجْلِسَهُمْ فِي الْبَيْتِ، وَقَالَ : ((**أَبَاهِرٍّ**)) قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ : ((**قُمْ فَأَعْطِهِمْ**)) . فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَأُعْطِي الرَّجُلَ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهُ إِلَيَّ، حَتّٰى رَوِيَ جَمِيعُ الْقَوْمِ، فَانْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ فَتَبَسَّمَ، قَالَ : ((**اقْعُدْ فَاشْرَبْ**)) فَقَعَدْتُ وَشَرِبْتُ، وَقَالَ : ((**اشْرَبْ**)) فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ وَأَشْرَبُ حَتّٰى قُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ ((فَأَرِنِي)) فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ الْإِنَاءَ، فَتَبَسَّمَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَشَرِبَ مِنْهُ . صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم، جس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے زمین پر اپنے ہاتھ ٹیک دیتا تھا اور ایک دن میں لوگوں کے اس راستے پر بیٹھا جہاں سے وہ گزرتے تھے۔ پھر میرے پاس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ

---

(۱۳۱) **صحيح**، أبوالشيخ (ص ۷۷، ۷۸) والبخاري، الرقاق باب كيف كان عيش النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وأصحابه: ٦٤٥٢ .

شاید وہ مجھے کھانا کھلا دیں گے۔ وہ چلے گئے اور (کھانا کھلانے والا) کام نہ کیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا' مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں گے مگر وہ بھی چلے گئے اور یہ کام نہ کیا۔ پھر ابوالقاسم سیدنا محمد ﷺ گزرے تو آپ نے میرا چہرہ دیکھ کر میرے دل کی بات پہچان لی (کہ میں سخت بھوکا ہوں) آپ نے تبسم فرمایا اور (پیار سے) کہا: اے ابوہریرہ! میرے ساتھ آؤ۔ پس میں آپ کے پیچھے چلا۔ پھر آپ (اپنے ایک گھر میں) داخل ہوئے اور میرے لیے اجازت مانگی تو اجازت دے دی گئی۔ آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا تو گھر والوں سے کہا: تمھارے پاس یہ دودھ کہاں سے آ گیا؟ انھوں نے کہا: فلاں آدمی یا اس کے گھر والوں نے یہ تحفہ بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! جاؤ اور (تمام) صفہ والوں کو میرے پاس بلا لاؤ۔

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس بات نے مجھے غم میں مبتلا کر دیا۔ اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے (مدینہ میں) نہ ان کے گھر والے تھے اور نہ ان کے پاس کوئی مال تھا۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو انھیں بھیج دیتے اور اس میں سے کوئی چیز (بھی) نہ لیتے اور اگر ہدیہ آتا تو انھیں بھیج کر شریک کرتے اور خود بھی کھاتے۔ (اس وقت) آپ کے بھیجنے سے میں غمگین ہوا اور میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں اس دودھ کو پی کر خوب غذا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ (دودھ) تو اہل صفہ کے لیے کافی نہیں ہوگا اور میں ایلچی ہوں۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے پس میں ان کے پاس چلا گیا اور انھیں بلا لایا۔ وہ آ گئے اور اجازت مانگی تو انھیں اجازت دے دی گئی۔ وہ گھر میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ!

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' فرمایا: اٹھو اور یہ (دودھ) انھیں دو۔ پس میں پیالہ لے کر ایک آدمی کو دیتا تھا وہ خوب سیر ہو کر پیتا پھر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھوں پر رکھا۔ پھر اپنا سر مبارک اٹھایا۔ آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ فرمایا: بیٹھو اور پیو' میں بیٹھ گیا اور (دودھ) پیا۔ آپ نے فرمایا: پیو' آپ ﷺ فرماتے رہے کہ: پیو پیو، حتیٰ کہ میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اب (میرے پیٹ میں) کوئی جگہ باقی نہیں رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (پیالہ) دکھاؤ۔ میں نے برتن آپ کے حوالے کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے' اللہ کی حمد بیان کی اور اس میں سے پیا۔

(۱۳۲) عَنِ الْمِقْدَادِ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا . فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)). قَالَ : فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ، وَيَرْفَعُ النَّبِيُّ ﷺ نَصِيبَهُ، فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيَسْمَعُ الْيَقْظَانَ؛ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ. فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ : مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ، مَابِهِ حَاجَةٌ إِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ، فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ : وَيْحَكَ، مَا صَنَعْتَ؟ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ؟ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيءُ النَّوْمُ. قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ أَسْقَانِي)).قَالَ : فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ وَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ، وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ، فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! اشْرَبْ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اشْرَبْ فَشَرِبَ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ؛ ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ)). فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَا مِنْهَا)) . فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ . صحيح

سیدنا ابومقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی (اس حالت میں) آئے کہ بھوک کی

---

(۱۳۲) صحيح مسلم، الأشربة باب إكرام الضيف وفضل إيثاره : ۲۰۵۵ .

وجہ سے ہماری دیکھنے سننے کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے (دوسرے) صحابیوں پر (کھانا کھلانے کے لیے) اپنے آپ کو پیش کرتے رہے مگر کوئی بھی ہمیں قبول نہیں کرتا تھا (کیونکہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود بھی بھوکے تھے) پھر ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ دیکھا کہ تین بکریاں ہیں نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان کا دودھ دوہ کر اپنے درمیان لے آؤ'' پھر ہم دودھ دوہتے اور ہر انسان اپنا حصہ پی لیتا اور نبی کریم ﷺ کا حصہ آپ کو پیش کر دیتا تھا۔ پھر آپ رات کو (تہجد کے لیے) آتے تو اس طرح (آہستہ) سلام کہتے کہ بیدار سن لیتا اور سویا ہوا بیدار نہیں ہوتا تھا پھر آپ مسجد آتے اور نماز پڑھتے پھر آ کر اپنا دودھ پی لیتے تھے۔

ایک رات شیطان میرے پاس آیا (اور مجھے ورغلایا) میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے مجھے (بطور وسوسہ) کہا: ''محمد ﷺ تو انصار کے پاس تشریف لے جاتے ہیں وہ آپ کو تحفے دیتے (رہتے) ہیں۔ آپ ان کے ہاں کھا پی لیتے ہیں۔ آپ کو اس ایک گھونٹ (دودھ) کی کوئی حاجت نہیں ہے'' پس میں آیا اور وہ سارا دودھ پی لیا۔ جب دودھ میرے پیٹ میں غائب ہوا تو شیطان مجھ سے ہٹ کر (بطور وسوسہ) کہنے لگا: ''خراب ہو جائے' تو نے کیا کر دیا ہے؟ کیا تو نے محمد ﷺ کا حصہ پی لیا ہے؟ جب وہ آئیں گے اور اپنا حصہ نہیں پائیں گے تو تیرے لیے بددعا کریں گے پھر تو ہلاک ہو جائے گا''

میرے اوپر ایک چادر تھی جب میں اس سے پاؤں ڈھانپتا تو سر ننگا ہو جاتا اور جب اسے سر پر رکھتا تو پاؤں (باہر) نکل جاتے تھے۔ مجھے (شدید پریشانی کی وجہ سے) نیند نہیں آ رہی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس طرح (آہستہ سے) سلام کیا جیسا کہ آپ کا معمول تھا۔ پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھی۔ پھر اپنے دودھ (کے برتن) کے پاس آئے۔ اوپر سے اسے کھولا تو کچھ بھی نہ پایا (برتن بالکل خالی تھا) پھر آپ نے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا۔

میں نے کہا: اب آپ میرے لیے بددعا کریں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ))

''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا ہے تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا ہے تو اسے پلا''۔

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی چادر مضبوطی سے لپیٹ لی اور ایک چھری لے کر (اپنی) بکریوں کی طرف گیا کہ جو موٹی تازی ہوگی، اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں گا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ساری بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کا (ایک بڑا) برتن لیا جس میں دودھ دوہنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر میں نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ

(بھرنے کی وجہ سے) اس پر جھاگ آ گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پئیں، آپ نے پیا پھر (برتن) مجھے دے دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اور) پئیں۔ آپ نے پیا حتیٰ کہ مجھے پتا چل گیا کہ آپ خوب سیر ہو گئے ہیں اور میں آپ کی دعا کا مستحق ہو چکا ہوں تو میں اتنا ہنسا کہ زمین پر گر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی شرمگاہ چھپاؤ اے مقداد! میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے یہ یہ کام کیا ہے (چوری سے، آپ کے حصے کا دودھ پی لیا تھا) پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے صرف رحمت (اور برکت) ہی ہے۔ تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تاکہ اپنے دوسرے دونوں ساتھیوں کو بھی جگاتے تو وہ اس (بابرکت دودھ) سے پیتے!

میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جب میں نے آپ کے ساتھ پی لیا ہے اور آپ ﷺ کی دعا کا مستحق ہو چکا ہوں تو مجھے دوسرے لوگوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔

(۱۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَتَرَكَ عَلَيْهِ سِتَّ بَنَاتٍ . فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا' وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ : ((اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ)) . فَفَعَلْتُهُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ فَكَأَنَّمَا أُغْرُوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ((ادْعُ لِيْ أَصْحَابَكَ)). فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلٰى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ . فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدِرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهَا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَاحِدَةٌ . صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ (الانصاری) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد (عبداللہ بن الیمان رضی اللہ عنہ) غزوۂ اُحد کے دن شہید ہوئے۔ اپنے اوپر قرض اور چھ بیٹیاں چھوڑ کر گئے۔ جب کھجوروں (کے پھل) کی کٹائی کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: آپ جانتے ہیں کہ میرے والد اُحد کے دن شہید ہوئے اور (اپنے اوپر) بہت سا قرض چھوڑ گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو

(۱۳۳) صحيح البخاري، المغازي باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا : ٤٠٥٣ . [السنة: ٣٧٢٢]

دیکھ لیں۔ تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور ہر (حصے) کی کھجور کے (علیحدہ علیحدہ) کناروں پر ڈھیر لگا دو۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے اسے دیکھا تو اس وقت مجھے ناتجربہ کار سمجھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ (قرض خواہ) کیا کریں گے تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین چکر لگائے۔ پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اپنے (قرض خواہ) ساتھیوں کو بلاؤ'' پھر آپ انھیں (اس ڈھیر سے) تول کر دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کر دیا۔ میں اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کی امانت (اور قرض ان کھجوروں سے) ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ان میں سے ایک کھجور لے کر نہ جاؤں۔

اللہ نے تمام ڈھیروں کو باقی رکھا اور حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کی طرف دیکھتا تھا جس پر نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

۱۳۴) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ عَتِيكٍ - وَكَانَ أَبُورَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ . فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؛ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أُغْلِقَ الْبَابُ، ثُمَّ (عَلَّقَ) الْأَغَالِيقَ عَلَى وَدٍّ. قَالَ : فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ بِهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ . فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ . قَالَ : فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبَبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ ؛ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ؛ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ : النَّجَا فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ابْسُطْ رِجْلَكَ)). فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنِّي لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. صحيح

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کی طرف کچھ انصاری صحابہ

---

۱۳۴) صحيح البخاري، المغازي، باب قتل أبي رافع عبدالله بن أبي الحقيق : ۴۰۳۹ .

بھیجے جن کا امیر عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ حجاز کی زمین میں ابورافع کا قلعہ تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کو (بہت) تکلیف دیتا تھا۔

جب وہ اس کے قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ میں جا کر (قلعہ کے) دربان کی نظر بچا کر اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں (قلعے میں) داخل ہو کر چھپ گیا۔ پھر جب لوگ (قلعے میں) داخل ہوئے تو (بڑا) دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر چابیوں کو ایک میخ پر لٹکا دیا گیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اٹھا' چابیاں لیں اور دروازہ کھول دیا۔

ابورافع (یہودی اپنے ساتھیوں کے ساتھ) رات کافی دیر تک جاگتا اور باتیں کرتا رہتا تھا۔ اس کا کمرہ میرے اوپر کی جانب تھا۔ جب اس کے ساتھی چلے گئے تو میں چڑھ کر اس کے پاس پہنچا۔ میں نے اسے ایسی مار ماری کہ وہ گر پڑا مگر قتل نہ ہوا۔ پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی تو وہ پیٹھ کے پیچھے سے نکل گئی۔ جب اس کے مرنے کا یقین ہوا تو سب دروازے ایک ایک کرکے کھولتا چلا گیا حتیٰ کہ ایک سیڑھی پر پہنچا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں۔ میں نے پاؤں رکھا تو چاندنی رات میں گر پڑا۔ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے عمامے کے ساتھ باندھ لیا پھر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا: اپنے آپ کو بچاؤ (یہاں سے جلدی چلو) اللہ نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی ٹانگ پھیلاؤ'' میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی۔ آپ ﷺ نے اسے (اپنے ہاتھ سے) چھوا تو (وہ بالکل ٹھیک ہوگئی) گویا کہ میں کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔

(۱۳۵) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ : يَا أَبَامُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ : هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيهَا يَوْمَ خَيْبَرَ . فَقَالَ النَّاسُ : أُصِيْبُ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ .صحيح

سیدنا یزید بن ابی عبید (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ضرب (چوٹ) کا نشان دیکھا تو کہا: اے ابو مسلم! یہ کس ضرب کا نشان ہے؟ انھوں نے کہا: یہ چوٹ مجھے خیبر کے دن پہنچی تھی تو لوگوں نے کہا تھا: سلمہ زخمی ہو گئے پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے

---

(۱۳۵) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة خيبر : ۴۲۰۶ .

اس پر تین پھونکیں ماریں۔ پھر اس وقت سے لے کر آج تک مجھے اس کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(١٣٦) عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلَا تُرِيْحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟)). فَقُلْتُ : بَلٰى، فَانْطَلَقْتُ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)). قَالَ : فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ . قَالَ : وَكَانَ ذُوالْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ بِخَثْعَمَ وَبَجِيْلَةَ، فِيْهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ : اَلْكَعْبَةُ . قَالَ : فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا . قَالَ : فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ . صحيح

سیدنا جریر (بن عبداللہ البجلی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو مجھے ذوالخلصہ (نامی بت کدے) سے بے فکر نہیں کر دیتا؟

میں نے کہا: جی ہاں' پھر میں احمس قبیلے کے ایک سو پچاس گھڑسواروں کو لے کر چلا۔ وہ گھوڑوں والے تھے اور میں گھوڑوں پر بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا (گر جاتا تھا) جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی تو آپ نے (پیار سے) اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ مجھے آپ کے ہاتھ کا اثر اپنے سینے پر نظر آنے لگا اور فرمایا:

''اے اللہ! اس کو (گھوڑوں پر) ثابت رکھ اور اسے ہادی ومہدی بنا دے''

(سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ''پھر میں کبھی گھوڑے سے نہ گرا'' اور کہا: ذوالخلصہ' یمن میں خثعم اور بجیلہ کے درمیان (بتوں کا) ایک گھر تھا۔ اس میں بت (رکھے ہوئے) تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی اسے الکعبہ (بھی) کہا جاتا تھا۔

جریر رضی اللہ عنہ ذوالخلصہ پہنچے اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا ڈالا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور گھڑسواروں کیلئے پانچ دفعہ برکت کی دعا فرمائی۔

(١٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيْهِ قِطَافٌ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا)). فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى . وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ : فَرَكِبَ فَرَسًا

---

(١٣٦) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة ذى الخلصة : ٤٣٥٧ بطوله .

(١٣٧) صحيح البخاري، الجهاد والسير باب الفرس القطوف : ٢٨٦٧ و مسلم : ٢٣٠٧.

لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَقَالَ : ((إِنَّهُ لَبَحْرٌ)). فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ (کسی وجہ سے) مدینے والے ڈر گئے تو نبی کریم ﷺ ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو کہ بہت ہی آہستہ چلتا تھا۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو فرمایا: میں نے تمھارے اس گھوڑے کو تو دریا (کی طرح) پایا ہے۔ پھر اس کے بعد کوئی بھی اس گھوڑے سے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ محمد (بن سیرین) کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ ابوطلحہ کے ایک سست رفتار گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: بے شک یہ تو دریا ہے (تیز دوڑتا ہے) پھر اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ جا سکا۔

(۱۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَ فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: ((مَا لِبَعِيرِكَ؟)). قَالَ قُلْتُ : عَيِيٌّ، قَالَ : فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَازَالَ بَيْنَ يَدَي الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ . فَقَالَ لِي : ((كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟)). قُلْتُ : بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ . قَالَ : ((أَفَتَبِيعُنِيهِ؟)) قَالَ : فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ. فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِيهِ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شامل ہوا۔ آپ (واپسی پر راستے میں) مجھے ملے اور میں اپنے ایک اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا جو کہ تھک گیا تھا اور چل نہیں پا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: تھک گیا ہے۔ پھر آپ (میرے ساتھ) پیچھے رہ گئے اور اس اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے ہی چلتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ میں نے کہا: بہت اچھا' آپ ﷺ کی (دعا کی) برکت اسے حاصل ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے بیچتے ہو؟

(جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے آپ کو وہ اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ میں مدینے تک اس پر سواری کروں گا۔

جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو (دوسرے دن) صبح' میں اونٹ آپ کے پاس لے گیا تو آپ نے مجھے

---

۱۳۸) صحيح البخاري، الجهاد باب استئذان الرجل الإمام : ۲۹۶۷ بطوله .

اس کی قیمت دے دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔

(۱۳۹) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ : أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ : ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) ، فَقَالَ : لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ :((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ. قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ .صحيح

سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ' وہ بولا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس کی طاقت نہ ہو'' اسے صرف تکبر نے اس سے روکا تھا (کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے) پھر وہ کبھی اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

(۱۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) . فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَسْلَمَ . وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے اسلام لانے) سے عزت دے'' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ صبح نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا۔

اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے ہمیں عزت ہی ملتی رہی (اسلام غالب ہی ہوتا رہا)۔

(۱۴۱) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ؛ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ : ((شَاهَتِ الْوُجُوهُ)) . فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. صحيح

---

(۱۳۹) صحيح مسلم، الأشربة آداب الطعام والشراب وأحكامها : ۲۰۲۱ .

(۱۴۰) **إسناده ضعيف جدًا بهذا السياق**، أخرجه الترمذي، المناقب باب إسلام عمر على أثر دعائه: ۳۶۸۳ أبي كريب به وقال : غريب إلخ فيه النصر بن عبدالرحمٰن أبوعمر متروك (التقريب:۷۱۴۴).[السنة : ۳۸۸۵]

(۱۴۱) صحيح مسلم، الجهاد باب غزوة حنين : ۱۷۷۷ .

سیدنا سلمہ (بن الاکوع) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حنین کی جنگ، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر لڑی۔ جب ہم دشمن کے مدمقابل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام پیچھے ہٹ گئے۔ جب دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ خچر سے نیچے اتر آئے پھر زمین سے ایک مٹھی لی اور دشمنوں کی طرف منہ کر کے فرمایا: (دشمنوں کے) چہرے بدشکل اور خوفزدہ ہو گئے"۔

ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں میں اس مٹھی کی مٹی بھر گئی تو وہ منہ پھیر کر بھاگے اللہ نے انھیں شکست دے دی پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیں۔

(۱٤٢) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ؛ وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدٌ وَقُرٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ)) . فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ . فَقَالَ : قُمْ يَا حُذَيْفَةُ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ، وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ . فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ، فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ، فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ، وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ، فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ، وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا، فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ : ((قُمْ يَا نَوْمَانُ)). صحیح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ احزاب کی رات شدید سردی اور تیز ہوا دیکھ چکے ہیں (جب اُس نے) ہمیں آلیا تھا۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "کیا کوئی آدمی ہمیں (کافروں کی) قوم کی خبر لا کے دے سکتا ہے؟ اللہ اسے جنت میں میرا ساتھی بنائے گا" تو کسی نے جواب نہ دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اٹھ کر جاؤ اور مجھے (حملہ آور) قوم کی خبر دو۔ اور انھیں ڈرا کر مجھ سے خبردار نہ کرنا۔

پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے گیا تو (ایسی گرمی محسوس ہوئی کہ) گویا میں حمام میں چل رہا تھا حتی کہ میں وہاں پہنچ گیا۔ دیکھا کہ ابوسفیان نے اپنی پیٹھ آگ کی طرف کر رکھی ہے۔ میں نے کمان کے وسط میں تیر رکھا اور (ابوسفیان کو) تیر مارنے کا ارادہ کیا پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آ گیا کہ

(١٤٢) صحيح مسلم، الجهاد باب غزوة الأحزاب: ١٧٨٨ .

انھیں ڈرا کر خبردار نہ کرنا اور اگر میں مارتا تو اسے (ضرور) لگتا۔ پھر میں (اس حالت میں) لوٹا کہ (گویا) حمام میں چل رہا تھا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو ساری خبر بتادی اور (اب) میں ٹھنڈا ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی وہ فالتو قمیص مجھے پہنا دی جس میں آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔ میں صبح تک سویا رہا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اے بہت زیادہ سونے والے!

(۱۴۳) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ : ((يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا؟)). فَقَالَ : صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ، فَقَالَ ﷺ : ((ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)). قَالَ : فَرَفَعَهَا . فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ؟)) قَالَ : هَدِيَّةٌ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ابْسُطُوْا)) ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَآمَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى أَنْ يَّغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا، فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى يُطْعِمَ، فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ، فَحَمَلَتِ النَّخْلَةُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟)) فَقَالَ عُمَرُ أَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهِ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لائے تو آپ کے پاس سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دسترخوان پر تازہ کھجوریں لا کر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ اور آپ کے صحابہ کے لیے صدقہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''لے جاؤ ہم صدقہ نہیں کھاتے'' تو وہ (سلمان رضی اللہ عنہ) یہ (کھجوریں) لے گئے۔ دوسرے دن اس جیسی کھجوریں لا کر سلمان نے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیں' آپ نے پوچھا یہ کیا ہے' اے سلمان رضی اللہ عنہ؟ کہا: آپ کے لیے ہدیہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کپڑا) بچھاؤ (خود بھی کھائیں اور صحابہ کو بھی کھلائیں)۔

پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر مہر دیکھی تو وہ ایمان لے آئے۔ وہ یہودیوں کے غلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اتنے اتنے درہموں کا خریدا کہ وہ اس کے بدلے ان کے لیے کھجوروں کے درخت بوئیں گے۔

---

(۱۴۳) إسناده حسن، أخرجه الترمذي في الشمائل : ۲۱ .

سلمان رضی اللہ عنہ ان (کھیتوں) میں کام کرتے رہے حتیٰ کہ وہ آزاد ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے تمام درخت خود لگائے تھے سوائے ایک کے جسے سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) نے لگایا تھا۔ اسی سال تمام کھجوروں نے پھل دیا اور ایک کھجور نے پھل نہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میں نے لگایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اکھاڑ دیا اور (کھجور کا دوسرا پودا) لگایا۔

(۱۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے اس قبلے کو دیکھ رہے ہو؟ پس اللہ کی قسم (حالت نماز میں) نہ تمھارا خشوع مجھ سے چھپا ہے اور نہ رکوع' میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(۱۴۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا يَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا، قَالَ : ((إِنْ شِئْتِ)) . قَالَ : فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ . فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ : بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ .صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے کوئی چیز نہ بناؤں جس پر آپ بیٹھیں (اور خطبہ دیں) میرا ایک غلام بڑھئی ہے' فرمایا: تیری مرضی' تو اس نے آپ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی کریم ﷺ اس منبر پر بیٹھے۔ کھجور کا وہ درخت جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ خطبہ دیتے تھے آواز بلند رونے لگا حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔

نبی کریم ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس گئے اور اسے گلے لگا لیا۔ وہ اس طرح کراہ رہا تھا جس طرح

---

(۱۴۴) متفق عليه، أخرجه مالك في الموطأ (۱/ ۱۶۷، رواية أبي مصعب : ۵۵۲) والبخاري: ٤١٨ مسلم: ٤٢٤ من حديث مالك به . [السنة : ٣٧١٢]

(۱٤٥) صحيح البخاري، البيوع باب النجار: ٢٠٩٥ .

ایک رونے والا بچہ چپ کرایا جاتا ہے۔ جب وہ چپ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درخت (میرے ساتھ مل کر) جو ذکر سنتا تھا اس پر رو رہا تھا۔

(١٤٦) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيرِ؟)) فَجَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)). قَالَ: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ، قَالَ: ((أَمَّا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ)) . قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: ((هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَأَذِنَ لَهَا)) . قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) . قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ مَسِيرِنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ، فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوا اللَّبَنَ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ .

سیدنا یعلیٰ بن مرہ الثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں میں نے رسول اللہ ﷺ (کے معجزات میں) سے دیکھی ہیں۔

① ایک دفعہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو بلبلایا پھر اپنی گردن (آپ ﷺ کے سامنے) نیچے (زمین پر) رکھ دی۔ نبی کریم ﷺ اس کے قریب کھڑے ہوئے اور کہا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ مالک آ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے بیچ دو۔ اس نے کہا: بلکہ یہ ہم آپ کو (بطور تحفہ) بخش دیتے ہیں اگرچہ یہ ایسے گھر والوں کا ہے جن کی گزر بسر اسی اونٹ پر ہے۔

---

(١٤٦) إسناده ضعيف، أحمد ١٧٣/٧ ح ١٧٥٦٥ عن عبدالرزاق به وسنده ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد ١٧٠/٤ والحاكم ٦١٧/٢، ٦١٨ وغيرهما / عطاء بن السائب اختلط وسمع معمر منه بعد إختلاطه . [السنة : ٣٧١٨]

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جب یہ بات کہہ دی تو (سنو) اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ اس سے کام تو بہت لیا جاتا ہے مگر چارہ بہت کم دیا جاتا ہے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

② پھر ہم نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ ایک جگہ ہم (سواریوں سے) اترے تو نبی کریم ﷺ سو گئے۔ پھر ایک درخت زمین کو پھاڑتے ہوئے آیا اور اس نے آپ کو ڈھانپ لیا پھر اپنی جگہ واپس لوٹ گیا۔ جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو میں نے اس واقعے کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی تو اسے اجازت مل گئی۔

③ پھر ہم نے سفر جاری رکھا پس ہم ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آ گئی۔ اس لڑکے کو جن چمٹ چکا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے ناک سے پکڑ کر فرمایا: ''نکل جا' میں محمد رسول اللہ ہوں'' (ﷺ) پھر ہم نے سفر کیا جب اپنے سفر سے لوٹے تو اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس عورت کچھ اونٹ اور دودھ لے آئی۔ آپ ﷺ نے اونٹ تو واپس کر دیئے اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو (دودھ پینے) کا حکم دیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ دودھ پی لیا۔ پھر آپ نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم نے اس کے بعد اس میں (کسی بیماری کا) شبہ تک نہیں پایا (وہ بالکل صحیح ہو چکا ہے)

(۱٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : مَا خَلَقَ اللّٰهُ مُؤْمِنًا يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي . قَالَ يَزِيدُ : قُلْتُ : وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ : إِنَّ أُمِّي كَانَتْ مُشْرِكَةً، وَإِنِّي كُنْتُ أَدْعُوهَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، وَإِنِّي دَعَوْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي مُشْرِكَةٌ، وَإِنِّي كُنْتُ أَدْعُوهَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، وَإِنِّي دَعَوْتُهَا فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمِّي . فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ)) . فَخَرَجْتُ أَغْدُو أُبَشِّرُهَا بِدَعْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْبَابَ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، وَسَمِعَتْ خَشْفَ رِجْلِي فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كَمَا أَنْتَ فُتِحَتِ الْبَابَ وَ لَبِسَتْ دِرْعَهَا وَ عَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَقَالَتْ: إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ كَمَا بَكَيْتُ مِنَ

---

۱٤٧) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب من فضائل أبي هريرة: ۲٤۹۱ من حديث عكرمة بن عمار به.

الْحَزَنِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ فَهَدٰى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيَّ وَ إِلَيْهَا، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْهُمْ إِلَيْهِ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے جتنے بھی مومن پیدا کئے ہیں وہ جب میرے بارے میں سنتے ہیں اگر چہ مجھے دیکھتے نہیں مگر مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ یزید بن عبدالرحمٰن (تابعی) نے (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: آپ کو اس کا کیسے علم ہے؟ انھوں نے کہا: میری ماں مشرکہ تھی۔ میں اسے اسلام کی دعوت دیتا تو وہ انکار کرتی رہتی۔ اور ایک دن میں نے اسے اسلام کی طرف دعوت دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں سنائیں جو مجھے (سخت) ناپسند تھیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میری ماں مشرکہ ہے۔ میں اسے اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو وہ انکار کر دیتی ہے اور (آج) میں نے اسے دعوت دی ہے تو اس نے آپ کے بارے میں ایسی باتیں سنائیں جو مجھے (سخت) ناپسند ہیں' آپ اللہ سے دعا کریں کہ (اللہ) میری والدہ کو ہدایت عطا فرما دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما'' پھر میں دوڑتا ہوا (اپنے گھر) آیا تاکہ میں اپنی ماں کو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی خوش خبری دے دوں۔ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ بند ہے اور اندر سے پانی بہنے کی آواز آ رہی ہے۔

میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو بولی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اسی جگہ ٹھہرے رہو' اس نے دروازہ کھولا اور اس سے پہلے اپنی قمیص پہن لی تھی مگر دوپٹہ اوڑھنے کے بغیر ہی جلدی سے بولی: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور خوشی کی وجہ سے اس طرح رو رہا تھا جیسے کوئی غم کی وجہ سے روتا ہے۔ پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے اور میری ماں کو ہدایت دے دی ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اور میری (بوڑھی) ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور میرے اور میری ماں کے نزدیک بھی مومن بندوں کو اپنا محبوب بنا لے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! تو اپنے بندے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے''۔

(۱٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : يَقُولُونَ : إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ، وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ . وَيَقُولُونَ : مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا)). فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا، وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ أَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ۙ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ . صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ زیادہ (حدیثیں) بیان کرتا ہے اور اور اللہ ہی (کے پاس جمع ہونا) موعد ہے۔ لوگ کہتے ہیں: مہاجرین اور انصار اس جیسی کیوں نہیں حدیثیں بیان کرتے؟ (حالانکہ بات یہ ہے کہ) میرے مہاجرین بھائی تو بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے تھے اور میرے انصاری بھائی اپنے اُموال (کھیتی باڑی اور جانوروں کی دیکھ بھال) میں مصروف رہتے تھے اور میں ایک مسکین آدمی' صرف پیٹ بھر کھانے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا۔ میں اس وقت حاضر ہوتا جب وہ غائب ہوتے اور میں وہ (چیزیں) یاد کرتا جو وہ بھلا دیتے تھے۔

(ایک دن) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(آج) جو شخص بھی اپنا کپڑا پھیلائے حتیٰ کہ میں اپنی باتیں ختم کرلوں پھر اسے اپنے سینے سے لپیٹ لے گا تو میری یہ باتیں کبھی نہیں بھولے گا''۔ میں نے اپنا وہ کمبل' جس کے علاوہ میرے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا' پھیلایا حتیٰ کہ جب آپ نے اپنی باتیں ختم فرمائیں تو میں نے اسے اپنے سینے پر جمع کر کے لپیٹ لیا۔

پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا میں ان باتوں میں سے کسی بات کو آج تک نہیں بھولا اور اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تمھیں کبھی حدیثیں بیان نہ کرتا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ

(١٤٨) صحيح البخاري، الحرث والمزارعة باب ما جاء في الغرس : ٢٣٥٠ مسلم : ٢٤٩٣ .

يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ (سورة البقرة: ۱۵۹، ۱۶۰)

''جو لوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کی باتیں چھپاتے ہیں؛ جبکہ ہم انھیں اپنی کتاب میں سب لوگوں کے لئے کھول کر بیان کر چکے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے (اس کام سے) توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور وضاحت کر دی تو میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں ہر ایک کی توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہوں۔''

(۱۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ كَثِيْرًا أَنْسَاهُ، قَالَ: ((ابْسُطْ رِدَآءَكَ)). فَبَسَطْتُهُ، فَفَرَّقَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ((ضُمَّهُ)). فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی بہت سی باتیں سنتا ہوں (پھر) بھول جاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ تو میں نے چادر پھیلا دی۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ جدا کیا (اور پھیلا دیا) پھر فرمایا' اسے (اپنے سینے کے ساتھ) لپیٹ لو تو میں نے اسے لپیٹ لیا۔ پھر اس کے بعد (آپ کی بیان کی ہوئی) کوئی چیز نہ بھولا۔

مقدس اسمائے گرامی

(۱۵۰) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ لِيْ أَسْمَاءَ : أَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا الْمَاحِي يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ)) . قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ : الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ . صحيح

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے (بہت سے) نام ہیں۔ میں احمد ہوں' محمد ہوں' مٹانے والا ہوں' میرے ساتھ اللہ کفر کو مٹائے گا اور اکٹھا کرنے والا ہوں' لوگ (قیامت کے دن) میرے قدموں پر اکٹھے ہوں گے اور میں العاقب ہوں۔

---

(۱۴۹) صحيح البخاري، العلم باب حفظ العلم : ۱۱۹ .

(۱۵۰) صحيح، أخرجه عبدالرزاق في المصنف : ۱۹٦٥۷، مسلم: ۲۳۵٤ من حديث عبدالرزاق، والبخاري: ۳۵۳۲ وغيره من حديث ابن شهاب الزهري به. [السنة: ۳٦۳۰]

(معمر نے) کہا: میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: العاقب کسے کہتے ہیں تو انھوں نے کہا: جس کے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہو۔

(۱۵۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَفِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَأَنَا الْمُقَفَّى، وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو مدینے کے کسی راستے میں ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں رحمت اور توبہ والا نبی ہوں۔ اور میں مقفّی (آخری نبی اور آخری رسول) ہوں اور میں اکٹھا کرنے والا اور (جہادی) جنگوں والا نبی ہوں۔

(۱۵۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ نَادَى رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ! لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا عَنَيْتُ فُلَانًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے بقیع (مدینے کے ایک مقام) سے آواز لگائی: اے ابوالقاسم! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ اس کی طرف پھیرا تو وہ بولا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو آواز نہیں دی بلکہ فلاں شخص کو آواز دی ہے تو آپ نے فرمایا: میرا نام رکھو لیکن (میری زندگی میں) میری کنیت نہ رکھو۔

(۱۵۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام رکھو اور (میری زندگی میں) میری کنیت نہ رکھو بے شک مجھے قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہے میں تمھارے درمیان (علم وحکمت) تقسیم کر رہا ہوں۔

---

(۱۵۱) **صحيح** أخرجه الترمذي في الشمائل : ٣٦٦ وللحديث شواهد عند الترمذي (في الشمائل) وغيره. [السنة : ٣٦٣١]

(۱۵۲) صحيح مسلم، الآداب باب النهي عن التكني بأبي القاسم :٢١٣١ من حديث مروان بن معاوية به. [السنة :٣٣٦٤]

(۱۵۳) **متفق عليه** صحيح البخاري: ٣١١٤، ٣١١٥، ٣٥٣٨ و مسلم: ٢١٣٣ من حديث الأعمش به. [السنة ٣٣٦٥]

اوصافِ مصطفیٰ ﷺ

(١٥٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ . بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً ؛ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ . صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے نہ تو بے انتہا سفید تھے اور نہ گندم گوں تھے (بلکہ سرخ وسفید تھے) آپ ﷺ کے بال نہ تو شدید گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبی بنایا۔ پھر آپ مکہ میں دس سال (اور تین سال رہے) اور مدینہ میں دس سال رہے۔ اللہ نے آپ کو ساٹھ سال (اور تین سال) کی عمر میں وفات دی۔ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس (کے قریب) بال بھی سفید نہیں تھے۔

(١٥٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ . بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ .وَزَادَ قَالَ رَبِيعَةُ : فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ، فَقِيلَ : احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ .

---

(١٥٤) متفق عليه، أخرجه مالك في الموطأ (٢/٩١٩ رواية أبي مصعب ١٩٢٥) والبخاري، المناقب باب صفة النبي ﷺ : ٣٥٤٨' مسلم: ٢٣٤٧ من حديث مالك به .

(١٥٥) صحيح البخاري أيضًا : ٣٥٤٦ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی صفت مروی ہے کہ آپ نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ چھوٹے (بلکہ درمیانے قد کے تھے) آپ کا رنگ گلاب کے پھول جیسا سرخ وسفید تھا۔ پھر پہلی حدیث (۱۵۴) جیسی حدیث بیان کی اور (راوی نے) کہا: ربیعہ (انس کے شاگرد اور تابعی) نے کہا: میں نے آپ ﷺ کے بالوں سے ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا' تو (مجھ سے) کہا گیا: یہ خوشبو (اور مہندی) لگانے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

(۱۵۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ . مُشْرَبٌ حُمْرَةً، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ .

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے۔ آپ کا سر اور داڑھی بڑی تھی۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں سخت اور موٹی تھیں۔ (آپ کا رنگ) سرخی مائل (اور سفید) تھا آپ کی ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے۔ سینے کے نیچے لمبے بال تھے جب آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر (تیز) چلتے گویا کہ کوئی اوپر سے نیچے اتر رہا ہے۔ میں نے آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ پہلے اور نہ بعد میں۔

(۱۵۷) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ بڑے سر اور بڑے قدموں والے تھے میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ پہلے اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔

(۱۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ . قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ لِسِمَاكٍ : مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ : عَظِيْمُ الْفَمِ، قَالَتْ : مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ، قُلْتُ : مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبِ؟ قَالَ : قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ . صحيح

---

(۱۵٦) حسن : أخرجه الترمذي: ۳٦۳۷ والشمائل: ٥ من حديث المسعودي به وقال:"هٰذا حديث حسن صحيح" وللحديث شواهد كثيرة . [السنة : ۳٦٤۱]

(۱۵۷) صحيح البخاري، اللباس باب الجعد: ٥٩٠٧ . [السنة : ۳٦۳٦]

(۱۵۸) صحيح، أخرجه الترمذي : ۳٦٤۷ والشمائل:٩ ومسلم، الفضائل باب صفة فم النبي ﷺ وعينيه وعقبيه : ۲۳۳٩ . [السنة: ۳٦٤۳]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم، اشکل العینین منھوش العقب تھے۔ شعبہ نے کہا: میں نے سماک (بن حرب) تابعی سے پوچھا: ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے کہا: بڑے (اور چوڑے) منہ والے میں نے کہا: اشکل العین کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: لمبی آنکھوں والے میں نے کہا: منھوش العقب کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: جس کی پنڈلیوں پر گوشت کم ہو۔

(۱۵۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ. يَعْنِيْ نَفْسَهُ. وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ)). صحیح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (معراج والی رات) نبیوں کو پیش کیا گیا تو دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام شنوءۃ قبیلے کے طاقت ور مردوں کی طرح ہیں (جن پر گوشت کم ہوتا ہے) اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا وہ عروہ بن مسعود الثقفی کے زیادہ مشابہ تھے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ آپ کے نبی کے (میرے) زیادہ مشابہ تھے اور میں نے جبریل کو دیکھا وہ دحیہ الکلبی کے زیادہ مشابہ تھے۔

(۱۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ، وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا، وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ. غریب

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پنڈلیاں پتلی تھیں آپ (عام طور پر) تبسم کے علاوہ ہنستے نہیں تھے اور میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا: آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(۱۶۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ، فَلَهُوَ أَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ.

---

(۱۵۹) **صحیح**، أخرجه الترمذي:۳٦٤۹ والشمائل: ۱۳ ومسلم، الإيمان باب الإسراء:۱٦۷. [السنة: ۳٦٥۱]

(۱٦۰) **إسناده ضعيف**، الترمذي:۳٦٤٥ والشمائل:۲۲٥ حجاج بن أرطاة ضعيف ومدلس وعنعن. [السنة: ۳٦٤۲]

(۱٦۱) **ضعيف** أخرجه الترمذي:۲۸۱۱ والشمائل:۱۰، أشعث بن سوار ضعيف كما في التقريب(٥۲٤).

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خوب چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ پر سرخ کپڑا تھا۔ میں آپ کی طرف دیکھتا اور چاند کی طرف دیکھتا۔ آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(۱٦۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، إِذَا تَكَلَّمَ رُؤِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اگلے دانتوں میں خالی جگہ تھی جب آپ ﷺ باتیں کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ کے دانتوں سے نور نکل رہا ہے۔

(۱٦۳) عَنِ الْبَرَآءِ ﷛ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ . صحيح

سیدنا براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ درمیانے قد اور چوڑے کندھوں والے تھے۔ آپ ﷺ کے سر کے بال کانوں کی لو تک پہنچے ہوئے تھے میں نے آپ کو سرخ کپڑے میں دیکھا ہے میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

(۱٦٤) قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ ﷛ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِيْ قُلْتُ : صِفْهُ لِي قَالَ : كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. صحيح

سیدنا ابوالطفیل (عامر بن واثلہ) رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور (آج) روئے زمین پر میرے سوا کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جس نے آپ کو دیکھا ہو۔
میں (سعید الجریری) نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفت بتائیں تو انھوں نے فرمایا: آپ سفید خوبصورت اور درمیانے قد کے تھے۔

(۱٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ، رَجِلَ الشَّعْرِ .

---

(۱٦۲) **إسناده ضعيف جدًا**، أخرجه الترمذي في الشمائل:١٥، عبدالعزيز بن أبي ثابت متروك.[السنة : ٣٦٤٤]

(۱٦۳) صحيح البخاري، المناقب باب صفة النبي ﷺ :٣٥٥١ ومسلم: ٢٣٣٧ . [السنة: ٣٦٤٦]

(۱٦٤) صحيح مسلم: ٢٣٤٠، أخرجه الترمذي في الشمائل : ١٤ . [السنة : ٣٦٤٨]

(۱٦٥) **حسن** ، أخرجه الترمذي في الشمائل:١٢ وللحديث شواهد عند البخاري ومسلم وغيرهما .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سفید (رنگ کے) تھے گویا آپ کو چاندی سے ڈھالا گیا تھا۔ آپ (بہت) کم گھنگھریالے بالوں والے تھے۔

موئے (بال) مبارک

(۱۶۶) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجِلاً، لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ . صحيح

سیدنا قتادہ (تابعی) نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال (بہت) کم گھونگھریالے تھے' نہ تو (بالکل) سیدھے بال تھے اور نہ گھونگھریالے۔ آپ کے بال کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

(۱۶۷) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال' آدھے کانوں تک تھے۔

(۱۶۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَلَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے نہاتے تھے۔ آپ کے بال کندھوں سے اوپر اور کانوں سے نیچے تھے۔

(۱۶۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ . صحيح

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت' سر کے بالوں والا کوئی نہیں دیکھا' آپ ﷺ کے بال کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آپ کے کندھے چوڑے تھے۔ آپ نہ چھوٹے قد کے تھے اور نہ لمبے قد کے۔ (درمیانے قد کے تھے)

---

(۱۶۶) صحيح البخاري،اللباس باب الجعد:٥٩٠٥ مسلم: ٢٣٣٨. [السنة : ٣٦٣٧]

(۱۶۷) **إسناده صحيح** ، أبوداود : ٤١٨٥ وأخرجه عبدالرزاق في المصنف:٢٠٥١٩ والنسائي :٥٠٦٤ والترمذي في الشمائل (٢٩) . [السنة : ٣٦٣٩]

(۱۶۸) **إسناده حسن** أخرجه الترمذي في الشمائل: ٢٥ .

(۱۶۹) صحيح مسلم، الفضائل باب صفة النبي ﷺ: ٢٣٣٧ وأخرجه الترمذي:١٧٢٤ .

(۱۷۰) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ ﷺ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ . صحيح

سیدنا ثابت (البنانی' تابعی) کہتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ خضاب (لگانے کی حالت) تک نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کی داڑھی کے سفید بال گن سکتا تھا (بہت تھوڑے بال سفید تھے)۔

(۱۷۱) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صُدْغِهِ، وَلٰكِنْ أَبُوبَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ . صحيح

سیدنا قتادہ (تابعی) نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ اس تک نہیں پہنچے تھے۔ آپ ﷺ کی کنپٹیوں کے پاس کچھ بال سفید ہوئے تھے' لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کے ساتھ سرخ خضاب لگایا تھا۔

(۱۷۲) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلِحْيَتِهِ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ بَيْضَاءَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی میں صرف چودہ سفید بال گنے تھے۔

(۱۷۳) عَنْ سِمَاكِ بنِ حَرْبٍ قَالَ: قِيلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ : أَكَانَ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْبٌ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْبٌ إِلَّا شَعَرَاتٌ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ ، إِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ . صحيح

سیدنا سماک بن حرب (تابعی) نے کہا: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال سفید ہوئے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال سفید نہیں ہوئے تھے سوائے چند بالوں کے جو مانگ میں تھے جب آپ تیل لگاتے تو تیل ان (کی سفیدی) کو چھپا لیتا تھا۔

---

(۱۷۰) صحيح البخاري، اللباس باب ما يذكر في الشيب : ۵۸۹۵ مسلم : ۲۳۴۱ .

(۱۷۱) إسناده صحيح أخرجه الترمذي في الشمائل: ۳۷ . [السنة: ۳۶۵۲]

(۱۷۲) إسناده صحيح أخرجه عبدالرزاق في المصنف: ۲۰۱۸۵، الترمذي في الشمائل:۳۸ . [السنة : ۳۶۵۳]

(۱۷۳) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ۴۴ مسلم: ۲۳۴۴ . [السنة : ۳۶۵۴]

(۱۷٤) عَنْ حُرَيْزِ بْنِ عُثْمَانَ : أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكَانَ شَيْخًا قَالَ : كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ .. صحيح

حریز بن عثمان (تابعی) نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ کیا آپ ﷺ بوڑھے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ٹھوڑی کے نیچے چند بال سفید تھے۔

(۱۷٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِينَ شَعْرَةً .

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سفید بال بیس کے قریب تھے۔

(۱۷٦) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ﷛ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ ابْنٍ لِي فَقَالَ : ((ابْنُكَ؟)) ، فَقُلْتُ : نَعَمْ اشْهَدْ بِهِ، فَقَالَ : ((لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). قَالَ : وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ .

سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بیٹے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: "جی ہاں میں اس کی گواہی دیتا ہوں" تو آپ نے فرمایا: نہ اس کا گناہ تجھے ملے گا اور نہ تیرا گناہ اسے ملے گا۔ (ابورمثہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے آپ ﷺ کے سرخ کیے ہوئے سفید بال دیکھے۔

(۱۷۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا.

سیدنا عثمان بن عبداللہ بن موہب (تابعی) نے کہا: میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انھوں نے ہمارے لیے نبی کریم ﷺ کے بال نکالے جنھیں (سرخ) خضاب لگایا گیا تھا۔

مہر نبوت

(۱۷۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ : ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ

---

(۱۷٤) صحيح البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ :۳٥٤٦ مسلم: ۲۳٤۲. [السنة : ۳٦٥٥]

(۱۷٥) صحيح، أخرجه أحمد ۲/ ۹۰ الترمذي في الشمائل: ٤۰ وابن ماجه: ۳٦۳۰ من حديث يحي بن آدم به وللحديث شواهد عندالبخاري:۳٥٤۷ ومسلم : ۲۳٤۷ وغيرهما .[السنة : ۳٦٥٦]

(۱۷٦) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ٤٥. [السنة : ۳٦٥۷]

(۱۷۷) صحيح البخاري، اللباس باب مايذكر في الشيب : ٥۸۹۷ .

(۱۷۸) متفق عليه ، البخاري:٦۳٥۲ ومسلم: ۲۳٤٥، كلاهما عن قتيبة به. الترمذي: ۳٦٤۳ وفي الشمائل: ۱٦. [السنة : ۳٦۳۲]

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! إنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ . فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، فَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتِمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ . صحيح

سیدنا السائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے'' تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پس آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان (نبوت کی) مہر کو دیکھا جو دلہن کے پردے بٹن جیسی تھی۔

(۱۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ . صحيح

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کے درمیان (نبوت کی) مہر کو دیکھا ہے۔ وہ کبوتری کے انڈے جیسی، گول گوشت (اور) بالوں والا ٹکڑا تھی۔

(۱۸۰) قَالَ أَبُوْ زَيْدِ بْنُ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيُّ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أَبَازَيْدٍ ادْنُ مِنِّي فَامْسَحْ ظَهْرِي)) فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ . قُلْتُ : وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ : ((شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ)).

سیدنا ابوزید بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوزید میرے قریب آ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر' میں نے آپ ﷺ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں (نبوت کی) مہر پر لگیں۔ میں نے کہا: کیسی مہر؟ (تو انھوں نے) کہا: (ابھرے گوشت پر) کچھ اکٹھے بال تھے۔

(۱۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَأَكَلْتُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرِبْتُ مِنْ شَرَابِهِ، وَرَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى كَأَنَّهُ جُمْعٌ خِيْلَانٍ سُوْدٍ كَأَنَّهَا ثَآلِيْلُ . صحيح

---

(۱۷۹) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ٣٦٤٤ والشمائل: ١٧، مسلم: ٢٣٤٤. [السنة : ٣٦٣٣]

(۱۸۰) **إسناده صحيح**، أخرجه الترمذي في الشمائل: ٢٠ وصححه ابن حبان: ٢٠٩٦ والحاكم ٢/٦٠٦ ووافقه الذهبي .

(۱۸۱) **صحيح**، أخرجه علي بن الجعد في مسنده : ٢١٥٤ ومسلم: ٢٣٤٦. [السنة: ٣٦٣٤]

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ کا کھانا کھایا اور پانی پیا ہے اور میں نے آپ ﷺ کے دائیں کندھے کے اوپر مہر نبوت کو دیکھا ہے گویا وہ کالے خالوں کا مجموعہ ہے۔ گویا کہ وہ مسے ہیں۔

(۱۸۲) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاسَعِيدِ الْخُدْرِيَّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ - فَقَالَ : كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ .

سیدنا ابونضرہ (تابعی) نے کہا: میں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی پیٹھ پر گوشت کا ابھرا ہوا ٹکڑا تھا۔

(۱۸۳) عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَنَهْ سَنَهْ)) . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ : فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:((دَعْهَا))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي)). صحيح

سیدنا ام خالد رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنے ابا (خالد بن سعید رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میرے اوپر زرد رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنہ سنہ.

عبداللہ نے فرمایا: یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے: اچھا۔

(ام خالد نے) کہا: میں آپ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی (کیونکہ وہ انتہائی چھوٹی بچی تھی) تو میرے باپ نے مجھے ڈانٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کپڑے استعمال کر کے خوب بوسیدہ کرے تو کپڑے استعمال کر کے خوب بوسیدہ کرے تو کپڑے استعمال کر کے خوب بوسیدہ کرے (اللہ تیری عمر لمبی کرے)

خوشبودار جسم اطہر

(۱۸۴) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ

---

(۱۸۲) إسناده حسن ، الترمذي في الشمائل: ۲۲ وله طريق آخر في مسند الإمام أحمد ۶۹/۱ .

(۱۸۳) صحيح البخاري، الأدب باب من ترك صبية غيره حتى تلعب به : ۵۹۹۳ .

(۱۸۴) صحيح وللحديث طرق عندالبخاري:۱۹۷۳ ومسلم: ۲۳۳۰ وغيرهما . [السنة : ۳۶۵۸]

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ، وَلَا مَسِسْتُ شَیْئًا قَطُّ خَزَّۃً وَّلَا حَرِیْرَۃً أَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو سے زیادہ نہ مشک کستوری سونگھی ہے اور نہ مشک عنبر؛ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم نہ ریشم چھوا نہ اس سے ملائم جلد والا کوئی اور کپڑا۔ (آپ کی خوشبو سب سے زیادہ اچھی اور آپ کی ہتھیلیاں سب سے زیادہ ملائم تھیں)

(۱۸۵) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَۃٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِیْھَا، فَاسْتَیْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((یَا أُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا الَّذِي تَصْنَعِیْنَ؟)) ، قَالَتْ : ھٰذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِي طِیْبِنَا وَھُوَ مِنْ أَطْیَبِ الطِّیْبِ . صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (ہمارے گھر میں) تشریف لائے اور قیلولہ کیا۔ آپ کو پسینہ آ گیا تو میری ماں (ام سلیم) ایک برتن لائی اور ہاتھوں سے یہ پسینہ پونچھ کر برتن میں ڈالنے لگیں۔ پھر نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے تو فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انھوں نے کہا: آپ کا یہ پسینہ ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے۔ یہ خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور اچھی) خوشبو والا ہے۔

(۱۸۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ صَلَاۃَ الْأُوْلٰی، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰی أَھْلِہٖ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ، فَاسْتَقْبَلَہٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ یَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِھِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ . قَالَ: فَوَجَدْتُ لِیَدِہٖ بَرْدًا أَوْ رِیْحًا، کَأَنَّمَا أَخْرَجَھَا مِنْ جُؤْنَۃِ عَطَّارٍ. صحیح

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے، میں آپ کے ساتھ گیا۔ آپ کے سامنے دو لڑکے آئے تو آپ دونوں کے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے رہے اور میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا وہ عطر فروش کے خوشبودار برتن سے باہر نکلا ہے۔

(۱۸۷) عَنْ أَبِي جُحَیْفَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالْھَاجِرَۃِ إِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ

---

(۱۸۵) صحیح مسلم، الفضائل باب طیب عرق النبي ﷺ : ۲۳۳۱. [السنة : ۳۶۶۱]

(۱۸۶) صحیح مسلم، أیضًا : ۲۳۳۰ . [السنة : ۳۶۵۹]

(۱۸۷) صحیح البخاري، المناقب باب صفة النبي ﷺ :۳۵۵۳، مسلم الصلوٰة باب سترة المصلي : ۵۰۳ .

ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ . قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ، وَقَامَ النَّاسُ وَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ .صحيح

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں) دوپہر کو بطحاء کی طرف گئے تو وضو کیا پھر ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔ شعبہ نے دوسری سند سے ابوجحیفہ سے روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورت گزری اور (بعد میں) لوگوں نے کھڑے ہوکر آپ ﷺ کے ہاتھوں کو (احترام ومحبت سے) پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ برف سے زیادہ ٹھنڈے اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔

۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَعْرِفُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ بِطِيبِ رِيحِه .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آپ کی خوشبو آجاتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیتے تھے (کہ آپ آرہے ہیں)۔

۱۸) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِصَالٌ : لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ فَيَسْلُكُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ يَسْلُكُهُ مِنْ طِيبِ عَرَقِهِ أَوْ طِيبِ عَرْفِهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میں (کئی بے مثال) خصلتیں تھیں: آپ ﷺ جس راستے سے گزرتے تو لوگ آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے آپ ﷺ کو پہچان لیتے تھے۔

اخلاقِ مصطفی ﷺ

۱۹) قَالَ الْبَرَاءُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ .صحيح

۱۸) ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص ۹۷، عمر بن سعيد الأبح منكر الحديث كما قال البخاري.[السنة :۳٦٦۲]

۱۸) ضعيف، أبوالشيخ ص ۹۹، أبوالزبير عنعن ومغيرة بن عطية مجهول الحال، وأحمد بن محمد بن ى الأدمي فيه نظر.

۱۹) صحيح البخاري، المناقب باب صفة النبي ﷺ :۳٥٤۹ مسلم، الفضائل باب في صفة النبي ﷺ : ۲۳۲ . [السنة : ۳٦٦۳]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور آپ ﷺ سب سے زیادہ بہترین اخلاق والے تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے۔

(۱۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ : لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا . وَلَامَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کسی کام پر جو میں نے کیا تھا' کہا: تو نے یہ کیوں کیا ہے؟ اور نہ کسی چیز پر جسے میں نے چھوڑا یہ کہا کہ تو نے اسے کیوں نہیں کیا؟ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ریشم' حریر یا اس جیسی کوئی چیز نہیں چھوئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار کوئی کستوری یا عطر نہیں سونگھا۔

(۱۹۲) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يَكُوْنَ، فَمَا قَالَ لِي : (أُفٍّ) لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا، أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور میں ایک (چھوٹا) لڑکا تھا جو اپنے ساتھی (اور سرپرست) کی ہر بات تو اسی طرح نہیں کرتا جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے کبھی مجھ سے یہ نہیں کہا: اوئے تو نے یہ کیوں کیا ہے اور یہ کیوں نہیں کیا؟

(۱۹۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا . فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ . فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَائِي مِنْ وَّرَائِي، قَالَ:

---

(۱۹۱) **صحيح**،أخرجه الترمذي: ۲۰۱۵ والشمائل:۳٤٤ ومسلم: ۲۳۳۰ عن قتيبة به . [السنة : ۳٦٦٤]

(۱۹۲) **إسناده صحيح** ، أبوالشيخ ص ۳٦ أبوداود، الأدب باب ۱ ح ٤٧٧٤ وهو متفق عليه من حديث ثابت به . [السنة : ۳٦٦٥]

(۱۹۳) صحيح مسلم، الفضائل باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقًا : ۲۳۱۰ .

فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ : يَاأُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا: ''واللہ' میں نہیں جاؤں گا'' اور دل میں یہ تھا کہ (ضرور) جاؤں گا۔ پھر میں نکلا اور بازار میں کھیلنے والے بچوں کے پاس سے گزرا (تو ان کے ساتھ کھیلنے لگا) کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری گدی کے پیچھے سے پکڑ لیا ہے جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے (پیار سے) فرمایا: اے انیس! تو اس کام کے لیے گیا ہے جس کا میں نے تجھے حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' اب جاتا ہوں یارسول اللہ ﷺ!

(۱۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ سِنِيْنَ، فَمَا سَبَّنِي سُبَّةً قَطُّ، وَلَا ضَرَبَنِي ضَرْبَةً، وَلَا انْتَهَرَنِي، وَلَا عَبَسَ فِي وَجْهِي، وَلَا أَمَرَنِي بِأَمْرٍ فَتَوَانَيْتُ فِيهِ فَعَاتَبَنِي عَلَيْهِ؛ فَإِنْ عَاتَبَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ : ((دَعُوْهُ فَلَوْ قُدِّرَ شَيْئًا كَانَ)) .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی (دس) سال خدمت کی ہے آپ نے مجھے کبھی برا نہیں کہا اور نہ مارا اور نہ جھڑکا اور نہ اپنے چہرے سے ناراضی کا اظہار کیا اور نہ کبھی اس بات پر ناراض ہوئے جس کے کرنے کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا مگر میں نے سستی اور کوتاہی برتی تھی۔ اگر مجھے آپ کے گھر والے ڈانٹتے تو آپ فرماتے: اسے چھوڑ دو' اگر تقدیر میں اس کام کا ہونا ہوتا تو ہو جاتا۔

(۱۹۵) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ أَسَأْتَ وَلَا بِئْسَ مَا صَنَعْتَ . وَكَانَ إِذَا انْكَسَرَ الشَّيْءُ يَقُوْلُ ((قُضِيَ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نو سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے آپ نے مجھے کسی چیز کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تو نے غلط کیا ہے یا برا کیا ہے اور اگر (مجھ سے) کوئی چیز ٹوٹ جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: اس کی تقدیر میں یہی تھا۔

---

(۱۹۴) **ضعيف،** أبوالشيخ عبدالله بن محمد البزار الأصبهاني ص ۳۵، ۳۶، علي بن زيد بن جدعان ضعيف مشهور وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (۳/۲۳۱) وغيره .

(۱۹۵) **ضعيف،** أبوالشيخ ص ۳۶ يزيد بن مهران الخباز لم يوثقه غير ابن حبان وضعفه أبوداود .

(۱۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ أَحَدٌ أَحْسَنَ خُلُقًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، مَا دَعَاهُ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَلَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا قَالَ : ((لَبَّيْكَ)) . فَلِذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق والا کوئی نہیں تھا۔ جب بھی آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا گھر والے آپ کو بلاتے تو آپ لبیک (حاضر ہوں) کہتے۔

پس اسی لیے اللہ نے قرآن پاک میں نازل فرمایا:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ (سورة القلم: ۵)

''اور بے شک آپ بہت بڑے اخلاق پر ہیں''۔

(۱۹۷) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ بَابَنُوْسَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا كَانَ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ . ثُمَّ قَالَتْ : أَتَقْرَءُ وْنَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قُلْنَا : نَعَمْ . قَالَتْ : اقْرَاْهُ فَقَرَأْتُ : ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ ﴾ ، حَتّٰى بَلَغَ ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ﴾ ، فَقَالَتْ : هٰكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) .

سیدنا یزید بن بابنوس (تابعی) سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کا اخلاق کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ پھر کہا: کیا تم سورۃ المؤمنون (زبانی) پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں' تو انھوں نے کہا: پڑھو' تو میں نے پڑھی۔

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ ﴾

''مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع (اور عاجزی) کرتے ہیں''۔

حتیٰ کہ میں

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ﴾ (سورة المؤمنون : ۱-۹)

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں''

---

(۱۹۶) موضوع، أبوالشيخ ص ۱۷، ۱۸، حسين بن علوان : كذاب مشهور .

(۱۹۷) حسن، أبوالشيخ ص ۹۲ ورواه النسائي في الكبرىٰ: ۱۱۳۵۰ عن قتيبة بن سعيد: ناجعفر (بن سليمان به) و للحديث شواهد .

تک پہنچا تو انھوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا اخلاق تھا۔

(۱۹۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ قَالَ : اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ وَقَالَ : أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ)). فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ! ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ : أَيْ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَيَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ،فَقُلْنَ: نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَ اَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((**إِيْهٍ يَاابْنَ الْخَطَّابِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ**)). صحیح

سیدنا سعد (بن ابی وقاص) فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں آپ کی آواز سے بلند تھیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ عورتیں بھاگ کر پردے میں چھپ گئیں رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ آپ کو ہنساتا رہے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں جب انھوں نے تیری آواز سنی تو بھاگ کر چھپ گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں۔ پھر ان عورتوں کی طرف (جہاں وہ چھپ گئی تھیں) منہ کر کے کہا:

اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں' آپ رسول اللہ ﷺ سے (بہت زیادہ) سخت ہیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تو جس راستے پر چلتا ہے تو شیطان اسے چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جاتا ہے۔

---

(۱۹۸) **صحیح** ، أخرجه البخاري:۶۰۸۵ مسلم :۲۳۹۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.[السنة :۳۸۷۴]

(۱۹۹) عَنْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ بَنِي أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ: ((ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ)) فَأَمْسِكُوْا بِأَيْدِيْهِمْ قَالَ: فَقَالَ: مَا لَهُمْ؟ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: قَالَ: ((ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)). صحيح

سیدنا سلمہ (بن الاکوع) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بنواسلم کی ایک جماعت کے پاس آئے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنواسماعیل' تیر پھینکو' کیونکہ تمھارے باپ (اسماعیل) تیرانداز تھے اور میں دونوں گروہوں سے بنوفلاں کے ساتھ ہوں تو انھوں نے تیراندازی روک دی' آپ نے فرمایا: انھیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم کس طرح تیر پھینکیں جب کہ آپ بنوفلاں کے ساتھ ہیں تو آپ نے فرمایا: پھینکو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۲۰۰) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ. وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ، فَلَمَّا رُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِيْ، وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ: إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ. قَالَ: فَقَامَ بِيْ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا: إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى أَتٰى بِيْ دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا يُفِرُّكَ إِلَّا أَنْ يُّقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ فَهَلْ يُعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ يُّقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَإِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ،)) قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّيْ حَنِيْفٌ مُّسْلِمٌ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ: ثُمَّ أَمَرَنِيْ فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتُ أَغْشَاهُ آتِيْهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ: فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: ((وَلَوْ بِصَاعٍ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ بِقَبْضَةٍ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَتِكَ، يَقِيْ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِ النَّارِ وَلَوْ

---

(۱۹۹) صحيح البخاري، الجهاد باب نسبة اليمن إلى إسماعيل إلخ: ۳۵۰۷.

(۲۰۰) صحيح، أخرجه الترمذي: ۲۹۵۳ عن عبد بن حميد به وقال: "حسن غريب".

بِتَمْرَةٍ أَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ فَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ : أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَبَصَرًا؟ فَيَقُولُ : بَلٰى، فَيَقُولُ : أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ مَالًا وَّوَلَدًا؟ فَيَقُولُ : بَلٰى، قَالَ : فَأَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَنَظَرَ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَّمِينِهِ وَشِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ جَهَنَّمَ تَوَقَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ لَيِّنَةٍ؛ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى يَسِيرَ الظَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَكْثَرَ مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ.» قَالَ : فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي أَيْنَ لُصُوصُ طَيِّءٍ .

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا: یہ عدی بن حاتم ہے اور میں بغیر کسی امان یا تحریری معاہدے کے آیا تھا۔ جب مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس سے پہلے یہ چاہتا تھا کہ اللہ آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے۔ آپ میرے ساتھ کھڑے ہوگئے تو ایک عورت ایک بچے کے ساتھ آپ کو ملی انھوں نے کہا: ہمیں آپ سے ایک کام ہے آپ اس عورت کے پاس کھڑے رہے حتیٰ کہ ان کا کام کردیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے تو ایک لڑکی نے آپ کے لیے تکیہ (بچھونا) بچھایا تو اس پر بیٹھ گئے اور میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر کہا: (اے عدی) کیا تجھے لا الٰہ الا اللہ کا کہنا بھگا رہا ہے؟ کیا تو اللہ کے سوا کوئی معبود جانتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں'

پھر آپ نے کچھ دیر باتیں کیں اور کہا: کیا تو اللہ اکبر کہنے سے بھاگ رہا ہے۔ کیا تو کوئی ایسی چیز جانتا ہے جو اللہ سے بڑی ہے' میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: یہودیوں پر (اللہ کا) غضب ہوا ہے اور نصرانی گمراہ ہیں۔ میں نے کہا: ''میں حنیف مسلم ہوں'' تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ پھر آپ نے مجھے حکم دیا کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ٹھہروں۔ میں آپ کے پاس ان کے شروع اور آخر میں آتا تھا۔ ایک دفعہ میں آپ کے پاس موجود تھا کہ ایک قوم (کے لوگ) آئے جو اون کے ان کمبلوں کو اوڑھے ہوئے تھے (سخت غریب تھے) آپ نے نماز پڑھی اور کھڑے ہوئے پھر ان لوگوں کے لیے (صدقے کی) ترغیب دی۔ فرمایا: اگر ایک صاع ہو یا نصف صاع' ایک مٹھی ہو یا اس کا بعض حصہ' ہر آدمی اپنے چہرے کو نار جہنم سے بچالے اگرچہ ایک کھجور (کا صدقہ) ہو یا اس کا ٹکڑا ہو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اپنے اللہ سے ملاقات کرنے والا ہے تو وہ (اللہ) اس سے کہے گا جو میں تمھیں بتاتا ہوں

کہ کیا میں نے تجھے سننے دیکھنے کی طاقت نہیں دی تھی؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں' وہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں' تو اللہ فرمائے گا: کہاں ہے وہ جو تو نے اپنے لیے آگے بھیجا ہے؟ تو وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا مگر ایسی کوئی چیز نہیں پائے گا جو اسے جہنم کے عذاب سے بچا سکے۔

تم میں سے ہر آدمی آگ سے (صدقہ دے کر) بچے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ (بھی) نہ پائے تو نرم بات کرے۔ بے شک مجھے تم (سب کے سب) پر فاقے کا خوف نہیں ہے یقیناً اللہ تمھارا مددگار اور (رزق) بخشنے والا ہے حتیٰ کہ یثرب اور حیرہ کے درمیان ایک ہودج والی عورت سفر کرے گی۔ اسے اپنے سامان پر صرف خفیہ چوروں کا ہی ڈر ہوگا۔

تو میں نے اپنے دل میں کہا: طے (قبیلے) کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے؟

(۲۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَّلَا امْرَأَةً .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے راستے میں جہاد کے علاوہ کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ نہ کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو مارا۔

(۲۰۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَلْعَبُ بِاللُّعَبِ فَيَأْتِيْنَ صَوَاحِبِيْ، فَإِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَرْنَ مِنْهُ فَيَأْخُذُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَرُدُّهُنَّ عَلَيَّ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (ہی) سے روایت ہے کہ میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی تو میری سہیلیاں آ جاتیں پھر جب رسول اللہ ﷺ (گھر میں) داخل ہوتے تو وہ آپ سے بھاگ جاتیں۔ پس آپ انھیں پکڑ کر میرے پاس لے آتے تھے۔

(۲۰۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ : وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلٰى

---

(۲۰۱) **صحيح**، أخرجه الترمذي في الشمائل: ۳۴۷ مسلم، الفضائل باب مباعدته ﷺ للآثام ح ۲۳۲۸ حديث عبدة بن سليمان به. [السنة : ۳۶۶۷]

(۲۰۲) **متفق عليه**، أخرجه عبدالرزاق في المصنف: ۱۹۷۲۲، البخاري، الأدب باب الإنبساط إلى الناس: ۶۱۳۰ مسلم، الفضائل باب في فضائل عائشة: ۲۴۴۰ من حديث هشام به .

(۲۰۳) **صحيح**، أخرجه عبدالرزاق في المصنف: ۱۹۷۲۱، البخاري، النكاح باب حسن المعاشرة مع الأهل: ۵۱۹۰ من حديث معمر به .

لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَنْصَرِفُ . فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةُ عَلَى اللَّهْوِ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور حبشی (اپنے) نیزوں کے ساتھ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کے ساتھ مجھے چھپا رکھا تھا تاکہ میں آپ ﷺ کے کان اور کندھوں کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھ سکوں۔ پھر جب میں واپس جانا چاہتی تو آپ ﷺ میری وجہ سے کھڑے ہو جاتے۔ ایک چھوٹی عمر کی لڑکی کا اندازہ لگاؤ جو کھیل کود کی حرص رکھتی ہے۔

(۲۰۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا . وَكَانَ يَقُولُ : ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ فاحش اور بے ہودہ گو نہیں تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے: تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

(۲۰۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ: وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو اور بے حیائی کی گفتگو کرنے والے نہیں تھے۔ نہ آپ بازاروں میں شور مچاتے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے بلکہ آپ معاف فرما دیتے اور درگزر فرماتے تھے۔

(۲۰۶) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ : مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالیاں دینے والے، فحش گو اور لعن طعن کرنے والے نہیں تھے۔ آپ جس پر عتاب فرماتے تو کہتے: اسے کیا ہو گیا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

---

(۲۰۴) **متفق عليه**، صحيح البخاري:٣٥٥٩، ٣٧٥٩، ٦٠٢٩، ٦٠٣٥ ومسلم: ٢٣٢١ من حديث الأعمش به. [السنة : ٣٦٦٦]

(۲۰۵) **إسناده صحيح**، الترمذي في الشمائل :٣٤٦ والسنن: ٢٠١٦ . [السنة :٣٦٦٨]

(۲۰۶) صحيح البخاري، الأدب باب ٣٨ ح ٦٠٣١ و ٦٠٤٦ من حديث فليح به . [السنة: ٣٦٦٩]

(۲۰۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَكْثَرَ اسْتِشَارَةً لِلرِّجَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی آدمی بھی دوسرے لوگوں سے مشورہ لینے والا نہیں دیکھا۔

بے مثال تحمل ودرگزر

(۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ . وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے (ایک کا) اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کام ہی اختیار کیا جب تک کہ اس میں (کوئی) گناہ نہیں تھا اور اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے کبھی انتقام نہیں لیا۔ الا یہ کہ اگر اللہ کی حرمت کو توڑا جاتا تو آپ اللہ کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے۔

(۲۰۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ، مَالَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کو توڑا نہ جائے اور اگر اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کو توڑا جاتا تو آپ اس پر سب سے زیادہ غصہ فرماتے تھے اور جب بھی دو کاموں کے درمیان آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کام ہی اختیار کیا بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔

---

(۲۰۷) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۲٤۰ طلحة بن زيد الرقي متهم بوضع الحديث وفيه علة أخرىٰ .
[السنة : ۳٦۱۱]

(۲۰۸) **متفق عليه**، أخرجه مالك في الموطأ(۲/۹۰۲، ۹۰۳ رواية أبي مصعب ۱۸۸۲) البخاري: ۳۵٦۰ مسلم: ۲۳۲۷/۷۷ من حديث مالك به . [السنة: ۳۷۰۳]

(۲۰۹) **صحيح**، أخرجه الترمذي في الشمائل: ۳٤۸ وصحيح مسلم: ۲۳۲۷ عن أحمد بن عبدة به مختصرًا .

(۲۱۰) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ (کے جسم) پر سخت کنارے والی نجرانی چادر رکھی ہوئی تھی۔ پھر آپ کو ایک اعرابی ملا جس نے آپ کی چادر (آپ کی گردن کے ساتھ لپیٹ کر اس) سے بہت شدید جھٹکا دیا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن پر (سخت جھٹکے کی وجہ) سے اس چادر کے کنارے کا نشان دیکھا۔ پھر اس اعرابی نے کہا: اے محمد ﷺ آپ کے پاس اللہ کا جو مال ہے اس میں سے میرے لیے حکم دیں (کہ مجھے بھی دیا جائے) تو نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا پھر ہنسے۔ پھر اسے دینے کا حکم دیا۔

(۲۱۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ : ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلٰى جَارِكَ)) ، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجُدُرَ)). فَاسْتَوْعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٌ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ . صحيح

سیدنا عروہ بن زبیر حدیث بیان کرتے تھے کہ (ان کے والد) زبیر (رضی اللہ عنہ) کا حرہ کے پانی پر ایک انصاری سے جھگڑا ہوگیا جو بدری صحابی تھا۔ وہ دونوں اس پانی سے (اپنے کھیتوں کو) پلاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے کھیتوں کو) پانی پلاؤ پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو تو انصاری کو غصہ آ گیا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! یہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی تھا (اس لیے آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے)؟

---

(۲۱۰) صحيح البخاري، اللباس باب البرد والحبرة والشملة: ۵۸۰۹ مسلم، الزكاة باب اعطاء من سأل بفحش وغلظة: ۱۰۵۷. [السنة : ۳۶۷۰]

(۲۱۱) صحيح البخاري، الصلح باب إذا أشار الإمام بالصلح:۲۷۰۸ مسلم، الفضائل باب وجوب اتباعه ﷺ:۲۳۵۷. [السنة : ۲۱۹۴]

تو نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر فرمایا: تم پلاؤ' پھر پانی روک لو حتیٰ کہ پانی اوپر والے کناروں تک پہنچ جائے۔ پس آپ نے اس وقت زبیر کو اس کا پورا حق دے دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے جو فیصلہ تھا اس میں زبیر اور انصاری (دونوں) کے لیے وسعت تھی۔

(۲۱۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ : مَا أُرِيدَ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِمَا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ)) . صحيح

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ غنیمت) کا مال تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم کے ساتھ اللہ کی رضا مندی مطلوب نہیں۔ تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا: اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے۔ انھیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی ہے پھر انھوں نے صبر کیا۔

(۲۱۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ وَيَقُولُ :((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ)) . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ﴾. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: احد والے دن' نبی کریم ﷺ کے اگلے دونوں دانت شہید ہو گئے اور آپ کا سر مبارک زخمی ہوا۔ آپ ﷺ کے چہرے پر خون بہہ رہا تھا اور آپ اسے پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کا چہرہ خون سے رنگا ہے حالانکہ وہ انھیں ان کے رب کی طرف دعوت دے رہا ہے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ﴾ (سورۃ ال عمران : ۱۲۸)

''آپ ﷺ کے پاس کسی چیز کا اختیار نہیں ہے''۔

(۲۱۴) عَنْ جُنْدُبٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ أُصْبُعُهُ، فَقَالَ :

---

(۲۱۲) متفق عليه البخاري، الأدب باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه:٦٠٥٩ من حديث سفيان الثوري به مسلم : ١٠٦٢ من حديث الأعمش به . [السنة : ٣٦٧١]

(۲۱۳) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص٧٢، ٧٣ والترمذي: ٣٠٠٢، ٣٠٠٣ وابن ماجه:٤٠٢٧ وغيرهما من حديث حميد الطويل به وله شواهد عند البخاري(٤٠٦٩) ومسلم (١٧٩١) وغيرهما.

(۲۱٤) صحيح البخاري، الأدب باب ما يجوز من الشعر: ٦١٤٦ مسلم: ١٧٩٦ .[السنة: ٣٠٤١]

((هَلْ أَنْتِ إِلَّا أُصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ)) . صحيح

جندب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ چل رہے تھے آپ کو ایک پتھر آ لگا۔ پس آپ گر گئے اور آپ کی انگلی زخمی ہوگئی تو آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے تجھے جو پہنچا وہ اللہ کے راستے میں (جہاد) سے پہنچا ہے۔

(۲۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ ـ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ـ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! اعْدِلْ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ ، قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ)) . فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ وَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعَتَهُ .صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ (بنوہوازن کا مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے۔ آپ کے پاس بنوتمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ (حرقوص بن زہیر) آیا اور کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! انصاف کریں'' تو آپ نے فرمایا: ''تیرا ستیاناس اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو میں خسارے میں ہو جاؤں اور رسوا ہو جاؤں'' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن کاٹ دوں'' تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے ایسے ساتھی ہوں گے (کہ) تم میں سے ہر آدمی اپنی نماز کو ان کی نماز سے' اور روزے کو ان کے روزے سے حقیر (اور گھٹیا) سمجھے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (وہ اس کا مفہوم نہیں سمجھیں گے) وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے ان کی (بڑی) نشانی ایک کالا

(۲۱۵) صحيح البخاري، المناقب باب علامات النبوة في الإسلام: ۳٦۱۰ مسلم، الزكاة باب ذكر الخوارج وصفاتهم: ۱۰٦٤/۱٤۸.

آدمی ہے جس کے ایک ہاتھ پر عورت کی پستان جیسا ٹکڑا ہے جو پھڑک رہا ہے۔ ان کا خروج لوگوں کے فرقہ (اور اختلاف) کے وقت ہوگا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انھوں نے حکم دیا تو وہ آدمی (مقتولین میں) تلاش کیا گیا پھر وہ لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے اسی حالت پر دیکھ لیا جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔

(۲۱۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ، ثَلَاثًا)) وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ. صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر نجد کی طرف جہاد کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہولیے۔ پھر انھیں ایسی وادی میں قیلولہ کرنا پڑا جس میں درختوں کی کثرت تھی۔ رسول اللہ ﷺ (اپنی سواری سے) اترے اور لوگ درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے پھیل گئے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے اپنی تلوار لٹکا کر سو گئے اور ہم بھی سو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں اور آپ کے پاس ایک اعرابی (غورث بن الحارث) ہے آپ نے فرمایا: اس شخص نے (مجھ پر) میری تلوار کھینچ لی تھی اور میں سو رہا تھا پھر جب میں نیند سے بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ اس نے (مجھ سے) کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ تو میں نے تین دفعہ کہا: اللہ (اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) آپ نے اسے سزا نہیں دی اور بیٹھ گئے۔

(۲۱۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

(۲۱۶) صحيح البخاري، الجهاد وباب من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة: ۲۹۱۰ مسلم، الفضائل باب توكله على الله تعالى: ۸۴۳ بعد ح۲۲۸۲ .

(۲۱۷) صحيح، أخرجه الإمام الشافعي في الأم ۱/ ۱۶۲ .

الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّاسُ : هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ)) . صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ! بے شک دوس (قبیلے) نے نافرمانی اور انکار کیا ہے پس آپ ان کے لئے بددعا فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیے۔ لوگوں نے کہا: (دوس والے) ہلاک ہوگئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انھیں (میرے پاس) لے آ۔

(۲۱۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحَارِبَ خَصَفَةَ (قَالَ) فَرَأَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالسَّيْفِ، قَالَ : مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ : ((اَللّٰهُ)) (قَالَ) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ، فَقَالَ :((مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟)) فَقَالَ : لَا ، غَيْرَ أَنِّيْ [illegible] ... وَلَا أَكُوْنُ مَعَكَ، وَلَا أَكُوْنُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَجَاءَ أَ[illegible]هٗ فَقَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خصفہ کے محارب سے جنگ کی (غزوۂ ذات الرقاع) تو انھوں نے دیکھا [illegible] رسول اللہ ﷺ سے) غافل ہیں تو ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس تلوار لے کر کھڑا ہوگیا (اور) کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ، تو اس کے ہاتھ سے تلوار گرگئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلوار لے لی اور کہا: تجھے کون مجھ سے بچائے گا؟ تو اس نے کہا: آپ ﷺ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو لا الٰہ الا اللہ اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ میں آپ سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ آپ کے ساتھ (آپ کا حامی بن کر) رہوں گا اور نہ ایسی قوم کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپ سے جنگ کرتی ہے تو آپ نے اسے (جانے کے لیے) چھوڑ دیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو کہا: میں تمھارے پاس سب سے بہترین آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔

(۲۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ لِيَأْكُلَ مِنْهَا

---

(۲۱۸) **صحیح** ، أخرجه أبوالشيخ ص ٤٣ وصححه الحاكم على شرط الشيخين ٣/ ٣٠، ٢٩ ووافقه الذهبي من حديث أبي عوانة به .

(۲۱۹) **متفق عليه**، أبوالشيخ ص ٤٦ البخاري:٢٦١٧ ومسلم: ٢١٩٠ من حديث خالد بن الحارث به، ورواه مسلم عن يحي بن حبيب بن عربي رحمه الله .

فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ : اَرَدْتُّ قَتْلَكَ، فَقَالَ : ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكِ)) . أَوْ قَالَ : عَلَىَّ مُسْلِمٍ ـ قَالُوْا: اَفَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ : ((لَا)).صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک یہودی عورت زہر لگا ہوا بکری کا گوشت لائی تاکہ آپ اسے کھائیں (اور شہید ہو جائیں) پھر اسی (عورت کو) نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا: میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تجھے مجھ پر مسلط نہیں کرے گا یا فرمایا: مسلمان (نبی) پر (مسلط نہیں کرے گا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

(چونکہ اس گوشت کو کھانے سے ایک صحابی بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے لہٰذا بعد میں اس عورت کو بشر رضی اللہ عنہ کے قصاص میں قتل کر دیا گیا)۔

(۲۲۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ طُبَّ حَتّٰى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ شَيْئًا وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ :((أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ :((جَاءَ نِي رَجُلَانِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ الْآخَرُ :مَطْبُوْبٌ، قَالَ :مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ :لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ :فِيْمَاذَا؟ قَالَ :فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ :فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ :فِيْ ذَرْوَانَ، وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ : ((وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) . قَالَتْ : فَقُلْتُ لَهُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَّا أَخْرَجْتَ قَالَ : ((أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ كَرِهْتُ أَنْ أُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا)).صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا حتیٰ کہ آپ کو (کبھی) خیال ہوتا کہ (میں نے) فلاں کام کر لیا ہے (جبکہ) آپ ﷺ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ اور (پھر) آپ ﷺ نے اپنے رب سے (اس مرض کو دور کرنے کے لیے) دعا فرمائی پھر فرمایا: (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) کیا تجھے پتا ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے پوچھی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ

---

(۲۲۰) متفق عليه البخاري، الدعوات، باب تكرير الدعاء : ٦٣٩١ من حديث أنس بن عياض به، مسلم:٢١٨٩ . (معالم التنزيل للبغوي ٤/٥٤٦)

کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس دو آدمی (خواب میں) آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا ٹانگوں کے پاس۔ ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: اس آدمی کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ کہا: لبید بن الاعصم (یہودی) نے۔ اس نے کہا: کس میں کیا ہے؟ کہا: کنگھی اور کنگھی سے گرے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے گابھے کے کھوکھلے پیٹ میں، کہا: وہ کہاں (پڑا) ہے؟ کہا: بنی زریق کے کنویں ذروان میں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وہاں گئے پھر لوٹ کر آئے تو کہا: اللہ کی قسم، اس (کنویں) کا پانی گویا مہندی بھگویا ہوا ہے اور اس (کے اردگرد) کی کھجوریں گویا شیاطین کے سر ہیں۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے کیوں نہیں نکالا؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے تو اللہ نے شفا دے دی ہے (اور) میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اس وجہ سے لوگوں میں شر (وفساد) پھیل جائے۔

(۲۲۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، قَالَ : فَاشْتَكَى لِذٰلِكَ أَيَّامًا، قَالَ : فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ : إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ فَعَقَدَ لَكَ عُقَدًا، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا فَاسْتَخْرَجَهَا فَجَاءَ (بِهَا) فَجَعَلَ يَحُلُّ عُقْدَةً، وَجَدَ لِذٰلِكَ خِفَّةً، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلْيَهُودِيِّ، وَلَا رَآهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ .

سیدنا زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ایک یہودی آدمی نے نبی کریم ﷺ پر جادو کیا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کچھ دن بیمار رہے۔ پھر آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو کہا: بے شک ایک یہودی آدمی نے آپ پر گانٹھیں لگا کر جادو کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو وہ اسے باہر نکال کر آپ کے پاس لے آئے۔ آپ ایک ایک گانٹھ کھولتے رہے اور اس سے آپ ﷺ نے نرمی محسوس فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس طرح کھڑے ہو گئے گویا رسیوں سے کھل کر آزاد ہوئے ہیں۔ اس بات کا نہ یہودی سے تذکرہ کیا گیا اور نہ اس (یہودی) نے کبھی اس کا اظہار آپ کے چہرے سے دیکھا۔

(۲۲۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ ، قَالَ : ((وَعَلَيْكُمْ)).

---

(۲۲۱) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ۴۶، ۴۷ النسائي (۷/ ۱۱۲، ۱۱۳ ح ۴۰۸۵) من حديث أبي معاوية الضرير به وللحديث شواهد عند البخاري ومسلم وغيرهما .

(۲۲۲) صحيح البخاري، الأدب باب ۳۸ ح ۶۰۳۰ مسلم : ۲۱۶۵. [السنة : ۳۳۱۳]

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ)) ، قَالَتْ : لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس یہودی آئے تو کہا: السام علیک (آپ پر موت ہو) آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیکم یعنی اور تم پر بھی ہو تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہودیوں سے) کہا: السام علیکم اورتم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے عائشہ! تمھیں نرمی کرنی چاہیے سختی اور فحش سے بچنا چاہیے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا: فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے جواب دیا؟ میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی۔ میری دعا ان کے بارے میں قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوتی۔

(۲۲۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَبْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيِّ، وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا : كَذَا وَكَذَا ، أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ . فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَقَالَ : أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ! فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ : ((إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ فَغُفِرَلَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا)) قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾ إِلَى ﴿وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾. صحيح

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عبداللہ بن ابیّ بن سلول مرا تو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی گئی پس جب نبی کریم ﷺ (اس پر جنازہ پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوگئے تو میں چھلانگ لگا کر (آگے) آیا اور کہا: ''یارسول اللہ! کیا آپ ابیّ کے بیٹے پر جنازہ پڑھتے ہیں؟ اس نے فلاں دن یہ اور وہ کہا تھا' میں اس کی باتیں آپ کو سنانے لگا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور کہا: پیچھے ہٹ جاؤ اے عمر رضی اللہ عنہ!

جب میں نے بہت باتیں کرلیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (ان لوگوں کے لئے استغفار) کا اختیار دیا گیا

(۲۲۳) صحيح البخاري، الجنائز باب ما يكره من الصلوة على المنافقين: ۱۳۶۶ و ٤٦٧٨ .

ہے تو میں نے اسے اختیار کیا ہے۔ اگر میں جانتا کہ میں ستر دفعہ سے زیادہ (استغفار) کروں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی تو یقیناً زیادہ دفعہ (استغفار) کرتا'' (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پس آپ ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھا پھر واپس لوٹ گئے۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سورۂ براءۃ (التوبۃ) کی دو آیتیں نازل ہوئیں:

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا. اِلٰى. وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾ (سورة التوبة : ٨٤، ٨٥)

''اور ان میں سے جو مر جائے تم کسی کی بھی کبھی نماز جنازہ نہ پڑھو''۔ سے لے کر ''اور وہ فاسق ہیں''۔ تک

(٢٢٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ابْتَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَزُوْرًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرِ الذَّخِيْرَةِ، فَجَاءَ بِهِ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَالْتَمَسَ التَّمْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ : فَخَرَجَ إِلَى الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ :((يَاعَبْدَاللّٰهِ! إِنَّا ابْتَعْنَا مِنْكَ جَزُوْرَكَ هٰذَا بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرِ الذَّخِيْرَةِ، وَنَحْنُ نُرٰى أَنَّهُ عِنْدَنَا، فَلَمْ نَجِدْهُ)) فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ : وَاغَدْرَاه ! فَوَكَزَهُ النَّاسُ قَالُوْا: لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ : ((دَعُوْهُ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی سے اس کا اونٹ ذخیرہ کی کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے خریدا۔ پھر جب آپ اپنے گھر آئے تو کھجوریں تلاش کیں مگر انھیں گھر میں نہ پایا۔ پس آپ اعرابی کے پاس گئے اور کہا: اے اللہ کے بندے! ہم نے تمھارا اونٹ ذخیرہ کی کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے خریدا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ کھجوریں ہمارے پاس موجود ہیں مگر (اب) انھیں (گھر میں) نہیں پایا تو اعرابی بولا: ہائے دھوکا! تو لوگوں نے اسے پیٹنا شروع کر دیا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے ایسی بات کر رہے ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو (پھر خویلد بنت حکیم بن امیہ سے مطلوبہ کھجوریں لے کر اس اعرابی کو دی گئیں جیسا کہ مسند احمد میں ہے)۔

(٢٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَعِيْنُهُ فِي شَيْءٍ فَأَعْطَاهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ : ((أَحْسَنْتُ إِلَيْكَ)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : لَا، وَلَا أَجْمَلْتَ . قَالَ : فَغَضِبَ الْمُسْلِمُوْنَ

---

(٢٢٤) **ضعيف**، أخرجه أبو الشيخ ص ٤٥ فياض بن محمد : مجهول كما في لسان الميزان ومحمد بن إسحاق بن يسار عنعن .

(٢٢٥) **ضعيف جدًا** ، أبو الشيخ ص ٨٠، ٨١ البزار: كشف الأستار ٣/١٥٩، ح٢٤٧٦ من حديث إبراهيم بن الحكم به وهو متروك كما في مجمع الزوائد (٩/١٥) وغيره .

وَقَامُوا إِلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ كُفُّوا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ (إِلَى) الْأَعْرَابِيِّ، فَدَعَاهُ إِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ :((إِنَّكَ جِئْتَنَا فَسَأَلْتَنَا فَأَعْطَيْنَاكَ، فَقُلْتَ مَا قُلْتَ)) فَزَادَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُ إِلَيْكَ؟)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : نَعَمْ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلٍ وَعَشِيرَةٍ خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ :((إِنَّكَ جِئْتَنَا فَسَأَلْتَنَا فَأَعْطَيْنَاكَ، وَقُلْتَ مَا قُلْتَ وَفِي أَنْفُسِ أَصْحَابِي شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مَا قُلْتَ بَيْنَ يَدَيَّ؛ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْ صُدُورِهِمْ مَا فِيهَا عَلَيْكَ)) قَالَ : نَعَمْ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَوِ الْعَشِيُّ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا كَانَ جَاءَ فَسَأَلَنَا، فَأَعْطَيْنَاهُ، فَقَالَ مَا قَالَ، وَإِنَّا دَعَوْنَاهُ إِلَى الْبَيْتِ فَأَعْطَيْنَاهُ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ، أَكَذٰلِكَ؟)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : نَعَمْ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلٍ وَعَشِيرَةٍ خَيْرًا . قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَلَا إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ؛ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ نَاقَةٌ شَرَدَتْ عَلَيْهِ، فَاتَّبَعَهَا النَّاسُ فَلَمْ يَزِيدُوهَا إِلَّا نُفُورًا، فَنَادَاهُمْ صَاحِبُ النَّاقَةِ : خَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاقَةِ فَأَنَا أَرْفَقُ النَّاسِ بِهَا وَأَعْلَمُ، فَتَوَجَّهَ لَهَا صَاحِبُ النَّاقَةِ بَيْنَ يَدَيْهَا فَأَخَذَلَهَا مِنْ قُمَامِ الْأَرْضِ، فَرَدَّهَا هُوًى هُوًى حَتّٰى جَاءَتْ وَاسْتَنَاخَتْ، وَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا وَاسْتَوٰى عَلَيْهَا، وَإِنِّي لَوْ تَرَكْتُمْ حَيْثُ قَالَ الرَّجُلُ مَا قَالَ، فَقَتَلْتُمُوهُ ، دَخَلَ النَّارَ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی کسی چیز کے بارے میں مدد کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے اسے کوئی چیز دے دی۔ پھر فرمایا: کیا میں نے تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے؟ اعرابی نے کہا: نہیں، اور نہ اس کے قریب کیا ہے؟ تو مسلمان غصہ ہو گئے اور اس (کو مارنے) کی طرف اٹھے تو آپ نے انھیں رکنے کا اشارہ کیا پھر نبی کریم ﷺ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے اور اعرابی کو اپنے گھر بلایا پھر کہا: تو ہمارے پاس آیا اور سوال کیا تو ہم نے تجھے (تیرا مطلوب) دے دیا۔ تو نے وہ بات کہی ہے جو کہی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ زیادہ دیا (اور) کہا: کیا (اب) میں نے تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے؟ اعرابی نے کہا: جی ہاں، اللہ آپ کو آپ کے گھر اور خاندان میں خیر عطا فرمائے۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: تو نے جو بات کہی ہے اس کی وجہ سے میرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں کھٹک (اور غصہ) ہے اگر تو چاہے تو ان کے سامنے وہ بات کہہ دے جو ابھی میرے سامنے کہی ہے تاکہ ان کے دل میں تم پر جو (غصہ) ہے وہ ختم ہو جائے۔ اس نے کہا: جی ہاں پھر جب شام یا اگلا دن ہوا تو وہ آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارا یہ (اعرابی) ساتھی آیا تھا اور

اس نے سوال کیا تھا تو ہم نے اسے (کچھ) عطا کیا تھا پھر اس نے وہ بات کہی تھی جو آپ نے سنی ہے اور ہم نے اسے اپنے گھر بلا کر (اور مال) دیا تو کہنے لگا کہ وہ راضی ہے۔ (اے اعرابی!) کیا یہی بات ہے؟ اعرابی نے کہا: جی ہاں' اللہ آپ ﷺ کو اپنے گھر اور خاندان میں خیر عطا فرمائے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سنو میری اور اس اعرابی کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کی اونٹنی بھاگ گئی۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑے تو وہ اور زیادہ بھاگی۔ پھر اس اونٹنی والے نے لوگوں کو آواز دی کہ میرے اور اونٹنی کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔ میں اسے زیادہ (بہتر) جانتا ہوں اور لوگوں سے زیادہ اس کا خیر خواہ ہوں۔

پھر اونٹنی کا مالک' اونٹنی کے سامنے (آہستہ آہستہ) چلا اور زمین کے تنکے (جمع کرکے) اٹھا لئے۔ وہ آہستہ آہستہ اسے اپنے قریب لاتا رہا حتیٰ کہ وہ آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اس پر کجاوہ باندھا اور بیٹھ گیا۔

اور اگر میں اس وقت تمھیں چھوڑ دیتا جب اس (اعرابی) آدمی نے وہ (گستاخانہ) بات کہہ دی تھی تو تم اسے قتل کر دیتے (اور) وہ جہنم کی آگ میں داخل ہو جاتا۔

(۲۲۶) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضي الله عنه : إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا أَرَادَ هُدٰى زَيْدِ بْنِ سُعْنَةَ، قَالَ زَيْدٌ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ ﷺ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ ، إِلَّا اثْنَتَانِ لَمْ أَخْبُرْهُمَا مِنْهُ: يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا، فَكُنْتُ أَنْطَلِقُ إِلَيْهِ لَاخَالِطَهُ فَاعْرِفُ حِلْمَهُ مِنْ جَهْلِهِ، فَخَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ ۔ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ ۔ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسِيْرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قَرْيَةَ بَنِي فُلَانٍ أَسْلَمُوْا، وَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ، وَحَدَّثْتُهُمْ إِنْ هُمْ أَسْلَمُوْا أَتَتْهُمْ أَرْزَاقُهُمْ رَغَدًا؛ وَقَدْ أَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَقُحُوْطٌ مِنَ الْعَيْشِ، وَإِنِّي مُشْفِقٌ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الْإِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوْا فِيهِ طَمَعًا ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُرْسِلَ إِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تُغِيْثُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ. فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سُعْنَةَ، فَقُلْتُ : أَنَا أَبْتَاعُ مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا فَبَايِعْنِي، وَأَطْلَقْتُ هِمْيَانِي وَأَعْطَيْتُهُ ثَمَانِيْنَ دِيْنَارًا فَدَفَعَهَا إِلَى الرَّجُلِ وَقَالَ : أَعْجِلْ عَلَيْهِمْ بِهٰذَا وَأَغِثْهُمْ . فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ الْمَحِلِّ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ بِثَلَاثَةٍ، خَرَجَ

(۲۲۶) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۸۱ ـ ۸۳ ابن حبان : الموارد ۲۱۰۵ من حديث محمد بن المتوكل به وصححه الحاكم (۶۰۴/۳، ۶۰۵) وتعقبه الذهبي ، الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع المسلسل وحمزة بن يوسف مستور.

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰی جَنَازَةٍ بِالْبَقِيْعِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِه، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ، وَدَنَا مِنَ الْجِدَارِ جَذَبْتُ بِرِدَائِه جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى سَقَطَ عَنْ عَاتِقِه، ثُمَّ أَقْبَلْتُ بِوَجْهٍ جَهْمٍ غَلِيْظٍ فَقُلْتُ : أَلَا تَقْضِيْنِي يَا مُحَمَّدُ! فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكُمْ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَمُطُلٌ وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ، قَالَ زَيْدٌ: فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَالْفُلْكِ الْمُسْتَدِيْرِ ثُمَّ رَمٰى بِبَصَرِه، ثُمَّ قَالَ : أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ تَقُوْلُ هٰذَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَتَصْنَعُ بِه مَا أَرٰى؟ وَتَقُوْلُ مَا أَسْمَعُ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا أَخَافُ فَوْتَهُ لَسَبَقَنِي رَأْسُكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلٰى عُمَرَ فِي تُؤَدَةٍ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : ((**لَأَنَا[وَهُوَ] أَحْوَجُ إِلٰى [غَيْرِ] هٰذَا :أَنْ تَأْمُرَنِي بِحُسْنِ الْأَدَاءِ، وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ اتِّبَاعِه**)) . إِلٰى هٰهُنَا عَنِ ابْنِ [أَبِي]عَاصِمٍ . زَادَ أَبُوْزُرْعَةَ فِي حَدِيْثِه: ((**اذْهَبْ بِه يَاعُمَرُ! فَاقْضِه حَقَّهُ، وَزِدْهُ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ مَكَانَ مَا رُعْتَهُ**)). قَالَ زَيْدُ بْنُ سُعْنَةَ : فَذَهَبَ بِي عُمَرُ فَقَضَانِي حَقِّي، وَزَادَنِي عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ أَزِيْدَكَ مَكَانَ مَا رُعْتُكَ، فَقُلْتُ : أَتَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ؟ قَالَ : لَا ، فَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا زَيْدُ بْنُ سُعْنَةَ، قَالَ : الْحَبْرُ؟ قُلْتُ : الْحَبْرُ، قَالَ : فَمَادَعَاكَ إِلٰى أَنْ تَفْعَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلْتَ؟ وَتَقُوْلُ لَهُ مَا قُلْتَ؟ قُلْتُ : يَاعُمَرُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ؛ إِلَّا اثْنَتَانِ لَمْ أَخْبُرْهُمَا مِنْهُ: يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا، فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُ مِنْهُ، فَأُشْهِدُكَ يَاعُمَرُ! أَنِّي قَدْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَأُشْهِدُكَ أَنَّ شَطْرَ مَالِي ـ فَإِنِّي أَكْثَرُهَا مَالًا ـ صَدَقَةٌ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ . فَقَالَ عُمَرُ: أَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ ، فَإِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ كُلَّهَا قُلْتُ : أَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ . فَرَجَعَ عُمَرُ وَزَيْدُ بْنُ سُعْنَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَآمَنَ بِه وَتَابَعَهُ وَشَهِدَ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً .

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے زید بن سعنہ (یہودی) کی ہدایت کا ارادہ کیا (تو) زید نے کہا: نبوت کی جتنی علامتیں ہیں وہ ساری میں نے محمد کریم ﷺ کے چہرے پر دیکھ لی ہیں سوائے دو کے جن کا مجھے علم نہیں۔ آپ ﷺ کی بردباری دوسروں کی جہالت پر غالب ہے؟ اور آپ ﷺ کے ساتھ جاہلیت والے برتاؤ سے آپ ﷺ کی بردباری میں ہی اضافہ ہوتا ہے؟ (زید نے

کہا) میں آپ کے پاس جاتا تاکہ خلط ملط ہوکر دیکھوں کہ آپ کی بردباری کیسی ہے؟

ایک دن نبی کریم ﷺ (اپنی بیویوں کے) حجروں سے باہر آئے۔ آپ کے ساتھ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک آدمی اپنی سواری پر سفر کرتا ہوا آیا گویا وہ بدو تھا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! بنوفلاں کے گاؤں والے مسلمان ہوکر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہوں گے تو انھیں کھلا اور بہت زیادہ رزق ملے گا اور (اب) انھیں خشک سالی، قحط اور سختی نے آ کر تنگ دست کر دیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ جس طرح وہ لالچ میں آ کر مسلمان ہوئے تھے، اسی طرح وہ لالچ کی وجہ سے اسلام سے نکل نہ جائیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کی مدد کے لیے کچھ (سامان) بھیجیں تو زید بن سعنہ نے کہا: میں آپ سے اتنے دیناروں کے بدلے (کھجور کے) اتنے وسق خریدتا ہوں آپ میرے ساتھ سودا کریں۔

میں نے اپنے بٹوے والی پٹی کھول کر آپ کو اسی دینار دیئے تو آپ نے وہ دینار اس آدمی کو دے دیئے اور فرمایا: ان کے پاس جلدی جاؤ اور ان کی مدد کرو۔ (کھجوریں خریدنے کے جس وقت پر ہمارا اتفاق ہوا تھا) اس وقت سے ایک یا دو یا تین دن پہلے رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک جنازے کے لیے باہر آئے۔ آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور دوسرے صحابہ تھے۔ جب آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دیوار کے قریب ہوئے تو میں نے آپ کی چادر کو انتہائی سختی سے کھینچا حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے کندھے سے گر گئی۔ پھر میں نے انتہائی کھردرا اور سخت منہ بنا کر آپ کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا: اے محمد ﷺ! کیا تم میرا قرضہ نہیں دیتے؟

واللہ مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ بنوعبدالمطلب لین دین کے سست (اور کھوٹے) ہیں اور (مدینہ والو!) مجھے تمھارا تو علم تھا!

زید نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ٹانگیں (غصے سے) کانپنے لگیں جس طرح گول چیز گھومتی ہے پھر (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اے اللہ کے دشمن! تو رسول اللہ سے ایسی بات کر رہا ہے؟ اور وہ سلوک کر رہا ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ کہہ رہا ہے جو ہم سن رہے ہیں۔ پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اگر آپ کی ناراضی کا ڈر نہ ہوتا تو تیرا سر اتار دیتا۔

رسول اللہ ﷺ سکون اور محبت سے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے پھر مسکرائے اور کہا: ہم دونوں کے ساتھ دوسرا سلوک بہتر ہے۔ مجھ سے کہو کہ میں قرضہ اچھے طریقے سے ادا کر دوں اور اس سے کہو کہ اچھے طریقے سے اپنا قرضہ مانگے۔

ابوزرعہ (راوی) کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اے عمر رضی اللہ عنہ جاؤ اور اس کا حق اسے دے دو۔ تم نے جو اسے ڈرایا ہے تو اس کے بدلے کھجور کے بیس صاع زیادہ دے دینا۔ زید بن سعنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور میرا حق مجھے ادا کر دیا اور کھجوروں کے بیس صاع زیادہ دیئے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تجھے یہ زیادہ دوں' اس وجہ سے کہ میں نے تجھے ڈرایا ہے۔

میں نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تو مجھے جانتا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، تو کون ہے؟

(میں نے) کہا: میں زید بن سعنہ ہوں: انھوں نے کہا: (یہودیوں کا) عالم؟ میں نے کہا: عالم! انھوں نے کہا: کس بات نے تجھے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ اور ایسی باتیں کہی ہیں؟

میں نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! نبوت کی علامتوں میں سے ایسی کوئی علامت باقی نہیں رہی جو میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر دیکھ کر پہچان نہ لی ہو۔ سوائے دو کے جن کی مجھے خبر نہیں تھی۔ کیا آپ ﷺ کی بردباری (اور نرمی) دوسروں کی جہالت پر غالب ہے؟ اور کیا آپ کے ساتھ جاہلیت (والے برتاؤ) سے آپ کی بردباری میں اضافہ ہی ہوتا ہے؟ میں نے ان دو کو بھی آزما لیا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میرا آدھا مال امت محمد ﷺ پر صدقہ ہے اور میرا مال بہت زیادہ ہے تو عمر نے کہا: یا بعض (مسلمانوں) پر' کیونکہ سب کو تمھارا مال کافی نہیں ہے میں نے کہا: یا بعض پر۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن سعنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو زید نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر وہ ایمان لے آئے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کی اور بہت سی جنگوں میں شامل رہے (اور غزوۂ تبوک میں شہید ہوئے)۔

(۲۲۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَنْشَدَ أَبُوبَكْرٍ قَوْلَ لَبِيْدٍ:

أَخٍ لِّي أَمَّا كُلَّ شَيْءٍ سَأَلْتُهُ   فَيُعْطِيْ وَأَمَّا كُلَّ ذَنْبٍ فَيَغْفِرُ

فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لبید (شاعر) کا شعر پڑھا۔

---

(۲۲۷) موضوع، أبوالشيخ ص ۵۵ ، محمد بن سهل العطار كذاب وشيخه عبدالله بن عامر بن سعد الأنصاري لم أعرفه .

میرا بھائی ایسا ہے کہ اگر ہر چیز مانگے تو دے دیتا ہے اور ہر زیادتی کو معاف کر دیتا ہے۔
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح تھے۔

ناپسندیدہ چیزوں سے اعراض

(۲۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ: ((لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص تھا جس پر زرد (خوشبو) کا نشان تھا (جسے آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے) اور رسول اللہ ﷺ کسی آدمی کو (اپنی ذاتی وجہ سے) ناراض نہیں کرتے تھے۔ جب وہ اٹھا اور (چلا گیا) تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اگر تم اس سے کہہ دو کہ وہ یہ زرد (رنگ کی خوشبو) چھوڑ دے۔

(۲۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرِ، أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُلْتَ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)). صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو، یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے بات کی (جب وہ چلا گیا تو) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے (پہلے) وہ بات فرمائی۔ (لیکن) جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس سے نرمی سے بات کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے برے ٹھکانے والا وہ

---

(۲۲۸) **ضعیف**، الترمذي في الشمائل: ۳۴۵ سلم بن قيس ضعيف كما في التقريب (۲۷۳ ٤).

(۲۲۹) صحيح البخاري، الأدب باب ما يجوز من اغتياب أهل الفساد والريب: ۶۰۵٤ مسلم، البر والصلة باب مداراة من يتقى فحشه: ۲۵۹۱ كلاهما من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة: ۳۵۶۳]

شخص ہوگا جسے لوگ اس کی فحش گوئی سے ڈرتے ہوئے چھوڑ دیں۔

(وہ فحش گو آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے اس لیے نرمی سے بات کی کہ کہیں فحش گوئی کر کے وہ آپ کی گستاخی نہ کردے پھر جہنمی بن جائے۔ سبحان اللہ آپ ﷺ کتنے مہربان تھے)۔

(۲۳۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنْ رَّجُلٍ شَيْءٌ لَمْ يَقُلْ لَهُ قُلْتَ : كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا؟)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (ہی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کسی آدمی سے کوئی (غلط) چیز معلوم ہوتی تو اس سے یہ نہ کہتے کہ تو نے یہ کام کیا ہے؟ یا یہ بات کہی ہے بلکہ فرماتے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں؟

(۲۳۱) عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَوِّي الصَّفَّ، يَدَعُهُ مِثْلَ الْقِدْحِ، فَرَأَى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا فَقَالَ لَهُ: ((عِبَادَاللّٰهِ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بِهِ وُجُوْهَكُمْ)).صحيح

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (نماز کے وقت) صف سیدھی کرتے (حتیٰ کہ) اسے تیر کی طرح (سیدھا کر کے) چھوڑتے۔ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا سینہ (صف سے) باہر نکالے ہوئے ہے تو فرمایا:

اللہ کے بندو! اپنی صفیں سیدھی کرو (ورنہ) اللہ تمھارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔

نرم خوئی و کرم نوازی اور قبولِ عذر

(۲۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : مَهْ مَهْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُزْرِمُوْهُ)) ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ :((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَاءِ، إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ)) ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ .صحيح

---

(۲۳۰) **متفق عليه**، أبو الشيخ ص ۷۱ البخاري: ۶۱۰۱ ومسلم : ۲۳۵۶ من حديث الأعمش به .

(۲۳۱) **صحيح**، أخرجه علي بن الجعد في مسنده : ۵۶۳ مسلم ۴۳۶ من حديث سماك بن حرب به .

[السنة : ۸۰۶]

(۲۳۲) **صحيح**، أبو الشيخ ص ۷۰، ۷۱، ۷۹، ۸۱ مسلم :۲۸۵ من حديث عكرمة بن عمار به .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے اس سے کہا: نہ کرو، نہ کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پیشاب کرنے سے نہ روکو'' پھر (بعد میں) اسے بلا کر فرمایا: یہ مسجدیں ہیں ان میں گندگی، پیشاب اور قضائے حاجت جائز نہیں ہے۔ یہ تو صرف قراءت قرآن، اللہ کے ذکر اور نمازوں کے لیے بنائی گئی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس کے پیشاب (والی جگہ) پر بہا دیا۔

(۲۳۳) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ : وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ أَيْدِيَهُمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِي. فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؛ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَرِهَنِي وَلَا سَبَّنِي، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) . أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .صحيح

سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک) نماز پڑھی تو لوگوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے کہا: یرحمك اللّٰه، اللہ تجھ پر رحم کرے۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں سے گھورنا شروع کر دیا۔ پس میں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے گم کر دے تم مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ نے نہ مجھے مارا اور نہ مجھ سے نفرت کی اور نہ برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا: یقیناً اس نماز میں لوگوں کی کوئی بات حلال نہیں ہے یہ تو صرف تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن ہے یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۲۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اضْرِبُوْهُ . فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : أَخْزَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، وَلَا تُعِيْنُوا الشَّيْطَانَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا :رَحِمَكَ اللّٰهُ)) .صحيح

(۲۳۳) صحيح، أخرجه أبو داود في سننه : ۹۳۰ مسلم : ۵۳۷ .[السنة : ۷۲۶]

(۲۳۴) صحيح، أخرجه أبو الشيخ ص ٤٩ البخاري: ٦٧٨١ عن علي بن عبدالله بن جعفر المديني به .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مارتا اور کوئی جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مارتا تھا۔ جب وہ چلا گیا تو بعض لوگوں نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی باتیں نہ کرو اس پر شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ یہ کہو: اللہ تجھ پر رحم کرے۔

(۲۳۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : كَانَ أَكْرَمَ النَّاسِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کریم (ومہربان) تھے۔

(۲۳۶) عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَلَا؟ قَالَتْ : كَانَ أَبَرَّ النَّاسِ، وَأَكْرَمَ النَّاسِ، ضَحَّاكًا بَسَّامًا ﷺ .

سیدنا عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب اکیلے ہوتے تو کیسے تھے؟ فرمایا: وہ سب سے زیادہ نیک' سب سے زیادہ کریم تھے۔ آپ ﷺ ہنسنے والے (اور) تبسم فرمانے والے تھے۔

(۲۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : هَلَكْتُ، قَالَ : فَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ : ((تَسْتَطِيعُ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((اجْلِسْ)) فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ : ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) قَالَ : أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ : ((أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ)). صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں ہلاک ہوگیا'

---

(۲۳۵) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۳۹، أبوعوانة عن يوسف بن مسلم به (اتحاف المهرة ۱/۴۳۸ ح ۳۹۲) فيه خالد بن يزيد وهو ضعيف وله شاهد ضعيف انظر الحديث الآتي: ۲۳۶ .

(۲۳۶) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۲۹، ۳۰ الخرائطي في مكارم الأخلاق: ٦٤ من حديث حارثة بن محمد به وهو ضعيف مشهور .

(۲۳۷) صحيح البخاري، كفارات الأيمان باب ۲ ح ٦٧٠٩ مسلم: ۱۱۱۱ .

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں رمضان (کے دن) میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں' آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: یہ لے لے اور اسے صدقہ کردے تو اس نے کہا: کس پر؟ کیا ہم سے بھی زیادہ کوئی فقیر ہے؟ تو نبی ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (لے جا اور) اپنے گھر والوں کو کھلا۔

(۲۳۸) أَنَّ أَبَابَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ، ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهٗ قَالَ: ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدْ)). صحيح

سیدنا حسن (بصری' تابعی) نے کہا: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ رکوع میں تھے تو انھوں نے صف سے پرے ہی رکوع کرلیا پھر چلتے ہوئے صف میں شامل ہوگئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کی تو فرمایا: اللہ تیری حرص زیادہ کرے۔ دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

(۲۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: ((اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ))، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّيْ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ۔ وَلَمْ تَعْرِفْهُ۔ فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)). صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو''۔ وہ عورت کہنے لگی: ''آپ مجھ سے دور رہیں' آپ کو میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی ہے'' اس عورت نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو وہ نبی مکرم ﷺ کے (گھر کے) دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا۔ اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صبر صدمے کے شروع وقت ہی ہوتا ہے (بعد میں صبر آ ہی جاتا ہے)۔

---

(۲۳۸) **صحيح**، أخرجه أبوداود: ٦٨٤، البخاري: ٧٨٣ من حديث زياد الأعلم به نحوه.

(۲۳۹) صحيح البخاري، الجنائز باب زيارة القبور: ١٢٨٣، مسلم: ٩٢٦.

(۲٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَااللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ : ((إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)) . وَكَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ . صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کے لیے بھیجا۔ پس میں گیا اور وہ کام کر کے لوٹ آیا تو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے مجھے (کوئی) جواب نہیں دیا۔ میرے دل میں ایسی باتیں آنے لگیں جنھیں اللہ ہی جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ہوسکتا ہے میرے دیر سے آنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔

پہلے سے زیادہ میرے دل میں خیالات آنے لگے۔ پھر (جب آپ ﷺ نفلی نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور کہا:

''میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا اس لیے تجھے سلام کا جواب نہ دے سکا'' اور آپ ﷺ اپنی سواری پر تھے اور آپ کا رخ قبلے کی طرف نہیں تھا۔

(۲٤١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ : فَلَمَّا : رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي قَالَ : ((إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ)) . صحيح

سیدنا صعب بن جثامہ اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ''ابواء'' یا ''ودان'' میں ایک گورخر (کے گوشت) کا تحفہ دیا تو آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کی حالت کو دیکھا تو فرمایا: ہم نے یہ (گوشت) اس لیے واپس کر دیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

---

(۲٤٠) صحيح البخاري، العمل في الصلوة باب لا يرد السلام في الصلوة : ۱۲۱۷، مسلم : ٥٤٠ .

(۲٤١) متفق عليه، مالك في الموطأ (۱/۳٥۳ رواية أبي مصعب:۱۱٤٦)البخاري:۱۸۲٥ ومسلم: ۱۱۹۳ من حديث مالك به.

(۲۴۲) عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ﷛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ؛ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ : ((إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ)) .

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے۔ پس انھوں نے آپ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وضو کیا (اور سلام کا جواب دیا) پھر اپنا عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں پاک حالت کے سوا اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا (پیشاب کی حالت میں سلام کا جواب یا ذکر وغیرہ ناپسندیدہ کام ہے)

(۲۴۳) عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى نِسَائِهِ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ، فَانْكَسَرَتْ . فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ الطَّعَامَ وَيَقُولُ : ((غَارَتْ أُمُّكُمْ، كُلُوا)) فَأَكَلُوا، فَحَبَسَ الرَّسُولَ حَتّٰى جَاءَتِ الْكَاسِرَةُ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ، وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ بعض امہات المؤمنین (اپنی بیویوں) کے پاس تھے تو آپ کی ایک بیوی نے ایک پیالے میں کچھ کھانا بھیجا۔ لانے والے کا ہاتھ (کسی چیز سے) ٹکرایا تو پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں ٹکڑے لے کر ایک دوسرے سے ملائے اور (گرا ہوا) کھانا اکٹھا کرنے لگے اور فرمارہے تھے: ''تمھاری ماں غیرت کرے' کھاؤ'' پھر انھوں نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے لانے والے کو روک لیا حتیٰ کہ پیالہ توڑنے والی اپنے گھر سے (صحیح وسالم) پیالہ لے آئی تو آپ نے وہ پیالہ اس لانے والے کو دے دیا اور ٹوٹے ہوئے پیالے کو اس کے گھر میں چھوڑ دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

(۲۴۴) عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ : اسْتَحْمَلَ أَبُو مُوسٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَوَافَقَ مِنْهُ شُغْلًا، فَقَالَ :

---

(۲۴۲) **ضعيف**، أبوداود، الطهارة باب أيرد السلام وهو يبول ح ۱۷ و صححه ابن خزيمة(۲۰۶) وابن حبان (الموارد: ۱۸۹) والحاكم ۱/۱۶۷، ۳/۴۷۹ علی شرط الشيخين ووافقه الذهبي ./ الحسن البصري مدلس و عنعن

(۲۴۳) **صحيح**، أخرجه أبوالشيخ ص ۷۲' البخاري:۲۴۸۱ من حديث حميد الطويل به .

(۲۴۴) **صحيح**، أخرجه أبوالشيخ ص ۷۲' أحمد (۳/۱۰۸، ۱۷۹، ۲۳۵، ۲۵۰) من حديث حميدالطويل به وصرح بالسماع وللحديث شاهد متفق عليه .

((وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكَ)) فَلَمَّا قَفَا دَعَاهُ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنِي، قَالَ : ((وَأَنَا أَحْلِفُ لَأَحْمِلَنَّكَ)) فَحَمَلَهُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی پھر آپ (کسی کام میں) مشغول ہوگئے تو فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے سوار نہیں کروں گا۔ جب وہ چلے گئے تو آپ نے انھیں بلایا تو انھوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے قسم کھائی ہے کہ مجھے سوار نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اب) میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ضرور تجھے سوار کروں گا۔ پھر آپ نے اسے سوار کیا (اور قسم کا کفارہ ادا کردیا)۔

(٢٤٥) عَنْ جَرِيرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِهِ، فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَامْتَلَأَ الْبَيْتُ، وَدَخَلَ جَرِيرٌ فَقَعَدَ خَارِجَ الْبَيْتِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَفَّهُ فَرَمٰى بِهِ إِلَيْهِ، وَقَالَ : ((اجْلِسْ عَلٰى هٰذَا)) فَأَخَذَهُ جَرِيرٌ فَوَضَعَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَقَبَّلَهُ .

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوئے تو گھر (آدمیوں سے) بھر گیا اور جریر آئے تو گھر سے باہر بیٹھ گئے۔ انھیں نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا۔ پس آپ نے اپنا کپڑا لے کر لپیٹا اور ان (جریر) کی طرف پھینکا اور کہا: ''اس پر بیٹھو'' تو جریر رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو لے کر اپنے چہرے پر رکھا اور چوما۔

(٢٤٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوِيَتْ - يَعْنِي عَائِشَةَ - الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهَا، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ . صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نرم برتاؤ کرنے والے انسان تھے۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز چاہتیں تو اسے پورا کرتے۔ آپ نے انھیں (ان کے بھائی) عبدالرحمٰن (بن ابی بکر) کے ساتھ بھیجا تو انھوں نے تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا۔

(٢٤٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) . فَقُلْتُ : مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهَا: ((إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً ؛

(٢٤٥) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٩، ٢٠ عمرو بن عون القيسي ضعيف و رواه الطبراني في الأوسط: ٥٢٥٧ من حديث عون بن عمرو القيسي به وسعيد الجريري اختلط .

(٢٤٦) صحيح مسلم، الحج باب بيان وجوه الإحرام إلخ: ١٢١٣ .

(٢٤٧) صحيح البخاري، النكاح باب غيرة النساء ووجدهن: ٥٢٢٨، مسلم: ٢٤٣٩ .

فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ :لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى، قُلْتِ :لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ)). قُلْتُ : أَجَلْ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ تو جب مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب ناراض ہوتی ہے میں نے کہا: آپ کیسے جانتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں ابراہیم کے رب کی قسم' میں نے کہا: جی ہاں' اللہ کی قسم' اے اللہ کے رسول! میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑتی ہوں۔

رحمت وشفقتِ مصطفیٰ ﷺ

(۲۴۸) عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِيْنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيْقًا رَحِيْمًا .قَالَ : ((ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ . وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَهُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)). صحيح

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم ایک دوسرے کے ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم آپ ﷺ کے پاس بیس راتیں (اور دن ٹھہرے) رہے جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں (کے پاس جانے) کا شوق ہے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کس کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور انھیں (دین) سکھاؤ اور (دین کی باتوں کا) حکم دو اور نماز اس طرح پڑھنا جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے پھر تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

(۲۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)). صحيح

---

(۲۴۸) صحيح البخاري، الأدب باب رحمة الناس والبهائم: ٦٠٠٨' مسلم: ٦٧٤.

(۲۴۹) **صحيح**' أخرجه مالك في الموطأ (١/١٣٤ رواية أبي مصعب: ٣٣٦) البخاري: ٧٠٣ من حديث مالك به. [السنة: ٨٤٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے' کیونکہ ان میں بیمار' کمزور اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور جب خود اکیلے نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔

(۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ حَدَّثَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں تو (کسی) بچے کا رونا سن لیتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں' کیونکہ مجھے علم ہوتا ہے کہ اس بچے کی ماں پر اس کے رونے سے سخت اثر ہوتا ہے۔

(۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ . قَالَ : ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مشرکوں کے لئے بددعا کریں' تو آپ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ؛ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ : إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)) .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں میں نے ان کا کبھی بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

---

(۲۵۰) صحيح البخاري، الأذان باب من أخف الصلوة عند بكاء الصبي : ۷۰۹ مسلم: ٤٧٠. [السنة : ٨٤٥]

(۲۵۱) صحيح مسلم، البر والصلة باب النهي عن لعب الدواب وغيرها : ۲۵۹۹ .

(۲۵۲) صحيح البخاري، الأدب باب رحمة الولد ومعانقته وتقبيله:۵۹۹۷، مسلم:۲۳۱۸.
[السنة : ٣٤٤٦]

(۲۵۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْحَمُ النَّاسِ بِالصِّبْيَانِ، وَكَانَ لَهُ ابْنٌ مُسْتَرْضَعًا فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَكَانَ يَأْتِيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ وَقَدْ دَخَّنَ الْبَيْتُ بِالْإِذْخِرِ،فَيَشُمُّهُ وَيُقَبِّلُهُ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔ آپ کا ایک بیٹا (ابراہیم بن محمد) تھا جسے آپ نے مدینے کے کنارے پر دودھ پلانے کے لیے چھوڑ رکھا تھا۔ اس لڑکے کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ نبی کریم ﷺ وہاں جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جاتے۔ اذخر گھاس (کے جلنے) کی وجہ سے گھر دھویں سے بھرا رہتا تھا۔ آپ ﷺ (اپنے بیٹے کو) منہ سے لگاتے اور چومتے تھے۔

(۲۵٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَيْفِ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (إِبْرَاهِيْمَ)فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ . ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : وَأَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ :((يَاابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ)) . ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى، فَقَالَ : ((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبَّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَاإِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے۔ وہ (آپ ﷺ کے بیٹے) ابراہیم کے رضاعی باپ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم کو (اٹھا) لیا پھر اس کا بوسہ لیا اور اسے منہ سے لگایا۔ پھر اس کے (کچھ عرصہ) بعد ہم اس کے پاس گئے تو ابراہیم کا سانس نکل رہا تھا رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہوگئے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی (رو رہے ہیں)؟

فرمایا: ''اے ابن عوف' یہ رحمت ہے'' پھر اس کے بعد فرمایا: بے شک آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم صرف وہی کہتے ہیں جس پر ہمارا رب راضی ہے اور اے ابراہیم! بے شک ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

---

(۲۵۳) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ٦٥ و مسلم: ٢٣١٦ من حديث أيوب السختياني به .

(٢٥٤) صحيح البخاري، الجنائز باب قول النبي ﷺ إنا بك لمحزونون:١٣٠٣مسلم، الفضائل باب رحمته بالصبيان والعيال: ٢٣١٥. [السنة : ١٥٢٨]

(۲۵۵) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا .صحیح

سیدنا ابوقتادہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی چھوٹی نواسی) امامہ کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب اٹھتے تو اسے اٹھا لیتے تھے۔

(۲۵٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)) .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور (آپ کے نواسے) حسن بن علی رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) آپ ﷺ کے کندھے پر تھے (اور) آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو اس سے محبت کر۔

(۲۵۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ اسے اور حسن کو لے کر فرماتے: اے اللہ! تو ان (دونوں) سے محبت کر، کیونکہ میں یقیناً ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

(۲۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ، فَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلٰى فِنَاءِ فَاطِمَةَ ، فَنَادَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ((أَيْ لُكَعُ، أَيْ لُكَعُ)) فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَجَاءَ إِلٰى فِنَاءِ عَائِشَةَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ . قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : وَظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ حَبَسَتْهُ لِيَجْعَلَ فِي عُنُقِهِ السِّخَابَ، فَلَمَّا جَاءَ الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَالْتَزَمَ هُوَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)) . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.صحیح

---

(۲۵۵) **متفق علیه**، مالك في الموطأ(۱/ ۱۷۰وروایة أبي مصعب: ۵٦٦) البخاري:۵۱٦، مسلم: ۵٤۳ من حدیث مالك به. [السنة : ۷٤۲]

(۲۵٦) صحیح البخاري، فضائل الصحابة باب مناقب الحسن والحسین: ۳۷٤۹، مسلم : ۲٤۲۲ .

(۲۵۷) صحیح البخاري، فضائل الصحابة باب ذکر أسامة بن زید: ۳۷۳۵ .

(۲۵۸) **متفق علیه**، البخاري:۵۸۸٤ من حدیث ورقاء، مسلم:۲٤۲۱ من حدیث عبیدالله بن أبي یزید به . [السنة : ۳۹۳۳]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے کے بازاروں میں سے ایک بازار میں (جارہا) تھا پھر آپ ﷺ واپس ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس ہوا۔ آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے (گھر کے) صحن کی طرف آئے اور حسن بن علی کو آواز دی: اے لکع (چھوٹے بچے)! اے لکع! کسی نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا۔ پھر آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے میدان میں آئے تو حسن بن علی (بھی) آ گئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ان کی ماں (فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے انھیں روک لیا تھا تا کہ ان کی گردن میں (لونگ وغیرہ کا) ہار ڈالیں۔ پس جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو گلے لگا لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر'' یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔

(۲۵۹) قَالَ أَبُوبَكْرَةَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلٰى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرٰى، وَيَقُوْلُ :((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)).صحيح

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو پر (قریب) تھے۔ آپ ایک دفعہ لوگوں کی طرف چہرہ کرتے اور ایک دفعہ اس کی طرف اور فرماتے:

میرا یہ بیٹا یقیناً سردار ہے اور ہوسکتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے۔

(۲۶۰) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ :أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ يَأْكُلُ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .صحيح

---

(۲۵۹) صحيح البخاري، الصلح باب ۹ ح ۲۷۰٤ مطولًا . [السنة : ۳۹۳٤]

(۲٦۰) صحيح، مالك في الموطأ(۱/٦٤ رواية أبي مصعب:۵۱۳)البخاري، الطهارة باب بول الصبيان: ۲۲۳ من حديث مالك به، ورواه مسلم: ۲۸۷ . [السنة : ۲۹۳]

سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کر جو (ابھی) کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر (اس جگہ پر) چھڑکا اور اسے نہیں دھویا۔

(۲۶۱) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ، فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (چھوٹے) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انھیں گھٹی دیتے اور برکت کی دعا فرماتے۔

(۲۶۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ : فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ قُبَا، فَوَلَدْتُّ بِقُبَا، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ: رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَ بَرَّكَ عَلَيْهِ . فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ .صحيح

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھیں مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا حمل ہوا۔ فرماتی ہیں کہ میں (وہاں سے) نکلی اور (حمل کے دن) پورے کر چکی تھی پھر مدینے پہنچ کر قبا میں قیام کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ قبا میں پیدا ہوئے تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی' آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوا کر اسے (دانتوں میں) چبایا پھر اس کے منہ میں لعاب ڈال دیا۔ میرے بیٹے کے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا لعاب سب سے پہلے پہنچا تھا پھر آپ ﷺ نے اسے کھجور کی گھٹی کھلائی اور برکت کی دعا فرمائی۔ یہ (ہجرت کے بعد) اسلام میں پہلے مولود تھے۔

(۲۶۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ كَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ قَالَ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؛ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : هُوَ صَغِيْرٌ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن ہشام نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے۔ انھیں ان کی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ

---

(۲۶۱) صحيح مسلم، الطهارة باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله: ۲۸٦. [السنة : ۲۸۲۱]

(۲٦۲) صحيح البخاري، العقيقة باب ۱ ح ٤٦۹ ه عن إسحاق بن نصر : حدثنا أبوأسامة به .

(۲٦۳) صحيح البخاري، الأحكام باب بيعة الصغير ح ۷۲ .

کے پاس لے گئی تھیں۔ پھر (زینب نے) کہا: یارسول اللہ! اس سے بیعت لے لیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ چھوٹا ہے تو آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا کی۔

(٢٦٤) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ ؛ فَقَالَ :((أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: یہ (اولاد) بخل اور بزدلی کا باعث ہے اور بے شک یہ (بچے) ان (والدین) کے لیے اللہ کی راحتوں (اور رحمتوں) میں سے ہیں۔

(٢٦٥) عَنْ شَرِيْدِ الْهَمْدَانِيِّ ـ وَأَخْوَالُهُ ثَقِيفٌ ـ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَبَيْنَمَا أَمْشِيْ إِذَا وَقْعُ نَاقَةٍ خَلْفِيْ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ : ((الشَّرِيْدُ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : ((أَفَلَا أَحْمِلُكَ؟)) قُلْتُ : بَلٰى، وَمَا بِيْ عِيَاءٌ وَلَا لُغُوبٌ، وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ الْبَرَكَةَ فِيْ رُكُوْبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنَاخَ، فَحَمَلَنِيْ .

سیدنا شرید الہمدانی سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں ساتھ تھے۔ میں چل رہا تھا کہ اچانک اپنے پیچھے ایک اونٹنی کے قدموں کی آواز سنی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ (اونٹنی پر آرہے) تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شرید؟ میں نے کہا: جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے (اونٹنی پر) سوار نہ کرلوں؟ میں نے کہا: جی ہاں، ضرور میں نہ تھکا تھا اور نہ کمزور تھا' لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہو کر برکت حاصل کروں۔ آپ نے اونٹنی کو بٹھایا پھر مجھے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔

(٢٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُوْا بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ

---

(٢٦٤) **ضعيف**، أخرجه الترمذي: ١٩١٠، ابن لهيعة عنعن .

(٢٦٥) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٢٤٥ الطبراني في الكبير: ٧٢٥٩ من حديث أبي يونس حاتم بن أبي صغيرة القشيري به، عمرو بن رافع لم أعرفه .

(٢٦٦) **صحيح**، أخرجه مالك في الموطأ(٢/٨٨٥ رواية أبي مصعب:١٨٤٦) ومسلم: ١٣٧٣ من حديث مالك به. [السنة : ٢٠١٢]

لَنا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا. اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)).

قَالَ : ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جب دیکھتے کہ پہلا (اور تازہ) پھل لگا ہے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آتے۔ جب رسول اللہ ﷺ اسے لیتے تو فرماتے:

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور خلیل اور نبی ہے اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور میں اسی طرح مدینے کے لیے دعا کرتا ہوں اور اس کی ایک مثل مزید ساتھ شامل کردے''۔

پھر چھوٹے بچے کو دیکھ کر بلاتے تو اسے یہ پھل دے دیتے تھے۔

(۲۶۷) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لَنَا: عَلٰى أَمَاكِنِكُمْ، وَأُهْدِيَتْ لَهُ جَرَّةٌ مِنْ حَلْوَاءَ فَجَعَلَ يُلْعِقُ كُلَّ رَجُلٍ لَعْقَةً؛ حَتّٰى أَتٰى عَلَيَّ وَأَنَا غُلَامٌ، فَأَلْعَقَنِي لَعْقَةً؛ ثُمَّ قَالَ لِي : ((أَزِيدُكَ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، وَزَادَنِي لَعْقَةً لِصِغَرِي، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى آخِرِ الْقَوْمِ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم سے فرمایا: اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ آپ کو میٹھی چیز (شہد) کا برتن تحفے میں بھیجا گیا تھا۔ آپ ﷺ ہر آدمی کو (اس میں سے) چٹاتے رہے حتیٰ کہ میرے پاس آئے اور میں چھوٹا لڑکا تھا۔ آپ نے مجھے وہ چٹایا پھر فرمایا: کیا تجھے زیادہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں' آپ نے مجھے تھوڑا سا (شہد) دیا۔ آپ اسی طرح (تقسیم کرتے) رہے حتیٰ کہ لوگوں کے آخری آدمی تک پہنچ گئے۔

(۲۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلٰى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ﴾ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ)). صحيح

(۲۶۷) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۳۵ الحسن البصري عنعن وله طريق ضعيف عند ابن ماجه : ۳۴۵۱ عن الحسن به وانظر الحديث المتقدم : ۲۶۷ .

(۲۶۸) البخاري، الإستقراض باب ۱۱ ح ۲۳۹۹ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مومن ہے میں دنیا اور آخرت میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوں'' اگر چاہو تو پڑھو:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ . (سورة الاحزاب: ٦)

''مومنوں کو نبی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز (وپیارا) ہے''۔

پس جو مومن فوت ہو اور مال چھوڑ جائے تو اس کا جو بھی عصبہ (اور وارث) ہو وہ اس کا وارث ہوگا اور جو شخص (اپنے اوپر) قرض یا خسارہ چھوڑ جائے تو (اس کا وارث) میرے پاس آئے میں اس کا مولا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے آنسو

(٢٦٩) عَنْ أُسَامَةَ ﷺ قَالَ : حُضِرَ ابْنُ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَّجِيْءَ، قَالَ : ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) . فَرَدَّتْ إِلَيْهِ الرَّسُوْلَ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَمَّا جَاءَ، قَالَ : فَقَامَ وَقُمْنَا وَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَحْسِبُهُ، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ إِلٰى حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، قَالَ : فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : مَا هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((هٰذِهِ الرَّحْمَةُ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).صحيح

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ایک نواسے کی وفات کا وقت ہوا تو آپ کی بیٹی (زینب) نے آپ کو بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے لیے ہے جو اس نے لیا اور اسی کے لیے ہے جو اس نے دیا۔ اور ہر چیز اس کے ہاں ایک خاص وقت تک کے لیے ہے۔ پس اسے چاہیے کہ صبر کرے اور (اس پر) ثواب کی امید رکھے۔ انھوں نے پیغام لانے والے کو قسم دے کر واپس بھیجا کہ آپ ضرور آئیں تو آپ اٹھے اور ہم (بھی) اٹھے۔ آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور میرا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (بھی) تھے۔ پھر بچے کو آپ کی گود میں اٹھایا گیا اس کا سانس نکل رہا تھا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سعد بن عبادہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رحمت ہے۔ اسے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے اور اللہ صرف اپنے ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

---

(٢٦٩) متفق عليه، البخاري: ١٢٨٤ ومسلم: ٩٢٣ من حديث عاصم الأحول به. [السنة : ١٥٢٧]

(۲۷۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، وَهُوَ يَبْكِي، أَوْ قَالَ : عَيْنَاهُ تُهْرَاقَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کا ان کے مرنے کے بعد بوسہ لیا۔ آپ رو رہے تھے یا (راوی نے) کہا: آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۲۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ؛ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ :((قَدْ قُضِيَ؟)) فَقَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَبَكَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ : ((أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا)) وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ ((أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).صحیح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو انھیں غشی کی حالت میں پایا۔ پس آپ ﷺ نے (سوالیہ انداز میں) فرمایا: فوت ہوگئے ہیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول! تو نبی کریم ﷺ رو پڑے۔ جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا رونا دیکھا تو لوگ (بھی) رونے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا' لیکن اس کے ساتھ عذاب دیتا ہے۔ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا: یا رحم فرماتا ہے۔ یقیناً میت پر ان کے گھر والوں کے رونے (پیٹنے پٹانے) کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (بشرطیکہ وہ (مرنے والا) اس پیٹنے پٹانے پر راضی ہو)

(۲۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ :

---

(۲۷۰) **ضعيف**، أخرجه الترمذي في الشمائل:۳۲۵ والسنن: ۹۸۹، وللحديث شواهد ضيفة عند البزار وأبي نعيم في الحلية (۱/۱۰۵) وغيرهما. [السنة : ۱٤۷۰]

(۲۷۱) صحيح البخاري، الجنائز باب البكاء عند المريض: ۱۳۰٤، مسلم: ۹۲٤. [السنة : ۱۵۲۹]

(۲۷۲) صحيح مسلم، الجنائز باب استئذان النبي ﷺ ربه في زيارة قبر أمه: ۹۷٦ . [السنة: ۱۵۵٤]

((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا، فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا، فَأَذِنَ لِي، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) .صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ ﷺ خود (بھی) روئے اور دوسروں کو بھی رلایا جو آپ ﷺ کے پاس تھے۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی اور (پھر) میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس (رب) نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔ پس قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

(۲۷۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : شَهِدْنَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؛ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ : ((هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟)) فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَنَا ، قَالَ :((فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا)) فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے جنازے میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص (بھی) ہے جو رات اپنے گھر والوں (بیوی) کے پاس نہ گیا ہو؟ (جماع نہ کیا ہو؟) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم اس کی قبر میں اترو'' پھر وہ اس کی قبر میں اترے (اور آپ کی بیٹی کو قبر میں اتارا)۔

(۲۷٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ؛ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ : ((أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ؛ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ (بن حارثہ) جعفر رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب، طیار) اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ان کی اطلاع آنے سے پہلے لوگوں کو دے دی پھر فرمایا: ''زید نے جھنڈا لیا پھر وہ شہید ہوگئے پھر ابن رواحہ نے اسے پکڑا تو وہ بھی شہید ہوگئے'' آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے (پھر فرمایا) ''جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن

(۲۷۳) صحيح البخاري، الجنائز باب من يدخل قبر المرأة : ۱۳٤۲ .

(۲۷٤) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة مؤتة من أرض الشام: ٤۲٦۲ .

ولید) نے لیا حتیٰ کہ اللہ نے انھیں فتح عطا فرما دی۔

(٢٧٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ ؛ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَزِيْنًا يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صِيْرِ الْبَابِ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر (آپ ﷺ کے پاس بذریعہ وحی) آئی تو رسول اللہ ﷺ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے چہرے سے غم پہچانا جارہا تھا۔ میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔

(٢٧٦) عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ : لَمَّا أُصِيْبَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَلَمَّا رَأَتْهُ ابْنَتُهٗ جَهِشَتْ فِيْ وَجْهِهٖ، فَانْتَحَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((هٰذَا شَوْقُ الْحَبِيْبِ إِلٰى حَبِيْبِهٖ)) .

سیدنا خالد بن سلمہ المخزومی (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ جب زید بن حارثہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ جب زید کی بیٹی نے آپ کو دیکھا تو روتے ہوئے فریاد کی تو رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ روئے۔ آپ کے بعض صحابہ نے (بطور تعجب) کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حبیب کا اپنے حبیب کی طرف شوق ہے۔

(٢٧٧) عَنْ عَائِشَةَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ وَجْدُهٗ أَكْثَرَ مَسَّ لِحْيَتِهٖ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بہت زیادہ پریشان (یا بیمار) ہوتے تو اپنی داڑھی پر بکثرت ہاتھ پھیرتے۔

(٢٧٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ! قَالَ :((نَعَمْ)) فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ

---

(٢٧٥) صحيح، أخرجه البخاري ٤٢٦٣ وغيره ومسلم: ٩٣٥ من حديث يحي بن سعيد الأنصاري به .
[السنة : ١٥٣١]

(٢٧٦) ضعيف لإرساله، أبوالشيخ ص ٩١ خالد بن سلمة تابعي فروايته منقطعة وله سند آخر ضعيف عند ابن سعد (٤٧/٣) فيه خالد بن شمير : تابعي وأرسل .

(٢٧٧) ضعيف، أبوالشيخ ص ٧١، عبدالرحمٰن بن عبيدالله الكلبي : لم أعرفه، وللحديث شواهد ضعيفة انظر الضعيفة للألباني (٧٠٧)

(٢٧٨) صحيح البخاري، فضائل القرآن باب قول المقري حسبك : ٥٠٥٠، وعلقه البغوي في شرح السنة : ١٢٢٠، مسلم : ٢٤٧، ٢٤٨ .

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ : حَسْبُكَ الْآنَ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے (قرآن) پڑھ کر سناؤ'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کو سناؤں جبکہ آپ ﷺ پر (قرآن) نازل کیا گیا! آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، تو میں نے سورۃ النساء پڑھی' حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ (سورة النسآء: ٤١)

''اُس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان (گواہوں) پر گواہ بنا کر پیش کریں گے''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(٢٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ﷺ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ .

سیدنا عبداللہ الشخیر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ رونے کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے ایک ہانڈی کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(٢٨٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : انْكَسَفَ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَامَ يُصَلِّي حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهُ؛ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي؛ وَيَقُولُ : ((رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ؟)) فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک دن سورج میں گہن لگا۔ آپ

---

(٢٧٩) إسناده صحيح، الترمذي في الشمائل : ٣٢١، أبوداود: ٩٠٤ من حديث حماد بن سلمة به .

(٢٨٠) حسن، الترمذي في الشمائل: ٣٢٣، أبوداود : ١١٩٤ من حديث عطاء بن السائب به .

ﷺ نے اٹھ کر نماز پڑھنی شروع کر دی (پھر لمبا رکوع کیا) حتیٰ کہ آپ ﷺ (رکوع سے) سر نہیں اٹھا رہے تھے۔ پھر جب سر اٹھایا تو (طول قیام کی وجہ سے) سجدہ نہیں کر رہے تھے پھر جب سجدہ کیا تو سر نہیں اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ بڑی شدت سے رو رہے تھے اور فرما رہے تھے:

اے میرے رب! کیا تو نے وعدہ نہیں کیا کہ تو انھیں میری موجودگی میں (بڑا) عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے رب! کیا تو نے وعدہ نہیں کیا کہ تو انھیں عذاب نہیں دے گا اور (اس حالت میں کہ) ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں؟ پھر جب آپ نے دو رکعتیں پڑھیں تو سورج روشن (اور صاف) ہوگیا۔ پس آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: سورج اور چاند' اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں پس جب انھیں گرہن لگے تو اللہ عزوجل کے ذکر (نماز) کی طرف جلدی کرو۔

(۲۸۱) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ؛ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ؛ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ :((اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ آتِنِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ . فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَّرَائِهِ)) وَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُلَكَ مَا وَعَدَكَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴾ فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُوزُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُوْمُ، إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ، فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ، كَضَرْبَةِ السَّوْطِ؛ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ : صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ . فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ . قَالَ : أَبُوزُمَيْلٍ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ

(۲۸۱) صحیح مسلم ، الجهاد باب الإمداد بالملائكة في غزوة بدر: ۱۷۶۳ .

الْأُسَارٰی؟ فَقَالَ أَبُوبَکْرٍ: یَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِیْرَةِ أَرٰی أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْیَةً؛ فَیَکُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَی الْکُفَّارِ؛ فَعَسَی اللّٰهُ أَنْ یَهْدِیَهُمْ لِلْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَرٰی یَاابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَرَی الَّذِي رَای أَبُوبَکْرٍ، وَلٰکِنِّي أَرٰی أَنْ تُمَکِّنَنَا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَکِّنَ عَلِیًّا مِنْ عَقِیْلٍ فَیَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَکِّنِّي مِنْ فُلَانٍ ـ نَسِیْبًا لِعُمَرَ ـ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْکُفْرِ وَصَنَادِیْدُهَا، وَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُوبَکْرٍ، وَلَمْ یَهْوَ مَا قُلْتُ . فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَکْرٍ قَاعِدَیْنِ یَبْکِیَانِ، قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْکِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ؟ فَإِنْ وَجَدْتُّ بُکَاءً بَکَیْتُ، وَإِنْ لَّمْ أَجِدْ بُکَاءً؛ تَبَاکَیْتُ لِبُکَائِکُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْکِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ـ شَجَرَةٍ قَرِیْبَةٍ مِّنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ـ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ أَنْ یَّکُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ﴾ إِلٰی قَوْلِهٖ: ﴿فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ﴾ فَأَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِیْمَةَ لَهُمْ .صحیح

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بدر کے دن، رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی طرف دیکھا۔ وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ تین سو انیس آدمی تھے تو نبی کریم ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلا کے اپنے رب سے دعا مانگنی شروع کی۔ ''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر، اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے، عطا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو (پھر) زمین میں تیری عبادت نہیں ہوگی''۔

آپ ہاتھ اٹھا کر، قبلہ رخ ہو کر اللہ سے گڑگڑا کر دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو انھوں نے آ کر چادر دوبارہ آپ ﷺ کے کندھوں پر ڈال دی۔ اور کہا: ''اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ کا اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کرنا کافی ہے۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ وعدہ پورا کرے گا''۔

پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ ﴾

''جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کی کہ میں تمھاری مدد ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ کروں گا جو پے در پے (نازل) ہوں گے''۔

پھر اللہ نے آپ کی مدد فرشتوں کے ساتھ فرمائی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن مسلمان آدمی' مشرکوں میں سے کسی آدمی کے پیچھے (مارنے کے لیے) دوڑتا تو اپنے اوپر کوڑے کی آواز سنتا اور ایک گھڑ سوار کہہ رہا ہوتا: ''حیزوم آگے آؤ'' وہ جب اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھتا تو اسے (زمین پر) گرا ہوا پاتا۔ اس مشرک کا چہرہ اور ناک اس کوڑے کی ضرب سے پھٹ چکا ہوتا۔ بہت سے اس طرح ڈھیر ہوگئے (اور اس بات کو کئی لوگوں نے دیکھا) تو ایک انصاری نے آکر رسول اللہ ﷺ کو یہ سارا واقعہ بتایا۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے (جو اللہ نے نازل فرمائی ہے) اس دن مسلمانوں نے ستر مشرکین قتل کیے اور ستر کو قیدی بنا لیا۔ پھر جب قیدی بنالیے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمھارا ان قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! وہ ہمارے خاندان کے اور چچازاد ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں۔ تو ہمیں کافروں پر قوت حاصل ہوجائے گی۔ پھر ہوسکتا ہے کہ اللہ انھیں اسلام کی ہدایت نصیب فرمادے۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! تمھارا کیا خیال ہے؟ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا: نہیں، یارسول اللہ ﷺ' اللہ! کی قسم، میری رائے ابوبکر والی رائے نہیں ہے' لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ انھیں ہمارے حوالے کردیں تاکہ ہم ان کی گردنیں ماردیں۔ عقیل کو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیں تاکہ وہ اس کی گردن کاٹ دیں اور میرا فلاں رشتہ دار میرے حوالے کریں تاکہ میں اس کی گردن ماردوں' کیونکہ یہ لوگ کفر کے سرداروں اور بڑوں میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے میری رائے کے بجائے ابوبکر کی رائے اختیار کی۔ دوسرے دن جب میں آیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیں کہ آپ اور آپ کا ساتھی کس چیز کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ اگر رونے کی چیز ہو تو میں بھی روؤں اور اگر رو نہ سکوں تو رونے کی صورت ہی بنالوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ (اللہ کی طرف) سے مجھے ان لوگوں پر عذاب کی دھمکی ملی جنھوں نے قیدیوں کے بدلے فدیہ قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ دھمکی اس قریب والے درخت سے بھی زیادہ قریب تھی۔ پھر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ ﴾

''کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں کافروں کو نیست

ونابود نہ کردے''۔ سے لے کر

﴿ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ﴾ (سورۃ الانفال: ٦٧-٦٩)

''پس تم نے جو مال غنیمت لیا ہے اسے حلال اور طیب سمجھ کر کھاؤ''۔ تک پھر اللہ نے ان کے لیے مال غنیمت حلال فرمایا۔

(۲۸۲) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ، قَالَ :((شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا)).

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول آپ بوڑھے ہوگئے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں (الانفطار، الواقعہ، المرسلات اور عم یتساءلون) نے بوڑھا کردیا ہے''۔

رب کی خاطر غضب پیغمبر ﷺ

(۲۸۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ : ((إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا)). صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انھیں جب حکم دیتے تو ان اعمال کا حکم دیتے جن (کے بجالانے) کی وہ طاقت رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کی طرح نہیں ہیں۔ یقیناً اللہ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے تو) معاف کردیے ہیں''۔ تو آپ ﷺ غصے ہوجاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک سے غصہ کا اظہار ہوتا پھر فرماتے: ''میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اسے جاننے والا ہوں۔

(۲۸٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : هَجَّرْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، قَالَ : فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ

---

(۲۸۲) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ٤٢ وللحديث شواهد .

(۲۸۳) صحيح البخاري، الإيمان باب قول النبي ﷺ أنا أعلمكم بالله : ٢٥ .

(۲۸٤) صحيح مسلم، العلم : ٢٦٦٦ .

الْغَضَبُ، فَقَالَ : ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)) .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جن میں ایک آیت کے (سمجھنے کے) بارے میں اختلاف ہوگیا تھا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ کے چہرے سے غضب (وغصہ) معلوم ہورہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ' صرف (اللہ کی) کتاب میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے ہیں''۔

(۲۸۵) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَحْفَوْهُ فِي الْمَسْأَلَةِ فَغَضِبَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ : ((لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ)) ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَّشِمَالًا؛ فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ : ((حُذَافَةُ)) ثُمَّ أَنْشَأَ (عُمَرُ) فَقَالَ : رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ)). صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے حتیٰ کہ پوچھ پوچھ کر آپ کو سخت تنگ کیا تو آپ غصے ہوگئے پھر منبر پر چڑھ کر فرمایا: ''آج تم جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں بتادوں گا۔''

میں دائیں اور بائیں دیکھ رہا تھا ہر آدمی اپنا سر اپنے کپڑے میں چھپائے رو رہا تھا۔ ایک آدمی جب لوگوں سے جھگڑا کرتا تھا (تو) اسے اس کے والد کی طرف منسوب نہ کیا جاتا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حذافہ۔ پھر آپ اپنی بات فرمانے لگے تو (عمر) نے کہا: ہم اللہ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں اور ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح خیر وشر کو نہیں دیکھا۔ مجھے جنت اور جہنم کی تصویر دکھائی گئی حتیٰ کہ میں نے انھیں دیوار کے پیچھے سے دیکھ لیا۔

---

(۲۸۵) صحيح البخاري، الدعوات باب التعوذ من الفتن : ٦٣٦٢ .

(۲۸۶) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ ؓ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ)). صحيح

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم، میں فلاں آدمی کی وجہ سے فجر کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں' کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھتا ہے تو میں نے اس دن سے زیادہ' آپ ﷺ کو وعظ میں غضبناک ہوتے نہیں دیکھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایسے لوگ ہیں جو نفرت پھیلاتے ہیں جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے' کیونکہ لوگوں میں کمزور' بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۲۸۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَضِبَ احْمَرَّ وَجْهُهُ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غصہ میں ہوتے تو آپ کا چہرہ سرخ ہوجاتا تھا۔

(۲۸۸) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُوِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ فِي قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْتَحْتَ قَدَمِهِ)) . قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَقَالَ :((أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا)). صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) تھوک دیکھا تو آپ کو انتہائی برا لگا حتیٰ کہ اس (غصے) کا اثر آپ ﷺ کے چہرے سے نظر آنے لگا۔ آپ اٹھے اور اسے اپنے ہاتھ (کی چھڑی) سے صاف کر کے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے یا اس کے اور قبلے کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی بھی قبلے کی طرف نہ تھوکے' لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوکے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ لیا اس میں تھوکا۔ اسے اوپر نیچے لپیٹا اور فرمایا: یا اس طرح کرے۔

---

(۲۸۶) صحيح البخاري، الأذان باب تخفيف الإمام في القيام : ۷۰۲، مسلم:٤٦٦. [السنة: ٨٤٤]

(۲۸۷) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ٦٩ وللحديث شواهد عند البخاري(٩١) ومسلم وغيرهما .

(۲۸۸) صحيح البخاري:٤٠٥، الصلوٰة، حك البزاق باليد من المسجد، من حديث إسماعيل بن جعفر به. [السنة : ٤٩١]

(۲۸۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ : احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجْرَةً، فَكَانَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا، فَرَآهُ رِجَالٌ فَصَلُّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، وَكَانُوْا يَأْتُوْنَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِيْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : فَتَنَحْنَحُوْا، وَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ، وَحَصَبُوْا بَابَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ : ((أَيُّهَا النَّاسُ، مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنْ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ . عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ؛ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ)). صحیح

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں قیام اللیل کے لیے) ایک حجرہ بنایا۔ پھر آپ رات کو (اپنے گھر سے) نکل کر وہاں نماز پڑھتے۔ لوگوں نے آپ کو دیکھا تو انھوں نے (بھی) آپ کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی اور لوگ ہر رات آتے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ جب باہر تشریف نہ لائے تو لوگوں نے کھنکارنا' اونچی آوازیں دینا اور آپ ﷺ کے گھر کو کنکریوں سے کھٹکھٹانا شروع کر دیا تو آپ غصے کے ساتھ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تمھاری یہ حرکتیں جاری تھیں کہ مجھے گمان ہوا یہ قیام اللیل تم پر فرض نہ ہو جائے۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھو' کیونکہ آدمی کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز گھر میں ہوتی ہے۔

(۲۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ، قَالَ : غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُوْلِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ؛ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى أَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَلَمَّا بَلَغَنِيْ أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا؛ حَضَرَنِيْ هَمِّيْ وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُوْلُ : بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِنْ أَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا؛ رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ عَنِّيْ لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ

(۲۸۹) صحیح، أخرجه أبوعوانة في مستخرجه(۲/۲۹٤)البخاري، الأدب:۶۱۱۳، مسلم،صلاة المسافرين: ۷۸۱ من حديث عبدالله بن سعيد بن أبي هند به . [السنة : ۹۹٤]

(۲۹۰) صحیح البخاري، المغازي باب حديث كعب بن مالك: ٤٤۱۸، مسلم، التوبة باب حديث توبة كعب بن مالك : ۲۷۶۹ . [السنة : ۱۰۸]

صِدْقَهُ . وَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ، وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَ بَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ : ((تَعَالَ)) فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ : ((مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ؟)) فَقُلْتُ : بَلٰى، إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا؛ لَرَأَيْتَ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ[إِنْ] حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي؛ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ؛ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ، لَا وَاللّٰهِ، مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ)) فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ : هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ، فَذَكَرُوْا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ؛ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ . فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، وَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُوْلُ فِي نَفْسِي : هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا عَلَى الْحَالِ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ : يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا، وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ

الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَ نِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ فَبَشَّرَنِيْ؛ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِيْ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ؛ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ: أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ، قُلْتُ : أَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ؟ قَالَ :((لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ .صحيح

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا اپنا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ آپ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور سائے پک گئے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان' سامان جہاد تیار کر رہے تھے میں بھی آپ کے ساتھ نکلنے کے لیے آج کل کرتا رہا۔ پھر لوٹ آتا اور کچھ نہ کرتا (میری) یہی حالت رہی حتیٰ کہ وہ جلدی جلدی جہاد کے لیے چلے گئے۔ پھر جب مجھے پتا چلا کہ (مجاہدین کا) قافلہ چلا گیا ہے تو مجھے غم نے آلیا۔ میں جھوٹ موٹ کے وہ طریقے (اور بہانے) سوچنے لگا جن کے ذریعے کل میں آپ ﷺ کے غصے سے بچ سکتا تھا۔ میں نے اپنے گھر کے سمجھداروں سے بھی مشورہ کیا۔ پھر جب مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ آ رہے ہیں تو باطل بہانے مجھ سے دور ہو گئے اور میں نے جان لیا کہ میں جھوٹ بول کر آپ کو دھوکا نہیں دے سکوں گا۔ میں نے سچ بولنے کا ارادہ کرلیا۔

پھر صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ جب آپ ﷺ (لمبے) سفر سے تشریف لاتے تو مسجد جا کر پہلے دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے۔ جب آپ نے ایسا کیا تو (جہاد سے) پیچھے رہنے والے آ گئے اور قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے عذروں (اور بہانوں) کو سب کے سامنے قبول کرلیا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔

آپ ﷺ نے ان کے دلی بھیدوں کو اللہ کے حوالے کیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے غصے سے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: ادھر آؤ۔ میں چلتے ہوئے آیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھیں کس چیز نے (جہاد سے) پیچھے رکھا ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟

میں نے کہا: جی ہاں، (خریدی تھی) یقیناً اگر میں آپ کے علاوہ کسی اور کے سامنے ہوتا تو بہانے کے

ذریعے سے اپنے کو آپ کے غصے سے بچا لیتا۔ مجھے بحث ومباحثہ کی قوت بھی عطا کی گئی ہے' لیکن اللہ کی قسم، میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے آج جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو اللہ آپ کو ضرور مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں نے آپ کو سچی بات بتائی تو آپ ناراض ہوں گے اور میں اللہ کی مغفرت کا امیدوار رہوں گا۔

اللہ کی قسم' میرا کوئی عذر نہیں ہے۔ میں آپ کے جانے کے بعد بھی قوی اور آسان رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس نے سچ بولا ہے: اٹھو حتیٰ کہ اللہ تمھارے بارے میں فیصلہ کر دے۔ پھر میں اٹھا تو کہا: کیا کسی اور کا معاملہ بھی میرے جیسا ہے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ' دو نیک بدری صحابیوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات چیت کرنے سے لوگوں کو منع کر دیا تو لوگ ہم سے دور ہو گئے۔ وہ ایسے بدل گئے کہ مجھے زمین اجنبی نظر آنے لگی۔ یہ تو وہ زمین نہیں تھی جسے میں پہچانتا تھا۔ ہم اسی طرح پچاس (دن) راتیں رہے۔ میرے دونوں ساتھی سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھ کر روتے رہے۔ میں لوگوں میں مضبوط اور جوان تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں پھرتا تھا۔ میرے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا۔

میں مسجد میں نماز کے بعد' رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر سلام کہتا۔ پھر اپنے دل میں کہتا کہ کیا آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھتا۔ میں چھپی نظروں سے آپ کو دیکھتا۔ جب میں نماز پڑھنے لگتا تو آپ مجھے دیکھتے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ اپنا چہرہ پھیر لیتے تھے۔ پوری پچاس راتیں گزر گئیں میں اپنے گھروں میں سے ایک گھر پر اس حال میں موجود تھا جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے۔

مجھ پر اپنی جان اور زمین اپنی وسعتوں کے ساتھ تنگ ہو چکی تھی کہ میں نے سلع کے پہاڑ پر سے ایک اونچی آواز سنی: اے کعب بن مالک! خوش خبری ہو تو میں سجدے میں گر پڑا اور جان لیا کہ میری مصیبت دور ہو چکی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو اس کا اعلان کیا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

لوگ مجھے خوش خبریاں دے رہے تھے۔ ایک آدمی گھوڑے پر میرے پاس آیا۔ اسلم قبیلے کے ایک آدمی نے پہاڑ پر سے آواز دی۔ اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی جس شخص نے مجھے خوش خبری دی تھی

جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسے دے دیئے میں ان دنوں صرف انھی دو کپڑوں کا مالک تھا۔ پھر خود مانگ کر دو کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد گیا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کے اردگرد لوگ تھے۔ پھر جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ کے چہرے سے سرور اُمڈ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے تم پیدا ہوئے ہو بہترین دن کی خوش خبری ہو۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ خوش خبری آپ کی اپنی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ فرمایا: (صرف) میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا جسے ہم پہچان لیتے تھے۔

(۲۹۱) قَالَ عَبدِاللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفٰى : دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَومَ الأَحزَابِ عَلَى المُشرِكِينَ، فَقَالَ :((اَللّٰهُمَّ مُنزِلَ الكِتَابِ سَرِيعَ الحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهزِمِ الأَحزَابَ، اهزِمهُم وَزَلزِلهُم)). صحيح

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ جنگ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے اے اللہ احزاب (کافروں کی پارٹیوں) کو شکست دے انھیں شکست دے اور (خوب) ہلا ڈال۔

(۲۹۲) عَن زَيدِ بنِ خَالِدٍ ﷺ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ :((عَرِّفهَا سَنَةً ثُمَّ اعرِف وِكَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ استَنفِق بِهَا فَإِن جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيهِ)) فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ : ((خُذهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ، أَو لِأَخِيكَ، أَو لِلذِّئبِ)) قَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ : فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احمَرَّت وَجنَتَاهُ، أَوِ احمَرَّ وَجهُهُ، ثُمَّ قَالَ :((مَالَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلقَاهَا رَبُّهَا)). صحيح

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (وہ گم شدہ چیز جو کسی آدمی کو مل جائے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے ایک سال تک لوگوں کو بتاتے رہو۔

(۲۹۱) صحيح البخاري، الجهاد باب الدعاء على المشركين بالهزيمة: ۲۹۳۳، مسلم، الجهاد (باب استحباب الدعاء بالنصر لقاء العدو، قبل ح ۱۷٤۳).[السنة : ۱۳۵۳]

(۲۹۲) صحيح البخاري، اللقطة باب إذا جاء صاحب اللقطة: ۲٤۳٦ مسلم، اللقطة: ۱۷۲۲ .

پھر اس تھیلی اور اس کا منہ پہچان کر اس مال کو خرچ کرلو۔ پس اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کسی کو گم شدہ بھیڑ مل جائے تو آپ نے فرمایا: اسے لے لو وہ تمھاری ہے یا تمھارے بھائی کی ہے یا پھر اسے بھیڑیا لے (کر کھا جائے) گا۔

اس آدمی نے کہا: اگر اونٹ مل جائے تو؟ (زید نے) کہا: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کی کیا پڑی ہے؟ اس کے پاؤں اور پانی تو اس کے پاس ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اسے لے لے۔ (گم شدہ اونٹ کو نہ پکڑو)

(۲۹۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا. صحيح

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے۔ اس کا ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلا کر تین حصے کیے پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے دو غلام آزاد کر دیئے اور چار کو غلامی پر باقی رکھا اور اس آدمی کو (جس نے ان غلاموں کو باوجود مقروض ہونے کے آزاد کرنے کی کوشش کی تھی) بہت سختی سے ڈانٹا۔

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں

(۲۹۴) حَدَّثَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ: فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنِّيْ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ: أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ . وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ . صحيح

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: لوگ مجھے خوش خبریاں دے رہے تھے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جب سلام کیا تو آپ ﷺ نے خوشی سے چمکتے ہوئے

---

(۲۹۳) صحيح مسلم، الأيمان باب من أعتق شركا له في عبد: ١٦٦٨ .

(۲۹٤) صحيح البخاري، المغازي باب حديث كعب بن مالك: ٤٤١٨ و ٣٥٥٦، مسلم: ٢٧٦٩ كما تقدم: ٢٩٠ . [السنة: ١٠٨ مطولاً]

چہرے کے ساتھ فرمایا: تجھے خوش خبری ہو (آج کے) اس بہترین دن کی، جب سے تجھے تیری والدہ نے جنا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے تھے (کہ آپ ﷺ بہت خوش ہیں)۔

(۲۹۵) عَنْ عَائِشَةَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، قَالَتْ : وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَا فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ : وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ؛ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ؛ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ : فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ : يَا عَائِشَةُ! أَمَا (إِنَّ) اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَكِ وَأُنْزِلَ إِلَيْهِ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ﴾ .قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَالَ أَبُوأُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَأُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ فَرُفِعَ عَنْهُ؛ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ : أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! فَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ .صحيح

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے واقعۂ افک والی حدیث میں مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میری ماں اور باپ میرے پاس تھے اور میں ایک دن اور دو راتیں (مسلسل) روتی رہی۔ نہ میں سو سکی اور نہ میرے آنسو خشک ہوئے۔ حتیٰ کہ (بعض اوقات) مجھے گمان ہوتا کہ رونے کی وجہ سے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ میں رو رہی تھی۔ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں انصار کی ایک عورت نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ میں نے اسے اجازت دے دی، وہ بھی میرے ساتھ

(۲۹۵) صحيح البخاري، المغازي باب حديث الإفك: ٤١٤١ مسلم، التوبة : ٢٧٧٠ .

رونے بیٹھ گئی۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے۔ آپ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے جب سے وہ (جھوٹی) بات مشہور کردی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینے تک میرے بارے میں آپ ﷺ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے مجلس سے اٹھنے اور گھر والے کسی فرد کے (باہر) نکلنے سے پہلے آپ پر وحی نازل ہوگئی۔ آپ پر وحی کی شدت طاری ہوگئی حتیٰ کہ موتیوں کی طرح، آپ (کی پیشانی) پر نزول وحی کی سختی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ وہ سردیوں کا دن تھا۔ جب یہ حالت ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ نے سب سے پہلی بات یہ کہی کہ: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ نے تجھے بری قرار دیا ہے اور تیرے بارے میں:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ﴾ (سورة النور: ١١)

والی آیات نازل کی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر جس وقت یہ آیات نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے سر اٹھایا۔ میں آپ کے چہرے سے آپ کی خوشی دیکھ لیتی تھی۔ آپ ﷺ اپنی پیشانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے عائشہ! خوش خبری ہو یقیناً اللہ نے تیری برأت (آسمان سے) نازل فرمائی ہے۔

(٢٩٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ : أَيْ عَائِشَةُ ! أَلَمْ تَرَيْ إِلَى مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ، دَخَلَ فَرَاٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ (بہت زیادہ) خوش تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے مجزز مدلجی (قیافہ شناس آدمی) کا پتا نہیں، اس نے آ کر اسامہ (اور ان کے والد) زید کو دیکھا ہے دونوں ایک کمبل میں لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے سر چھپے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ اس (قیافہ شناس) نے کہا: یہ (چاروں) پاؤں ایک دوسرے سے ہیں یعنی یہ باپ بیٹا ہیں۔

(٢٩٧) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ : لَانَقُوْلُ كَمَا

---

(٢٩٦) صحيح البخاري، الفرائض باب القائف:٦٧٧١ مسلم، الرضاع باب العمل بإلحاق القائف: ١٤٥٩ .[السنة : ٢٣٨١]

(٢٩٧) صحيح البخاري، المغازي باب قول الله إذ تستغيثون ربكم إلخ :٣٩٥٢ .

قَالَ قَوْمُ مُوْسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ، وَلٰكِنْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے مقداد بن اسود کا ایک ایسا عمل دیکھا ہے جس کی سعادت اگر مجھے نصیب ہوتی تو میرے نزدیک یہ (انتہائی) پسندیدہ ہے۔ اور نصیب نہ ہونا مجھے ناپسند ہے۔ وہ (مقداد رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ مشرکوں کے لئے بددعا فرما رہے تھے تو (مقداد رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم (آپ ﷺ سے) اس طرح (ہرگز) نہیں کہیں گے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم (یہودیوں) نے ان سے کہا تھا: ''تم اور تمھارا رب جائیں (اور جنگ کریں ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں)'' بلکہ ہم آپ کے دائیں لڑیں گے، بائیں لڑیں گے، آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے، تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خوش ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ چمکنے لگا تھا۔

(۲۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ رِضَاءُهُ وَغَضَبُهُ بِوَجْهِهِ، كَانَ إِذَا رَضِيَ فَكَأَنَّمَا مُلَاحِكُ الْجُدُرِ وَجْهُهُ، وَإِذَا غَضِبَ خُسِفَ لَوْنُهُ وَاسْوَدَّ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَكَمِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ : هِيَ الْمِرْآةُ تُوْضَعُ فِي الشَّمْسِ فَيُرٰى ضَوْءُهَا عَلَى الْجِدَارِ، يَعْنِي قَوْلَهُ مُلَاحِكُ الْجُدُرِ، وَيُرْوٰى يُلَاحِكُ الْجُدُرَ وَجْهُهُ، وَالْمُلَاحَكَةُ يُرِيْدُ يُرَى الْجُدُرُ فِيْ وَجْهِهِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی رضامندی اور ناراضی آپ ﷺ کے چہرے سے معلوم ہو جاتی تھی۔ جب آپ خوش ہوتے تو گویا آپ کے (چمکتے) چہرے پر دیوار نظر آنے لگتی تھی اور جب غصہ ہوتے تو آپ کا رنگ فق ہو کر سیاہ ہو جاتا تھا۔

ابوالحکم اللیثی نے ملاحک الجدر کی تشریح میں کہا: یہ شیشہ ہے جسے دھوپ میں رکھا جاتا ہے تو اس کی چمک دیوار پر نظر آنے لگتی ہے۔

(۲۹۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ .صحيح

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس طرح) کھل کھلا کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ

---

(۲۹۸) موضوع، أبو الشيخ ص ٦٧، يزيد بن عياض كذاب مشهور .

(۲۹۹) صحيح البخاري، الأدب باب التبسم والضحك: ٦٠٩٢ مسلم: ٨٩٩ . [السنة : ٣٧٠١]

آپ ﷺ کا حلق نظر آنے لگے۔ آپ تو صرف تبسم فرماتے تھے۔

(۳۰۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷺ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا۔

(۳۰۱) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مِزَاحًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْهُ، وَإِنْ كَانَ لَيَسْنُوْا أَهْلَ الصَّبِيِّ إِلٰى مِزَاحِهِ .

سیدنا عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکرانے اور مزاح کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اگرچہ بچوں والے (اپنے بچے لاکر) آپ ﷺ کے مزاح (سننے) کے لیے منتظر رہتے تھے۔

(۳۰۲) عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ : مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ؛ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)). صحيح

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا' نبی کریم ﷺ نے مجھے (اپنے پاس آنے سے) نہیں روکا۔ جب بھی آپ ﷺ مجھے دیکھتے تو میرے لیے تبسم فرماتے۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑوں پر ثابت بیٹھا نہیں رہ سکتا تو آپ نے (پیار سے) اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ اس کو (گھوڑوں پر) ثابت رکھ اور ہادی ومہدی بنا دے۔

(۳۰۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ؟)) قَالَتْ : اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّيْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهُ.

---

(۳۰۰) حسن، الترمذي: ۳٦٤١ والشمائل: ۲۲٦ وللحديث شواهد . [السنة : ۳۷۰۲]

(۳۰۱) حسن، أبوالشيخ ص ۸۵ الترمذي: ۳٦٤١ من حديث ابن لهيعة به .

(۳۰۲) صحيح البخاري، الجهاد باب من لا يثبت على الخيل: ۳۰۳۵، ۳۰۳٦' مسلم، فضائل الصحابة باب فضائل جرير بن عبدالله البجلي :۲٤۷۵ .[السنة : ۳۳٤۹]

(۳۰۳) صحيح مسلم' الجهاد باب غزو النساء مع الرجال : ۱۸۰۹ .

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ ، انْهَزَمُوْابِكَ، فَقَالَ :((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَأَحْسَنَ)).صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے جنگ حنین والے دن' خنجر پکڑا (ہوا) تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ خنجر کیا (اور کیوں) ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ اس لیے پکڑا ہے کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے نزدیک آیا تو اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔

رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ (ام سلیم نے) کہا: یارسول اللہ! ہمارے بعد طلقاء (مکہ کے نئے مسلمانوں) کو قتل کرادیں' کیونکہ وہ آپ سے (پیٹھ پھیر کر) بھاگ گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! یقیناً اللہ نے کافی اور اچھا (فیصلہ) کیا ہے۔

(۳۰۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَالَ : كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ فَيَتَحَدَّثُوْنَ وَيَأْخُذُوْنَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ إِذَا ضَحِكُوْا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .صحيح

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھتے تو سورج کے طلوع ہونے تک (وہیں مسجد میں) بیٹھے رہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ کر جاہلیت وغیرہ کی باتیں کرتے رہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنستے تو نبی کریم ﷺ (صرف) تبسم فرماتے تھے۔

(۳۰۵) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) قَالَ : فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ لَهُ نَصْلٌ، فَأُصِيْبَ جَنْبُهُ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى نَوَاجِذِهِ.صحيح

سیدنا سعد (ابن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احد کے دن' ان کے لیے اپنے ماں باپ کا اکٹھا ذکر کیا تھا۔ مشرکین کے ایک آدمی نے مسلمانوں کو جلا رکھا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں (اسے تیر) مارو'' میں نے اس کے لیے تیر نکالا جس کا پھل

---

(۳۰۴) صحيح' أخرجه علي بن الجعد في مسنده (۲٦٥۹، ۲٦٦۱) مسلم، الفضائل باب تبسمه ﷺ وحسن عشرته : ۲۳۲۲ من حديث أبي خيثمة به. [السنة : ۷۰۹]

(۳۰۵) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب فضا سعد بن أبي وقاص : ۲٤۱۲ .

نہیں تھا۔ وہ اس کے پہلو پر لگا تو وہ گر پڑا اور اس کی شرمگاہ ننگی ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ ﷺ کے دانت نظر آنے لگے۔

(۳۰۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا ؓ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ : ((بِسْمِ اللّٰهِ)) ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ، ثُمَّ قَالَ : ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾ ثُمَّ قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) ثُمَّ ضَحِكَ . فَقُلْتُ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي يَعْلَمُ أَنَّ الذُّنُوْبَ لَا يَغْفِرُ (هَا) أَحَدٌ غَيْرِي)) .

سیدنا علی بن ربیعہ رحمہ اللہ (تابعی) بیان کرتے ہیں میں کہ نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا۔ پس جب انھوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا: بسم اللہ پھر جب اس کی پیٹھ پر سیدھے بیٹھے تو کہا: الحمد للہ، پھر فرمایا:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ .(سورۃ الزخرف:۱۳، ۱۴)

پھر تین تین بار فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ پھر فرمایا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ .

پھر آپ رضی اللہ عنہ ہنسے' میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کس چیز سے ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا پھر آپ ﷺ ہنسے تھے۔

میں نے کہا تھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کس چیز سے ہنسے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي کہتا ہے تو رب اس سے خوش ہوتا ہے (اور کہتا ہے) میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔

(۳۰۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّائِفَ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا

---

(۳۰٦) صحيح' أخرجه الترمذي:٣٤٤٦ وفي الشمائل: ٢٣٢، أبوإسحاق صرح بالسماع وأعل بما لا يقدح. [السنة : ١٣٤٣]

(۳۰۷) صحيح البخاري، المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان: ٤٣٢٥ مسلم، المغازي الجهاد باب غزوة الطائف : ١٧٧٨ .

قَالَ :((إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ، فَقَالَ : ((اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ)) فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ :((إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ . صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف (والوں) کا محاصرہ کیا تو وہاں سے کچھ حاصل نہ ہوسکا۔ آپ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ واپس چلیں گے'' تو یہ بات صحابہ کو گراں گزری۔ انھوں نے کہا: ہم اسے فتح کرنے کے بغیر چلے جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''کل جنگ کرو'' جب صبح کی تو انھیں نقصان پہنچا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے'' تو یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کو اچھی لگی پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

(۳۰۸) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ . يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ، وَيُخْبَأُ عَنْهُ كِبَارُهَا، فَيُقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا، فَيُقَالُ : أَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً، فَيَقُوْلُ : لِيْ ذُنُوْبٌ مَا أَرَاهَا هٰهُنَا)) قَالَ أَبُوْذَرٍّ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ . صحيح

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہونے والے پہلے آدمی اور جہنم سے نکلنے والے آخری آدمی کو جانتا ہوں۔ ایک آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا پھر کہا جائے گا اسے اس کے صغیرہ گناہ بتاؤ۔ اس کے کبیرہ گناہوں کو اس سے چھپا لیا جائے گا۔

اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں دن یہ اور وہ کام کیا تھا' وہ اقرار کرے گا' انکار نہیں کرے گا اور اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈرا ہوا ہوگا۔

پھر کہا جائے گا: ''اسے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی دے دو''

وہ کہے گا: میرے ایسے گناہ (بھی) ہیں جنھیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔ ابوذر نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت نظر آنے لگے۔

(۳۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ آخِرَ

---

(۳۰۸) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ۲۲۸ورواه مسلم: ۱۹۰والترمذي: ۲۵۹۶ من حديث الأعمش به وقال الترمذي : "حسن صحيح".

(۳۰۹) متفق عليه، أخرجه الترمذي: ۲۵۹۵ وفي الشمائل: ۲۳۱، البخاري: ۶۵۷۱ ومسلم: ۱۸۶ من حديث إبراهيم النخعي به .

أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، قَالَ: فَيَتَمَنَّى، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَهُ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟)) قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ (حَتّٰى) بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوزخیوں میں سے اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔

یہ آدمی گھسٹتے ہوئے نکلے گا۔ اس سے کہا جائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ جنت میں داخل ہوگا دیکھے گا کہ لوگوں نے (اپنے اپنے) مقامات حاصل کر رکھے ہیں۔ وہ واپس آ کر کہے گا: اے میرے رب! لوگوں نے تو (تمام) مقامات حاصل کر لیے ہیں (میرے لیے کچھ بھی نہیں بچا) کہا جائے گا: کیا تمھیں (دنیا کا) وہ زمانہ یاد ہے جس میں تم تھے؟

کہے گا: جی ہاں' کہا جائے گا خواہش کرو۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا تم نے جو خواہش کی ہے وہ تجھے عطا کر دی گئی اور وہ دُنیا جیسی دس گنا ہے۔ وہ کہے گا: آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں اور آپ بادشاہ ہیں؟ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

(۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، ((أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاءُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ)) فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الزَّرْعِ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باتیں کر رہے تھے آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی (بیٹھا) تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: جنتیوں میں سے ایک آدمی اپنے رب سے

---

(۳۱۰) صحيح البخاري، التوحيد باب كلام الرب مع أهل الجنة: ۷۵۱۹.

کھیتی باڑی کی اجازت مانگے گا۔ (اللہ اس سے) کہے گا: کیا تجھے وہ حاصل نہیں جو تو نے مانگا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، لیکن میں زراعت کرنا چاہتا ہوں۔ پس اس نے جلدی جلدی دانے بو دیے تو فوراً اس کی کھیتی تناور ہو کر لہرانے لگی۔ پھر کٹ گئی اور پہاڑوں جیسے ڈھیر بن گئے۔ اللہ کہے گا: اے آدم کے بیٹے لے تو، تجھے کوئی چیز سیراب نہیں کر سکتی۔

اعرابی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آدمی قریشی یا انصاری ہی ہوگا، کیونکہ یہ کھیتی باڑی کرنے والے لوگ ہیں ہم تو کھیتی باڑی کرنے والے نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

(۳۱۱) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ حُمَّى الْمَدِيْنَةِ وَانْتِقَالَهَا إِلَى مَهْيَعَةَ، وَنَضْحَكُ .ثُمَّ صِرْنَا إِلَى حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ وَمَسْأَلَتِهَا، فَافْتَتَحَ عَلَيْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ أَكْثَرْنَا، وَقَالَ : دَعْنَا مِنْ بَاطِلِكُمَا، قَالَتْ عَائِشَةُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنِّي لَأَمْزَحُ وَلَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا)).

سیدنا عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھا) تھا۔ ہم مدینے کے بخار اور اس کے مہیعہ (ایک جگہ کا نام) کی طرف منتقل ہو جانے کا تذکرہ کر رہے تھے اور (باہم) ہنس رہے تھے۔ پھر ہم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور اس کے سوال کا ذکر کیا۔ پھر ہمارے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو ہم نے بہت زیادہ باتیں کیں۔ انھوں نے کہا: اپنی یہ باطل باتیں چھوڑ دو، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میں مزاح کرتا ہوں اور میں حق (وسچ) کے سوا کوئی بات نہیں کرتا۔

(۳۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ :((لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مذاق (بھی) کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں حق کے سوا (کچھ نہیں) کہتا۔

(۳۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَدْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ فَيَبْهَشُ إِلَيْهِ .

---

(۳۱۱) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٨٥ الطبراني في الأوسط: ٦٧٦٠ من حديث هشام بن عمار به، فيه عبدالله بن يزيد البكري ذاهب .

(۳۱۲) **حسن**، الترمذي: ١٩٩٠ والشمائل: ٢٣٦ .

(۳۱۳) **سنده حسن**، أبوالشيخ ص ٣٨٦ . [السنة : ٣٦٠٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی زبان باہر نکالتے تھے۔ وہ بچے تھے، زبان مبارک کی سرخی دیکھ کر اسے پکڑنے کے لیے آپ اپنا ہاتھ بڑھا دیتے تھے۔

(۳۱٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْ اَبَاطَلْحَةَ كَثِيْرًا، قَالَ فَجَاءَهُ يَوْمًا وَقَدْ مَاتَ نُغَيْرٌ لِابْنِهِ فَوَجَدَهُ حَزِيْنًا، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَأَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَاأَبَاعُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بہت زیادہ تشریف لایا کرتے تھے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ ایک دن اس کے پاس آئے تو اس کے بیٹے کا (پالتو پرندہ) نغیر مر گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (لڑکے) کو غمگین پایا۔ گھر والوں سے پوچھا تو انھوں نے آپ کو (مردہ پرندے کے بارے میں) بتا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: اے ابوعمیر (تمھارا) نغیر کیا ہوا؟

(۳۱۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ لِيْ أَخٌ يُقَالُ لَهُ : أَبُوْعُمَيْرٍ، أَحْسِبُهُ قَالَ : فَطِيْمًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَآهُ قَالَ : ((أَبُوْعُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) (نُغَيْرٌ) كَانَ يَلْعَبُ بِهِ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی کو ابوعمیر کہا جاتا تھا۔ اس کا دودھ چھڑا دیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسے دیکھتے تو فرماتے (اے) ابوعمیر! (تیرا) نغیر کیا ہوا؟ نغیر (پرندے) کے ساتھ وہ کھیلتا تھا۔

(۳۱٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ)) فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی تو آپ نے فرمایا: میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کو اونٹنیاں جنم دیتی ہیں (بڑا اونٹ بھی آخر اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے)

---

(۳۱٤) صحيح، أخرجه النسائي فى الكبرىٰ: ١٠١٦٤ (عمل اليوم والليلة: ٣٣٢) من حديث علي بن حجر به .[السنة :٣٣٧٨]

(۳۱۵) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ٣٢ .

(۳۱٦) ضعيف، الترمذي: ١٩٩١ والشمائل: ٢٣٧ حميد الطويل مدلس وعنعن . [السنة : ٣٦٠٤]

(٣١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ :((يَاذَا الْأُذُنَيْنِ)) قَالَ أَبُوأُسَامَةَ : يَعْنِي يُمَازِحُهُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: یاذاالأذنین ''اے دو کانوں والے''۔

ابواسامہ (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ آپ ان سے مزاح فرمارہے تھے۔

(٣١٨) عَنْ أَبِي الْوَرْدِ قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ ، فَرَأَى رَجُلًا أَحْمَرَ، فَقَالَ : أَنْتَ أَبُوالْوَرْدِ، قَالَ جُبَارَةُ : مَازَحَهُ. هٰذَا ضَعِيفٌ وَجُبَارَةُ بْنُ مُغَلِّسٍ ضَعِيفٌ .

سیدنا ابوالورد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا (گویا) آپ ﷺ نے ایک سرخ انسان دیکھا (میرا رنگ سرخ تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ابوالورد (گلاب کے پھول والا) ہے۔

(٣١٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ، وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ)) قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيمًا، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ : أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلَ لَا يَأْلُو، مَاأَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ، فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((لٰكِنْ عِنْدَاللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ، وَلٰكِنْ عِنْدَاللّٰهِ أَنْتَ غَالٍ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی کا نام زاہر بن حرام تھا۔ وہ جنگل سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیۓ تحفے بھیجتا رہتا تھا۔ جب آپ مدینے (کے شہر) سے جنگل کی طرف نکلتے تو آپ بھی اسے تحفے وسامان دیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک زاہر ہمارا جنگل

---

(٣١٧) حسن، الترمذي:١٩٩٢وفي الشمائل: ٢٣٤ وله شاهد حسن عند الطبراني في الكبير ١/ ٢٤٠ ح٦٦٢ . [السنة : ٣٦٠٦]

(٣١٨) ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص ٨٧' ابن حبان في المجروحين (١/ ٢٢١) من حديث جبارة به وهو ضعيف جدًا متهم بالكذب. [السنة : ٣٦٠٧]

(٣١٩) إسناده صحيح،عبدالرزاق في المصنف: ١٩٦٨٨، ٢٠٥٥٩ وأحمد ١٦٦/٣، ٣٥٦، ٣٨٠.[السنة : ٣٦٠٤]

(والا) اور ہم اس کے شہر (والے) ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس سے محبت کرتے تھے۔ وہ (زاہر) تھوڑے بدشکل تھے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ (بازار میں) آئے اور زاہر اپنا سامان بیچ رہے تھے۔ نبی مکرم ﷺ نے پیچھے سے آ کر اس کو گود میں لے لیا۔ وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انھوں نے کہا: ''کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو'' جب مڑ کر دیکھا تو نبی ﷺ کو پایا جب پہچان لیا تو اپنی پیٹھ کو نبی ﷺ سے چمٹانے لگے۔ نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ غلام کو کون خریدتا ہے؟

زاہر نے کہا: یارسول اللہ! اس طرح تو آپ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے تو نبی ﷺ نے فرمایا: لیکن اللہ کے ہاں تم کم قیمت نہیں ہو بلکہ اللہ کے بندے تم انتہائی زیادہ قیمت والے ہو۔

(۳۲۰) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : أَتَتْ عَجُوزُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ :((يَاأُمَّ فُلَانٍ! إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوزٌ)) قَالَ : فَوَلَّتْ تَبْكِي، قَالَ :((أَخْبِرُوهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوزٌ، إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ : إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا)) .

سیدنا حسن (بصری رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بوڑھی عورت آئی تو اُس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے جنت میں داخل کرے تو آپ نے فرمایا: اے فلاں کی ماں۔! جنت میں بوڑھی داخل نہیں ہوگی۔ وہ واپس لوٹی اور رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بتاؤ کہ وہ بوڑھی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِنَّآ أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ۙ ﴾ (الواقعة: ۳۵، ۳۶)

''ہم ان عورتوں کو دوبارہ زندہ کریں گے اور انھیں کنواریاں بنا دیں گے''۔

(۳۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَآى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ :((أَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَاكَبِرَ سِنُّكِ)) فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ، قَالَتِ الْجَارِيَةُ : دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبُرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي قَرْنِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ

---

(۳۲۰) ضعیف، الترمذي في الشمائل: ۲۳۹ السند مرسل ومبارك بن فضالة عنعن وله شاهد ضعيف، انظر المشكاة: ۴۸۸۸ بتحقيقي.

(۳۲۱) صحیح مسلم، البر والصلة: ۲۶۰۳ .

مُسْتَعْجِلَةً تُلَوِّثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَالَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) فَقَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِيْ؟ قَالَ :((وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) قَالَتْ : زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَّا يَكْبُرَ سِنُّهَا، وَلَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا. قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ :((يَاأُمَّ سُلَيْمٍ، أَمَا تَعْلَمِيْنَ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ، أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّيْ)) فَقُلْتُ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِيْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَّجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا وَزَكٰوةً، وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے یتیم لڑکی کو دیکھا تو کہا: تو وہ لڑکی ہے جو بڑی ہوگئی (لیکن) تیری عمر بڑی نہ ہو۔ وہ یتیم لڑکی ام سلیم کے پاس روتی ہوئی گئی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بچی تجھے کیا ہوا ہے؟ لڑکی نے کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو۔ اب میری عمر کبھی زیادہ نہیں ہوگی ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنا دوپٹہ اوڑھتی ہوئی جلدی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تجھے کیا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بددعا کیا ہے اے ام سلیم! انھوں نے کہا: وہ کہتی ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی ہے کہ اس کی عمر بڑی نہ ہو اور اس کی سہیلیاں زیادہ نہ ہوں۔

نبی کریم ﷺ (یہ سن کر) ہنس پڑے پھر کہا: ام سلیم! کیا تجھے پتا نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط طے کی ہے۔ میں نے یہ شرط طے کی ہے کہ میں یقیناً بشر (انسان) ہوں جس طرح انسان راضی ہوتے ہیں میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس طرح انسان ناراض ہوتے ہیں مین بھی ناراض ہوجاتا ہوں۔ میں نے اپنی امت میں سے جس شخص کو ایسی بددعا دی ہے جس کا وہ مستحق نہیں ہے تو اللہ اسے اس کے لیے پاک کرنے والی اور رحمت بنادے اور ایسی قربت بنادے جس کے ساتھ وہ قیامت میں فائدہ اٹھائے۔

(۳۲۲) عَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ :((اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا))

---

(۳۲۲) حسن، أبوعوانة في مسنده القسم المفقود (۲۹/٦) الطبراني في الصغير(۱/۳۷،۱۳۸) والبيهقي (۳/۳٥٤) من حديث محمد بن حماد الطهراني به و رجاله موثقون كلهم وقال ابن كثير في البداية والنهاية (٦/٩٥) "وهٰذا إسناد حسن"

فَقَالَ أَبُولُبَابَةَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ!إِنَّ التَّمرَ فِي الْمَرَابِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا)) حَتّٰى يَقُومَ أَبُولُبَابَةَ عُرْيَانًا فَيَسُدَّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهِ بِإِزَارِهِ قَالَ : وَمَا يُرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابٌ، قَالَ : فَأَمْطَرَتْ، قَالَ : فَاجْتَمَعُوا إِلٰى أَبِي لُبَابَةَ، فَقَالُوا: إِنَّهَا لَنْ تُقْلِعَ حَتّٰى تَقُومَ عُرْيَانًا فَتَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِكَ بِإِزَارِكَ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَفَعَلَ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ .

سیدنا ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی برسنے کی دعا فرمائی: ''اے اللہ ہمیں پانی پلا دے''۔

تو لبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کھجور کھلیان میں ہے' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! یہ ہمیں پانی پلا دے حتیٰ کہ ابولبابہ ننگا ہو کر نکلے اور اپنے کھلیان کی نالی اپنے ازار سے بند کرے۔

آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر بارش ہوگئی۔ لوگ اکٹھے ہو کر ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ بارش اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک تم ننگے ہو کر اپنے کھلیان کی نالی اپنے ازار سے بند نہ کرو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تو انھوں نے ایسا ہی کیا پھر بارش رک گئی۔

(۳۲۳) عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ : جَاءَ تِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ :((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا ، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ)) .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رفاعہ القرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی۔ یہ طلاق بتہ تھی (تین طلاقیں جو کہ مختلف اوقات میں دی گئی تھیں) اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کرلی۔ اس کے پاس کپڑے کے دھاگے جیسا (ذکر) ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: کیا تو رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جب تک عبدالرحمٰن بن زبیر تیری لذت اور تو اس کی لذت چکھ نہ لے' واپس ہرگز نہیں جاسکتی۔

(۳۲٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ: لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا، قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا.صحيح

(۳۲۳) **متفق عليه**، الشافعي فى الأم ٥/٢٤٨، البخاري:٢٦٣٩ ومسلم:١٤٣٣ من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة : ٢٣٦١]

(۳۲٤) صحيح مسلم، الجهاد باب جواز الأكل من طعام الغنيمة إلخ:١٧٧٢ .

سیدنا عبداللہ بن معقل نے فرمایا کہ (غزوۂ) خیبر کے دن چربی کا ایک تھیلا (بھرا ہوا) ملا تو میں نے اسے اپنے سینے سے چمٹا لیا پھر کہا: میں آج اس میں سے کسی کو بھی کوئی چیز نہیں دوں گا۔ میں نے اچانک مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

پیغمبر ﷺ کی چھینک

(۳۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِثَوْبِهِ أَوْ يَدِهِ ثُمَّ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چھینکتے تو اپنے چہرے کو اپنے کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لیتے پھر اپنی آواز آہستہ کرتے تھے۔

(۳۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ وَخَفَضَ صَوْتَهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک مارتے تو آپ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے تھے اور آواز آہستہ کر لیتے تھے۔

(۳۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِثَوْبِهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى حَاجِبَيْهِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک مارتے تو اپنے چہرے کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی آنکھوں پر رکھ دیتے تھے۔

(۳۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : عَطَسَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ

---

(۳۲۵) حسن، أبوالشيخ ص۲۳۷، أبوداود: ۵۰۲۹ والترمذي: ۲۷۴۵ من حديث يحي القطان به وقال : "حسن صحيح". [السنة : ۳۳۴۶]

(۳۲۶) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ۲۳۷، ۲۳۸ وللحديث شواهد عند الحميدي (۱۱۶۰) وغيره وانظر الحديث السابق .

(۳۲۷) موضوع ، أبوالشيخ ص ۲۳۸ أبونعيم في حلية الأولياء ۳۴۶/۳ من حديث الكديمي به . حميد لم أعرفه والسند اليه مظلم، ومحمد بن موسى الكديمي كذاب مشهور .

(۳۲۸) متفق عليه، أخرجه عبدالرزاق في المصنف:۱۹۶۷۸،البخاري:۶۲۲۱، ۶۲۲۵ ومسلم:۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به. [السنة : ۳۳۴۳]

أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ فُلَانًا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي، فَقَالَ :((إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْ)) . صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینکیں ماریں تو آپ ﷺ نے ایک کو یرحمك اللّٰہ کہا اور دوسرے کو یرحمك اللّٰہ نہ کہا تو اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں کو یرحمك اللّٰہ کہا اور مجھے نہیں کہا؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے الحمدللّٰہ کہا اور تم نے نہیں کہا۔

پیکر حیا اور سکوت وکلام

(۳۲۹) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ (عَنِ النَّبِيِّ ﷺ) قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا . وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا رَأَيْنَاهُ فِي وَجْهِهِ . صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری سے بھی زیادہ حیا کرنے والے تھے۔ جب آپ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس ناپسندیدگی کا اثر ہم آپ کے چہرے سے دیکھ لیتے تھے۔

(۳۳۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيِيًّا، لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (انتہائی) حیادار تھے۔ آپ ﷺ سے جو چیز مانگی جاتی آپ ﷺ دے دیتے تھے۔

(۳۳۲) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک بات (کو ٹھہر ٹھہر کر) بیان کرتے تھے۔ اگر کوئی (آپ ﷺ کی باتوں کو) گننے والا ہوتا تو اسے گن لیتا۔

---

(۳۲۹) **متفق عليه**، أخرجه علي بن الجعد: ۹۹٤، البخاري:۶۱۱۹ عن علي بن الجعد، ومسلم:۲۳۲۰ من حديث شعبة به. [السنة : ۳۶۹۳]

(۳۳۰) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٤٠ الدارمي (۱/ ۳٤ ح ۷۲) زمعة بن صالح ضعيف من جهة سوء حفظه .

(۳۳۱) **حسن**، علي بن الجعد: ۲۰۷۰، أحمد ۵/ ۸۶، ۸۸ من حديث شريك القاضي عن سماك به.[السنة :۳۶۹۵]

(۳۳۲) صحيح البخاري، المناقب باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم:۳۵۶۷ مسلم، الزهد، باب التثبت في الحديث: ۲٤۹۳ .

(۳۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (ہی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر صاف و واضح کلام فرماتے تھے جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھتا اسے یاد کر لیتا تھا۔

(۳۳۴) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کلام فرماتے تو اپنی بات کا تین دفعہ اعادہ فرماتے تاکہ لوگ اسے (اچھی طرح) سمجھ لیں اور جب کسی قوم کے پاس جاتے تو (اجازت لینے کے لیے) انھیں تین مرتبہ سلام کہتے۔

(۳۳۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَاكِتٌ، وَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس سو دفعہ سے زیادہ بیٹھا ہوں۔ آپ کے صحابہ اشعار پڑھتے اور جاہلیت کی چیزوں کا ذکر کرتے تھے۔ آپ خاموش رہتے تھے اور کبھی کبھار ان کے ساتھ مسکرا دیتے تھے۔

(۳۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ : أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَكَانَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ . وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ عِنْدَهُ، وَيَذْكُرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَيَضْحَكُوْنَ، فَيَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ إِذَا ضَحِكُوْا .

---

(۳۳۳) متفق عليه، أخرجه الترمذي:۳٦۳۹ والشمائل:۲۲۲، مسلم: ۲٤۹۳ من حديث الزهري وعلقه البخاري:۳۵٦۸. [السنة : ۳٦۹٦]

(۳۳٤) صحيح البخاري، العلم، باب من أعاد الحديث ثلاثًا ليفهم عنه: ۹٤ [السنة : ۱٤۱]

(۳۳۵) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ۲۸۵۰ والشمائل: ۲٤٦ مسلم: ۲۳۲۲ من حديث سماك به .

[السنة : ۳٤۱۱]

(۳۳٦) **حسن**، أبوالشيخ ص ۹۱ أحمد ۸٦/۵، ۸۸، ۹۱ من حديث شريك عن سماك به وأصله عند مسلم: ٦۷۰، ۲۸۷ .

سماک (بن حرب) نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں، اور آپ لمبی خاموشی والے تھے۔ آپ کے صحابہ آپ کے پاس اشعار پڑھتے رہتے اور جاہلیت کی چیزوں کا تذکرہ کرتے رہتے اور ہنستے تھے۔ آپ کبھی کبھار ان کی ہنسی کے دوران میں مسکرا دیتے تھے۔

(۳۳۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ تَبَسَّمَ فِي حَدِيْثِهِ .

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب (ہنسی مذاق) کی کوئی بات کرتے تو مسکرا دیتے تھے۔

(۳۳۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ. صحيح

(عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں (روزانہ کے بجائے) بعض دنوں میں درس دیتے تھے تاکہ ہم تنگی محسوس نہ کریں۔

چند عجمی کلمات

(۳۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((كِخْ كِخْ)) لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ :((اَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ آپ کا مطلب یہ تھا کہ حسن بن علی اس کھجور کو منہ سے باہر نکال دیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تجھے پتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳٤۰) قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ : لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا،

---

(۳۳۷) حسن، أبو الشيخ ص ۹۲ أحمد ۱۹۸/۵، ۱۹۹ من حديث أم الدرداء به، عبدالرحمٰن بن ميسرة الحضرمي حسن الحديث .

(۳۳۸) صحيح البخاري، العلم باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة : ٦٨ .

(۳۳۹) صحيح البخاري، الزكاة باب ما يذكر في الصدقة للنبي ﷺ : ١٤٩١ .

(۳٤۰) صحيح البخاري، المغازي، باب غزوة الخندق : ٤١٠٢ .

وَطَبَخْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَاأَهْلَ الْخَنْدَقِ :إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّا هِلًا بِكُمْ)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنی ایک بکری ذبح کی ہے اور میں نے اپنے پاس سے ایک صاع جو پکایا ہے۔ آپ اور آپ کے کچھ ساتھی تشریف لائیں تو نبی کریم ﷺ نے اونچی آواز سے فرمایا: اے اہل خندق! بے شک جابر رضی اللہ عنہ نے (تمھارے لیے) کھانا تیار کیا ہے۔ سب آؤ (اس دعوت کو) قبول کرو۔

(٣٤١) عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، قَالَ: ((إِيْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ)) فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا، قَالَ :((أَبْلِي وَأَخْلِقِي)) وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ :((يَاأُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ)) وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ .صحيح

ام خالد بنت خالد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک کالے رنگ کی چھوٹی قمیص تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام خالد کو بلاؤ۔

ام خالد (چھوٹی لڑکی تھی اس) کو اٹھا کر لایا گیا۔ آپ نے وہ قمیص لے کر اسے اپنے ہاتھ سے پہنا دی اور فرمایا: تو اسے خوب پرانا کرے (تیری عمر لمبی ہو) اس قمیص میں سبز یا زرد نشان تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام خالد! یہ سناہ ہے۔ سناہ حبشی زبان میں اچھی چیز کو کہتے ہیں۔

(٣٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَأَنَا أَشْكُو مِنْ بَطْنِي، فَقَالَ : ((يَاأَبَاهُرَيْرَةَ اَشْكَنْبُ دَرْدُ؟)) فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ :((قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءُ)) وَذَوَادُ بْنُ عُلْبَةَ ضَعِيفٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور مجھے پیٹ کا مرض تھا تو آپ نے (فارسی میں) فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: اشکنب (اشکم) درد؟ کیا تمھارے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شفا ہے۔ اس کا راوی ذواد بن علبہ ضعیف منکر الحدیث ہے۔ (یہ روایت سخت ضعیف ومردود ہے)

---

(٣٤١) صحيح البخاري، اللباس باب الخميصة السوداء : ٥٨٢٣.

(٣٤٢) ضعيف' أبو الشيخ ص ٢٥٥ ابن ماجه: ٣٣٥٨ من حديث ذواد بن علبة به وهو ضعيف وفيه علة أخرىٰ .

شعروں کی سماعت

(٣٤٣) عَنْ عَمْرِو بن الشَّرِيدِ عن أبيه قَالَ : رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ :((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : ((هِيهِ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ : ((هِيهِ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ :((هِيهِ)) حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ .صحيح

سیدنا عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: کیا تمھیں امیہ بن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ۔

میں نے آپ کو کوئی شعر سنائے' آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ' پھر میں نے آپ کو کوئی اشعار سنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ۔ تو میں نے آپ کو اشعار سنائے حتیٰ کہ میں نے آپ کو ایک سو کے قریب اشعار سنائے۔

(٣٤٤) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، حَتَّى اغْمَرَّ بَطْنُهُ ـ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ ـ يَقُولُ :

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا   وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا   وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

إِنَّ الْأُولٰى لَقَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا   إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ:((أَبَيْنَا أَبَيْنَا)) صحيح

سیدنا البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ خندق کے دن مٹی ہٹا رہے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پیٹ پر مٹی لگ گئی آپ فرما رہے تھے:

اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا فضل) نہ ہوتا تو ہم ہدایت پر نہ ہوتے اور نہ صدقات دیتے اور نہ نماز پڑھتے (اے اللہ) ہم پر ضرور سکون نازل فرما اور جب ہمارا دشمن سے سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ بے شک زبردست (مشرک) لوگوں نے ہم پر بغاوت کی ہے جب وہ فتنہ (شرک) چاہتے ہیں تو ہم انکار

---

(٣٤٣) صحيح مسلم، الشعر : ٢٢٥٥ .

(٣٤٤) أخرجه البخاري، المغازي باب غزوة الخندق: ٤١٠٤ مسلم، الجهاد باب غزوة الأحزاب:١٨٠٣ .

کر دیتے ہیں آپ اپنی آواز کو اپنا ابینا کے ساتھ بلند کر رہے تھے۔

(٣٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ :

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَه فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصار نے خندق کے دن کہا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

''ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے محمد کریم ﷺ کی بیعت کی ہے ہم جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے''۔ تو نبی کریم ﷺ نے انھیں جواب دیا:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَه فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

''آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی ہی نہیں (اے اللہ) تو انصار اور مہاجرین پر کرم فرما''۔

(٣٤٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ :

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِه اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِه

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِه وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِه

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ : يَاابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((خَلِّ عَنْهُ يَاعُمَرُ! فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ میں داخل ہوئے اور ابن رواحہ آپ کے سامنے چل رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِه اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِه

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِه وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِه

''اے کافرو! نبی کریم ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم تمھیں ان کے نزول پر ماریں گے''۔

---

(٣٤٥) صحيح أخرجه علي بن الجعد: ١٤٥٨ والبخاري: ٣٧٩٥ من حديث شعبة به .

(٣٤٦) إسناده حسن الترمذي: ٢٨٤٧ وقال "حسن غريب" والشمائل: ٢٠٤٥ صححه ابن حبان: ٢٠٢٠ . [السنة : ٣٤٠٤ وقال: "هذا حديث حسن غريب"]

''ایسی مار جو سر کو جسم سے جدا کر دیتی ہے اور جگری دوست کو جگری دوست سے غافل کر دیتی ہے''

تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ! تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور حرم میں اشعار کہہ رہا ہے؟

تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اسے چھوڑ دو یہ ان مشرکوں کو تیروں سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

(۳۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ ﷻ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)) قَالَ : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں (غصے سے) دیکھا تو انھوں نے کہا: میں مسجد میں اس وقت (بھی) شعر پڑھتا تھا جب اس میں وہ شخص موجود تھا جو تجھ سے بہتر تھا۔ پھر وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑے اور کہا: میں اللہ کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے حسان میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ مدد کر تو ابو ہریرہ نے کہا: جی ہاں، (میں نے سنا ہے)۔ اے اللہ! (تو جانتا ہے)۔

(۳۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ :اَلَآ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)) .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لبید شاعر نے سب سے سچی بات (یہی) کہی ہے کہ: ''اَلَآ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ''

''جان لو کہ اللہ کے علاوہ ہر چیز مٹ جانے والی ہے''۔

(۳۴۹) عَنْ عَائِشَةَ ' قِيلَ لَهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ : كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ : وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ .

---

(۳۴۷) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب فضائل حسان بن ثابت: ۲۴۸۵ البخاري، بدء الخلق باب ذكر الملائكة: ۳۲۱۲ من حديث سفيان بن عيينة به .

(۳۴۸) متفق عليه، البخاري:۶۱۴۷،مسلم: ۲۲۵۶/۳من حديث عبدالرحمٰن بن مهدي به.[السنة: ۳۳۹۹]

(۳۴۹) حسن، الترمذي: ۲۸۴۸ والشمائل: ۲۴۰ وقال الترمذي: "حسن صحيح".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بھی (کبھی کبھار) شعر پڑھ لیتے تھے؟ (تو) انھوں نے کہا وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ. تجھے ایسی خبریں ملیں گی جن کی تو نے تیاری نہیں کی تھی۔

(۳۵۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ : وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَبِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا)).صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر (صدیق) میرے پاس آئے (جبکہ) میرے پاس انصار کی لڑکیوں میں سے دولڑکیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ یہ (پیشہ ور) گانے والی لڑکیاں نہیں تھیں تو ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی گانا بجانا ہو رہا ہے؟ یہ عید کا دن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے۔ یہ ہماری عید کا دن ہے۔

(۳۵۱) قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ:جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِ، وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ؛ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ : وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ . فَقَالَ: ((دَعِي هٰذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ)).صحیح

سیدنا الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری شادی کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے آپ بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہماری چھوٹی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں ہمارے مقتولین کا ذکر کر رہی تھیں۔ ایک کہنے لگی: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ.

''اور ہم میں ایسا نبی ﷺ ہے جو کل کے بارے میں (بھی) جانتا ہے''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔

(۳۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا

---

(۳۵۰) صحیح البخاري، العيدين باب سنة العيدين لأهل الإسلام: ۹۵۲، مسلم، صلاة العيدين باب الرخصة فى اللعب الذى لا معصية فيه: ۸۹۲ . [السنة : ۱۱۱۱]

(۳۵۱) صحیح البخاري، النكاح، باب ضرب الدف فى النكاح والوليمة: ۵۱۴۷ .

(۳۵۲) صحیح البخاري، الصوم باب قول النبي ﷺ لا نكتب ولا نحسب: ۱۹۱۳، مسلم: ۱۰۸۰. [السنة : ۱۷۱۵]

وَهٰكَذَا)) يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ . وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ : ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) ، وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم ان پڑھ لوگ ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے یعنی انتیس اور کبھی تیس۔ اسے مسلم نے اس طرح روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ آپ ﷺ نے انگوٹھا دبالیا یعنی پورے تیس دن۔

جرأت وشجاعت مصطفی ﷺ

(۳۵۳) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ : ((لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا)) ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ . فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا)) ، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت' سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ دلیر تھے۔ ایک رات (کسی وجہ سے) مدینہ والے ڈر گئے۔ پھر لوگ اس (ڈراونی) آواز کی طرف چلے تو ان کے سامنے نبی کریم ﷺ آ گئے۔ آپ لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ فرما رہے تھے:

ڈرو نہیں' ڈرو نہیں۔ آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی (بغیر زین والی) ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو سمندر جیسا (تیز) پایا ہے۔

(۳۵٤) سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ : أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ :

---

(۳۵۳) صحيح البخاري، الأدب باب حسن الخلق والسخاء:٦٠٣٣ مسلم، الفضائل باب شجاعته ﷺ : ٢٣٠٧.

(۳۵٤) صحيح البخاري، الجهاد باب من قال خذها وأنا فلان:٣٠٤٢،مسلم:١٧٧٦ من حديث أبي إسحاق السبيعي به .

أَنَـا الـنَّـبِـيُّ لَا كَـذِبْ　　أَنَـا ابْـنُ عَـبْـدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ : فَمَا رَأَى النَّاسُ يَوْمَئِذٍ أَشَدَّ مِنْهُ. صحيح

ایک آدمی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعمارہ! کیا آپ (جنگ) حنین والے دن بھاگ گئے تھے۔ براء نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ ابوسفیان آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب آپ کے اردگرد مشرکین چھا گئے تو آپ یہ کہتے ہوئے نیچے اتر آئے۔

أَنَـا الـنَّـبِـيُّ لَا كَـذِبْ　　أَنَـا ابْـنُ عَـبْـدِ الْمُطَّلِبْ

''میں نبی ہوں۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب (کے بیٹے) کا بیٹا ہوں''۔

لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی دلیر نہیں دیکھا گیا۔

(٣٥٥) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا الَّذِي يُحَاذِي بِهِ . صحيح

سیدنا البراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! جب جنگ تیز ہو جاتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ پکڑتے تھے۔ ہم میں سے دلیر وہ شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہوتا۔

(٣٥٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ : كُنَّا إِذَا حَمِيَ الْبَأْسُ، وَلَقِيَ الْقَوْمُ الْقَوْمَ؛ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَمَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَقْرَبَ إِلَى الْعَدُوِّ مِنْهُ .

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مسلمانوں اور کافروں کا آمنا سامنا ہوتا اور جنگ تیز ہو جاتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی بھی دشمن کے قریب نہیں ہوتا تھا۔

(٣٥٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ بَدْرٍ، وَنَحْنُ نَلُوْذُ بِالنَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ، وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا .

---

(٣٥٥) **صحيح**، أخرجه أبو الشيخ ص ٥٨، مسلم: ٧٩/١٧٧٥ من حديث زكريا بن أبي زائدة به مطولاً. [السنة : ٣٦٩٧]

(٣٥٦) **صحيح**، أخرجه أبو الشيخ ص ٥٧ علي بن الجعد: ٢٥٦١، النسائي في الكبرى: ٨٦٣٩ وأحمد ١٥٦/١ من حديث زهير بن معاوية أبي خيثمة به وانظر الحديث الآتي . [السنة : ٣٦٩٨]

(٣٥٧) **صحيح**، أخرجه أبو الشيخ ص ٥٧، أحمد ٨٦/١ عن وكيع به وصححه الحاكم ١٤٣/٢ ووافقه الذهبي، وله شواهد. [السنة : ٣٦٩٩]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن دیکھا کہ نبی ﷺ دشمن کے زیادہ قریب تھے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے پناہ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اس دن سب سے زیادہ شدید جنگ لڑ رہے تھے۔

(۳۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَاءُ وا النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالُوا: هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ :((أَنَا نَازِلٌ)) ، ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا يَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ .صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کے دن (زمین) کھود رہے تھے۔ اتنے میں ایک بہت بڑا پتھر آ گیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یہ بہت بڑا پتھر خندق میں آ گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اتر کر آ رہا ہوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین دن کچھ بھی نہیں چکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے کدال لی اور اس پتھر پر ماری تو وہ ریت کے ٹیلے کی طرح ریزہ ریزہ ہو گیا۔

سخاوتِ مصطفیٰ ﷺ

(۳۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ؛ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ بھلائی کے کاموں میں نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے جب رمضان میں جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تو آپ بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس رمضان کے آخر تک ہر رات تشریف لاتے تھے۔ جب جبریل آپ سے ملتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

---

(۳۵۸) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الخندق : ٤١٠١ .

(۳۵۹) صحيح البخاري، الصوم باب أجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان: ١٩٠٢ ،مسلم: ٢٣٠٨ .

(۳۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا .صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جو چیز بھی مانگی گئی تو آپ ﷺ نے انکار نہیں کیا۔

(۳۶۱) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (کل کے لیے) کوئی چیز بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

(۳۶۲) عَنْ جُبَيْرٍ ؓ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، تَبِعَهُ، الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ فَأَلْجَؤُوْهُ إِلٰى شَجَرَةٍ، فَخُطِفَ رِدَاءُهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ، فَقَالَ : ((رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي، أَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذَا الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِي بَخِيْلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا)).صحيح

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے واپس لوٹے تو بدو لوگوں نے آپ سے (لگاتار) مانگنا شروع کردیا حتیٰ کہ انھوں نے آپ کو ایک درخت تک جانے پر مجبور کردیا۔ آپ سواری پر ہی تھے کہ آپ ﷺ کی چادر چھین لی گئی تو آپ نے فرمایا: میری چادر (دے دو) کیا تمھیں ڈر ہے کہ میں بخل کروں گا؟ اللہ کی قسم! اگر ان درختوں کی تعداد کے برابر میرے پاس مال غنیمت ہوتا تو تمھارے درمیان تقسیم کردیتا۔ تم مجھے بخیل' بزدل اور جھوٹا ہرگز نہیں پاؤ گے۔

(۳۶۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا، وَأَجْرَأَ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَوْفَاهُمْ بِذِمَّةٍ، وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً، وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ . يَقُوْلُ نَاعِتُهُ : لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ.

---

(۳۶۰) **متفق عليه**، أخرجه أبوالشيخ ص ٥١ البخاري:٦٠٣٤ ومسلم:٢٣١١ من حديث سفيان الثوري به.

(۳۶۱) **إسناده حسن**،الترمذي:٢٣٦٢ عن قتيبة به وقال : "غريب" وصححه ابن حبان:٢١٣٩.
[السنة : ٣٦٩٠]

(۳۶۲) **صحيح**' أخرجه عبدالرزاق:٢٠٠٤٩، وصحيح البخاري:٢٨٢١، ٣١٤٨ من حديث الزهري به.
[السنة : ٣٦٨٩]

(۳۶۳) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٥١ الترمذي:٣٦٣٨ من حديث عيسى بن يونس به، عمر بن عبدالله ضعيف (تقريب التهذيب: ٤٩٣٤) وإبراهيم لم يدرك عليًا كما في تحفة الأشراف (٣٤٧/٧).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کی صفت بیان کرتے تو فرماتے: آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے، دلیر سینے، انتہائی سچی بات والے اور وعدہ پورا کرنے والے تھے اور آپ انتہائی زیادہ نرم طبیعت والے تھے۔ آپ لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیک تھے جو آپ کو پہلے پہل دیکھتا تو ڈر جاتا اور جو آپ کے پاس بیٹھتا تو آپ سے واقفیت کے بعد محبت کرتا تھا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا کہتا: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا ﷺ۔

(٣٦٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَتَى الرَّجُلُ قَوْمَهُ فَقَالَ : اَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ مَا يَخَافُ فَاقَةً. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر سوال کیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان (جتنی) بکریاں (تھیں) اسے دے دیں۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس گیا تو کہا: لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ محمد ﷺ اس طرح چیزیں دے دیتے ہیں کہ آپ کو فاقے کا کوئی ڈر نہیں ہے۔

(٣٦٥) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ : أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؛ وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ . قَالَ أَبُوْعِيْسٰى : حَدِيْثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ، وَكَأَنَّ هٰذَا أَصَحُّ. صحيح

سیدنا صفوان بن امیہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن مجھے (مال غنیمت میں سے) دیا حالانکہ وہ مجھے اس وقت سب سے زیادہ ناپسند تھے۔ آپ مجھے (مال ودولت) دیتے رہے حتیٰ کہ آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گئے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے اور مرسل زیادہ صحیح ہے۔

(٣٦٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ : أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ ؛ كُلًّا مِّنْهُمْ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ :

---

(٣٦٤) صحيح، أخرجه أبو الشيخ ص: ٨٠، مسلم: ٢٣١٢ من حديث حماد بن سلمة به. [السنة : ٣٦٩١]

(٣٦٥) صحيح، أخرجه الترمذي: ٦٦٦، مسلم: ٢٣١٣ من حديث يونس بن يزيد الأيلي به. [السنة : ٣٦٩٢]

(٣٦٦) صحيح مسلم، الفضائل باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئًا قط فقال لا : ١٠٦٠.

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ

فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ

وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِئٍ مِّنْهُمَا وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يَرْفَعِ

قَالَ :فَأَتَمَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً . صحيح

سیدنا رافع بن خدیج نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب' صفوان بن امیہ' عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس سب کو (مال غنیمت سے) سوسو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس کو ان سے کم دیئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے:

''کیا میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے؟

بدر اور حابس کو مرداس پر مجمع میں برتری نہیں ملنی چاہیے۔ میں ان دونوں سے کم مرتبہ انسان نہیں ہوں جو آج نیچا ہوگا وہ کبھی اونچا نہیں ہوگا تو نبی کریم ﷺ نے اسے پورے سو اونٹ دے دیئے''۔

(٣٦٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُّعْطِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ، وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ ؛ فَإِذَا جَاءَ نِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ)) فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَالَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِى الْعَرْشِ إِقْلَالًا .فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ بِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ قَالَ : بِهٰذَا أُمِرْتُ .

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ آپ اسے کچھ دے دیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس (فی الحال) کوئی چیز نہیں ہے تم میرے نام پر کوئی چیز خرید لو۔ جب کوئی چیز آ گئی تو وہ قرض میں ادا کر دوں گا۔ (ان شاء اللہ)

عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ نے اس چیز کا آپ کو مکلف (مجبور) نہیں ٹھہرایا جس کا اختیار آپ کے پاس نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات کو برا جانا تو ایک انصاری نے کہا: یارسول اللہ! آپ خرچ کریں اور اس سے نہ ڈریں کہ عرش والا آپ ﷺ (کے رزق) کے بارے میں کوئی کمی کرے گا تو نبی کریم ﷺ مسکرائے انصاری کی بات سے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آنے لگے۔ پھر آپ

---

(٣٦٧) **إسناده ضعيف**، الترمذي في الشمائل: ٣٥٤ موسى بن أبي علقمة مجهول وله متابعة مردودة .

ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

(٣٦٨) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ : بَعَثَنِي مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ .

سیدنا ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے کہ مجھے معوذ بن عفرا نے تازہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھیجا۔ اس پر چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تھیں جن پر خفیف سا رواں تھا۔

نبی کریم ﷺ ککڑیوں کو پسند کرتے تھے میں آپ کے پاس آئی تو آپ ﷺ کے پاس بحرین سے زیور آیا ہوا تھا۔ آپ نے اس میں سے مٹھی بھر کر مجھے دے دیا۔

(٣٦٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے اور اس کے برابر لوٹا دیتے تھے۔

(٣٧٠) عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَا: لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ: لِي وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ، فَأَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَا . قَالَ : فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا ثُمَّ قَالَ :((أَخْرِجَا مِمَّا تُسِرَّانِ)) ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ : فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبُ كَمَا يُصِيبُونَ، قَالَ : فَسَكَتَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَأَنْكَحَهُ)) وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ

---

(٣٦٨) **إسناد ضعيف**، الترمذي في الشمائل: ٢٠١ محمد بن حميد ضعيف وفيه علة أخرىٰ .

(٣٦٩) **صحيح**، أبوالشيخ ص ٢٣٣، ٢٣٤، البخاري: ٢٥٨٥ عن حديث عيسى بن يونس به .

(٣٧٠) صحيح مسلم، الزكاة باب ترك استعمال آل النبي ﷺ على الصدقة: ١٠٧٢ .

الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِيْ فَأَنْكَحَنِيْ، وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا)). صحيح

عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث نے بیان کیا کہ ربیعہ بن الحارث اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے تو دونوں نے کہا: اگر ہم ان دونوں لڑکوں' مجھے اور فضل بن عباس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیں تو یہ دونوں آپ سے بات کریں تو آپ انھیں ان صدقات پر (مسئول) مقرر کر دیں گے تو وہ لوگوں کی طرح ان سے فائدہ بھی اٹھائیں گے اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ پھر وہ دونوں گئے جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی تو ہم آپ سے پہلے ہی حجرے کے پاس پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ جب آپ آئے تو ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: نکلو یہاں سے' کیا راز کی باتیں کر رہے ہو؟
پھر آپ ﷺ اندر گئے تو ہم بھی اندر چلے گئے۔ اس دن آپ زینب بنت جحش کے پاس تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا کہا: پھر ہم میں سے ایک بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ نیک اور صلہ رحمی والے ہیں۔ ہم شادی کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ ان صدقات کی ذمہ داری ہمیں سونپ دیں جس طرح لوگ آپ کو حساب دیتے ہیں ہم بھی حساب دیں گے اور جس طرح لوگ (تنخواہ وغیرہ سے) فائدہ اٹھاتے ہیں ہم بھی اٹھائیں گے۔
نبی کریم ﷺ کافی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں یہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ میرے پاس محمیہ کو بلاؤ اور نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کو دونوں خمس پر مقرر تھے۔ جب دونوں آئے تو آپ نے محمیہ سے کہا: تم اپنی بیٹی فضل بن عباس کے نکاح میں دے دو تو اس نے دے دی اور نوفل بن الحارث سے کہا کہ تو اپنی بیٹی اس لڑکے کو دے دے تو اس نے اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دی اور محمیہ سے کہا کہ خمس میں سے ان دونوں کا حق مہر ادا کر دو۔

(۳۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ عِنْدِيْ أُحُدًا ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ. أَجِدُ مَنْ يَتَقَبَّلُهُ مِنِّيْ، لَيْسَ شَيْءٌ أُرْصِدُهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيَّ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

(۳۷۱) صحيح' أخرجه همام بن منبه في صحيفته:۸۳'البخاري، التمني باب تمني الخير: ۷۲۲۸ من حديث عبدالرزاق به . [السنة ۱۶۵۳]

میری جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ تین راتوں میں اس (سونے) میں سے ایک دینار بھی نہ بچے (اگر) اس کے لینے والے مل جائیں (تو میں انھیں دے دوں) سوائے اس چیز کے جس سے میں اپنا قرض اتار سکوں۔

(۳۷۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدَيَّ أَكْسُوْكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اكْسُنِيْهَا، قَالَ: ((نَعَمْ)) فَجَلَسَ مَاشَاءَ اللّٰهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوْتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. صحيح

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اسے خود اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو یہ پہناؤں تو نبی کریم ﷺ نے اس چادر کو لے لیا۔ آپ اس کے ضرورت مند (بھی) تھے۔ آپ ہمارے پاس آئے تو اسے بطور ازار پہن رکھا تھا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس چادر کی بڑی تعریف کی اور کہا: یارسول اللہ! آپ یہ چادر مجھے دے دیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ تھوڑی دیر آپ بیٹھے رہے بعد میں (گھر جا کر ازار کو تبدیل کیا اور) اسے اس شخص کی طرف بھیج دیا تو لوگوں نے کہا: تو نے یہ چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تجھے پتا بھی ہے کہ آپ سوالی کو واپس نہیں لوٹاتے تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ چادر اس لیے آپ سے مانگی ہے کہ یہ میرا کفن بن جائے۔ سہل نے کہا: وہ چادر اس شخص کا کفن (ہی) بنی۔

(۳۷۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، قَالَ: ((مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)). صحيح

---

(۳۷۲) صحيح البخاري، اللباس باب البرد والحبر والشملة: ۵۸۱۰ .

(۳۷۳) متفق عليه، مالك في الموطأ(۲/۹۹۷ ورواية أبي مصعب:۲۱۰۷)البخاري:۱۴۶۹ ومسلم: ۱۰۵۳ من حديث مالك به .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے انھیں دے دیا۔ پھر مانگا تو آپ نے دے دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی مال ہوگا تو وہ میں تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا جو عفت اختیار کرے گا اللہ اسے عفت عطا کرے گا جو بے نیازی چاہے گا اللہ اسے بے نیاز بنا دے گا جو صبر کرے گا اللہ اسے صبر عطا فرمائے گا۔ کسی شخص کو صبر سے بہترین کوئی چیز بھی نہیں دی گئی۔

تواضع اور عجز وانکسار

(٣٧٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ :((يَا أُمَّ فُلَانٍ! اجْلِسِيْ فِيْ أَيِّ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ)) قَالَ : فَفَعَلَتْ فَقَعَدَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے میں ایک عورت آ کر کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ سے ایک کام ہے تو آپ نے فرمایا: اے ام فلاں! تو جس جگہ بیٹھنا چاہتی ہے بیٹھ جا میں تیری باتیں سنوں گا۔ وہ (ایک جگہ) بیٹھ گئی تو آپ بھی بیٹھ گئے اور اس کی جو ضرورت تھی اسے پورا کر دیا۔

(٣٧٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ؛ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ، فَرُبَّمَا جَاؤُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا . صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خدمت گار اپنے برتنوں میں پانی لے آتے پانی کا جو برتن بھی دیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈبو دیتے۔ بعض اوقات وہ ٹھنڈی فجر کے وقت بھی پانی اور برتن لے آتے تھے تو آپ ﷺ اس میں (برکت کے لیے) اپنا ہاتھ ڈبو دیتے تھے۔

---

(٣٧٤) صحيح، أبوداود، الأدب باب في الجلوس في الطرقات: ٤٨١٨ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به. [السنة: ٣٦٧٢]

(٣٧٥) صحيح مسلم، الفضائل باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به: ٢٣٢٤. [السنة: ٣٦٧٧]

(۳۷۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : إِنْ كَانَتِ الْوَلِيْدَةُ مِنْ وَلَائِدِ الْمَدِيْنَةِ تَجِيْءُ فَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؛ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتّٰى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کی بچیوں میں سے (اگر) کوئی بچی آ کر نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ آپ کو لے کر جہاں چاہتی چل پڑتی۔

(۳۷۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا زَالَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور (فرض) نماز کی اقامت ہوگئی آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سو گئے پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھائی۔

(۳۷۸) قَالَ أَبُوْ رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَخْطُبُ، قَالَ: فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عُلِّمَهُ، ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا. صحيح

سیدنا ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اجنبی آدمی ہوں۔ دین سیکھنے کے لیے آیا ہوں' دین کے بارے میں کچھ جانتا نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تشریف لائے۔ ایک کرسی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے۔ آپ اس کرسی پر بیٹھ گئے اور مجھے دین کے بارے میں سکھاتے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے جا کر خطبہ دیا اور اس کو اختتام تک پہنچایا۔

---

(۳۷۶) **صحيح**،أخرجه أبو الشيخ ص ۳۰، أبو يعلى:۳۹۸۲ ابن ماجه:٤١٧٧ من حديث شعبة به و سنده ضعيف وله شاهد عند البخاري في صحيحه: ٦٠٧٢ .

(۳۷۷) صحيح البخاري، الإستئذان باب طول النجوىٰ:٦٢٩٢ مسلم،الحيض باب الدليل على أن النوم الجالس لا ينقض الوضوء :٣٧٦ .

(۳۷۸) صحيح مسلم، الجمعة باب التعلم في الخطبة: ٨٧٦ .

(۳۷۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ : لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ، حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو جب تک وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچتا آپ ﷺ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے۔ آپ اپنا چہرہ بھی اس کے چہرے کے پھیرنے کے بعد ہی پھیرتے تھے۔ آپ ﷺ کسی بیٹھے ہوئے ساتھی کے سامنے گھٹنے آگے کرکے نہیں بیٹھتے تھے۔

(۳۸۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَا يُنَاوِلُ أَحَدٌ يَدَهُ فَيَتْرُكَهَا حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَتْرُكُهَا، وَمَا أَخْرَجَ رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ قَطُّ، وَمَا قَعَدَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ قَطُّ فَقَامَ حَتّٰى يَقُوْمَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ آپ کا ہاتھ اگر کوئی پکڑتا تو آپ اس کے چھوڑنے کے بعد ہی چھوڑتے تھے۔ آپ ﷺ کسی بیٹھے ہوئے ساتھی کے سامنے گھٹنے آگے کرکے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ اگر کوئی بیٹھا ہوا ہوتا تو اس کے اٹھنے سے پہلے نہیں اٹھتے تھے۔

(۳۸۱) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَسْأَلُهُ سَائِلٌ قَطُّ إِلَّا أَصْغٰى إِلَيْهِ ؛ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ، وَمَا يُنَاوِلُ أَحَدٌ يَدَهُ قَطُّ إِلَّا نَاوَلَهَا إِيَّاهُ ؛ فَلَمْ يَنْزِعْهَا مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُهَا .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ سے اگر کوئی پوچھنے والا پوچھتا تو اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے چلے جانے کے بعد ہی جاتے۔ آپ کا ہاتھ اگر کوئی پکڑتا تو اسے پکڑنے دیتے۔ پھر اس کے چھڑانے سے پہلے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے۔

---

(۳۷۹) **ضعیف**، علي بن الجعد: ۳۴۴۳، الترمذي: ۲۴۹۰، ابن ماجه: ۳۷۱۶ من حديث عمران بن زيد به وقال الترمذي: "غريب" زيد العمي ضعيف وعمران لين وللحديث شاهد ضعيف عند أبي داود: ۴۷۹۴ .

(۳۸۰) **موضوع** أبوالشيخ ص ۳۳ معلى بن عبدالرحمٰن : متهم بالوضع وقد رمي بالرفض (التقريب: ۶۸۰۵)

(۳۸۱) **إسناده ضعيف جدًا**، أبو شيخ ص ۳۸ عدي بن الفضل متروك .

(۳۸۲) عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ . وَكَانَ لَا يَأْنَفُ، وَلَا يَسْتَكْبِرُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ حَاجَتَهُ.

سیدنا (عبداللہ) ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کرتے' (دنیاوی) باتیں بہت کم کرتے' لمبی نماز پڑھتے اور مختصر خطبہ دیتے تھے اور نہ آپ ﷺ بیواؤں اور غریبوں کے ساتھ ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے چلنے سے ہی ہچکچاتے تھے۔

(۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ دُعِيتُ إِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ)) .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مجھے بکری کے ہاتھ یا کندھے کی دعوت دے تو قبول کرلوں گا۔

(۳۸٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ وَيَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ، وَيَعْقِلُ الشَّاةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھتے اور زمین پر (کھانا) کھاتے تھے۔ بکری باندھتے اور غلام کی دعوت بھی قبول کرتے تھے۔

(۳۸٥) عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار کی عیادت کرتے' جنازے کے ساتھ جاتے' غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے۔ میں نے خیبر والے دن دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کے درخت کی چھال سے تھی۔

---

(۳۸۲) إسناده حسن، أبوالشيخ ص ۳٤ النسائي(۳/۱۰۹ ح ۱٤۱٥) من حديث الفضل بن موسى به وصححه ابن حبان:۲۱۲۹، ۲۱۳۰ والحاكم ۲/٦۱٤ على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .

(۳۸۳) صحيح ' أخرجه البخاري:۲٥٦۸، ٥۱۷۸ من حديث الأعمش به .[السنة : ۱٦۰۹]

(۳۸٤) ضعيف' أخرجه أبوالشيخ ص ٦٤ مسلم الأعور ضعيف وللحديث شواهد كثيرة .

(۳۸٥) ضعيف' أخرجه علي بن الجعد: ۸٤۸ انظر الحديث السابق . [السنة:۸٤۸، ۳٦۷۳]

(۳۸٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْعٰى إِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْإِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ، وَلَقَدْ كَانَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ؛ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور باسی چربی کی دعوت دی جاتی تو قبول کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس (مرہون) تھی۔ آپ اپنی وفات تک اس رہن کو چھڑا نہ سکے۔

(۳۸۷) عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ : مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ :يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ. يَعْنِيْ خِدْمَةِ أَهْلِهِ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ .صحيح

اسود (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: گھر والوں کی مدد میں گھر کے کام کرتے رہتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

(۳۸۸) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ، هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ :نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ .

سیدنا عروہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ گھر کے کام (بھی) کرتے تھے انھوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا گانٹھتے اور اپنا کپڑا سیتے تھے۔ جس طرح تم اپنے گھر کے کام کرتے ہو وہ بھی اپنے گھر کے کام کرتے تھے۔

(۳۸۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ:مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ يَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الثَّوْبَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ گھر کے کام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جس طرح تم اپنے گھر کے کام کرتے ہو وہ جوتا گانٹھتے اور کپڑے کی مرمت کرتے تھے۔

(۳۹۰) عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ : قِيْلَ لِعَائِشَةَ :مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ :كَانَ بَشَرًا

---

(۳۸٦) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ۳۳۲ .

(۳۸۷) صحيح البخاري، الأذان باب من كان في حاجة أهله إلخ: ٦٧٦ . [السنة : ۳٦٧٨]

(۳۸۸) صحيح، أخرجه عبدالرزاق: ۲۰٤۹٦ وللحديث شواهد منها الحديث السابق .[السنة : ۳٦٧٥]

(۳۸۹) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ٦٢ وللحديث شواهد، انظر ح ۳۸۷ .

(۳۹۰) حسن، الترمذي في الشمائل: ۳٤١ . [السنة : ۳٦٧٦]

مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاتَهُ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ .

سیدہ عمرہ (بنت عبدالرحمٰن' تابعیہ رحمہا اللہ) سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ اپنے کپڑے میں سے جوئیں نکالتے' اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنی خدمت کرتے تھے۔

(۳۹۱) دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ ، فَقَالُوا لَهُ :حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ؟ كُنْتُ جَارَهُ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، قَالَ :هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

لوگوں کی ایک جماعت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنائیں۔ تو انھوں نے کہا: میں تمھیں کیا سناؤں' میں آپ ﷺ کا پڑوسی تھا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلاتے میں اسے آپ کے لیے لکھ لیتا جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ (بھی) دنیا کا ذکر کرتے اور ہم جب آخرت کا ذکر کرتے تو آپ (بھی) آخرت کا ذکر کرتے۔ جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی کرتے' کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے بیان (کردہ احادیث) کر رہا ہوں۔

(۳۹۲) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ رُؤْيَةً مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا پسند کرتے تھے اور جب وہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے' کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے ہیں۔

(۳۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ، فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ وَلَا يَدْرِيْ أَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْأَلَ، وَطَلَبْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ إِذَا أَتَاهُ، قَالَ :فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ، فَكَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ، وَنَجْلِسُ بِجَانِبَيْهِ.

---

(۳۹۱) إسناده ضعيف، الترمذي في الشمائل: ٣٤٦ . [السنة : ٣٦٧٩]

(۳۹۲) أخرجه الترمذي: ٢٧٥٤ من حديث عفان به وقال :" حسن صحيح ."

(۳۹۳) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ٦٦، أبوداود: ٤٦٩٨ من حديث جرير به وأصله في صحيح مسلم: ٩ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ (دونوں) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھے ہوتے تو کوئی اجنبی آتا تو اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ آپ کون ہیں حتیٰ کہ اسے پوچھنا پڑتا۔ ہم نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی کہ ہم آپ کے لیے ایک خاص مقام بنا دیں تاکہ اجنبی بھی آپ کو پہچان لے۔ پھر ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک چبوترا سا بنا دیا جس پر آپ بیٹھتے تھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھا کرتے تھے۔

(۳۹۴) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارِ الْكِلَابِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَيْسَ قِيْلُ إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ قربانی والے دن سرخ زرد رنگ والی اونٹنی سے جمرۃ (عقبہ) کو (کنکریاں) مار رہے تھے نہ آپ کے سامنے لوگوں کو مارا جاتا تھا اور نہ دھتکارا جاتا اور نہ یہ کہا جاتا کہ ہو ہو اپنے آپ کو بچاؤ۔

(۳۹۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ :أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ، تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ .

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک ایسے گدھے پر سوار ہوئے جس پر زین کسی ہوئی تھی آپ ﷺ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی۔ آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور آپ بنو الحارث بن الخزرج میں سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کرنے جا رہے تھے۔

(۳۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ :كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ :أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ :((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ جب بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کی طرف بیٹھ گئے آپ

---

(۳۹٤) حسن، أخرجه الشافعي في الأم ٦/٢١٣' الترمذي:٩٠٣، ابن ماجه:٣٠٣٥، النسائي:٣٠٦٣ من حديث أيمن بن نابل به وقال الترمذي: "حسن صحيح" وصححه ابن خزيمة ٤/٤٢٧٨ ح ٢٨٧٨.[السنة : ١٩٤٤]

(۳۹۵) متفق عليه،أخرجه البخاري:٦٢٥٤ من حديث معمر، مسلم: ١٧٩٨ من حديث عبدالرزاق به . [شرح السنة : ٢٦٨١]

(۳۹٦) صحيح البخاري، الجنائز باب إذا سلم الصبي ومات هل يصلى إلخ : ١٣٥٦ .

نے اس سے کہا: ''مسلمان ہوجا'' وہ اپنے والد کی طرف دیکھنے لگا تو اس نے کہا: ابوالقاسم کی بات مان لے تو وہ لڑکا مسلمان ہوگیا۔ پھر نبی کریم ﷺ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے: اس اللہ کی تعریفیں ہیں جس نے اس لڑکے کو آگ سے بچالیا ہے۔

(۳۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ: ((الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ)) فَخَرَجَ بِي أَبُوطَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، وَكُنْتُ أَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ بِنْتِ صَفِيَّةَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ قَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَ كَانَتْ عُرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ، فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ)) فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، وَيَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ. فَسِرْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ، فَقَالَ: ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ سے کہا: اپنے بچوں میں سے ایک بچہ تلاش کرو جو میری خدمت کرے۔ میں خیبر کو جانا چاہتا ہوں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (میرے سوتیلے والد) مجھے اپنی سواری پر بٹھا کر چلے۔ میں بلوغت کے قریب پہنچا ہوا لڑکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب (راحت کے لیے کسی مقام پر) اترتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا۔ میں آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے بہت زیادہ سنتا تھا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ .

---

(۳۹۷) صحيح البخاري، الجهاد والسير باب من غزابصبي للخدمة: ۲۸۹۳ مسلم، الحج باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة: ۱۳۶۵ عن قتيبة به.

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم ومصیبت سے کمزوری اور سستی سے' بخیلی اور بزدلی سے' لوگوں کے غلبے اور کثرت قرض سے''۔

پھر ہم خیبر پہنچے۔ جب اللہ نے قلعہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر فتح کر دیا تو آپ ﷺ کے سامنے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر کیا گیا۔

اس کا دولھا مارا گیا تھا اور وہ ابھی نئی دلھن ہی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے لیے چن لیا۔ آپ ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا کو لے کر نکلے حتیٰ کہ جب ہم سدصہباء (کے مقام) تک پہنچے تو ان کی عدت پوری ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شب زفاف فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور' پنیر اور گھی والا کھانا چھوٹے سے بچھونے پر رکھوایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو بلا لاؤ۔

صفیہ (کی شادی پر) آپ کا یہی ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کی طرف چلے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے (اونٹ) پر کمبل کا ایک گدا بنا رہے تھے۔ آپ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھتے تو وہ اپنے گھٹنے رکھ دیتا پھر صفیہ اس کے گھٹنے پر پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینے (کی پہاڑیوں) پر چڑھے تو آپ نے احد کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے مدینے کی طرف دیکھا اور فرمایا: میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان (والے حصے) کو اسی طرح حرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع (تولنے کے باٹ) میں برکت نازل فرمایا۔

(۳۹۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُوْطَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ' نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صفیہ تھیں جنھیں آپ ﷺ نے سواری پر بٹھا رکھا تھا۔

(۳۹۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ، فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيْءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا حُسَيْنٌ، فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ۔

---

(۳۹۸) صحيح البخاري، الأدب باب قول الرجل جعلني الله فداك ۶۱۸۵.

(۳۹۹) صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل عبدالله بن جعفر: ۲۴۲۸ من حديث أبي معاوية الضرير به. [شرح السنة : ۲۷۵۸]

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو آپ کی ملاقات آپ کے خاندان کے چھوٹے بچوں سے کرائی جاتی تھی (ایک دفعہ) آپ سفر سے آئے تو مجھے اٹھا کر آپ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے مجھے (سواری پر) اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) میں سے ایک آیا تو آپ ﷺ نے اسے (سواری پر) پیچھے بٹھا لیا۔ ایک سواری پر ہم تینوں مدینے میں داخل ہوئے۔

(٤٠٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ :كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، قَالَ :وَكَانَ أَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ :وَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا : نَحْنُ نَمْشِيْ مِنْكَ، قَالَ:((مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّيْ، وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا)) .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تین تین آدمی بدر کے دن' ایک ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ ابولبابہ اور علی بن ابی طالب' رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے (چلنے کی) باری آتی تو وہ دونوں کہتے: ہم (پیدل) چلیں گے۔ (آپ ﷺ ہی سوار رہیں) تو آپ ﷺ فرماتے: تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقت ور نہیں اور نہ میں تم سے زیادہ ثواب ملنے سے بے پرواہوں۔

(٤٠١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا أَوْ سَافَرَ أَرْدَفَ كُلَّ يَوْمٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد یا سفر کے لیے نکلتے تو ہر دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو (اپنے ساتھ) سواری پر بٹھاتے تھے۔

(٤٠٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ :حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ، وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، فَقَالَ:((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانے بوسیدہ کجاوے پر حج کیا۔ اس پر ایک چادر پڑی تھی جس کی قیمت چار درہم کے برابر (بھی) نہیں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

(٤٠٠) **صحيح**، أخرجه أحمد ١/ ٤١١ عن عفان به .

(٤٠١) **ضعيف**' أبوالشيخ ص ٢٤٥ سعيد بن سليم الضبي ضعفه ابن عدي والأزدي وقال ابن حبان في الثقات : "يخطي" و ضعفه راجح.

(٤٠٢) **حسن**، الترمذي في الشمائل: ٣٣٣ ، يزيد بن أبان ضعيف وللحديث شواهد .

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ .

''اے اللہ تو اسے ایسا حج بنا جس میں نہ ریا ہو اور نہ دکھاوا''۔

(٤٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه : أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ حَدَّثَ:((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (نبی ﷺ) بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کہا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کہا تھا۔

(٤٠٤) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ الْأَنْصَارَ، وَيُسَلِّمُ عَلَى صِبْيَانِهِمْ، وَيَمْسَحُ بِرُؤُوْسِهِمْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ انصار کے پاس جاتے تو ان کے بچوں پر سلام کہتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

(٤٠٥) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَعَ الصِّبْيَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گزرے اور میں بچوں کے ساتھ (کھیل رہا) تھا تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا۔

(٤٠٦) عَنْ أُسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِنِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ .

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے تو ان (عورتوں) کو سلام کہا۔

(٤٠٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

---

(٤٠٣) **متفق عليه**، أخرجه علي بن الجعد ١٧٢٥ البخاري:٦٢٤٧ عن علي بن الجعد، مسلم:٢١٦٨ من حديث شعبة به .

(٤٠٤) أخرجه الترمذي: ٢٦٩٦ ب والنسائي في الكبرى: ١٠١٦١ (عمل اليوم والليلة:٣٢٩) عن قتيبة به.

(٤٠٥) **صحيح**، أخرجه أحمد ١٠٩/٣ من حديث حميد الطويل به مطولاً .[السنة : ٣٣٠٧]

(٤٠٦) **حسن**، أبوالشيخ ص ٦٥،أبوداود:٥٢٠٤ وابن ماجه:٣٧٠١من حديث سفيان بن عيينة وحسنه الترمذي: ٢٦٩٧ .

(٤٠٧) **ضعيف**، الترمذي في السنن:٢٧٣٢ إبراهيم بن يحيى لين الحديث وأبوه ضعيف وكان ضريراً يتلقن (التقريب: ٢٦٨، ٧٦٣٧) وابن إسحاق عنعن . [السنة : ٣٣٢٧]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی کریم ﷺ اس کی طرف گھسٹتے ہوئے (نیم) عریاں حالت میں ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کو اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی عریاں حالت میں نہیں دیکھا۔ آپ نے زید سے معانقہ کیا اور اس کا بوسہ لیا۔

(٤٠٨) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا غَاضِبًا، فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْأَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ، قَالَ : مَاهُمْ بِوُجُوهِ الْأَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ)) مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَأَحْسِنُوا إِلٰى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)) . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن غصے میں باہر تشریف لائے تو آپ کو انصار کے بچے اور خدمت گار ملے۔ وہ ان دنوں انصار کے سردار نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ضرور تم سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمائی' پھر فرمایا: انصار نے اپنا حق ادا کر دیا ہے اور تمھارا حق باقی ہے۔ پس تم ان کے نیکوکار کے لیے نیکی کرو اور غلط کاروں سے تجاوز (ودرگزر) کرو۔

(٤٠٩) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَقَدَ الرَّجُلَ مِنْ إِخْوَانِهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ غَائِبًا دَعَالَهُ، وَإِنْ كَانَ شَاهِدًا زَارَهُ، وَإِنْ كَانَ مَرِيْضًا عَادَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی ساتھی کو تین دن غائب پاتے تو اس کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیتے۔ اگر وہ سفر پر گیا ہوتا تو اس کے لیے دعا فرماتے اور اگر (مدینہ ہی میں) حاضر ہوتا تو اس کی زیارت کرتے اور اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت کرتے تھے۔

(٤١٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ غَزْوَةً بِنَفْسِهِ، شَهِدْتُ مِنْهَا تِسْعَ

---

(٤٠٨) صحيح، أخرجه ابن حبان:٢٢٩٣ من حديث إسماعيل بن جعفر به وحميد صرح بالسماع عند أبي يعلى:٣٧٩٨ وللحديث شواهد .

(٤٠٩) إسناده ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص٧٤، أبويعلى:٣٤٢٩ عباد بن كثير متروك و لبعض الحديث شواهد.

(٤١٠) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص٧٥ الحاكم ٣/٥٦٥، ٥٦٦ من حديث الحجاج الصواف به وللحديث شواهد عند البخاري ومسلم وغيرهما .

عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَغِبْتُ عَنِ اثْنَتَيْنِ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَتِهِ؛ إِذْ أَعْيَ نَاضِحِي تَحْتَ اللَّيْلِ، فَبَرَكَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْلَهُمْ، فَانْتَهٰى إِلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلَ :يَالَهْفَ أُمِّيَاه مَازَالَ لَنَا نَاضِحُ سُوْءٍ، فَقَالَ :((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ :أَنَا جَابِرٌ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ :((مَا شَأْنُكَ؟)) قُلْتُ :أَعْيَ نَاضِحِي، قَالَ :((أَمَعَكَ عَصًا؟)) قُلْتُ :نَعَمْ، فَضَرَبَهُ، ثُمَّ بَعَثَهُ، ثُمَّ أَنَاخَهُ، وَوَطِئَ دِمَاغَهُ، وَقَالَ:((ارْكَبْ)) فَبَرِكُتُ وَسَايَرْتُهُ، فَجَعَلَ جَمَلِي يَسْبِقُهُ فَاسْتَغْفَرَلِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً، فَقَالَ:لِي ((مَا تَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ مِنَ الْوَلَدِ؟)) يَعْنِي أَبَاهُ قُلْتُ :سَبْعَ نِسْوَةٍ، وَقَالَ :((أَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا؟)) قُلْتُ :نَعَمْ، قَالَ :((فَإِذَا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَعَاطِفْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَإِذَا حَضَرَ جُذَاذُ نَخْلِكُمْ فَآذِنِّي)) وَقَالَ :((هَلْ تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ :نَعَمْ، قَالَ: ((بِمَنْ؟)) قُلْتُ :بِفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ .بِأَيِّمٍ كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ .قَالَ :((فَهَلَّا فَتَاتًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)) قُلْتُ :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّ عِنْدِي نِسْوَةٌ خُرُقٌ يَعْنِي أَخَوَاتِهِ، فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِامْرَأَةٍ خَرْقَاءَ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ أَجْمَعُ لِأَمْرِي، قَالَ :((أَصَبْتَ وَرَشَدْتَ بِعْنِي جَمَلَكَ)) قُلْتُ:نَعَمْ بِخَمْسِ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: قَدْ أَخَذْنَاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ ، فَقَالَ :((يَا أَبَا بِلَالٍ! أَعْطِهِ خَمْسَ أَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَسْتَعِيْنُ بِهِ فِي دَيْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَزِدْهُ ثَلَاثًا، وَارْدُدْ عَلَيْهِ جَمَلَهُ)) قَالَ :((هَلْ قَاطَعْتَ غُرَمَاءَ عَبْدِاللّٰهِ؟)) قُلْتُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:((أَتَرَكَ وَفَاءً؟)) قُلْتُ :لَا، قَالَ :((لَا عَلَيْكَ، إِذَا حَضَرَ جُذَاذُ نَخْلِكُمْ فَآذِنِّي)) فَآذَنْتُهُ، فَدَعَا لَنَا فَجَدَذْنَا، فَاسْتَوْفَى كُلُّ غَرِيْمٍ كَانَ يَطْلُبُ تَمْرًا وَفَاءً وَبَقِيَ لَنَا مَا كُنَّا نَجُذُّ وَأَكْثَرُ، فَقَالَ :((ارْفَعُوْا وَلَا تَكِيْلُوْا)) قَالَ : فَرَفَعْنَا وَأَكَلْنَا مِنْهُ زَمَانًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس اکیس جنگوں میں حصہ لیا تھا۔ میں ان میں سے انیس میں موجود تھا اور دو سے غائب رہا تھا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوے میں تھا کہ میرا اونٹ رات کو تھک کر بیٹھ گیا۔

رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آخر میں تھے۔ آپ کمزوروں کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے اور ان کے لیے دعا کرتے تھے۔ آپ میرے پاس پہنچے میں کہہ رہا تھا: ہائے اس کی ماں غم و افسوس کرے۔ ہمارا اونٹ ہمیشہ خراب اونٹ تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں جابر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے کہا: میرا اونٹ تھک گیا ہے۔ فرمایا: کیا تمھارے پاس لاٹھی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' تو آپ نے (لاٹھی لے کر) اسے مارا' پھر چلایا پھر بٹھایا۔ اس کا دماغ ٹھیک ہوگیا تو آپ نے فرمایا: سوار ہو جا۔ میں سوار

ہوگیا اور آپ کے ساتھ چلنے لگا۔

میرا اونٹ آپ (کے اونٹ) سے آگے جا رہا تھا۔ اس رات آپ نے میرے لیے پچیس مرتبہ استغفار کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا (میرے والد) عبداللہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی؟ میں نے کہا: سات عورتیں (سات بہنیں ہیں) آپ نے فرمایا: کیا اس نے اپنے اوپر کوئی قرض چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' آپ نے فرمایا: جب تم مدینے پہنچو تو ان سے نرمی کی درخواست کرنا۔ اگر وہ انکار کریں تو جب تمھاری کھجوروں کے کٹنے کا وقت آجائے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے شادی کی ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں' آپ ﷺ نے کہا: کس کی بیٹی سے؟ میں نے کہا: فلاں کی بیٹی فلاں سے جو مدینے کی سابقہ شادی شدہ عورتوں میں سے ایک تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں کم عورتیں یعنی میری بہنیں ہیں اس لیے میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان پر ایک چھوٹی ناسمجھ لڑکی لے آؤں۔ لہٰذا میں نے کہا کہ یہ عورت میرے لیے زیادہ مناسب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک اور اچھا کیا۔ اپنا یہ اونٹ مجھے بیچ دو' میں نے کہا: جی ہاں' آپ ﷺ اسے سونے کے پانچ اوقیوں کے بدلے لے لیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے لے لیا۔

جب ہم مدینہ پہنچے تو میں وہ اونٹ آپ ﷺ کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا: اے بلال! اسے پانچ اوقیہ سونا دے دو' جس سے وہ (اپنے والد) عبداللہ کا قرض اتارے گا اور اسے تین (اوقیے) زیادہ دینا اور اس کا اونٹ بھی اسے واپس کردو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے عبداللہ کے قرض خواہوں کو راضی کرلیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کیا اس (عبداللہ) نے یہ قرض چکانے کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو' جب تمھاری کھجوروں کی کٹائی کا وقت آئے تو مجھے مطلع کردینا۔ پس میں نے آپ کو اطلاع دے دی۔

آپ نے ہمارے لیے دعا فرمائی پھر ہم نے وہ کھجوریں کاٹیں۔ ہر قرض خواہ کو پورا پورا حصہ دے دیا گیا اور ہمارے لیے بہت زیادہ کھجوریں بچ گئیں۔ آپ نے فرمایا: (میزان) اٹھالو اور انھیں نہ تولنا۔ ہم نے میزان اٹھالی اور ایک زمانہ تک وہ کھجوریں کھاتے رہے۔

(٤١١) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((خَمْسَةٌ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((سَبْعَةٌ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تِسْعَةٌ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَحَدَ عَشَرَ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)). صحيح

سیدنا ابوالملیح (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے روزے (رکھنے) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے چمڑے کا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے۔ آپ کے اور میرے درمیان وہ تکیہ تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے لیے ہر مہینے تین روزے (رکھنا) کافی نہیں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: پانچ؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: سات؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کہا: نو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: گیارہ' پھر فرمایا: داود علیہ السلام سے بہتر کوئی روزہ نہیں۔ آدھی زندگی یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

(٤١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ! اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: ((اسْقِنِي)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: ((اسْقِنِي)) فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: ((اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ)) ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ)) وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهِ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کی جگہ کے پاس آئے اور پانی مانگا تو عباس نے کہا: اے فضل! اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے وہاں سے پانی لے آ۔ آپ نے فرمایا: مجھے پانی پلاؤ' (عباس نے) کہا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ اس (پانی) میں ہاتھ ڈال رہے

(٤١١) صحيح البخاري، الصوم باب صوم داود عليه السلام: ١٩٨٥ مسلم، الصيام باب النهي عن صوم الدهر: ١٩١/١١٥٩ .

(٤١٢) صحيح البخاري، الحج باب سقاية الحاج: ١٦٣٥ .

ہیں! آپ نے فرمایا: مجھے پانی پلا۔ پھر آپ نے اس سے پانی پیا پھر آپ زمزم کے پاس آئے (کچھ) لوگ پانی پلا رہے تھے اور (وہاں) کام کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: کام کر، تو اچھا کام کر رہا ہے، پھر فرمایا: اگر میرے مغلوب ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اتر کر اپنی گردن پر رسی رکھ کر پانی نکالتا۔

(٤١٣) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ فَأُرْعِدَ، فَقَالَ :((هَوِّنْ عَلَيْكَ فَلَسْتُ بِمَلِكٍ، إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانَتْ تَأْكُلُ الْقَدِيْدَ)).

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے پاس بات کرنے کے لیے ایک آدمی لایا گیا تو وہ کانپ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ڈرو نہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں تو قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھاتی تھی۔

(٤١٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُلْ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَ كَ مُتَّكِئًا، فَإِنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْكَ، قَالَ : فَأَصْغٰى بِرَأْسِهٖ حَتّٰى كَادَ أَنْ تُصِيْبَ جَبْهَتُهُ الْأَرْضَ، فَقَالَ :((لَا، بَلْ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے' آپ تکیہ لگا کر کھائیں۔ یہ آپ کے لیے زیادہ آرام دہ ہوگا تو آپ ﷺ نے سر اتنا جھکا لیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ کی پیشانی مبارک زمین کو چھونے لگے پھر فرمایا نہیں' بلکہ میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے کہ (اللہ کا) ایک بندہ کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسا کہ (اللہ کا) ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

(٤١٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((يَا عَائِشَةُ! لَوْشِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَ نِي مَلَكٌ إِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ : إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ : إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ، فَقُلْتُ : نَبِيًّا عَبْدًا)). قَالَتْ : فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُوْلُ:((آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)).

---

(٤١٣) **إسناده ضعيف**، أبو الشيخ ص ٦٦، ابن ماجه: ٣٣١٢ من حديث إسماعيل بن أبي الحارث به، إسماعيل بن أبي خالد عنعن في السند المتصل وصرح بالسماع في السند المرسل ومع ذلك صححه الحاكم على شرط الشيخين ٣/٤٨ ووافقه الذهبي .

(٤١٤) **ضعيف**' أبو الشيخ ٦٧ عبيدالله بن الوليد الوصافي ضعيف والمحاربي عنعن .[السنة : ٢٨٣٩]

(٤١٥) **ضعيف**،أبو الشيخ ص١٩٧' أبومعشر ضعيف .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کے کمر بندکی جگہ کعبہ کے برابر تھی۔ فرشتے نے کہا: بے شک آپ کا رب آپ پر سلام بھیج رہا ہے اور فرماتا ہے کہ: اگر آپ چاہیں تو بندہ نبی بن جائیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بن جائیں تو میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انھوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ عاجزی اختیار کریں۔ تو میں نے کہا: بندہ نبی' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے، فرماتے تھے: میں اس طرح کھاتا ہوں جیسا کہ بندہ کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسا کہ ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

(٤١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا رُؤِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا اور نہ آپ ﷺ کے پیچھے دو پاؤں چلے ہیں (آپ یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کے پیچھے پیچھے اس طرح چلیں جیسا کہ لوگ بادشاہوں کے پیچھے چلتے تھے)۔

(٤١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ، وَيَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھتے تھے اور زمین پر کھانا کھاتے تھے۔

(٤١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں صرف (اللہ کا) بندہ ہوں۔ کھانا اس طرح کھاتا ہوں جس طرح ایک بندہ کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

(٤١٩) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهِ .

---

(٤١٦) **صحيح**، أخرجه أبوالشيخ ص ١٩٧ .

(٤١٧) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٦٤ مسلم الأعور ضعيف . [السنة : ٢٨٤١]

(٤١٨) **ضعيف**، ابوالشيخ ص ١٩٧ السند منقطع .

(٤١٩) صحيح البخاري، الأذان باب من لم يمسح جبهته وأنفه حين صلّى : ٨٣٦، مسلم: ١١٦٧/٢١٦ .

سیدنا ابوسلمہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مٹی اور پانی پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی پیشانی پر مٹی کا اثر دیکھا ہے۔

(٤٢٠) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) . صحیح

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بارے میں (اس طرح) مبالغہ نہ کرنا جس طرح کہ نصاریٰ نے ابن مریم علیہما السلام کے بارے میں کیا ہے۔ میں تو صرف (اللہ کا) بندہ ہوں۔ پس کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

(٤٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((مَنْ قَالَ :أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى، فَقَدْ كَذَبَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

(٤٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ذٰلِكَ إِبْرَاهِيْمُ)) .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے خیر البریہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(٤٢٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ، قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : ((إِنْ كِدْتُّمْ آنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ، فَلَا تَفْعَلُوْا، ائْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ، إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا)). صحیح

---

(٤٢٠) **متفق عليه**،أخرجه البخاري:٦٨٢٩ ومسلم:١٦٩١ من حديث سفيان بن عيينة به مطولًا ومختصرًا. [السنة :٣٦٨١]

(٤٢١) صحيح البخاري، التفسير سورة النساء باب قوله تعالىٰ إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح: ٤٦٠٤ .

(٤٢٢) صحيح مسلم، الفضائل باب من فضائل إبراهيم الخليل عليه السلام: ٢٣٦٩ .

(٤٢٣) صحيح مسلم، الصلوٰة باب ائتمام المأموم بالإمام: ٤١٣ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپ نے ہمیں کھڑا ہوا دیکھا تو (بیٹھنے کا) اشارہ کیا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم وہ کام کرو جو فارسی اور رومی کرتے ہیں وہ اپنے بادشاہوں کے پاس کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کرو، اپنے اماموں کی اقتدا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھ لو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٤٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((أَنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، فَأَخَذْتُهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ : رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا)). صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنوں میں سے ایک (دیوہیکل) عفریت نے گزشتہ رات مجھ پر حملہ کیا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ پھر اللہ نے مجھے اس پر اختیار عطا فرمایا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم سب (اپنی آنکھوں سے) اسے دیکھ سکو تو مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی کہ

﴿ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ﴾

''اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی دے جو میرے بعد کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔''

پھر میں نے اسے ذلیل ورسوا کر کے چھوڑ دیا۔

دُنیا سے بے نیازی اور زُہد مصطفیٰ ﷺ

٤٢٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ

---

٤٢٤) صحيح البخاري، الأنبياء باب قول الله تعالى: ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أواب:٣٤٢٣ مسلم، المساجد باب جواز لعن الشيطان في إثناء الصلوٰة:٥٤١ .

٤٢٥) صحيح البخاري، النكاح باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها:٥١٩١. [السنة : ٤٠٧٠]

آدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ ، فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ، فَقَالَ : ((أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) .صحيح

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ بورے (یا کھجور اور شاخوں کی بنی ہوئی ننگی چارپائی) پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے اور اس بورے (چارپائی) کے درمیان بستر نہیں تھا۔ آپ کے جسم پر بورے (یا چارپائی) کی شکنوں کا اثر تھا۔ آپ نے چمڑے کے ایک سرہانے پر تکیہ لگا رکھا تھا جس میں کھجور کی شاخیں وغیرہ بھری ہوئی تھیں۔ میں نے گھر میں دیکھا تو اللہ کی قسم تین کھالوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں پایا۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت کے لیے آسانی پیدا کرے۔ بے شک فارسیوں اور رومیوں کو (ہر طرح کی) آسانیاں دی گئی ہیں حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تو آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تو بھی اس بارے میں بات کر رہا ہے؟ ان لوگوں کو ان کی سہولتیں دنیا کی زندگی میں ہی دے دی گئی ہیں۔

(٤٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو آل محمد کے لیے گزارے والا رزق بنا (تاکہ وہ آخرت سے غافل نہ ہو جائیں)۔

(٤٢٧) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ : لَا ، وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا)) أَوْ قَالَ ثَلَاثًا، وَ نَحْوَ هٰذَا ((فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ، وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ)).

---

(٤٢٦) صحيح مسلم، الزكاة باب في الكفاف والقناعة:١٠٥٥ البخاري، الرقائق باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه:٦٤٦٠ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به .

(٤٢٧) **إسناده ضعيف**، عبدالله بن المبارك في الزهد: زوائد نعيم بن حماد الصدوق: ١٩٦ب وسقط منه يحيى بن أيوب،الترمذي:٢٣٤٧ من حديث ابن حديث ابن المبارك به، علي بن يزيد ضعيف وعبيدالله بن زحر ضعفه الجمهور. [السنة : ٤٠٤٤]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر پیش کیا کہ وہ مکہ کی وادی کو سونا بنادے تو میں نے کہا: نہیں۔ ایک دن میں پیٹ بھر کر کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا تین دفعہ کہا۔ جب مجھے بھوک لگے گی تو روتے ہوئے تجھ سے دعا کروں گا اور تجھے یاد کروں گا اور جب سیر ہوکر کھانا کھاؤں گا تو تیری حمد اور شکر ادا کروں گا۔

(٤٢٨) قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاعَائِشَةُ! إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، يَاعَائِشَةُ! لَمْ يَرْضَ مِنْ أُولِي الْعَزْمِ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰى مَكْرُوْهِهَا وَالصَّبْرِ عَلٰى مَحْبُوْبِهَا، لَمْ يَرْضَ إِلَّا أَنْ كَلَّفَنِي مَا كَلَّفَهُمْ ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ﴾ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا بُدَّ لِي مِنْ طَاعَتِهِ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا بُدَّلِي مِنْ طَاعَتِهِ، وَاللّٰهِ لَأَصْبِرَنَّ كَمَا صَبَرُوْا وَأَجْهَدَنَّ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! محمد اور آل محمد ﷺ کے لیے دنیا مناسب نہیں ہے۔ اے عائشہ! اولوالعزم (عظیم ارادے والے) لوگوں کے لیے پسندیدہ یہی ہے کہ وہ تکالیف اور اپنی محبوب چیزوں کے (نقصان) پر صبر کریں۔ اللہ نے مجھے بھی اسی کا پابند کیا ہے۔ اللہ نے مجھے بھی اسی کا پابند کیا ہے۔ پس اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ''اس طرح صبر کرو جس طرح رسولوں میں سے اولوالعزم نے صبر کیا ہے'' میرے لیے اللہ کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اسی طرح صبر کروں گا جیسا کہ انھوں (اولوالعزم انبیاء) نے صبر کیا اور پوری کوشش کروں گا۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت ہی نہیں ہے۔

(٤٢٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَتْ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنِيَّةً، فَانْطَلَقَتْ فَبَعَثَتْ إِلَيَّ بِفِرَاشٍ فِيهِ صُوفٌ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : رُدِّيهِ يَاعَائِشَةُ! فَوَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللّٰهُ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَتْ : فَرَدَدْتُهُ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس انصار کی ایک عورت آئی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر (کھردرا اور) دہرا ہوا دیکھا۔ پھر وہ گئی تو اس نے مجھے اون کا ایک بستر بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ

---

(٤٢٨) **إسناده ضعيف**، أبوالشيخ ص ٢٧١، عبدالرحمٰن بن أبي حاتم في تفسيره (تفسير ابن كثير ٤/١٨٥) مجالد بن سعيد ضعيف مشهور .

(٤٢٩) **إسناده ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٥٦ أحمد في الزهد ص ١٤ ح ٧٦ من حديث عباد المهلبي به، مجالد ضعيف، انظر الحديث السابق.

جب آئے تو فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اسے لوٹا دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے لیے اللہ سونے چاندی کے پہاڑ چلا دیتا۔ انھوں نے فرمایا کہ وہ بستر انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے واپس کر دیا۔

(۴۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا)).

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کے لیے اللہ نے دنیا کے بدلے آخرت کو چن لیا ہے۔

(۴۳۱) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَئِسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَيَئِسَتْ مِنِّيْ، إِنِّيْ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ نَسْتَبِقُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا سے مایوس ہوں اور دنیا مجھ سے مایوس ہے۔ مجھے اور قیامت کو مسابقت کرتے ہوئے بھیجا گیا ہے۔

(۴۳۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، نَامَ عَلَى حَصِيْرٍ، وَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ، فَقَالَ : ((مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا، وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)).

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے۔ جب آپ ﷺ اٹھے تو اس چٹائی کا نشان آپ ﷺ کے جسم پر تھا تو آپ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کے لیے کوئی (بہترین) چیز تیار کر کے بچھائیں آپ نے فرمایا: مجھے دنیا کی کیا پروا ہے میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی ہے جو ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے رکا۔ (تھوڑی دیر) آرام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا (اور چل پڑا)۔

(۴۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؛ حَتّٰى قُبِضَ. صحيح

---

(۴۳۰) **إسناده ضعيف**، أبوالشيخ ص ۲۷۳، ابن أبي شيبة(۱۵/۲۳۵، ۲۳۶ ح ۱۹۵۷۳) ابن ماجه: ۴۰۸۶ من حديث معاوية بن هشام به مطولًا، يزيد بن أبي زياد ضعيف مشهور ولم تثبت متابعة الحكم له.

(۴۳۱) **إسناده ضعيف**، أبوالشيخ ص۲۶۶ أيوب بن خالد ضعيف كما في التقريب (۶۱۱) .

(۴۳۲) **حسن**، الترمذي: ۲۳۷۷ من حديث زيد بن حباب به وللحديث شواهد. [السنة: ۴۰۳۴]

(۴۳۳) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ۲۳۵۷ وفي الشمائل ۱۴۲، ۱۴۸، أبوداود الطيالسي: ۱۳۸۹ مسلم: ۲۹۷۰ من حديث شعبة به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات تک جو کی روٹی سے دو دن (بھی) پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(٤٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَأَبَى اَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی ایک بکری پڑی تھی۔ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی تو انھوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

(٤٣٥) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ﷺ يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ؛ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. صحيح

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم جو کھانا اور پینا پسند کرتے ہو کیا تمھیں مل نہیں رہا؟ میں نے (ہمارے اور) آپ کے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے آپ کو پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے لیے (کبھی) معمولی قسم کی کھجور تک نہیں ملتی تھی۔

(٤٣٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، وَمَا هُوَ إِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ اَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الْأَنْصَارِ جَزَاءً، كُنَّ رُبَمَا أَهْدَيْنَ لَنَا شَيْئًا مِنَ اللَّبَنِ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ (بھی) آتا کہ ہم (اپنے گھر میں) آگ (تک) نہیں جلاتے تھے۔ (ہمارا کھانا) صرف پانی اور کھجوریں ہوتیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ انصار کی عورتوں کو جزائے خیر دے وہ کبھی کبھار ہمیں دودھ (وغیرہ) میں سے کچھ تحفہ بھیج دیتی تھیں۔

(٤٣٧) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ يَقُولُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيرِ.

---

(٤٣٤) صحيح البخاري، الأطعمة باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون: ٥٤١٤ .

(٤٣٥) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ٢٣٧٢ وفي الشمائل: ١٥١، مسلم: ٢٩٧٧ عن قتيبة به. [السنة : ٤٠٧١]

(٤٣٦) **متفق عليه**، أخرجه مسلم الزهد باب ١ ح ٢٩٧٢ من حديث معمر، البخاري، الرقاق باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه: ٦٤٥٨ من حديث هشام به. [السنة : ٤٠٧٤]

(٤٣٧) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ٢٣٥٩ وفي الشمائل: ١٤٣، قال الترمذي: "حسن صحيح غريب" [السنة : ٤٠٧٥]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے پاس جو کی روٹی بھی زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

(٤٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے لگاتار کئی راتیں بھوکے رہتے تھے۔کھانے کے لیے کچھ نہیں پاتے تھے۔آپ کی روٹی عام طور پر جو کی ہوتی تھی۔

(٤٣٩) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ وَ رَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ وَ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ .

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں سے (کپڑا) اٹھا کر ایک ایک پتھر دکھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے (کپڑا) اٹھا کر دو پتھر دکھائے (آپ نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھ رکھے تھے)۔

(٤٤٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر اور رات کا کھانا بہت ہی کم اکٹھا ہوا (آپ نے کبھی کبھار ہی ایک دن میں دو کھانے کھائے)۔

(٤٤١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وِلَاءً، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ صَبَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا صَبًّا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! آل محمد ﷺ نے تین راتیں پے در پے گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے جب آپ فوت ہو گئے تو دنیا ہمارے اوپر امڈ پڑی۔

---

(٤٣٨) **حسن**، الترمذي: ٢٣٦٠ وفي الشمائل: ١٤٤ ابن ماجه: ٣٣٤٧ من حديث عبدالله بن معاوية به. [السنة : ٤٠٧٧]

(٤٣٩) **حسن**، الترمذي: ٢٣٧١ وفي الشمائل: ١٣٣ . [السنة : ٤٠٧٩]

(٤٤٠) **صحيح**، أخرجه أبوالشيخ ص ٢٧٨، الترمذي في الشمائل:٣٧٧ من حديث قتادة به وصرح بالسماع عند ابن سعد في الطبقات ١/ ٤٠٤ .

(٤٤١) **متفق عليه**، أبوالشيخ ص ٢٧٦، البخاري:٥٤١٦، ٦٤٥٤ ومسلم: ٢٩٧٠ من حديث إبراهيم النخعي به .

(٤٤٢) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : لَقَدْ مَشَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّاتٍ بِخُبْزِ الشَّعِيْرِ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((مَا أَصْبَحَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ)) وَإِنَّهُنَّ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ أَهْلِ بُيُوْتَاتٍ . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کئی دفعہ باسی چربی اور جو کی روٹی لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا تھا۔ میں (انس رضی اللہ عنہ) نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد (ﷺ کی بیویوں) کے پاس کھانے کا ایک صاع تک نہیں ہوتا تھا اور وہ ان دنوں نو گھر والیاں تھیں۔

(٤٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ بِكِسْرَةِ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ : ((هٰذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثٍ)) .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاطمہ، جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے جو تیرے ابا نے تین دنوں سے کھایا ہے۔

(٤٤٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ؛ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ (پر ایمان لانے) سے ڈرایا گیا اور (آج کل) کسی کو بھی نہیں ڈرایا جاتا۔ مجھے اللہ (پر ایمان لانے) سے تکلیف دی گئی اور آج کسی کو بھی تکلیف نہیں دی جاتی۔ مجھ پر تیس دن و رات ایسے آئے کہ میرے اور بلال کے لیے ایسا کھانا نہیں ہوتا تھا جسے کوئی ذی روح کھائے سوائے اس چیز کے جسے بلال نے اپنی بغل میں چھپا رکھا ہوتا تھا۔

(٤٤٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا أَمَةً، وَلَا شَيْئًا؛ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحًا، وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً. صحيح

---

(٤٤٢) **حسن**، أبو الشيخ ص ٢٧٨، ابن ماجه: ٤١٤٧ من حديث قتادة به مختصرًا وللحديث شواهد.

(٤٤٣) **حسن**، أبو الشيخ ص ٢٦٤، أحمد (٣/٢١٣ وفي الزهد ص ٣٩) عن عبدالصمد به بدون ذكر محمد بن سيرين وله طريق آخر عند ابن سعد ١/٤٠٠ .

(٤٤٤) **صحيح**، أخرجه الترمذي: ٢٤٧٢ صححه ابن حبان: ٢٥٢٨ . [السنة : ٤٠٨٠]

(٤٤٥) **صحيح**، أخرجه علي بن الجعد: ٢٥٣٧ البخاري، الوصايا باب ١ ح ٢٧٣٩ من حديث زهير بن معاوية به .

سیدنا عمرو بن الحارث بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اپنی موت کے وقت نہ درہم چھوڑا نہ دینار، نہ غلام نہ لونڈی اور نہ کوئی چیز چھوڑی سوائے سفید خچر اور اسلحہ کے اور (اُس) زمین کے جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

(٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا. صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی غلام چھوڑا نہ لونڈی اور بکری چھوڑی نہ کوئی اونٹ۔

(٤٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ)). صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ورثے میں دینار تقسیم نہیں ہوں گے۔ میں نے اپنی بیویوں کے نان نفقہ اور مزدوروں کی رقم کے علاوہ جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

(٤٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْلَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ :مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا :الْجُوْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ :((أَمَّا أَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((أَيْنَ فُلَانٌ)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ مِنَ الْمَاءِ إِذَا جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَزَلَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَجِدُ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، فَانْطَلَقَ فَجَاءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ : كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ)) فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ:((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ)) . صحیح

---

(٤٤٦) **صحيح**، أخرجه مسلم، الوصية باب ترك الوصية لمن ليس له شئ يوصي فيه: ١٦٣٥ من حديث الأعمش به . [السنة : ٣٨٣٦]

(٤٤٧) **متفق عليه**، أخرجه مالك في الموطأ (٢/٩٩٣ ورواية أبي مصعب: ٢٠٩٧) البخاري: ٢٧٧٦ ومسلم: ١٧٦٠ من حديث مالك به .

(٤٤٨) صحيح مسلم، الأشربة باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك: ٢٠٣٨ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ کی ملاقات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آپ اس وقت کس وجہ سے باہر نکلے ہیں؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بھوک کی وجہ سے۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی تمھاری طرح بھوک ہی نے باہر نکالا ہے۔ اٹھو چلیں، تو وہ دونوں بھی آپ کے ساتھ چلے۔ پھر آپ ایک انصاری آدمی کے پاس آئے۔ وہ (انصاری) اپنے گھر میں موجود نہیں تھے۔ جب آپ کو اس کی بیوی نے دیکھا تو کہا خوش آمدید۔

آپ نے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے پانی لانے گئے ہیں۔ اتنے میں انصاری آ گئے تو نبی کریم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر کہا: الحمدللہ، آج میرے مہمانوں سے زیادہ عزت والے کوئی مہمان نہیں۔ پھر وہ گئے اور ٹہنی لے آئے جس میں گدرا اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہا: ''اس میں سے کھائیں'' پھر چھری لے لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ دینے والی (بکری) ذبح نہ کرنا'' اس نے بکری ذبح کی۔ آپ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اس بکری اور ٹہنی میں سے کھایا۔ جب خوب سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمھیں گھروں سے بھوک نے نکالا اور پھر اس حالت میں لوٹے کہ یہ نعمتیں حاصل ہو گئیں۔

خوفِ وخشیتِ مصطفی ﷺ

(۴۴۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَخَطَبَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ : ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)) .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو (بھی) اس کی اجازت دے دی تو ایک گروہ نے اس کام سے اجتناب کیا۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی

(۴۴۹) صحيح البخاري، الأدب باب من لم يواجه الناس بعتاب : ۶۱۰۱ مسلم، الفضائل باب علمه ﷺ بالله تعالى وشدة خشيته : ۶۳۵۶ .

تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: کیا بات ہے کہ بعض لوگ اس کام سے اجتناب کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

(۴۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔

(۴۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ﷺ :شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ . وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ . وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے (سورۃ) ہود، واقعہ، المرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا بنا دیا ہے۔

(۴۵۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، وَكَانَ إِذَا رَاٰى غَيْمًا أَوْ رِيْحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقُلْتُ :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ، وَإِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ . فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ ! ((مَا يُؤْمِنُنِيْ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ، قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا : ﴿ عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ﴾)).صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح پوری قوت سے ہنستے نہیں دیکھا کہ اس سے آپ کا حلق نظر آنے لگے۔ جب آپ بادل یا (تیز) ہوا کو محسوس کرتے تو اس کا اثر آپ کے

---

(۴۵۰) صحيح، أخرجه همام بن منبه في صحيفته : ۱۰۵ أحمد ۲/ ۳۱۲، ۳۱۳ عن عبدالرزاق به وسنده صحيح وللحديث طرق عند البخاري ومسلم وغيرها. [السنة : ۴۱۷۰]

(۴۵۱) صحيح، أخرجه الترمذي: ۳۶۹۷ وصححه الحاكم على شرط البخاري ۲/ ۳۴۳ ووافقه الذهبي .

(۴۵۲) متفق عليه، أخرجه أبوعوانة في مسنده (الجزء المفقود ۲۶/۶) البخاري: ۴۸۲۹، ۶۰۹۲ مسلم : ۸۹۹/۱۶ من حديث ابن وهب به مختصراً ومطولاً.

چہرے پر ظاہر ہو جاتا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ جب بادل (دیکھتے) ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید پر کہ اس سے بارش ہوگی اور جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ کے چہرۂ مبارک ناگواری کا اثر پاتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے اس (بات) کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم کو ہوا (اور بادل) کے ساتھ عذاب دیا گیا ہے۔ ایک قوم نے عذاب دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہے جس سے ہمارے لیے بارش ہوگی۔

(٤٥٣) عَنْ عَائِشَةَ :((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا رَاَى مَخِيلَةً تَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَتَلَوَّنَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَتْ :وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي رَأَيْتُ، قَالَ :((وَمَا يُدْرِيهِ لَعَلَّهُ، قَالَ قَوْمٌ ((فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا :هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا)) الْآيَةَ)).صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بادل دیکھتے تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔ آپ گھر میں داخل ہوتے اور باہر نکل جاتے۔ آگے آتے اور پیچھے مڑ جاتے اور جب آسمان سے بارش ہو جاتی تو آپ خوش ہو جاتے تھے۔ میں نے جب آپ سے آپ کے اس عمل کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: کیا پتا ہے کہ کیا ہوگا؟ ایک قوم نے کہا:

﴿ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ﴾ (الاحقاف :٢٤)

''جب انھوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا جو اُن کے میدانوں کا رُخ کیے ہوئے تھا تو کہا: یہ بادل ہے اس سے ہمارے لیے بارش ہوگی۔

(٤٥٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ((اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُوْلُ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟)) يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ ((لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ)).صحيح

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ ﷺ ڈرے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی خزانے اور کتنے ہی فتنے اتارے گئے ہیں۔ کون ان حجرے والوں کو جگائے گا؟ یعنی آپ کی بیویاں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں کتنی ہی کپڑا پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

---

(٤٥٣) صحيح، أخرجه أبوعوانة (الجزء المفقود ٢٥/٦)، مسلم: ٨٩٩/١٥ من حديث ابن جريج به.

(٤٥٤) صحيح البخاري، الأدب باب التكبير والتسبيح عند التعجب:٦٢١٨ .

چند متفرق صفاتِ پیغمبر ﷺ

(٤٥٥) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : لَقِيتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ : أَجَلْ ، وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ، ﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَّقْبِضَهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُولُوا: لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَتُفْتَحُ بِهِ أَعْيُنٌ عُمْيٌ وَآذَانٌ صُمٌّ وَقُلُوبٌ غُلْفٌ . تَابَعَهُ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ .

سیدنا عطاء بن یسار (تابعی) نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفت تورات (روایات یہود) میں سے بتائیں تو انھوں نے فرمایا:
جی ہاں، اللہ کی قسم! آپ کی بعض صفتیں تورات میں (بھی) مذکور ہیں جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں:
﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾
''اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوش خبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا''۔
امیین (ان پڑھ لوگوں) کے لیے آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام المتوکل (توکل کرنے والا) رکھا ہے۔ نہ بدخلق اور نہ کھردرا۔ نہ تو بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے لیکن درگزر اور معاف کرتے ہیں۔ اللہ اس وقت تک ان کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی امت کو سیدھا نہ کردے تاکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں۔ ان کے ذریعے سے اندھوں کی آنکھیں، بہروں کے کان اور پردوں والے دل کھل جائیں گے۔

(٤٥٦) عَنْ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو عَاتِكَةَ بِنْتِ خَالِدٍ، وَكُنْيَتُهَا أُمُّ مَعْبَدٍ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَمَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ

---

(٤٥٥) صحيح البخاري، البيوع باب كراهية السخب في السوق: ٢١٢٥ .

(٤٥٦) حسنٌ أخرجه الحاكم ٣/٩، ١٠ من حديث حزام بن هشام به وصححه ووافقه الذهبي، وللحديث طرق/انظر المشكوٰة بتحقيقي: ٩٤٣ . [السنة : ٣٧٠٤]

عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْأُرَيْقِطِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ وَكَانَتْ بَرْزَةً، تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ :((مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟)) قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ، قَالَ ((هَلْ بِهَا لَبَنٌ؟)) قَالَتْ : هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ :((أَتَأْذَنِيْنَ اَنْ أَحْلُبَهَا؟)) قَالَتْ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَدَعَالَهَا فِي شَأْنِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهَا ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقَا أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ، ثُمَّ أَرَاضُوْا ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا. فَقَلَّ مَا لَبِثَ حَتّٰى جَاءَ زَوْجُهَا أَبُوْمَعْبَدٍ، يَسُوْقُ أَعْنُزًا عِجَافًا يَتَسَاوَكْنَ هَزْلٰى ضُحًى، مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ، فَلَمَّارَآى أَبُوْمَعْبَدٍ اللَّبَنَ عَجِبَ، وَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَكِ هٰذَا اللَّبَنُ يَاأُمَّ مَعْبَدٍ؟ وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ لَا حَلُوْبَ فِي الْبَيْتِ، قَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ، إِلَّا أَنَّهٗ مَرَّبِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهٖ كَذَا وَكَذَا، قَالَ : صَفِيْهِ لِيْ يَاأُمَّ مَعْبَدٍ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ أَبْلَجَ الْوَجْهِ لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ . وَلَمْ تُزْرِبِهٖ صُقْلَةٌ. وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ . فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ . وَفِيْ أَشْفَارِهٖ وَطَفٌ وَفِيْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ . وَفِيْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ . وَفِيْ لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ . أَزَجُّ أَقْرَنُ . إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ . أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ، وَأَحْلَاهُ وَأَحْسَنُهٗ مِنْ قَرِيْبٍ . حُلْوُ الْمَنْطِقِ، فَصْلٌ لَا نَزْرٌ، وَلَا هَذْرٌ، كَأَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ . رَبْعَةٌ؛ لَا يَأْسَ مِنْ طُوْلٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ . غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ . فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا، وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا . لَهٗ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ، إِنْ قَالَ أَنْصِتُوْا، وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوْا لِأَمْرِهٖ . مَحْشُوْدٌ . مَحْفُوْدٌ . لَا عَابِسٌ، وَلَا مُفَنَّدٌ . قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ : هُوَ وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا ذُكِرَ بِمَكَّةَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَصْحَبَهٗ، وَلَأَفْعَلَنَّ إِنْ وَجَدْتُّ إِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا . وَأَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا، يَسْمَعُوْنَ الصَّوْتَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَنْ صَاحِبُهٗ، وَهُوَ يَقُوْلُ :

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ   رَفِيْقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ

هُمَا نَزَلَاهَا بِالْهُدٰى وَاهْتَدَتْ بِهٖ — فَقَدْ فَازَمَنْ أَمْسٰى رَفِيْقَ مُحَمَّدٖ

فَيَالَ قُصَيٍّ مَازَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ — بِهٖ مِنْ فَعَالٍ لَا يُجَازٰى وَسُؤْدَدٖ

لِيَهْنِ بَنِيْ كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ — وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَرْصَدٖ

سَلُوْا أُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَإِنَائِهَا — فَإِنَّكُمْ إِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدٖ

دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ — عَلَيْهِ صَرِيْحًا ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبَدٖ

فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ — يُرَدِّدُهَا فِيْ مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدٖ

سیدنا حبیش بن خالد (جو عاتکہ بنت خالد جن کی کنیت ام معبد ہے کے بھائی ہیں) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے۔ آپ، ابوبکر صدیق اور ان کا غلام عامر بن فہیرہ تھے۔ آپ کو راستہ دکھانے والا عبداللہ بن الاریقط اللیثی تھا۔ آپ ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے۔ وہ بے پردہ تھیں۔ وہ خیمے کے پیچھے چھپ کر پانی اور کھانا دیتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ' ابوبکر اور عامر نے ام معبد سے کہا کہ وہ انھیں گوشت اور کھجور بھیج دے۔ مگر انھیں اس کے پاس کچھ بھی نہ ملا۔ وہ سخت محتاج اور بھوکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کی ایک طرف ایک بکری دیکھی تو کہا: یہ بکری کیسی ہے اے ام معبد! اس نے کہا: یہ بکری' کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے کہا: یہ دودھ دینے سے بھی لاچار ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہے؟

اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اگر آپ اس میں سے کچھ دودھ پاتے ہیں تو (ضرور) دوہ لیں۔ اس بکری کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ کا نام لیا اور اس کی حالت کے بارے میں دعا فرمائی۔ وہ اس طرح کھڑی ہوگئی کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ ان میں بہت ہی زیادہ دودھ ہوگیا۔ آپ نے ایسا برتن منگوایا جو ساری جماعت کے لیے کافی تھا۔ آپ نے اس میں خوب دودھ دوہا حتیٰ کہ اس کے اوپر جھاگ چھا گیا۔ پھر اسے (ام معبد کو) پلایا تو وہ بھی سیر ہوگئی اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پلایا تو وہ بھی خوب سیر ہو گئے حتیٰ کہ سب نے دودھ پی لیا۔ ان سب کے دل بہت خوش ہوئے۔ پھر آپ نے دوبارہ دودھ دوہ کر برتن بھر لیا۔ پھر وہ برتن اس کے پاس چھوڑا۔ اس سے لین دین کیا اور وہاں سے سفر شروع کیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس کا شوہر ابو معبد آ گیا جو کمزور بکریاں ہانک رہا تھا جو سر اور گردنیں کمزوری سے ہلا رہی تھیں۔ ان کا مغز اور چربی کم تھی۔ جب ابو معبد نے دودھ دیکھا تو اسے (بڑا)

تعجب ہوا۔ اس نے کہا: اے ام معبد! یہ دودھ تیرے پاس کہاں سے آ گیا؟
بکریاں تو ہمارے پاس تھیں اور گھر میں دودھ دینے والی کوئی بکری نہیں ہے اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! ایک مبارک آدمی ہمارے (گھر کے) پاس سے گزرا۔ اس کی حالت ایسی ایسی تھی۔ اس نے کہا: اے ام معبد! اس آدمی کی صفت بیان کر تو ام معبد نے کہا: میں نے ایسا آدمی دیکھا جس کا چمکتا رنگ، تابناک چہرہ، نہ موٹاپے کا عیب اور نہ گنجے پن کی خامی، خوبصورت اور دلکش سراپا، سرمئی آنکھیں، لمبی پلکیں، لمبے بال، پیاری آواز، لمبی گردن، گھنی داڑھی، ملی ہوئی بھنویں اگر خاموش ہوں تو پروقار اور جب بات کریں تو پرکشش، دور سے دیکھیں تو سب سے خوبصورت اور نزدیک سے دیکھیں تو انتہائی حسین اور میٹھا۔ گفتگو میں چاشنی کھلی اور صاف بات، نہ (بہت) مختصر نہ فضول، آپ کی باتوں کا انداز ایسا تھا جیسا کہ لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں، میانہ قد ایسے کہ نہ ان کی لمبائی ناگوار ہو اور نہ پست قد (آپ درمیانے قد کے تھے) دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو انتہائی تروتازہ اور جاذب نظر ہوتی ہے۔ آپ کی قدر سب سے زیادہ سے بہتر ہے۔ آپ کے ساتھی آپ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ جب بات کرتے ہیں تو وہ خاموش رہتے ہیں اور جب حکم دیتے ہیں تو دوڑ کر اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ کی اطاعت کی جاتی ہے اور بزرگی والے ہیں۔ نہ ترش رو ہیں اور نہ بے ہودہ گو۔
ابومعبد نے (یہ سن کر) کہا: اللہ کی قسم، وہ تو قریش والا آدمی ہے جس کا معاملہ مکہ میں مشہور ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کا صحابی بن جاؤں اور اگر مجھے اس کا راستہ مل گیا تو ایسا ضرور کروں گا۔ مکہ میں اونچی آواز سے کوئی کہہ رہا تھا۔ لوگ آواز سنتے تھے مگر آواز دینے والے کو نہیں جانتے تھے۔ وہ کہہ رہا تھا:

- اللہ رب العالمین ان دو دوستوں کو جزائے خیر دے جنھوں نے ام معبد کے خیموں میں قیلولہ کیا تھا۔
- وہ دونوں اس کے پاس ہدایت لے کر اترے تھے تو اس (ام معبد) نے ہدایت قبول کر لی بے شک وہ شخص کامیاب ہے جو محمد ﷺ کا ساتھی بنا۔
- پس اے آل قصی! اللہ نے تم سے سرداری اور نیک افعال ختم نہیں کیے۔
- بنوکعب کو ان کی لڑکی کی وجہ سے مبارک ہو جس کا گھر مومنوں کے لیے پناہ گاہ ہے۔
- اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری اور برتن کا کیا ہوا؟ پس تم اگر بکری سے پوچھو تو وہ گواہی دے دے گی۔
- اس نے ایسی بکری بلائی جو دودھ دینے والی نہیں تھی۔ اسے دوہا تو تھنوں سے جھاگ اور دودھ بہنے لگا۔
- اس نے جلدی اسے دوہنے والے کے پاس رہن رکھ دیا جو اسے اس کے مصدر اور چراگاہ میں لوٹا دے گا۔

(٤٥٧) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا، عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَّصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخْمًا مُفَخَّمًا . يَتَلَألَؤُ وَجْهُهُ تَلَألُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ . عَظِيْمَ الْهَامَةِ . رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهُ فَرَقَ، وَإِلَّا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفْرَةٌ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ . وَاسِعُ الْجَبِيْنِ . أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ . سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، بَيْنَهُمَا عَرَقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ . أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ، يَحْسَبُهُ مَنْ لَّمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيْعَ الْفَمِ، مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ . كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ، فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ . مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ . سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيْضُ الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ . ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ . أَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ مُوَصَّلَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ تَجْرِي كَالْخَطِّ، عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ، أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ، وَأَعَالِي الصَّدْرِ . طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ . رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ . سَائِلَ الْأَطْرَافِ . أَوْقَالَ : شَامِلَ الْأَطْرَافِ . خَمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ . مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ، يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ زَالَ قَلِعًا، يَخْطُوا تَكَفُّئًا، وَيَمْشِي هَوْنًا، ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ، إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، فَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا . خَافِضَ الطَّرْفِ، نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظْرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظْرِهِ الْمُلَاحَظَةُ، يَسُوقُ أَصْحَابَهُ . يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ . قَالَ الْحَسَنُ : سَأَلْتُ خَالِي ، صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : مُتَوَاصِلُ الْأَحْزَانِ . دَائِمُ الْفِكْرَةِ . لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ. طَوِيْلُ السَّكْتِ . لَا يَتَكَلَّمُ عَنْ غَيْرِ حَاجَةٍ . يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ . وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ . فَصْلٌ لَا فُضُولٌ وَلَا تَقْصِيرٌ . لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمَهِيْنِ . يُعْظِمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ، لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا، وَلَا يَمْدَحُهُ . وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَمَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَلَهُ . لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ، وَلَا يَنْتَصِرُلَهَا. إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا ، وَإِذَا

(٤٥٧) **ضعيف**، أخرجه الترمذي في الشمائل :٨،٢٢٤، به جميع : ضعيف على الراجح ز رجل من بني تميم مجهول . [السنة : ٣٧٠٥]

تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا، وَضَرَبَ رَاحَتَهُ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ. جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ . قَالَ الْحَسَنُ : فَكَتَمْتُهُ الْحُسَيْنَ زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَعَنْ مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ، فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا .

قَالَ الْحُسَيْنُ : فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : كَانَ إِذَا آوٰى إِلٰى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ : جُزْءٌ لِلّٰهِ، وَجُزْءٌ لِأَهْلِهِ، وَجُزْءٌ لِنَفْسِهِ، ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ، وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا، وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمِهِ عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ؛ فَمِنْهُمْ ذُوالْحَاجَةِ؛ وَمِنْهُمْ ذُوالْحَاجَتَيْنِ؛ وَمِنْهُمْ ذُوالْحَوَائِجِ، فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيمَا أَصْلَحَهُمْ وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْهُمْ وَأَخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ، وَيَقُولُ :((لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَّا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَّا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا، ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ، لَا يُقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرُهُ، يَدْخُلُونَ رُوَّادًا، وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ، وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً - يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ قَالَ : فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْزِنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ، وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ؛ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ، وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ، وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّمُهُ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّنُهُ . مُعْتَدِلَ الْأَمْرِ، غَيْرَ (مُخْتَلِفٍ) لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَّغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا. لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ، وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ، خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً، وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً . قَالَ : فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ .فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَنْ ذِكْرٍ، وَإِذَا انْتَهٰى إِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ، وَلَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِمَّنْ جَالَسَهُ، وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا، أَوْبِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ . قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ، فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً . مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ

وَحَيَاءٍ، وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ، لَا يُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ . وَلَا يُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ، يَتَعَاطَفُونَ فِيهِ بِالتَّقْوٰى، مُتَوَاضِعِينَ . يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ، وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ، وَيُؤْثِرُونَ ذَاالْحَاجَةِ، وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ . قَالَ الْحُسَيْنُ : سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جُلَسَائِهِ، فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ . سَهْلَ الْخُلُقِ . لَيِّنَ الْجَانِبِ . لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ . وَلَا فَحَّاشٍ .وَلَا عَيَّابٍ . وَلَا مَدَّاحٍ . يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي. وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ .وَلَا يُجِيبُ فِيهِ . قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ : الرِّيَاءِ؛ وَالْإِكْثَارِ؛ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ : لَا يَذُمُّ أَحَدًا؛ وَلَا يَعِيبُهُ؛ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ . وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ . وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، مَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ، حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِيَّتِهِمْ . يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ، حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوا لَهُمْ . وَيَقُولُ : ((**إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوهُ**))، وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ، وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتّٰى يَجُوزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ .

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیے کے بارے میں پوچھا۔ ماموں آپ کی صفت اچھی طرح بیان فرماتے تھے اور میں یہ چاہتا تھا کہ آپ میرے لیے بھی آپ کی صفت بیان کریں تو انھوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند مرتبہ اور عظیم الشان تھے۔ آپ کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ کا قد درمیانے قد سے زیادہ اور لمبے قد سے ذرا چھوٹا تھا۔ سر بڑا اور بال گھنگھریالے تھے۔ اگر خود مانگ نکل آئی تو فبہا ورنہ عام طور پر خود مانگ نہیں نکالتے تھے' آپ کے بال کانوں کی لووں سے بڑھ جاتے تھے۔

رنگ گلابی' کھلا ماتھا' خمدار ابرو، پتلے اور گنجان تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ ایک رگ انھیں جدا کرتی تھی جو غصے کے وقت ابھر جاتی۔ آپ کی ناک بلند (اور) اس پر روشنی چھائی ہوئی تھی۔ ابتداءً دیکھنے والا اسے لمبی ناک سمجھتا۔ داڑھی انتہائی گھنی' نرم رخسار' چہرہ کشادہ' باریک آبدار دانت جنھیں ایک دوسرے سے باریک خلا جدا کرتی تھی۔ گردن باریک جیسے خوبصورت عورت کی گردن ہوتی ہے۔ آپ ایک چاندی میں ڈھلے ہوئے تھے۔ تمام اعضاء انتہائی معتدل اور گوشت سے بھرپور تھے۔ پیٹ اور سینہ ہموار تھا۔ سینہ چوڑا تھا۔ دونوں کندھوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا۔ آپ کے

جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط، انتہائی چمکدار اور بڑی تھیں۔ ناف اور سینے پر بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ چھاتی اور پیٹ پر بال نہیں تھے۔ ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ بال تھے' سینہ بلند' لمبی کلائیاں' فراخ ہتھیلیاں' پاؤں گداز اور پُر گوشت تھے۔ انگلیاں اعتدال کے ساتھ لمبی تھیں۔ تلوے گہرے اور قدم ملائم ہموار تھے۔ پانی ان سے فوراً ڈھل جاتا تھا۔ آگے کو جھکے ہوئے عاجزی کے ساتھ تیز تیز چلتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ ڈھلوان سے نیچے اتر رہے ہیں جب آپ رخ پھیرتے تو پورا پھیرتے۔ نظریں آسمان کے بجائے زمین کی طرف ہوتی تھیں۔ آپ گوشۂ چشم سے دیکھتے۔ چلتے وقت اپنے صحابہ کو آگے کر لیتے جو ملتا اسے پہلے سلام کہتے۔

حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی کیفیت گفتگو مجھے بتائیں تو انھوں نے کہا: دائمی فکر اور غم میں رہتے تھے۔ آپ کو بے فکری والی راحت حاصل نہیں تھی۔ لمبی دیر خاموش رہتے اور بغیر کسی ضرورت کے بات نہ کرتے۔ ابتدا سے آخر تک ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے۔ دوٹوک اور جامع کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے۔ نہ تو فضول گوئی ہوتی اور نہ کم گوئی کا تصور۔ نہ بہت زیادہ نرم خو تھے اور نہ سخت مزاج۔ نعمتوں (اور تحفوں) کی عزت کرتے اگرچہ تھوڑی ہوتیں کسی میں نقص نہیں نکالتے تھے۔ کھانے کی نہ تعریف کرتے اور نہ برائی نکالتے۔ دنیا کی وجہ سے آپ کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب کسی کی حق تلفی ہوتی تو جب تک بدلہ نہ لے لیتے آپ کا غضب کم نہیں ہوتا تھا۔ اپنی ذات کے لیے نہ تو ناراض ہوتے اور نہ کسی سے بدلہ لیتے۔

جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی سے اشارہ فرماتے اور جب آپ کو تعجب ہوتا تو ہتھیلی پلٹ دیتے تھے۔ جب بات کرتے تو اسے ملا لیتے اور کبھی دائیں ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصے پر مارتے۔ جب کسی سے ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے۔ عام طور پر مسکراتے تھے۔

حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ایک زمانے تک حسین رضی اللہ عنہ سے مخفی رکھی پھر جب انھیں بتائی تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے ہی اسے جانتے تھے۔ اس نے میری باتیں پوچھی تھیں بلکہ اس نے اپنے (اور میرے) والد (علی رضی اللہ عنہ) سے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آنے' باہر جانے اور طرز عمل کے بارے میں بھی پوچھا تھا۔ اس نے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کے گھر میں دخول کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

آپ ﷺ نے اپنے گھر میں اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ اللہ کی عبادت کے لیے، دوسرا اپنے گھر والوں کے لیے اور تیسرا اپنے لیے۔ پھر اپنے ذاتی حصے کو بھی دوسرے لوگوں پر

لگا دیتے تھے۔ خاص وعام سے ملاقاتیں کرتے اور ان سے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتے۔ آپ فضیلت والے لوگوں کو ان کے دین کی وجہ سے ترجیح دیتے تھے۔ بعض کی ایک ضرورت ہوتی بعض کی دو ضرورتیں ہوتیں بعض کئی چیزوں کے ضرورت مند ہوتے تھے۔ آپ ان کے ساتھ مشغول رہ کر امت کی اصلاح میں لگے رہتے اور فرمایا کرتے تھے:

حاضر غائب تک (یہ باتیں) پہنچا دے اور جو لوگ اپنی ضرورتیں مجھ تک (کسی وجہ سے) پہنچا نہیں سکتے تو تم پہنچا دیا کرو۔ اس لیے کہ اگر کوئی شخص کسی کی ضرورت صاحب اقتدار تک پہنچا دے تو اللہ قیامت کے دن اس کے قدموں کو ثابت رکھے گا۔ آپ کی مجلس میں مفید باتوں کا بھی تذکرہ ہوتا۔ دوسروں سے بھی یہی بات مطلوب تھی۔ لوگ (کھانے کے لیے) قافلوں کی شکل میں آپ کے پاس آتے اور کچھ کھا پی کر ہی بہتر حالت میں واپس جاتے۔

میں نے آپ ﷺ کے گھر سے باہر کے بارے میں پوچھا کہ آپ کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا:
آپ ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھتے تھے۔ آپ ان سے محبت پیدا کرتے نفرت نہ پیدا کرتے اور ہر قوم کے سردار کی عزت کرتے اور اسے ان کا والی بنا دیتے۔ لوگوں کو اس سے ڈراتے اور احتیاط کی تلقین کرتے کسی سے بھی اپنی خندہ پیشانی اور خوش خلقی ختم نہ فرماتے۔ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی خبر گیری کرتے۔ لوگوں کے حالات دریافت کرتے۔ اچھی بات کی تعریف کر کے تقویت فرماتے اور بری بات کو زائل کر کے کمزور کر دیتے۔

آپ ﷺ کے امور میں اعتدال اور توازن تھا اختلاف نہیں تھا۔ لوگوں کی اصلاح سے غافل نہ رہتے تاکہ لوگ اپنے دین سے غافل نہ ہو جائیں۔ ہر حالت کے لیے تیار رہتے تھے۔ حق سے کوتاہی نہ کرتے اور نہ حق سے تجاوز کر کے ناحق کی طرف جاتے تھے۔ بہترین لوگ آپ کے پاس حاضر رہتے اور آپ کے نزدیک افضل وہ تھا جو دوسرے کا خیر خواہ ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قدر والا وہ تھا جو سب سے اچھا غمگسار اور مددگار ہو۔

(حسین رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے آپ ﷺ کی مجلس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ اٹھتے بیٹھتے (اللہ کا) ذکر ضرور فرماتے اور جب کسی قوم کے پاس جاتے تو مجلس میں جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے اور حکم دیتے کہ ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق ملنا چاہیے۔ آپ کا کوئی ہم مجلس یہ نہ سمجھتا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ آپ ﷺ کے نزدیک عزت دار ہے۔

جو شخص آپ سے کسی ضرورت کا طالب ہوتا تو آپ اس کی ضرورت میں لگے رہتے یا خندہ پیشانی سے

جواب دے دیتے۔

آپ کی خوش خلقی اور خندہ پیشانی لوگوں میں عام تھی۔ آپ گویا ان کے والد تھے۔ سب لوگ حق میں آپ کے لیے ایک جیسے تھے۔ آپ کی مجلس حیا، بردباری، صبر اور امانت والی مجلس تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہ ہوتیں اور کسی کی عزت وآبرو پامال نہ ہوتی۔ ایک دوسرے پر تقویٰ اور تواضع کی وجہ سے فضیلت ہوتی۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم ہوتا۔ ضرورت مند کو ترجیح دی جاتی اور مسافر کی خبر گیری کی جاتی۔

حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت طاری رہتی۔ خوش اخلاق اور نرم خو تھے۔ سخت مزاج اور کھردرے نہیں تھے۔ نہ چیختے چلاتے اور نہ فحش باتیں کہتے۔ نہ بہت زیادہ عیب نکالتے اور نہ بہت زیادہ تعریف کرتے۔ فضول باتوں سے تغافل برتتے۔ حسن سلوک کی امید والوں کو مایوس نہ کرتے۔ آپ نے تین باتوں سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔ ریا، کثرت کی خواہش اور بے کار باتیں اور تین باتوں سے لوگوں کو چھوڑے رکھا۔ کسی کی مذمت نہ فرماتے' عیب جوئی نہ کرتے اور اس کے رازوں کی تلاش میں نہ رہتے۔ آپ وہی گفتگو فرماتے جس پر اجر وثواب ملتا ہے۔ آپ جب بات کرتے تو آپ کے صحابہ اس طرح خاموش ہوجاتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ خاموش ہوتے تو وہ باتیں کرتے۔ آپ کے سامنے کسی بات پر اختلاف نہ ہوتا۔ جب کوئی بات کرتا تو سب اس کے لیے خاموش رہتے۔ پہلے شخص کی بات پر سب توجہ دیتے۔

جب وہ ہنستے تو آپ ہنستے اور جب لوگ تعجب کرتے تو آپ تعجب کرتے۔ اجنبی آدمی اگر سخت مزاجی یا تیزی سے باتیں کرتا تو آپ صبر کرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے صحابہ ایسے لوگوں کو لے آتے جو آپ سے سوالات کرتے اور آپ جوابات دیتے۔ آپ فرماتے تھے: جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ اپنی ضرورت کی طلب میں ہے تو اس کی ضرورت پوری کرو۔ آپ کسی کی تعریف قبول نہ کرتے سوائے شکریہ اور بدلۂ احسان کے۔ آپ کسی کی بات نہ کاٹتے حتیٰ کہ وہ خود اپنی بات ختم کردیتا یا چلا جاتا۔

(٤٥٨) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ، فَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ : كَانَ لَا يَجْلِسُ وَلَا يَقُومُ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَلَا

(٤٥٨) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ٢٢ ـ ٢٦ وانظر الحديث السابق لعلته .[السنة : ٣٧٠٦]

يُوطِنُ الْأَمَاكِنَ وَيَنْهٰى عَنْ إِيطَانِهَا. وَإِذَا انْتَهٰى إِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ وَيُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ، وَلَا يَحْسَبُ أَحَدٌ مِنْ جُلَسَائِهِ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ مِنْهُ . مَنْ جَالَسَهُ أَوْ قَاوَمَهُ لِحَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ، وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَنْصَرِفْ إِلَّا بِهَا؛ أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ . قَدْ وَسِعَ النَّاسَ خُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا نَصَفَةً وَخُلُقًا، وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً. مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ. لَا يُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ، وَلَا يُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ، وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ . مُعْتَدِلِينَ يَتَوَاصَوْنَ فِيهِ بِالتَّقْوٰى. وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلٰى أَنْ قَالَ : قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: الْمِرَاءِ؛ وَالْإِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَإِذَا فِي آخِرِهِ . قَالَ : فَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ سُكُوتُهُ؟ قَالَ : كَانَ سُكُوتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَرْبَعٍ: عَلَى الْحِلْمِ (وَالْحُزْنِ) وَالْحَذَرِ، وَالتَّقْدِيرِوَالتَّفْكِيرِفَأَمَّا تَقْدِيرُهُ، فَهِيَ تَسْوِيَةُ النَّظَرِ وَالْإِسْتِمَاعِ مِنَ النَّاسِ، وَأَمَّا تَفْكِيرُهُ فَفِيمَا يَبْقٰى وَيَفْنِي، وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ وَالصَّبْرُ فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ، وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِي أَرْبَعَةٍ : أَخْذِهِ بِالْحَسَنِ فَيُقْتَدٰى بِهِ؛ وَتَرْكِهِ الْقَبِيحَ لِيُنْتَهٰى عَنْهُ؛ وَاجْتِهَادِهِ الرَّأْيَ فِيمَا أَصْلَحَ أُمَّتَهُ، وَالْقِيَامِ فِيمَا خَيْرٌ لَهُمْ فِيمَا يَجْمَعُ لَهُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے نبی کریم ﷺ کے (گھر میں) دخول کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

آپ جب گھر تشریف لاتے .... پھر راوی نے حدیث بیان کی اور کہا: آپ اللہ کے ذکر کے بغیر نہ بیٹھتے اور نہ اٹھتے۔ آپ کسی خاص جگہ کو روزانہ بیٹھنے کے لیے منتخب نہ کرتے اور ایسا کرنے سے دوسروں کو بھی منع کرتے تھے۔ جب آپ ایک مجلس میں پہنچتے تو جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے اور اس کا حکم دیتے۔ ہر ساتھی کو مجلس کا حق دیتے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہ نہ سمجھتا کہ اس سے زیادہ کوئی دوسرا شخص آپ کے نزدیک عزت والا ہے جو کسی ضرورت کا طالب ہوتا تو اس کے جانے تک اس کے ساتھ مصروف رہتے۔

حاجت مند کی ضرورت پوری کرتے یا اچھے کلام سے جواب دیتے۔ آپ کا اخلاق تمام لوگوں پر محیط تھا گویا آپ ان کے والد تھے انصاف اور اخلاق کے لحاظ سے تمام لوگ حق کے معاملے میں آپ کے نزدیک ایک برابر تھے۔ آپ کی مجلس بردباری' حیا' صبر اور امانت والی مجلس ہوتی تھی۔ اس میں نہ

آوازیں بلند ہوتیں اور نہ حرمتوں کو پامال کیا جاتا اور نہ کسی کی غلطیوں کی اشاعت ہوتی۔ معتدل اور تقویٰ والے لوگ تھے۔

راوی نے مزید بیان کیا کہ آپ نے اپنے لیے تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا' ریا' کثرت کی خواہش اور غیر ضروری باتیں۔ راوی نے آخر میں کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپ کا سکوت کیسا ہوتا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کی خاموشی چار طرح کی تھی۔ بردباری' احتیاط' قدر اور فکر پر مبنی ہوتی تھی۔ قدر سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے لیے آپ کی نظر برابر ہوتی۔ آپ سب لوگوں کی بات سنتے۔ فکر سے مراد باقی اور فنا کے بارے میں متفکر رہتے۔ بردباری اور صبر آپ کے اندر بدرجۂ اتم جمع تھا۔ (دنیا کے بارے میں) کوئی چیز آپ کو غصہ نہ دلاتی احتیاط سے مراد اچھائی کو لینا تاکہ لوگ اس کی پیروی کریں۔ بری باتوں کو چھوڑ دینا تاکہ لوگ ان سے رک جائیں اور اصلاح امت کے لیے پوری کوشش کرنا اور لوگوں کی بہتری کا قیام جس میں ان کے لیے دنیا وآخرت کی خیر ہو۔

(٤٥٩) عَنْ هِنْدٍ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : كَانَ إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ . جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ . يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبَّةِ الْغَمَامِ .

سیدہ ہند سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سے ناراض ہوتے تو اپنا چہرہ اس سے نفرت سے پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو اپنی آنکھ جھکاتے۔ آپ کی اکثر ہنسی تبسم پر (ہی) مشتمل تھی جو بادل کے ٹکڑے کی طرح آہستہ آہستہ چھا جاتا تھا۔

(٤٦٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ. وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمُشَاشِ، وَالْكَتَدِ، أَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا . بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ . أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا،

---

(٤٥٩) ضعيف، أبو الشيخ ص ٨٩، انظر الحديثين السابقين لعلته .

(٤٦٠) ضعيف، الترمذي: ٣٦٣٨ وفي الشمائل: ٧، عمر بن عبدالله ضعيف وإبراهيم عن علي منقطع . [السنة : ٣٧٠٧]

وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً . وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً . وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً . مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ. يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ (سے مروی ہے کہ) جب وہ رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان فرماتے تو کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے تھے۔ آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا نہ تو آپ کے بال پیچ دار تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ قدرے گھنگھریالے تھے۔ آپ کا بدن نہ بالکل موٹا تھا اور نہ بالکل پتلا۔

آپ کا چہرہ کسی قدر گولائی مائل تھا۔ رنگ سفید سرخی مائل' آنکھیں انتہائی سیاہ' پلکیں دراز' جوڑوں اور کندھوں کی کشادہ ہڈیاں' آپ کے بدن پر بال نہیں تھے البتہ سینے پر سے ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر تھی۔ ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ جب آپ چلتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں جب کسی طرف منہ پھیرتے تو پورے جسم کے ساتھ پھیرتے۔ آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ آخری نبی ﷺ تھے۔ سب سے زیادہ سخی اور دریا دل تھے۔ سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ نرم خو تھے۔ سب سے زیادہ شریف ساتھی تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا اور جو آپ کو جان لیتا تو گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا کہتا کہ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

پیغمبر ﷺ کی حسین چال

(٤٦١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جھک کر چلتے تھے کہ گویا آپ ﷺ ڈھلوان سے اتر رہے ہیں۔

(٤٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَارَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ . وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ .

---

(٤٦١) ضعيف، تقدم مطولاً: ٤٥٧ ،الترمذي: ٣٦٣٧ وفي الشمائل: ٥، ٦، ١٢٤.

(٤٦٢) صحيح،أخرجه الترمذي: ٣٦٤٨ وفي الشمائل: ١٦٦ ورواه عمرو بن الحارث عن أبي يونس به.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے چہرے پر سورج چل رہا ہوتا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا زمین آپ کے لیے لپیٹ دی جاتی تھی۔ ہم پوری کوشش کر کے آپ تک پہنچتے اور آپ (ہماری جدوجہد سے) بے فکر ہوتے تھے۔

(٤٦٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشٰى مَشْيًا مُجْتَمِعًا يُعْرَفُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَشْيِ عَاجِزٍ وَلَا كَسْلَانَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چلتے ایسے دل جمعی سے چلتے گویا کہ آپ نہ تو کمزور ہیں اور نہ سست۔

(٤٦٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَشٰى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ، وَتَرَكُوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آگے چلتے اور آپ ﷺ کی پیٹھ کو فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔

(٤٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كَانَ يَطَأُ بِقَدَمَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَخْمَصُ يُقْبِلُ جَمِيْعًا وَيُدْبِرُ جَمِيْعًا، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ﷺ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب چلتے تھے تو آپ کے قدم کا درمیانی حصہ زمین پر نہیں لگتا تھا۔ آپ اطمینان سے آگے یا پیچھے جاتے تھے۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(٤٦٦) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صُبُوْبٍ .

سیدنا ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آپ کسی ڈھلوان سے اتر رہے ہیں۔

---

(٤٦٣) **ضعيف،** يحي بن راشد ضعيف .[السنة : ٣٣٥٤]

(٤٦٤) **صحيح،** أخرجه أبوالشيخ ص ٩٤ وابن ماجه: ٢٤٦ من حديث وكيع به وصححه ابن حبان: ٢٠٩٩ والحاكم ٢/٤١١، ٤/٢٨١ ووافقه الذهبي .

(٤٦٥) **حسن،** أبوالشيخ ص ٩٦ البيهقي في الدلائل ١/٢٤٥ من حديث إسحاق بن إبراهيم الزبيدي به.

(٤٦٦) **صحيح،** أخرجه أبوالشيخ ص ٩٦ ، مسلم: ٢٣٤٠ من حديث عبدالأعلٰى به مختصرًا .

بیٹھنے اور تکیہ لگانے کی ادائیں

(٤٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ، هٰكَذَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں دیکھا آپ ﷺ نے گھٹنے کھڑے کرکے ان کے گرد اپنے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔

(٤٦٨) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدُ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (عاجزی کے ساتھ) گھٹنے کھڑے کرکے ان کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں نے آپ کو خشوع میں دیکھا تو خوف سے کانپنے لگی۔

(٤٦٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس میں بیٹھتے تو اپنے گھٹنے کھڑے کرکے ان کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنا دیتے تھے۔

(٤٧٠) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ)) ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ،)) وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. صحيح

---

(٤٦٧) صحيح البخاري، الإستئذان باب الإحتباء باليد: ٦٢٧٢.

(٤٦٨) **ضعيف**، أخرجه الترمذي في الشمائل: ١٢٦، عبدالله بن حسان لم يوثقه غير القردوسي الذي وثقه ابن حبان، صفية ودحيبة جدتا عبدالله بن حسان لم يوثقهما غير ابن حبان.

(٤٦٩) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل: ١٢٨ و سنده ضعيف، أبوداود: ٤٨٤٦ من حديث سلمة بن شبيب به.

(٤٧٠) صحيح البخاري، الشهادات باب ما قيل في شهادة الزور: ٢٦٥٤ مسلم، الإيمان باب بيان الكبائر وأكبرها: ٨٧ من حديث سعيد بن إياس الجريري به.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ بتاؤں؟ یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں' اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی'' آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''خبردار جھوٹی بات سے بچو'' یہ بات بار بار فرمارہے تھے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش آپ خاموش ہوجاتے۔

(٤٧١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؟فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ :((قَدْ أَجَبْتُكَ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَقَالَ :((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ)) فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ :((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) قَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) قَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) قَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((نَعَمْ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے (اتنے میں) ایک آدمی اونٹ پر (بیٹھا ہوا مسجد میں) داخل ہوا۔ اس نے اسے مسجد میں بٹھایا پھر باندھ دیا۔ پھر کہا: تم میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟

نبی کریم ﷺ صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا: تکیہ لگانے والے یہ سفید شخص محمد ﷺ ہیں تو اس آدمی نے کہا: عبدالمطلب کے بیٹے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جواب دے دیا ہاں۔ اس آدمی نے کہا: ''میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ سوالات کروں گا لہٰذا آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں'' آپ نے فرمایا: جو مرضی ہے پوچھو۔

(٤٧١) صحيح البخاري، العلم باب القراءة والعرض على المحدث : ٦٣ .

اس نے کہا: میں آپ سے آپ کے اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم۔

اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے کہ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم۔

اس نے کہا: آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے یہ صدقہ (زکوٰۃ) لے کر ہمارے غریبوں پر تقسیم کر دیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

پھر اس آدمی نے کہا: آپ جو دین لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں اپنی قوم کا ایلچی ہوں۔ بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔

(٤٧٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ.

سیدنا جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرہانے پر اس کی بائیں طرف تکیہ لگائے دیکھا۔

(٤٧٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى أُسَامَةَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قُطْنٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار تھے تو آپ اسامہ پر ٹیک لگائے باہر تشریف لائے آپ پر کاٹن کا ایک کپڑا تھا جسے آپ نے لپیٹ رکھا تھا۔ پھر آپ نے انھیں نماز پڑھائی۔

(٤٧٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ، تُلْقِي فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. صحيح

---

(٤٧٢) صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٧٧٠ وفي الشمائل: ١٢٩، أبوداود: ٤١٤٣ من حديث إسرائيل به.

(٤٧٣) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ١٣٤ وله شاهد في الشمائل للترمذي: ٦٠. [السنة: ٣٠٩٢]

(٤٧٤) صحيح البخاري، العيدين باب موعظة الإمام النساء يوم العيد: ٩٧٨.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھائی۔ آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت کی۔ آپ بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھا رکھی تھی (اور) اس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔

(٤٧٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي، فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میری گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھتے رہتے تھے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

رسول ہاشمی ﷺ کی نیند

(٤٧٦) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رضي الله عنه: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. صحيح

سیدنا (عبداللہ بن زید بن عاصم الانصاری) عم عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔

(٤٧٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْيُمْنٰى وَقَالَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سونا چاہتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے: اے میرے رب! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔

(٤٧٨) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.

---

(٤٧٥) متفق عليه، أخرجه أبوداود في سننه: ٢٦٠، البخاري: ٢٩٧، ٧٥٤٩ ومسلم: ٣٠١ من حديث منصور به.

(٤٧٦) متفق عليه، أخرجه مالك في الموطأ (١/١٧٢، رواية أبي مصعب: ٥٧٣) البخاري: ٤٧٥ ومسلم: ٢١٠٠ من حديث مالك به.

(٤٧٧) صحيح، أخرجه الترمذي في الشمائل: ٢٥٣ وللحديث شواهد.

(٤٧٨) صحيح، الترمذي في الشمائل: ٢٥٩ ومسلم: ٦٨٣ من حديث سليمان بن حرب به.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے آخری پہر سوتے تو اپنی دائیں طرف کروٹ لگا کر سوتے تھے اور جب صبح کے قریب سوتے تو اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے اور بازو کو کھڑا کر دیتے۔

(٤٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ . فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک رات) میں (اپنی خالہ) میمونہ کے پاس سویا۔ پھر نبی کریم ﷺ (رات کو) اٹھے اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر درمیانہ وضو کیا۔ بہت زیادہ پانی نہیں بہایا مگر پورا وضو کیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی تو تیرہ رکعتیں پوری ہوگئیں۔ پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ آپ جب سوتے تھے تو آپ کے خراٹے سنائی دیتے تھے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا تو آپ ﷺ نے (اسی وضو کے ساتھ) نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہ کیا۔

(٤٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَكَانَ النَّبِيُّ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ :((نَامَ الْغُلَيِّمُ)) أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ اور نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مبارکہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے گھر میں سویا۔ اس رات نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں تھے۔ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر اپنے گھر آئے تو چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھے اور کہا: ''بچہ سو گیا ہے'' یا اس جیسے الفاظ فرمائے۔ پھر آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوگئے تو میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا۔ پھر آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

---

(٤٧٩) صحيح البخاري، الدعوات باب الدعاء إذا انتبه من الليل: ٦٣١٦، مسلم، صلوٰة المسافرين: ٧٦٣ من حديث عبدالرحمٰن بن مهدي به .

(٤٨٠) صحيح البخاري، العلم باب السمر في العلم: ١١٧ .

پیغمبر اطہر ﷺ کی طہارت

(۴۸۱) عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. قَالَ : رَأَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ : ((**مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**)). صحیح

سیدنا حمران مولیٰ عثمان (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی بہا کر انھیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ تین دفعہ دھویا۔ اور (پھر) اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنا دایاں پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں اسی طرح دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے میری طرح وضو کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں (اس کے پہلے) اپنے آپ سے (غیر ضروری) بات نہ کی تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

---

(۴۸۱) **متفق علیه**، البخاري، الصیام باب سواك الرطب والیابس للصیام : ۱۹۳۴ من حدیث معمر، ومسلم، الطهارة باب صفة الوضوء :۲۲۶ من حدیث الزهري به . أخرجه أبوداود: ۱۰۶ وعبدالرزاق في المصنف: ۱۳۹

(٤٨٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ۔ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ : نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ . قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰ : فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً ، وَقَالَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰ: مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَغَسَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا .

سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا: کیا آپ مجھے دکھا (بتا) سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جی ہاں'' پھر انھوں نے پانی منگوایا تو اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا اور دو دفعہ اپنا ہاتھ دھویا۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر دو دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کیا۔ آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ آپ نے سر کے اگلے حصے سے ابتدا کی تھی۔ پھر انھیں گدی تک لے گئے تھے پھر انھیں اس جگہ تک لوٹا دیا جہاں سے (مسح کی) ابتدا کی تھی۔ پھر اپنے پاؤں دھوئے۔ وہیب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔ خالد بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تھا۔ انھیں تین دفعہ دھویا تھا۔

(٤٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک دفعہ وضو کیا (اعضائے وضو پر پانی بہایا) تھا۔

(٤٨٤) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلٰى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ . صحيح

---

(٤٨٢) متفق عليه، مالك في الموطأ (١/ ١٨، رواية أبي مصعب: ٤٣) البخاري: ١٨٥ ومسلم: ٢٣٥ من حديث مالك به .

(٤٨٣) صحيح البخاري: ١٥٧ من حديث سفيان الثوري به وصرح بالسماع . [السنة : ٢٢٦]

(٤٨٤) صحيح، أخرجه الشافعي في الأم ١/ ٢٦ أحمد ٤/ ٢٤٤، ٢٤٩ عن إسماعيل بن علية به .

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو پیشانی' عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

(٤٨٥) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ، فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ . فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ :((هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے تو اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے پھر اس کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے کہ اللہ نے مجھے اسی طرح حکم دیا ہے۔

(٤٨٦) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز والا وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے تو ان کے ساتھ بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے (وہاں تک پہنچاتے) پھر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالتے۔ پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔

(٤٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ : وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا، فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يُنْفِضُ يَدَيْهِ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میمونہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے نہانے کے لیے پانی رکھا۔ پھر ایک کپڑے کے ساتھ آپ کا پردہ کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ دھوئی۔ پھر زمین

---

(٤٨٥) **ضعيف**، أبو داود: ١٤٥

(٤٨٦) صحيح البخاري: ٢٤٨ من حديث مالك به . و أخرجه مالك (١/ ٤٤، رواية أبي مصعب: ١٢٠)

(٤٨٧) صحيح البخاري، الغسل باب نفض اليد من الغسل من الجنابة:٢٧٦ مسلم، الحيض باب صفة غسل الجنابة : ٣١٧ من حديث الأعمش به .

(کی مٹی) پر اپنا ہاتھ رگڑا پھر اسے دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اپنا چہرہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سر پر پانی ڈالا اور سارے جسم پر بہادیا۔ پھر وہاں سے تھوڑا ہٹ کر دونوں قدم دھوئے۔ پھر میں نے آپ کو کپڑا دیا تو آپ ﷺ نے یہ کپڑا نہ لیا۔ آپ چلے تو اپنے ہاتھوں سے پانی گرا رہے تھے۔

(٤٨٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَيُبَادِرُنِي فَأَقُوْلُ : دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ : وَهُمَا جُنُبَانِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے جو میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ہوتا تھا۔ آپ جب مجھ سے پہلے پانی لیتے تو میں کہتی: میرے لیے (بھی) چھوڑ دیں۔ میرے لیے بھی چھوڑ دیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ (ہم) دونوں جنبی ہوتے تھے۔

(٤٨٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر میرے ساتھ لیٹ جاتے تھے اور میں حائضہ ہوتی تھی۔ آپ جب حالت اعتکاف میں ہوتے تو (مسجد سے) اپنا سر مبارک میری طرف (کنگھی وغیرہ کے لیے) نکالتے اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

(٤٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَكَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک صاع سے لے کر پانچ مدوں (ایک پیمانہ) تک (پانی سے) غسل کرتے تھے اور ایک مد (رطل) سے وضو کرتے تھے۔

---

(٤٨٨) صحيح مسلم: ٧٢١/٤٦ عن يحيى بن يحيى به. [السنة : ٢٥٤]

(٤٨٩) صحيح البخاري، الحيض باب مباشرة الحائض: ٢٩٩ مسلم، الحيض: ٢٩٣ من حديث منصور به .

(٤٩٠) متفق عليه، أخرجه البخاري: ٢٠١ عن أبي نعيم، مسلم: ٣٢٥/٥١ من حديث مسعر به.[السنة : ٢٧٦]

(٤٩١) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ؟ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتِنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم بضاعہ کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں؟ اس کنویں میں حیض کے کپڑے' کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں (بھی کبھی کبھار) گر جاتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (الا یہ کہ اس کا رنگ' بو یا مزہ بدل جائے)۔

وضو اور غسل سے پہلے

(٤٩٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ؛ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ . وَهُوَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے اور آپ جنبی ہوتے تو نماز والا وضو کرتے تھے اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر کھاتے یا پیتے تھے۔

(٤٩٣) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ، يَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو (پہلے) وضو کرتے تھے۔

(٤٩٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْنِبُ فَيَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ.

---

(٤٩١) حسن' أبوداود: ٦٦ من حديث أبي أسامة به وحسنه الترمذي: ٦٦ وصححه أحمد وابن معين والحاكم وغيرهم. [السنة : ٢٨٣]

(٤٩٢) صحيح مسلم، الحيض باب جواز نوم الجنب: ٣٠٥ من حديث الزهري به مختصرًا. [السنة : ٢٦٦]

(٤٩٣) صحيح، أخرجه أبوداود: ٢٢٤ ، مسلم: ٢٢/٣٠٥ من حديث شعبة به .

(٤٩٤) ضعيف، علي بن الجعد: ٢٢٨٦، ابن ماجه : ٥٨٠ من حديث شريك والترمذي: ١٢٣ من حديث حريث به وحريث بن أبي مطر ضعيف .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور غسل کرتے تو میرے غسل کرنے سے پہلے ہی میرے ساتھ لیٹ کر گرمی حاصل کرتے تھے۔

(٤٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ : ((أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ ؟)) فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ : ((سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)). صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور میں جنبی تھا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ جب آپ بیٹھے تو میں کھسک گیا اور گھر آ کر غسل کیا۔ پھر جب میں (دوبارہ) آیا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ میں نے بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بے شک مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

(٤٩٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَتَنَاوَلُهُ، فَيَضَعُ فَاهُ فِي مَوْضِعِ فِيَّ . صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی تھی۔ پھر (پانی کا برتن) نبی کریم ﷺ کو دے دیتی تو آپ ﷺ وہاں منہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا اور گوشت کھاتی پھر (باقی) آپ کو دے دیتی تو آپ منہ وہاں رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا۔

(٤٩٧) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ . صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں تکیہ لگائے ہوتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(٤٩٨) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ. صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام بیویوں کے پاس گئے اور (بعد میں) ایک غسل کیا۔

---

(٤٩٥) صحيح البخاري، الغسل باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره: ٢٨٥ مسلم: ٣٧١ من حديث حميد الطويل به و سقط منه بكير بن عبدالله، انظر النكت الظراف: ١٤٦٤٨ .

(٤٩٦) صحيح مسلم، الحيض: ٣٠٠ من حديث وكيع به. [السنة : ٣٢١] .

(٤٩٧) صحيح البخاري، الحيض باب قراءة الرجل في حجر امرأته: ٢٩٧ مسلم: ٣٠١ من حديث منصور به .

(٤٩٨) صحيح، أخرجه أبوداود: ٢١٨ وللحديث طرق كثيرة .

(٤٩٩) عن عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي الْحَاجَةَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَانَ لَا يَحْجُبُهُ - أَوْ يَحْجُزُهُ - عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ .

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت پوری کرتے ۔ ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے تھے ۔ آپ کو قراءت قرآن سے سوائے جنابت کے کوئی چیز نہیں روکتی تھی ۔

(٥٠٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے ۔

(٥٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَجَعَ مِنَ الْغَائِطِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيْلَ : لَا تَتَوَضَّأُ، فَقَالَ : ((لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأُ)). صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے ۔ پھر کھانا لایا گیا اور کہا گیا کہ آپ وضو نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: میرا نماز کا (فی الحال) ارادہ نہیں کہ وضو کروں (وضو تو نماز کے لیے ضروری ہے) ۔

(٥٠٢) عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ ﷺ قَالَ : مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتّٰى قَامَ إِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ .

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا ۔ آپ نے میرے سلام کا کوئی جواب نہ دیا ۔ پھر آپ ایک دیوار کی طرف گئے اسے اپنی لاٹھی سے کھرچا جو آپ کے پاس تھی ۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا پھر اپنے منہ اور بازوؤں کا مسح (تیمم) کیا پھر میرے سلام کا جواب دیا ۔

---

(٤٩٩) **حسن**، علي بن الجعد:٥٩، أبوداود: ٢٢٩ من حديث شعبة به وصححه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان وابن الجارود والحاكم والذهبي وغيرهم، عبدالله بن سلمة حدث به قبل إختلاطه.

(٥٠٠) **صحيح**، أخرجه أبوداود: ١٨، مسلم: ٣٧٣ عن أبي كريب محمد بن العلاء به.

(٥٠١) **صحيح** مسلم: ٣٧٤ من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة : ٢٧٢]

(٥٠٢) **صحيح**، أخرجه الشافعي في الأم ١/٥١ وله شاهد في صحيح مسلم: ٣١٩ والبخاري:٣٣٧.

قضائے حاجت کا بیان

(۵۰۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اتنے دور جاتے کہ آپ ﷺ کو کوئی (بھی) نہ دیکھتا۔

(۵۰۴) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جنوں اور جنیوں سے''۔

(۵۰۵) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ : غُفْرَانَكَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک، اے اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔

(۵۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ، وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک (دوسرا) لڑکا پانی اور نیزہ اٹھا کر جاتے۔ آپ ﷺ پانی سے استنجا فرماتے تھے۔

---

(۵۰۳) ضعيف، أبوداود: ۲ و سنده ضعيف.

(۵۰۴) صحيح البخاري: ۱۴۶ من حديث شعبة به. [السنة : ۱۸۶]

(۵۰۵) صحيح، أخرجه أبوداود : ۳۰ و صححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم والذهبي وغيرهم وقال الترمذي: "حسن غريب".

(۵۰۶) صحيح البخاري، الطهارة باب حمل العنزة مع الماء فى الإستنجاء : ۱۵۶ مسلم: ۲۱۷ من حديث محمد بن جعفر : غندر به .

(۵۰۷) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

مسواک اور دائیں سمت سے محبت

(۵۰۸) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ خوب صاف کرتے تھے۔

(۵۰۹) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ. بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ : بِالسِّوَاكِ. صحيح

سیدنا شریح بن ہانی (تابعی رحمہ اللہ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: مسواک کرتے تھے۔

(۵۱۰) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ، يَقُوْلُ : ((أُعْ أُعْ)) وَالسِّوَاكُ فِي يَدِهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ . صحيح

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آیا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے مسواک کررہے تھے اور ''اع اع'' کررہے تھے۔ مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا گویا آپ قے کررہے ہیں۔

---

(۵۰۷) ضعيف، أبوداود: ۱۹، ابن جريج مدلس وعنعن.

(۵۰۸) صحيح البخاري، التهجد باب قول الإمام في صلوٰة الليل:۱۱۳٦، مسلم: ۲۵۵ من حديث حصين به .

(۵۰۹) صحيح مسلم : ۲۵۳ من حديث مسعر به. [السنة : ۲۰۱]

(۵۱۰) صحيح البخاري، الطهارة باب السواك : ۲٤٤ ، مسلم :۲٥٤ من حديث حماد بن زيد به .

(۵۱۱) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدُهُ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے کے لیے (استعمال) ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ قضائے حاجت وغیرہ کے لیے (استعمال) ہوتا تھا۔

(۵۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ، فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے تمام کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے تھے (مثلاً) وضو، کنگھی کرنا اور جوتا پہننا۔ (وغیرہ)

(۵۱۱) صحيح، أخرجه أبوالشيخ ص ۲۳۹، أبوداود: ۳۳ من حديث عيسى بن يونس به وللحديث شواهد.

(۵۱۲) صحيح البخاري، الصلوة باب التيمن في دخول المسجد وغيره: ٤٢٦ مسلم: ٢٦٨ من حديث شعبة به.

باب۴

پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز

نمازِ رسول ہاشمی ﷺ

(۵۱۳) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ؛ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ، وَكَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ . قَالَ : وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَيَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ . صحيح

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سورج کے زوال کے ساتھ پڑھتے اور عصر کی نماز (اُس وقت) پڑھی کہ (نماز پڑھنے کے بعد) ہم میں سے ہر آدمی مدینے کے دور دراز نواح میں جا کر واپس آ سکتا تھا اور سورج زندہ (خوب روشن) ہوتا تھا اور مجھے مغرب کے بارے میں یاد نہیں رہا اور آپ ﷺ بعض اوقات عشاء کی نماز کی رات کے تیسرے پہر تک تاخیر کی پروا نہیں کرتے تھے۔ راوی نے بعد میں آدھی رات کا ذکر کیا۔

اور دوسری عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے اور ہم میں سے ہر آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا تھا اور آپ ﷺ ساٹھ سے لے کر سو تک آیتیں (نماز میں) پڑھتے تھے۔

(۵۱۴) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَأَلْنَا جَابِرًا رضی اللہ عنہ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : كَانَ

(۵۱۳) متفق عليه، أبوداود: ۳۹۸، البخاري: ۵۴۱ ومسلم: ٦٤٧ من حديث شعبة به .

(۵۱٤) متفق عليه، أبوداود: ۳۹۷ ، البخاري: ۵٦۰، ۵٦۵ ومسلم: ٦٤٦ من حديث شعبة به .

يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ ؛ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. صحيح

سیدنا محمد بن عمرو (تابعی رحمہ اللہ) نے کہا کہ ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت (زوال کے فوراً بعد) ظہر پڑھتے تھے اور عصر اس وقت پڑھتے جب سورج خوب روشن ہوتا اور جب سورج غروب ہوتا تو مغرب کی نماز پڑھتے اور جب لوگ زیادہ ہوتے تو عشاء کی نماز جلدی اور جب کم ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(٥١٥) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالُوْا: فَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا، وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً، قَالَ : بَلٰى، قَالُوْا: فَأَعْرِضْ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُحَاذِيْ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا؛ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُوْلُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا؛ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ . ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ؛ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ. قَالُوْا: صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ .صحيح

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سے سب سے زیادہ جانتا ہوں تو انھوں نے کہا: کیوں؟ آپ نہ تو ہم سے زیادہ آپ ﷺ کی اتباع کرنے والے ہیں اور نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ (ابوحمید نے)

---

(٥١٥) صحيح، أخرجه أبوداود: ٧٣٠ وصححه ابن خزيمة: ٥٨٧، ٥٨٨ وابن حبان: ٤٤٢، ٤٩١، ٤٩٢ وغيرهما.

کہا: جی ہاں۔

انھوں نے کہا: پس (اپنی بات) پیش کریں۔

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ تکبیر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ اعتدال کے ساتھ ٹھہر جاتی۔ پھر پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر نہ سر (بہت) جھکاتے نہ (بہت) بلند رکھتے (بلکہ) اعتدال اختیار کرتے۔ پھر سر اٹھاتے تو کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ، پھر اعتدال کے ساتھ کندھوں تک رفع یدین کرتے پھر کہتے: اللہ اکبر پھر زمین کی طرف (سجدے کے لیے) جھکتے تو اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ اور جب سجدہ کرتے تو پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے پھر (دوسرا) سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک رفع یدین کرتے جیسا کہ شروع نماز میں کیا تھا۔ پھر اس طرح باقی نماز میں کرتے۔ حتیٰ کہ وہ سجدہ ہوتا (اس سجدے سے مراد رکعت ہے) جس میں سلام ہوتا ہے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر کے (ایک طرف کو) نکالتے اور دائیں حصے پر تورک کی حالت میں بیٹھ جاتے۔ ان سب نے کہا: آپ نے سچ کہا: نبی کریم ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

(٥١٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، فَإِذَا جَلَسَ فِي الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى، وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ. صحيح

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک

---

(٥١٦) صحيح البخاري، الأذان باب سنة الجلوس في التشهد: ٨٢٨ .

جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ محمد بن عمرو بن عطاء ابوحمید الساعدی اور صحابہ کرام مجلس میں بذات خود موجود تھے۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے اور صحیح بخاری میں موجود ہے۔ والحمدللہ) ہم (محمد عمرو بن عطاء وغیرہ) نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید الساعدی نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے اور جب رکوع کرتے تو مضبوطی سے گھٹنوں کو پکڑتے۔ پھر اپنی پیٹھ کو برابر کرتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے نہ تو انھیں (بالکل) بچھا دیتے اور نہ انھیں (بہت زیادہ) سکیڑ کر رکھتے۔ اور اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کر کے نکال دیتے اور دایاں کھڑا کرتے اور اپنی سرین پر بیٹھ جاتے تھے۔

(۵۱۷) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوحُمَيْدٍ وَأَبُوأُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ أَبُوحُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا، قَالَ : ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَقَالَ : ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَ أَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى ، وَأَشَارَ بِأُصْبَعِهِ .

سیدنا عباس بن سہل (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (ایک جگہ) ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ذکر کیا۔ ابوحمید نے کہا: میں تم سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔

پھر راوی نے یہ بعض روایت بیان کی اور کہا: پھر آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے گویا کہ آپ نے انھیں پکڑ رکھا ہے اور ہاتھوں کو کمان کی طرح کر کے اپنے پہلوؤں سے دور کیا اور کہا: پھر سجدہ کیا تو (زمین پر) خوب اچھی طرح ناک اور پیشانی لگائی اور اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے

(۵۱۷) صحيح، أخرجه أبوداود: ۷۳٤ وقال الترمذي: "حسن صحيح" و صححه ابن خزيمة وابن حبان وغيرهما.

دور رکھا اور کندھوں کے برابر اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین پر) رکھیں۔ پھر سر اٹھایا حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ گئی حتیٰ کہ آپ (ان رکعات سے) فارغ ہو گئے۔

پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں پھیلایا اور دائیں پاؤں کا سینہ قبلے کی طرف کر دیا اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور اپنی (شہادت والی) انگلی سے اشارہ کیا۔

(۵۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَقُولُ ((فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ)) وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فِرْشَةِ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ آپ جب رکوع کرتے تو نہ سر بہت جھکا دیتے اور نہ اسے بہت بلند کر دیتے بلکہ درمیانہ رکھتے تھے اور آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے اور جب (دو رکعتوں پر) بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں کھڑا کر دیتے اور فرماتے کہ (عام طور پر) ہر دو رکعتوں میں التحیات ہے اور نبی کریم ﷺ شیطان کے بیٹھنے اور درندوں کی طرح (زمین پر) بچھ جانے سے منع فرماتے تھے اور آپ اپنی نماز کو تسلیم کے ساتھ ختم کرتے تھے۔

(۵۱۹) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا، فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

سیدنا ہلب (الطائی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (نماز میں) امامت کراتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔

---

(۵۱۸) **صحيح**، أخرجه أبوداود: ۷۸۳، مسلم : ۴۹۸ من حديث حسين المعلم به .

(۵۱۹) **حسن**، الترمذي: ۲۵۶ وروى أحمد ۲۲۲/۵ بإسناده عن سماك وفيه : رأيت النبي ﷺ يضع هذه على صدره يعني في الصلوٰة وسنده حسن .

(۵۲۰) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ ـ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ـ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ، فَلَمَّا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ .

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی اور تکبیر کہی۔ ہمام (راوی) نے بتایا کہ (یہ رفع یدین) کانوں تک (تھا) پھر آپ نے اپنا کپڑا اپنے اردگرد لپیٹ لیا۔ پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے باہر نکالے پھر رفع یدین کیا پھر تکبیر کہی۔ (اور رکوع کیا) پھر جب اٹھے تو کہا: سمع اللہ لمن حمدہ اور رفع یدین کیا۔ پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(۵۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ. ثُمَّ قَالَ :((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ . أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) وَإِذَا رَكَعَ قَالَ :((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ . خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي)) وَإِذَا رَفَعَ قَالَ :((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَإِذَا سَجَدَ قَالَ :((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)) وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ،

---

(۵۲۰) صحيح مسلم، الصلوٰة باب وضع يده اليمنٰى على اليسرىٰ بعد تكبيرة الإحرام : ٤١٠ .

(۵۲۱) صحيح، أبوداود : ٧٦٠ ، مسلم : ٧٧٠ من حديث عبدالعزيز بن أبي سلمة به .

قَالَ :((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)). صحیح

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے:

وَجَّھْتُ وَجْھِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ .... وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

پھر جب رکوع کرتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ............ وَعَصَبِي

اور جب سر اٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ...... بَعْدُ اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُ ...... اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور جب نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي .... إِلَّا أَنْتَ

(۵۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُوْلُ :((سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ :((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ثَلَاثًا،((اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا)) ثَلَاثًا،((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ)) ثُمَّ يَقْرَأُ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اٹھ کر قیام کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے: سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ .... غَيْرُكَ پھر تین بار فرماتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ...... وَنَفْخِهِ پھر قراءت کرتے تھے۔

(۵۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، قَالَ : أَحْسِبُهُ هُنَيَّةً، قُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ، وَمَا تَقُوْلُ؟ قَالَ : أَقُوْلُ :((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)). صحیح

---

(۵۲۲) حسن، أبوداود: ۷۷۵ وصححه ابن خزيمة: ٤٦٧ .

(۵۲۳) صحيح البخاري، الصلوة باب ما يقول بعد التكبير: ٧٤٤ مسلم، المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة : ٥٩٨ من حديث عبدالواحد به.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش ہوجاتے تھے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان (کیوں) خاموش ہوجاتے ہیں؟ آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں:

اللّٰهم باعدبيني .... والبرد.

(٥٢٤) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ : آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ .

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تھے فرماتے: آمین اور اس کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے۔

(٥٢٥) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى مَالَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ .صحيح

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) اور دوسری رکعتوں میں (صرف) فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آیت (یا دو آیتیں) سنا دیتے۔ دوسری رکعت کی بہ نسبت پہلی رکعت (بہت) لمبی پڑھتے اور اسی طرح عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ فجر کی نماز میں بھی یہی معمول تھا۔

(٥٢٦) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ :حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً قَدْرَ (آلٓمّٓ تَنْزِيْلُ) السَّجْدَةَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.صحيح

---

(٥٢٤) **صحيح**، أبوداود: ٩٣٢ رواه يحيى القطان عن سفيان الثوري به وصححه ابن حبان والدار قطني وحسنه الترمذي وللحديث طرق كثيرة .

(٥٢٥) صحيح البخاري، الأذان باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب: ٧٧٦ مسلم: ٤٥١ من حديث همام به .

(٥٢٦) **صحيح**، أبوداود: ٨٠٤ ، مسلم: ٤٥٢ من حديث هشيم به .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ظہر وعصر (کی نمازوں) میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا۔ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات کے قریب لگایا۔ الم تنزیل السجدۃ کے برابر' اور دوسری دو رکعتوں میں اس کے نصف کے برابر آپ کا قیام (ہوتا) تھا۔ ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں جتنے قیام کا اندازہ لگایا اور آخری دو رکعتوں میں اس کا آدھا تھا۔

(٥٢٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ [بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ] وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر کی نمازوں میں سورۂ طارق' سورۂ بروج اور ان جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

(٥٢٨) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ [بِالطُّوْرِ]. صحيح

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب (کی نماز) میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

(٥٢٩) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ (بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا. صحيح

سیدہ ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب (کی نماز) میں سورۂ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

(٥٣٠) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ (بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا) وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ.

---

(٥٢٧) حسن، أبوداود: ٨٠٥ وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان: ٤٦٥ .

(٥٢٨) متفق عليه، مالك في الموطأ (١/ ٧٨ ورواية أبي مصعب: ٢١٦) البخاري: ٧٦٥ ومسلم: ٤٦٣ من حديث مالك به .

(٥٢٩) صحيح البخاري، المغازي باب مرض النبي ﷺ ووفاته: ٤٤٢٩، مسلم: ٤٦٢ من حديث ابن شهاب الزهري به .

(٥٣٠) حسن، الترمذي: ٣٠٩، النسائي: ٩٩٨ من حديث حسين بن واقد به وسنده حسن .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں والشمس وضحاھا اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٣١) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. صحيح

سیدنا براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں عشاء کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورۃ التین پڑھتے تھے۔

(٥٣٢) عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ. صحيح

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں (سورۃ ق) (النخل باسقات) پڑھتے سنا۔

(٥٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو سورۃ المؤمنون کے ساتھ ابتدا کی جب آپ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ (علیہم السلام) کے واقعے پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ کو کھانسی آ گئی پھر آپ نے رکوع کیا۔

(٥٣٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ [وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ]. صحيح

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں واللیل إذا عسعس (سورۃ التکویر) پڑھتے ہوئے سنا۔

(٥٣٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (الٓمّٓ تَنْزِيْلُ) (وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ). صحيح

---

(٥٣١) صحيح البخاري، الصلوٰة باب الجهر في العشاء : ٧٦٧ ،مسلم: ٤٦٤ من حديث شعبة به .

(٥٣٢) **صحيح**، الشافعي في مسنده ص ١٥٥ ، مسلم : ٤٥٧ من حديث سفيان بن عيينة به .

(٥٣٣) **صحيح**، الشافعي في مسنده (ص١٥٥، ١٥٦) مسلم : ٤٥٥ من حديث ابن جريج به .

(٥٣٤) **صحيح**، الشافعي في مسنده (ص ١٥٥) مسلم: ٤٥٦ من حديث مسعر به .

(٥٣٥) صحيح البخاري، الجمعة باب ما يقرأ في صلوٰة الفجر يوم الجمعة :٨٩١ ، مسلم: ٨٨٠ من حديث سفيان الثوري به .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدہ اور سورۃ الدھر پڑھتے تھے۔

(٥٣٦) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ : ((أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ:((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) وَفِي سُجُوْدِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ، وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ. صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اپنے رکوع میں سبحان ربي العظيم اور سجدے میں سبحان ربي الاعلى کہہ رہے تھے اور جو رحمت والی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ سے (رحمت کا) سوال کرتے اور جب عذاب والی آیت سے گزرتے تو ٹھہر کر اللہ کی پناہ چاہتے۔

(٥٣٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ:((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ کثرت سے پڑھتے تھے۔ اس طریقے سے آپ قرآن (پر عمل کر کے قرآن) کی تفسیر بیان فرماتے تھے۔

(٥٣٨) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ:((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدے میں ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ'' پڑھتے تھے۔

(٥٣٩) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ :كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَسُجُوْدُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ، مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ، قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ. صحيح

---

(٥٣٦) **صحيح**، أبوداود: ٨٧١ ، مسلم: ٧٧٢ من حديث سليمان الأعمش به .

(٥٣٧) **متفق عليه**، أبوداود: ٨٧٧، البخاري: ٤٩٦٨ ومسلم: ٤٨٤ من حديث جرير بن عبدالحميد به .

(٥٣٨) صحيح مسلم : ٤٨٧ من حديث قتادة به . [شرح السنة : ٦٢٥]

(٥٣٩) صحيح البخاري، الأذان باب حد إتمام الركوع والإعتدال فيه: ٧٩٢، مسلم: ٤٧١ من حديث شعبة به.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع کے بعد اٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا سوائے قیام اور قعدے (بیٹھنے) کے۔

(٥٤٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ :((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) يَقُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَوْهِمَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَقَالَ :مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فِيْ تَمَامٍ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ بھول گئے ہیں اور دوسجدوں کے درمیان بھی اسی طرح کرتے تھے اور (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی شخص کے پیچھے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔

(٥٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ .... مِنْكَ الْجَدُّ .

(٥٤٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ:((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)) . صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے سجدے میں فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ .

”اے اللہ میرے سارے گناہ معاف کردے، چھوٹے ہوں یا بڑے پہلے ہوں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا خفیہ۔“

---

(٥٤٠) صحيح، أخرجه علي بن الجعد: ٣٣٤٧، ٣٣٤٨، مسلم: ٤٧٣ من حديث حماد بن سلمة به .

(٥٤١) صحيح مسلم، الصلوة باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع: ٤٧٧ .

(٥٤٢) صحيح، أبوداود: ٨٧٨ ، مسلم: ٤٨٣ عن أبي طاهر أحمد بن السرح به .

(٥٤٣) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے جب سجدہ کیا تو اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب اٹھے تو گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

(٥٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ : عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا أَكُفَّ الثَّوْبَ، وَلَا الشَّعْرَ)).صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے (نماز میں) سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اس (پیشانی) کی طرف اشارہ کیا' دونوں ہاتھوں' دو گھٹنوں اور قدموں کے کناروں پر (سجدے کا حکم دیا گیا ہے) اور یہ حکم (بھی) دیا گیا ہے کہ میں (نماز میں) نہ اپنا کپڑا لپیٹوں اور نہ بال۔

(٥٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دوسجدوں کے درمیان اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ پڑھتے تھے۔

(٥٤٦) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ؛ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.صحیح

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی یا

---

(٥٤٣) **إسناده ضعيف**' أبوداود: ٨٣٨ من حديث يزيد بن هارون به وقال الترمذي : "حسن غريب" شريك القاضي مدلس وعنعن .

(٥٤٤) **متفق عليه**، البخاري:٨١٢ عن معلى بن أسد، مسلم : ٤٩٠ من حديث وهيب بن خالد به .

(٥٤٥) **إسناده ضعيف**، أبوداود: ٨٥٠، الترمذي:٢٨٤ من حديث زيد بن حباب به، حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن وله شاهد في صحيح مسلم دون ذكر: بين السجدتين .

(٥٤٦) **صحيح**، أبوداود:٨٤٤، البخاري، الأذان باب من استوىٰ قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض: ٨٢٣ من حديث هشيم عن خالد به .

تیسری) میں ہوتے تو جب تک (صحیح) سیدھے بیٹھ نہ جاتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

(٥٤٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتِهِ، وَوَضَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنٰى يَدْعُوبِهَا، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ. صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے (دونوں) ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے اور اپنے دائیں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو رکھتے اور اس کے ساتھ دعا کرتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے (بائیں) گھٹنے پر کھول کر رکھتے۔

(٥٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے اور بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کا عدد بناتے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(٥٤٩) عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (تشہد میں) دعا کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی سے اپنا (بایاں) گھٹنا پکڑ لیتے تھے۔

(٥٥٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ،

(٥٤٧) صحيح، الترمذي: ٢٩٤ وعبدالرزاق: ٥٨٠، مسلم: ٥٨٠ من حديث عبدالرزاق به. [السنة: ٦٧٣]

(٥٤٨) صحيح مسلم، المساجد باب صفة الجلوس فى الصلوٰة: ٥٨٠.

(٥٤٩) صحيح مسلم، أيضًا: ٥٧٩.

(٥٥٠) صحيح البخاري، الأذان باب الدعاء قبل السلام: ٨٣٢، مسلم: ٥٨٩ من حديث أبي اليمان به. [السنة: ٦٩١]

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ))، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ : ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ وَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)). صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .... الْمَغْرَمِ .

ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(٥٥١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : كُنْتُ أَرٰى صَفْحَتَيْ خَدَّيِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. صحیح

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے دائیں اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرتے تو میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لیتا تھا۔

(٥٥٢) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ.

سیدنا ہلب (الطائی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ اپنے دونوں (بائیں اور دائیں) اطراف پر (رخ مبارک کرتے ہوئے) پھر جاتے تھے۔

(٥٥٣) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. صحیح

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کر لیتے تھے۔

نماز کے بعد

(٥٥٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ، لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ

(٥٥١) حسن، أحمد ١/ ١٨٦ ح ١٦١٩ من حديث أبي معشر به ومسلم:٥٨٢ من حديث عامر بن سعد عن أبيه به. [السنة : ٦٩٨]

(٥٥٢) حسن، أبوداود: ١٠٤١، ابن ماجه: ٩٢٩ والترمذي: ٣٠١ من حديث سماك بن حرب به وسنده حسن.

(٥٥٣) صحيح البخاري، الأذان باب يتقبل الإمام الناس إذا سلم: ٨٤٥ .

(٥٥٤) صحيح مسلم : ٥٩٢ من حديث أبي معاوية الضرير به. [السنة : ٧١٣]

مَا يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو آپ صرف اتنی دیر ٹھہرتے جس میں (یہ) پڑھا کرتے۔اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ......إلخ

(٥٥٥) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).صحیح

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے (سلام کے بعد) پھرتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

''اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے،تو برکتوں والا ہے اے جلال اور بزرگی والے۔

(٥٥٦) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ قُمْنَ، وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ.صحیح

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (یہ) خبر بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب عورتیں سلام پھیر دیتیں تو اٹھ جاتیں۔رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) اللہ کی مشیت کے مطابق بیٹھے رہتے۔پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھ جاتے تو لوگ (بھی) اٹھ جاتے۔

(٥٥٧) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ : ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).صحیح

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے آخر میں:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پڑھا کرتے تھے۔

---

(٥٥٥) صحيح مسلم، المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته: ٥٩١.

(٥٥٦) صحيح البخاري، الأذان باب إنتظار الناس قيام الإمام :٨٦٦.

(٥٥٧) متفق عليه، البخاري : ٨٤٤ ومسلم:٥٩٣ من حديث عبدالملك بن عمير به. [السنة : ٧١٥]

''(صرف) ایک اللہ کے سوا (دوسرا) کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اسی کی حمد (وثنا) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے، اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے، اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے نفع نہیں دے سکتی۔

(۵۵۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى : ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)).صحيح

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز کے (اختتام پر) سلام پھیرتے تو اونچی آواز سے پڑھا کرتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ .

''ایک اللہ کے سوا (دوسرا) کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے، اسی کی حمد (وثنا) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا طاقت اور تبدیلی (لانے والا) کوئی نہیں اسی کی نعمتیں ہیں، اسی کا فضل ہے اور اسی کی بہترین تعریف ہے اللہ کے سوا (دوسرا) کوئی معبود نہیں۔ (ہم) اسی کے دین کے لیے مخلص ہیں۔ اگرچہ کفار (اس بات کو) ناپسند کرتے ہیں۔

(۵۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ، لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھتے تو اس وقت تک اپنی مجلس میں بیٹھے رہتے جب تک سورج اچھی طرح طلوع نہ ہو جاتا۔

---

(۵۵۸) ضعيف جدًا، الشافعي في الأم ۱/ ۱۲۶، ۱۲۷، إبراهيم بن محمد الأسلمي ضعيف جدًا وأصله في صحيح مسلم: ۵۹٤ دون قوله "بصوته الأعلى".

(۵۵۹) صحيح، أبو الشيخ ص ۲۵۹ ، مسلم: ٦۷۰ من حديث سفيان عن سماك به .

امام الانبیاء ﷺ کے نوافل وتہجد

(۵٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فِي بَيْتِهِ. وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں (سجدتین) ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ مغرب اور عشاء (کی دو رکعتیں) آپ اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور مجھے میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے حدیث سنائی کہ بے شک نبی کریم ﷺ فجر کے طلوع ہونے کے بعد دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے اور اس وقت میں نبی کریم ﷺ کے پاس نہیں جاتا تھا۔

(۵٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ .وَكَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر (کی نماز) سے پہلے دو رکعتیں' ظہر کے بعد دو رکعتیں' مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کے دن آپ (گھر) واپس جانے تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ پھر آپ (واپس جا کر) اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۵٦٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.صحيح

---

(۵٦٠) صحيح البخاري، الأذان باب التطوع بعد المكتوبة: ۱۱۷۲، مسلم:۷۲۹ من حديث يحي القطان به.

(۵٦١) متفق عليه، مالك في الموطأ (۱/۱٦٦، رواية أبي مصعب: ۵۵۱) البخاري:۹۳۷ ومسلم: ۸۸۲ من حديث مالك به. [السنة : ۸٦۸]

(۵٦٢) صحيح البخاري، الأذان باب تعاهد ركعتي الفجر: ۱۱٦۹ مسلم: ۷۲٤/۹۳ من حديث يحي بن سعيد به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ کسی اور نماز کا سخت اہتمام نہیں کرتے تھے۔

(٥٦٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ ، فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ . وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ، فِيْهِنَّ الْوِتْرُ . وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا جَالِسًا، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ . وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن شقیق (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے پھر جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر گھر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رسول کریم ﷺ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے۔ پھر میرے گھر میں آتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر (جب) میرے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ رات کو وتر سمیت نو رکعتیں پڑھتے۔ آپ رات کا (ایک) لمبا حصہ قیام میں گزارتے اور (ایک) لمبا حصہ بیٹھے رہتے۔ جب آپ قیام میں قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ قیام ہی سے کرتے اور اگر بیٹھنے کی حالت میں آپ قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی اسی حالت میں کرتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور پھر جا کر لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے تھے۔

(٥٦٤) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لَا يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. صحيح

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اللہ ﷺ (فرضوں سے پہلے) صرف ہلکی سی دو رکعتیں (ہی) پڑھتے تھے۔

---

(٥٦٣) صحيح، أبوعوانة ٢/٢٦٢، ٢٦٣، أبوداود:١٢٥١، أحمد ٦/٣٠، مسلم:٧٤٠ من حديث هشيم به.

(٥٦٤) صحيح مسلم : ٧٢٣ وأصله عند البخاري : ٦١٨، ١١٧٣، ١١٨١ .

(٥٦٥) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ :أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَ: فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ! ((إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).صحيح

سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف/تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں نماز کیسی ہوتی تھی؟

تو انھوں نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے مگر ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے مگر ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر آپ (بعد میں) تین رکعتیں پڑھتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ وتر سے پہلے (ہی) سو جاتے ہیں؟ (پھر آپ سونے کے بعد دوبارہ وضو نہیں کرتے؟) تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(٥٦٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، قَدْرَمَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ، فَيَخْرُجُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ.صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے۔ آپ ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے اور ایک وتر پڑھتے اور دو سجدے کرتے اتنی دیر میں جس میں تم میں سے کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھتا ہے اور سر اٹھانے سے پہلے (لمبی دیر سجدے میں ہی پڑے رہتے) پھر جب مؤذن فجر کی نماز (کی اذان سے خاموش ہوتا اور فجر واضح ہو جاتی تو اُٹھ

---

(٥٦٥) متفق عليه، مالك في الموطأ(١/ ١٢٠ ورواية أبي مصعب: ٢٩٣) البخاري:٢٠١٣ ومسلم: ٧٣٨ من حديث مالك به .[السنة : ٨٩٩]

(٥٦٦) صحيح، أبوعوانة ٢/ ٢٧٨، مسلم:٧٣٦ من حديث عبدالله بن وهب به مختصرًا .[السنة:٩٠١]

کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے پھر آپ اپنی دائیں کروٹ (اس وقت تک) لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن اقامت کے لیے آ جاتا۔ پھر (نماز پڑھانے کے لیے) چلے جاتے۔ بعض (راویوں) نے بعض (راویوں) پر روایت کے الفاظ میں کمی وبیشی کی ہے۔

(٥٦٧) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، بِاللَّيْلِ فَقَالَ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. صحیح

سیدنا مسروق (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ (آپ) سات' نو اور گیارہ (رکعتیں پڑھتے تھے)۔

(٥٦٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ:أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ :فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْقَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْبَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ . بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ:فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ)).صحیح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ میمونہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس (گھر میں) رات گزاری۔ وہ آپ کی خالہ تھیں۔ وہ (ابن عباس) فرماتے ہیں کہ میں تکیے کی چوڑائی میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیوی (میری خالہ) تکیے کی لمبائی میں لیٹ گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ آدھی رات یا کم وبیش سوتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ (تقریباً آدھی رات کے وقت) اٹھ بیٹھے۔ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے ہوئے نیند کو دور کر رہے تھے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر آپ ایک لٹکی ہوئی (پانی کی) مشک کے

(٥٦٧) صحيح البخاري، التهجد باب كيف صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي ﷺ يصلي بالليل : ١١٣٩. [السنة: ٩٠٣]

(٥٦٨) متفق عليه، مالك في الموطأ (١- ١٢١، ١٢٢، رواية أبي مصعب:٢٩٦) البخاري: ١٨٣ ومسلم: ٧٦٣/١٨٢ من حديث مالك به. [السنة : ٩٠٤]

پاس گئے تو بہت اچھے طریقے سے وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس میں نے (بھی) اٹھ کر آپ جیسا کام کیا اور آپ کی ایک طرف (دائیں طرف) جا کھڑا ہوا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ آپ میرے دائیں کان کو (پیار سے) کھینچ رہے تھے (اور مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کر دیا) پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں' پھر دو رکعتیں پڑھیں' پھر وتر پڑھا۔ پھر آپ مؤذن کے آنے تک لیٹ گئے۔ پھر آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے جا کر فجر کی نماز پڑھائی۔

(٥٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ : ﴿ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ . ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ . ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا)) .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو گئے تو دیکھا کہ آپ بیدار ہو کر مسواک کی پھر وضو کیا اور آپ پڑھ رہے تھے ﴿ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ﴾ حتیٰ کہ آپ نے سورت (آل عمران کی آخری دس آیات) پڑھ کر خاتمہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے ان میں قیام' رکوع اور سجدے لمبے کئے۔ پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ نے تین دفعہ اس طرح کیا۔ پھر چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک کرتے پھر وضو کرتے۔ پھر یہ آیتیں پڑھتے پھر آپ نے تین وتر پڑھے۔ پھر آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے:

---

(٥٦٩) صحيح، أبوعوانة ٢/ ٣٢٠، ٣٢١' مسلم: ١٩١/ ٧٦٣ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به.

[السنة : ٩٠٦]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا .

''اے اللہ میری بصارت میں روشنی کر دے۔ میری سماعت میں روشنی کر دے۔ میری زبان میں روشنی کر دے۔ میرے (قدموں کے) نیچے روشنی کر دے۔ اے اللہ مجھے روشنی عطا فرما''۔

(۵۷۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو (پہلے) دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۵۷۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ : لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، قَالَ : فَتَوَسَّدْتُ عُتْبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ . فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. صحيح

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: آج رات میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ میں آپ کے خیمے کی چوکھٹ کے پاس لیٹ گیا۔ پھر آپ اٹھے تو دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے دو لمبی لمبی رکعتیں پڑھیں۔ پھر ان سے (کچھ) کم دو رکعتیں پڑھیں پھر ان سے (کچھ) کم دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر ان سے (کچھ) کم دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے وتر پڑھا۔ یہ آپ کی (کل) تیرہ رکعتیں تھیں۔

(۵۷۲) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ :((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُوالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ، يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ ((سُبْحَانَ

(۵۷۰) صحيح، أبوعوانة ٤/ ٣٠٣، ٣٠٤، مسلم: ٧٦٨ من حديث هشام بن حسان به بلفظ "إذا قام أحدكم من الليل فليفتتح صلاته بركعتين." [السنة : ٩٠٨ وقال: "حسن صحيح"]

(۵۷۱) صحيح، مالك (١/ ١٢٢، رواية أبي مصعب: ٢٩٧) مسلم: ٧٦٥ من حديث مالك به. [السنة: ٩٠٩]

(۵۷۲) صحيح، علي بن الجعد: ٨٧، أبوداود: ٨٧٤ عن علي بن الجعد به. [السنة : ٩١٠]

رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ نَحْوًا مِّنْ رُكُوعِهِ، يَقُولُ : ((لِرَبِّيَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ، يَقُولُ : ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ بَيْنَ سَجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ، يَقُولُ : ((رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي)) حَتَّى صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ رات کو اپنی نماز (قیام اللیل) میں کھڑے ہوئے۔ جب آپ نے نماز شروع کی (تو) کہا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُوالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ .

''اللہ بہت بڑا ہے۔ عظیم الشان بادشاہی، جبر، بزرگی اور عظمت والا۔

پھر آپ نے (سورۂ) بقرہ پڑھی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کا رکوع قیام جتنا تھا۔ آپ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع جتنا تھا۔ آپ ''لربي الحمد'' کہہ رہے تھے۔ پھر آپ (سجدے میں) ''سبحان ربي الاعلیٰ'' کہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے (سجدے سے) سر اٹھایا تو آپ کہہ رہے تھے: ''رب اغفرلي رب اغفرلي'' آپ نے چار رکعات پڑھیں۔ انمیں سورۃ البقرۃ، آل عمران، النساء، المائدۃ اور انعام پڑھیں۔

(۵۷۳) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً، فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ مَعَهُ . فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ، فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا قَدْرَ قِيَامِهِ، وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ:((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ)) ثُمَّ سَجَدَ بَعْدَ رُكُوعِهِ، وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ : سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ، ثُمَّ قَرَأَ (آلَ عِمْرَانَ) ثُمَّ سُورَةً سُورَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ پس آپ نے مسواک کی پھر وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں (بھی) آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے سورۃ البقرۃ شروع کی تو رحمت والی ہر آیت پر ٹھہر کر (رحمت کا) سوال کرتے اور عذاب والی ہر

(۵۷۳) صحيح، الترمذي في الشمائل: ۳۱۲ . [السنة : ۹۱۲]

آیت پر ٹھہر کر (عذاب سے) پناہ مانگتے۔
پھر آپ نے رکوع کیا تو قیام کے برابر رکوع میں جھکے رہے۔ آپ اپنے رکوع میں کہہ رہے تھے:
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ .
''پاک ہے جبروت (بہت بڑی طاقت)، ملکوت (عظیم الشان مملکت)، بلندی (عظیم حکومت اور تکبر) اور عظمت والا۔
پھر آپ نے (سورت) آل عمران پڑھی۔ پھر آپ ایک ایک سورت پڑھتے رہے اسی طرح (ہر رکعت میں) کرتے رہے۔

(٥٧٤) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ : يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضٰى، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ. ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ :((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ :((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ .صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے (سورت) البقرۃ شروع کی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: آپ (ایک) سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔ آپ نے پڑھنا جاری رکھا۔ میں نے (دل میں) کہا: آپ یہ (سورت) پڑھ کر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے (سورت) النساء شروع کی۔ پھر (سورت) آل عمران پڑھی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کر رہے تھے۔ جب آپ تسبیح والی آیت پڑھتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے اور جب سوال والی آیت پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت پڑھتے تو (اللہ سے) عذاب کی پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم (پاک ہے میرا رب' سب سے بڑا) کہتے رہے۔ آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ پھر آپ رکوع کے برابر لمبی دیر کھڑے رہے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو کہا: سبحان ربی الاعلیٰ۔ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے تقریباً برابر تھا۔

(٥٧٤) صحيح مسلم : ٧٧٢ .

(٥٧٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ، وَقَالَ : اَلْآيَةُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ الايه .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھتے رہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے (بھی) روایت کیا گیا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا آیت (یہ ہے)۔

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ .....الخ﴾

''اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں''

(٥٧٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : انْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ ؓ قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ : بَلَى . قَالَتْ : فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. قُلْتُ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ : كُنَّا نُعِدُّلَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُاللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُاللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَابُنَيَّ! فَلَمَّا اَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأَوَّلِ، فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ(إِذَا) غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ؛ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ .صحيح

سیدنا سعد بن ہشام بن عامر (تابعی رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں تو انھوں نے فرمایا: کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ میں نے کہا: ضرور پڑھتا ہوں انھوں نے کہا: اللہ کے نبی کریم ﷺ کا اخلاق

---

(٥٧٥) صحيح، الترمذي: ٤٤٨ وله شاهد حسن عند ابن ماجه : ١٣٥٠ . [السنة : ٩١٤]

(٥٧٦) صحيح مسلم، صلاة المسافرين باب جامع صلاة الليل: ٧٤٦ مطولاً . [السنة : ٩٦٣]

قرآن (ہی) تھا۔

میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیں (آپ ﷺ وتر کیسے پڑھتے تھے)؟

تو انھوں نے فرمایا: ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے۔ جب اللہ چاہتا تو آپ کو رات کو اٹھا دیتا۔ پھر آپ مسواک اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھویں (رکعت) میں ہی (تشہد کے لیے) بیٹھتے۔ پس آپ اللہ کا ذکر کرتے۔ حمد (وثنا) بیان کرتے اور دعا کرتے۔ پھر آپ سلام کے بغیر ہی کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ ہمیں (اونچی آواز سے) سلام سناتے۔ پھر سلام کے بعد آپ بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے۔ اے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ پھر جب آپ بوڑھے ہو گئے اور آپ کا جسم مبارک بھی بھاری ہو گیا تو (وتر کی) سات رکعتیں پڑھتے اور (آخری) دو رکعتیں پہلے کی طرح ہی پڑھتے۔ اے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہیں۔ اللہ کے نبی کریم ﷺ جب ایک نماز پڑھتے تو اس پر مداومت (ہمیشگی) پسند فرماتے تھے۔

جب آپ نیند کے غلبے یا بیماری کی وجہ سے رات کا قیام نہ کر سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو اور نہ رمضان کے سوا آپ نے کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے۔

(۵۷۷) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَإِذَا سَلَّمَ كَبَّرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ .صحيح

سیدنا ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف/ تابعی رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ایک وتر پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو بیٹھے ہی تکبیر کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے اور فجر کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔

---

(۵۷۷) متفق عليه، مسلم:۷۳۸/۱۲۴من حديث هشام بن عبدالله، البخاري:۱۱۴۷ من حديث أبي سلمة به.[السنة : ۹٦٤]

(۵۷۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً : خَمْسٌ يُوْتِرُ بِهِنَّ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے جن کے صرف آخر میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تھے۔

(۵۷۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ:((أَوَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)).صحيح

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنی لمبی) نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔ آپ کو کہا گیا کہ: آپ اتنی تکلیف (کیوں) کر رہے ہیں؟ اور اللہ نے یقیناً آپ کے اگلے پچھلے گناہ (لغزشیں) معاف کر دیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

(۵۸۰) عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ، أَوَّلَهُ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ فِي السَّحَرِ .صحيح

سیدنا مسروق (تابعی رحمہ اللہ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رات کے ہر حصے' شروع' درمیان اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ کا آخری وتر' فجر (کی اذان) کے قریب ہوتا تھا۔

(۵۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.صحيح

---

(۵۷۸) **صحیح**، أبوعوانة ۲/۳۲۵، مسلم: ۷۳۷ من حدیث وکیع به. [السنة : ۹۶۱]

(۵۷۹) **متفق علیه**، الترمذي:۴۱۲ وفي الشمائل:۲۶۰، مسلم:۲۸۱۹ عن قتیبة، البخاري: ۱۱۳۰ من حدیث زیاد بن علاقة به. [السنة : ۹۳۱]

(۵۸۰) **متفق علیه**، الترمذي: ۴۵۶، مسلم: ۷۴۵ من حدیث أبي حصین، البخاري: ۹۹۶ من حدیث مسروق به. [السنة : ۹۷۰]

(۵۸۱) صحیح البخاري، الوتر باب ایقاظ النبي ﷺ بالوتر: ۹۹۷ . [السنة : ۹۷۱]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے بستر پر لیٹی سوئی ہوتی تھی۔ جب آپ ﷺ وتر (پڑھنے) کا ارادہ کرتے تو مجھے اٹھا دیتے۔ پس میں (بھی) وتر پڑھ لیتی۔

(٥٨٢) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ فَقُلْتُ : حَدِّثْنِي كَمَا حَدَّثَتْكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَتْ : كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ، فَرُبَمَا كَانَتْ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى أَهْلِهِ، ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً، حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ نِدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ : قَامَ، فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ، وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ .صحيح

سیدنا ابو اسحاق (السبیعی' تابعی) بیان کرتے ہیں کہ میں اسود بن یزید (تابعی) کے پاس آیا تو کہا: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں حدیث بیان کی ہے وہ مجھے (بھی) بتا دیں۔

(انھوں نے کہا) کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ رات کے پچھلے حصے میں سو جاتے اور آخری حصے میں بیدار رہتے۔ کبھی کبھار آپ کو اپنے گھر والوں سے کوئی کام ہوتا پھر آپ پانی کو چھونے کے بغیر (ہی) سو جاتے۔ حتیٰ کہ (فجر کی) پہلی اذان پر آپ اٹھ کھڑے ہوتے تو اپنے اوپر پانی بہاتے (غسل کرتے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''قام'' اور ''اغتسل'' کے الفاظ بیان نہیں کئے اور مجھے پتا تھا کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے (صرف) وضو کرتے۔

(٥٨٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؛ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے تھے۔

---

(٥٨٢) متفق عليه، علي بن الجعد: ٢٥٦٣، مسلم: ٧٣٩ من حديث زهير بن معاوية، البخاري: ١١٤٦ من حديث أبي إسحاق السبيعي به. [السنة : ٩٤٥]

(٥٨٣) صحيح مسلم، صلاة المسافرين باب صلاة الليل: ٧٤٣ البخاري، التهجد باب الحديث بعد ركعتي الفجر: ١١٦٨ من حديث سفيان بن عيينة به .

(٥٨٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ : هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ؟. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام فجر کی (فرض) نماز سے پہلے والی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے حتیٰ کہ میں (دل میں) کہتی کیا آپ نے سورۃ فاتحہ (بھی) پڑھی ہے (یا نہیں)؟

(٥٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ : مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَآأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ السلام کو بے شمار دفعہ مغرب سے بعد کی دو رکعتوں اور فجر کی پہلی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٨٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. ﴿قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ وَالَّتِيْ فِيْ آلِ عِمْرَانَ ﴿تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾. صحيح.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام فجر کی دو رکعتوں میں قولوا آمنا باللہ وما انزل إلینا اور (سورت) آل عمران (کی آیت) تعالوا إلی كلمة سواء بيننا وبينكم پڑھتے تھے۔

قیام اللیل میں قراءت وتعوّذ

(٥٨٧) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ : قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ : اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، وَقَالَ عَلْقَمَةُ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، آخِرُهُنَّ مِنَ الْحَوَامِيمِ: حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ.

---

(٥٨٤) صحيح البخاري، التهجد باب ما يقرأ في ركعتي الفجر: ١١٧١، مسلم: ٧٢٤/٩٢ من حديث يحي بن سعيد به .

(٥٨٥) **ضعيف**، الترمذي: ٤٣١ وسنده ضعيف وله شواهد ضعيفة.

(٥٨٦) صحيح مسلم: ٧٢٧ .

(٥٨٧) صحيح البخاري، الأذان باب الجمع بين السورتين في الركعة: ٧٧٥ مختصرًا، مسلم: ٨٢٢/٢٧٩ب من حديث شعبة به .

سیدنا ابووائل (شقیق بن سلمہ تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو کہا: میں نے آج رات ایک رکعت میں (پوری) المفصل پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا اس طرح تیز تیز جیسے اشعار پڑھے جاتے ہیں؟ میں وہ سورتیں جانتا ہوں جنھیں نبی کریم ﷺ ملا کر پڑھتے تھے انھوں نے مفصل کی بیس سورتیں ذکر کیں۔ ہر رکعت میں دو سورتیں۔ علقمہ (تابعی) نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نسخے میں مفصل کی پہلی بیس سورتیں ان کے آخر میں حم والی سورتیں: حم الدخان اور عم یتساءلون۔

(۵۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُبَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو بعض اوقات حجرے میں آدمی سن لیتا تھا اور آپ گھر میں ہوتے تھے۔

(۵۸۹) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضي الله عنها قَالَتْ : كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ .

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے (گھر میں اپنے) بستر پر ہوتی تھی اور نبی کریم ﷺ کی (رات والی قراءت) سن لیتی تھی۔

(۵۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ : كُلَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَمَا جَهَرَ، فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

سیدنا عبداللہ بن ابی قیس (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ کی رات کو کیسی قراءت ہوتی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ سب طریقوں پر عمل کرتے تھے کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی اونچی آواز سے پڑھتے۔ میں نے کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔

(۵۹۱) عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ

---

(۵۸۸) حسن، الترمذي في الشمائل: ۳۲۰ وأبوداود: ۱۳۲۷ من حديث عبدالرحمٰن أبي الزناد به .

(۵۸۹) حسن ، الترمذي في الشمائل :۳۱۷ وابن ماجه: ۱۳٤۹ من حديث وكيع به

(۵۹۰) صحيح، الترمذي: ٤٤۹ وقال :"حسن صحيح غريب" أبوداود:۱٤۳۷ عن قتيبة به وأصله في صحيح مسلم :۳۰۷/۲٦ .

(۵۹۱) صحيح، مالك (۱/ ۱۳۷ ورواية أبي مصعب: ۳٤٦) مسلم: ۷۳۳ من حديث مالك به .

فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ (أَطْوَلَ) مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا .صحيح

سیدنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی وفات سے ایک سال پہلے آپ بیٹھ کر نوافل پڑھنے لگے۔ آپ (قرآن کی) سورت کو ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھتے حتیٰ کہ وہ لمبی ترین سورت بن جاتی تھی۔

(٥٩٢) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ، حَتّٰى أَسَنَّ، وَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ، فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ وَأَرْبَعِيْنَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ .صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے (پھر) آپ بیٹھ کر قراءت کرتے۔ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس کے قریب آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے تھے۔

(٥٩٣) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپ کی اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔

(٥٩٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ، وَفِي الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ وتر کی (پہلی) دو رکعتوں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے اور (نماز) وتر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔

---

(٥٩٢) صحيح، مالك (١/ ١٣٧، رواية أبي مصعب: ٣٤٣) البخاري: ١١١٨ من حديث مالك به .

(٥٩٣) صحيح، الترمذي في الشمائل: ٢٨١ ،مسلم: ٧٣٢ من حديث الحجاج بن محمد به .

(٥٩٤) صحيح، الحاكم ١/ ٣٠٥ من حديث سعيد بن كثير بن عفير به صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. [السنة : ٩٧٣]

(٥٩٥) عَنِ ابْنِ أَبِي أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ وَ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ، وَإِذَا سَلَّمَ يَقُوْلُ : ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ. وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ .

سیدنا ابن ابی ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتر میں سبح اسم ربك الأعلى ' قل يا أيها الكافرون اور قل هو الله أحد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو کہتے: سبحان الملك القدوس ' سبحان الملك القدوس ' سبحان الملك القدوس (تو پاک ہے اے بادشاہ' پاکی والے) تیسری دفعہ آپ آواز بلند فرماتے تھے۔ یہ روایت عبدالرحمن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبي ﷺ کی سند سے (بھی) مروی ہے۔

قیام اللیل میں میانہ روی اور ذکر الٰہی

(٥٩٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَّرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَمَا نَشَاءُ أَنْ نَّرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ . وَقَالَ : كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ ، حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَيُفْطِرُ، حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئًا .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ہم نبی کریم ﷺ کو رات میں حالت نماز میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر ہم آپ کو حالت نیند میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ آپ (بعض اوقات) ایک مہینے میں روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ اس مہینے افطار (بالکل) نہیں کریں گے اور بعض اوقات افطار کرتے تو ہم کہتے کہ اس مہینے کوئی روزہ (بھی) نہیں رکھیں گے۔

(٥٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ؛ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ' وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

---

(٥٩٥) صحيح، علي بن الجعد: ٤٨٧، أحمد ٤٠٦/٣ والنسائي فى الكبرى:١٠٥٧٤، عمل اليوم والليلة: ٧٣٧ من حديث شعبة به .

(٥٩٦) صحيح، النسائي ٢١٣/٣، ٢١٤ ح١٦٢٨ من حديث يزيد بن هارون البخاري: ١١٤١، ١٩٧٢، ١٩٧٣ من حديث حميد الطويل به .

(٥٩٧) صحيح، مالك (٢١٥/١، ٢١٦، رواية أبي مصعب: ٢٦٣) مسلم:٧٦٩ من حديث مالك به ورواية سليمان بن أبي مسلم عند البخاري: ١١٢٠.

قِيَامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ. وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ .

وَ زَادَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤسٍ : ((وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ)) .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب رات آخری تہائی میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ' وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ. وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ .

''اے اللہ تیرے لیے (ہی) حمد (وثنا) ہے۔تو (ہی) زمین وآسمان کا نور ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے۔تو نے ہی زمین وآسمان قائم کر رکھے ہیں۔ اور تیرے لیے (ہی) حمد ہے۔تو ہی زمین وآسمان اور ان کے درمیان ہر چیز کا رب ہے تو حق ہے اور تیری بات حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے۔ جنت اور جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھی پر ایمان لایا ہوں اور تجھی پر توکل (بھروسہ) کرتا ہوں اور تیری طرف ہی متوجہ ہوں اور تیری وجہ سے ہی جھگڑا کرتا ہوں اور تیری طرف ہی اپنا مقدمہ لے جاتا ہوں ۔میری اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرمادے میری خفیہ اور علانیہ سب لغزشیں معاف کردے۔تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔سلیمان بن ابی مسلم نے طاؤس سے ان الفاظ کا اضافہ ذکر کیا کہ ''(تمام) نبی حق ہیں اور محمد (ﷺ) حق ہیں۔

(۵۹۸) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُوْلُ :اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِي لِمَا

(۵۹۸) صحيح، أبوعوانة ۲/ ۳۰۴، ۳۰۵ مسلم : ۷۷۰ من حديث عكرمة بن عمار به.

اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَمْرِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ . صحيح

ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن' تابعی) نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ رات کو نماز کس (کلام) کے ساتھ شروع کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاَمْرِكَ، اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ .

''اے میرے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے غیب اور ظاہر جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے تمام اختلافات میں فیصلہ کردے گا جس میں اختلاف ہے میری اپنے حکم سے حق کی طرف رہنمائی کر تو جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''۔

(٥٩٩) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِيَامَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ : كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا، وَحَمِدَاللّٰهَ عَشْرًا، وَسَبَّحَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا، وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ)) وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حمید نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ رات کا قیام کس (کلام) سے شروع کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا:

آپ جب کھڑے ہوتے تو دس دفعہ تکبیر' دس مرتبہ تحمید' تسبیح' دس دفعہ لا الہ الا اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ .

''اے اللہ مجھے بخش دے اور ہدایت دے اور رزق دے اور (اپنی) عافیت میں رکھ''۔

اور آپ ﷺ قیامت کے دن کی تنگی سے پناہ مانگتے تھے۔

دن کے نوافل

(٦٠٠) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ:

---

(٥٩٩) حسن، أبوداود : ٧٦٦.

(٦٠٠) حسن، الترمذي : ٥٩٨.

إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَقُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ ذَاكَ مِنَّا . فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا؛ عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا، يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ .

سیدنا عاصم بن ضمرہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی (نفل) نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے کہا: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب عصر کے وقت سورج اس جگہ ہوتا جہاں آج ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ہر دو رکعتوں پر مقرب فرشتوں' نبیوں' رسولوں اور ان کی اتباع کرنے والے مومنوں و مسلمانوں پر سلام پڑھ کر فرق کیا کرتے تھے۔

(۶۰۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ : رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهُ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ، وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (نوافل کی) آٹھ رکعتیں یاد کی ہیں۔ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں۔ مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔ مجھے (میری بہن) حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں فجر کے بعد (پڑھتے تھے) میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۶۰۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ : ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)) .

سیدنا عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج کے زوال کے بعد ظہر (کے

---

(۶۰۱) صحیح، الترمذي في الشمائل: ۲۸٤.

(۶۰۲) صحیح، الترمذي: ٤۷۸ وقال: "حسن غریب" . [السنة : ۸۹۰]

فرضوں) سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا نیک عمل آسمانوں پر جائے۔

(٦٠٣) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ) فَقَالَ ﷺ : ((إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلِّيَ الظُّهْرَ، فَأُحِبُّ أَنْ يَّصْعَدَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ)) قُلْتُ : أَفِي كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) ، قُلْتُ : هَلْ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ؟ قَالَ : ((لَا)) . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ نَا عُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مُنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

سیدنا ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ سورج کے زوال کے وقت ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ زوال آفتاب کے وقت ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان کے دروازے سورج کے زوال کے وقت کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس ظہر کی نماز پڑھے جانے تک کھلے رہتے ہیں لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا اچھا عمل اوپر (آسمانوں پر) جائے۔

میں نے کہا: کیا ان سب رکعتوں میں قراءت ہے؟ فرمایا: جی ہاں' میں نے کہا: ان میں سلام پھیرا جاتا ہے کہا: نہیں (یہ روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے)۔

(٦٠٤) عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ : نَعَمْ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ .

سیدہ معاذہ (تابعیہ رحمہا اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں' چار رکعتیں اور (کبھی) جتنا اللہ چاہتا زیادہ (بھی) پڑھ لیتے۔

---

(٦٠٣) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل: ٢٩٢، أبوداود: ١٢٩٧ من حديث عبيدة بن معتب به وهو ضعيف كما في التقريب :٤٤١٦ وغيره، وحديث أحمد بن منيع في الشمائل: ٢٩٣ .

(٦٠٤) **صحيح**، الترمذي في الشمائل : ٢٨٧ ، مسلم :٧١٩ من حديث شعبة به .

(٦٠٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٦٠٦) سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُوْلُ : مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ، فَإِنَّهَا قَالَتْ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ .صحيح

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ہم سے ام ہانی کے علاوہ کسی نے بھی نہیں کہا کہ اس نے آپ کو (چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ والے دن اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعات پڑھیں۔ میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ آپ رکوع اور سجدے پورے کر رہے تھے۔

(٦٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن شقیق (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تھے (تو یہ نماز پڑھتے تھے)۔

(٦٠٨) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا، وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَّعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز کبھی (دوام کے ساتھ) پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں یہ ضرور پڑھتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات ایک عمل پسند کرتے ہوئے

---

(٦٠٥) حسن، الترمذي في الشمائل :٢٨٨ وللحديث شواهد .

(٦٠٦) صحيح البخاري :١١٧٦ ، مسلم :٣٣٦ بعد ٧١٨ من حديث شعبة به .

(٦٠٧) صحيح، الترمذي في الشمائل : ٢٩٠ ، مسلم : ٧١٧ من حديث كهمس به .

(٦٠٨) متفق عليه، مالك (١٥٢/١، ١٥٣ رواية أبي مصعب :٤٠٤) البخاري : ١١٢٨ ومسلم: ٧١٨ من حديث مالك به .

بھی چھوڑ دیتے تھے۔ آپ کو اس کا خوف لاحق ہوتا تھا کہ کہیں لوگوں کے عمل کی وجہ سے یہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔

(٦٠٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا، وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ آپ اسے (کبھی) نہیں چھوڑیں گے اور اسے (بھی) چھوڑ دیا کرتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اسے کبھی نہیں پڑھیں گے۔

(٦١٠) عَنْ كَعْبٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ. صحيح

سیدنا کعب (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

سجدۂ سہو کی ادا

(٦١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ : أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ)) ، فَقَالَ : قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : ((أَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ؟)). فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پس (ایک صحابی) ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا

(٦٠٩) **ضعيف**، الترمذي : ٤٧٧ وفي الشمائل :٢٩١ عطية ضعيف مدلس .

(٦١٠) صحيح البخاري، الجهاد باب الصلوٰة إذا قدم من سفر: ٣٠٨٨، مسلم:٧١٦ من حديث أبي عاصم به .

(٦١١) **صحيح**، مالك (١/ ٩٤ ورواية أبي مصعب : ٤٧٠) مسلم: ٩٩/٥٧٣من حديث مالك به.

نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرے خیال میں) ان (دونوں) میں سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

اس نے کہا: ان میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی باقی نماز پوری کی پھر بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دو سجدے کر لیے۔

(٦١٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ لَهٗ: أَزِيْدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. صحيح

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا نماز زیادہ ہوگئی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

(٦١٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهٗ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فِيْهِمَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلاَتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعتوں پر بیٹھنے کے بجائے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو دو سجدے کیے پھر اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

تلاوت اور سجدۂ تلاوت

(٦١٤) عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ ﷺ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. صحيح

---

(٦١٢) صحيح البخاري، السهو باب إذا صلى خمسًا: ١٢٢٦ مسلم: ٥٧٢/٩١ من حديث شعبة به .

(٦١٣) متفق عليه، مالك (٩٦/١، ٩٧، رواية أبي مصعب: ٤٨١) البخاري: ١٢٢٥ من حديث مالك، ومسلم: ٥٧٠ من حديث يحيى بن سعيد به .

(٦١٤) صحيح البخاري، فضائل القرآن باب مد القراءة: ٥٠٤٦ .

سیدنا قتادہ (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ (ٹھہر ٹھہر کر) کھینچتے ہوئے پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے پڑھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آپ بسم اللہ کو کھینچتے، الرحمٰن اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(٦١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ ـ أَوْ جَمَلِهِ ـ وَهِيَ تَسِيْرُبِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ ـ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ ـ قِرَاءَةً لَيِّنَةً، وَيَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے اونٹ یا اونٹنی پر سوار سفر (کی حالت) میں دیکھا ہے آپ ﷺ سورۃ الفتح یا اس کا کچھ حصہ نرم قراءت سے پڑھ رہے تھے۔ آپ ترجیع سے (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھ رہے تھے۔

(٦١٦) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُوْلُ : ﴿ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ ثُمَّ يَقِفُ، ثُمَّ يَقُوْلُ ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ . ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتے تھے۔ آپ ﷺ الحمدللہ رب العالمین پڑھ کر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ٹھہر جاتے اور پھر مالک یوم الدین پڑھتے۔

(٦١٧) عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ : أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .

سیدنا یعلیٰ بن مملک (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ کی قراءت ٹھہر ٹھہر کر اور واضح ہوتی تھی۔

(٦١٨) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دنوں سے کم میں قرآن (نہیں) پڑھتے تھے۔

---

(٦١٥) صحيح البخاري، فضائل القرآن باب الترجيع : ٥٠٤٧ مسلم: ٧٩٤ من حديث شعبة به .

(٦١٦) حسن، الترمذي :٢٩٢٧ وفي الشمائل : ٣١٥ .

(٦١٧) حسن، الترمذي : ٢٩٢٣ وفي الشمائل: ٣١٣ .

(٦١٨) ضعيف، أبوالشيخ ص ٢٦٠ يوسف بن الغرق ضعيف، ضعفه أحمد وابن معين وأبوحاتم والجمهور .

(٦١٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر سال (بذریعۂ تلاوت) ایک دفعہ قرآن پیش کیا جاتا تھا۔ جس سال آپ ﷺ فوت ہوئے تو دو دفعہ قرآن سنایا گیا اور آپ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے جس سال آپ فوت ہوئے تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

(٦٢٠) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً، مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ .

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (قرآن کی تلاوت پر) گیارہ سجدے کئے ہیں۔ ان میں (سورۃ) النجم والا سجدہ بھی شامل ہے۔

(٦٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (سورۃ) النجم میں سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں' مشرکوں' جنوں اور انسانوں نے (بھی) سجدہ کیا۔

(٦٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَإِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ . صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اقرأ باسم ربك (سورت: اقرأ) اور وَاِذَا السَّمَاء انشقت (سورۃ الانشقاق) میں سجدہ کیا۔

---

(٦١٩) صحيح البخاري، فضائل القرآن باب كان جبريل عليه السلام يعرض القرآن على النبي ﷺ : ٤٩٩٨ . [السنة : ١٨٣٥]

(٦٢٠) ضعيف، الترمذي: ٥٦٨ ، عمر الدمشقي مجهول (التقريب: ٤٨٨٦) وبينه وبين أم الدرداء رجل مجهول .[السنة : ٧٦٢]

(٦٢١) صحيح البخاري، سجود القرآن باب سجود المسلمين مع المشركين: ١٠٧١ .[السنة : ٧٦٣]

(٦٢٢) صحيح، الترمذي :٥٧٣، مسلم :٥٧٨ من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة : ٧٦٤]

(٦٢٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ؟ قَالَ : سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. صحیح

سیدنا نافع (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے (سورت) إذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے اس (سورت) میں ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات (اپنی وفات) تک اس میں سجدہ کرتا رہوں گا۔

(٦٢٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ : ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تلاوت قرآن کے سجدے میں (یہ الفاظ) پڑھتے تھے: ﴿سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ﴾

''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس نے اس کی سماعت وبصارت اپنی قدرت اور اقتدار سے کھول دی''۔

(٦٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً، ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ : مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ.

---

(٦٢٣) صحيح البخاري: ١٠٧٨، مسلم: ٥٧٨/١١٠ من حديث المعتمر بن سليمان التيمي به .

(٦٢٤) **ضعيف**، الترمذي: ٥٨٠ ، خالد لم يسمعه من أبي العالية بدليل رواية أبي داود: ١٤١٤ وأصله في صحيح مسلم: ٧٧١ .

(٦٢٥) **حسن**، الترمذي: ٥٧٩ وقال : " غريب " وصححه ابن خزيمة: ٥٦٢ وابن حبان: ٦٩١ والحاكم والذهبي وغيرهم. [السنة : ٧٧١]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔ میں نے اسے (یہ) کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ.

''اے اللہ! اس (سجدے) کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس اجر (وثواب) لکھ دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ معاف کردے اور اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنادے اور جس طرح تونے اپنے بندے داوٗد سے (ان کا سجدہ) قبول کیا، اسی طرح (میرا سجدہ بھی) قبول کر۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا میں نے آپ کو (اسی طرح) فرماتے ہوئے سنا جس طرح اس آدمی نے آپ کو درخت کی بات بتائی تھی۔

امام کائنات ﷺ کی نماز سفر اور نمازِ خوف

(٦٢٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ : وَأَحْسَبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینے میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ (کے مقام) پر دو رکعتیں پڑھیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے وہاں رات گزاری حتیٰ کہ فجر ہوگئی۔

(٦٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهٖ، ثُمَّ أَتَمَّهَا .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ 'ابوبکر' عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ (ان کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں) منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں بعد میں (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) پوری نماز

---

(٦٢٦) صحيح البخاري، الحج باب من بات بذى الحليفة حتى أصبح: ١٥٤٧، مسلم :٦٩٠ من حديث أيوب السختياني به .

(٦٢٧) صحيح البخاري، باب الصلوٰة بمنٰى: ١٠٨٢، مسلم:٦٩٤/١٧ب من حديث يحي القطان به.
[السنة : ١٠٢١]

پڑھنے لگے۔

(٦٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَفَرًا، فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَنَحْنُ نُصَلِّي مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک (دفعہ) سفر کیا تو آپ انیس دن (تک) ٹھہرے رہے (اور) دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم انیس (دنوں) کے (قیام کے) دوران میں دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اگر ہم ان سے زیادہ قیام کرتے تو چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٢٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَأَخَّرَ صَلَاةً يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا . صحيح

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ وہ (جنگ) تبوک والے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کے درمیان (نماز) جمع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک دن نماز لیٹ کی پھر نکل کر ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی پڑھا دیں۔ پھر (خیمے میں) داخل ہوئے پھر (بعد میں) نکل کر مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھا دیں۔

(٦٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ؟ كَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الزَّوَالِ، وَإِذَا سَافَرَ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَصْرِ؛ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ قَالَ : وَأَحْسِبُهُ قَالَ : فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

---

(٦٢٨) صحيح البخاري : ١٠٨٠ من حديث عاصم الأحول به. [السنة : ١٠٢٨]

(٦٢٩) **صحيح**، مالك (١/١٤٣، ١٤٤ورواية أبي مصعب: ٣٦٥) بطوله، مسلم: ٧٠٦ بعد ح ٢٢٨١ من حديث مالك به. [السنة : ١٠٤١]

(٦٣٠) **ضعيف**، الشافعي في مسنده ص ٤٨، إبراهيم بن أبي يحيٰى متروك وللحديث لون آخر عند أحمد ١/٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٨ وفيه حسين بن عبدالله وهو ضعيف. [السنة : ١٠٤٢]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے شاگردوں سے) فرماتے ہیں کہ کیا میں تمھیں نبی ﷺ کی سفر والی نماز نہ بتاؤں؟

جب سورج کے زوال کے وقت آپ (سفر میں) اپنے ڈیرے پر ہوتے تو ظہر و عصر جمع کر لیتے اور اگر زوال سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ عصر کے وقت میں جمع کر لیتے اور میرا خیال ہے کہ (راوی نے) کہا: اور مغرب وعشاء میں آپ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

(٦٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سفر میں اپنی سواری پر، اس کا جس طرف بھی رخ ہوتا، (نفل) نماز پڑھتے رہتے تھے۔ آپ (رکوع وسجود میں) اشارہ کرتے تھے۔ رات کی نماز (بھی اسی طرح پڑھتے) مگر فرض نمازیں (سواری پر نہیں پڑھتے تھے) اور نماز وتر سواری پر (ہی) پڑھتے تھے۔

(٦٣٢) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا [فِيْ مَقَامِ] اُولٰٓئِكَ وَ جَاءُوْا اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کو نماز خوف (کی) ایک رکعت پڑھائی۔ دوسری جماعت (اسلام کے) دشمنوں کے آمنے سامنے (مقابلہ کر رہی) تھی۔ پھر یہ گروہ دشمنوں کے سامنے جا کھڑا ہوا اور آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت پڑھائی۔ دونوں جماعتوں نے اپنی ایک ایک رکعت (بعد میں) پوری کر لی۔

(٦٣٣) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَ صَفَّتْ طَائِفَةٌ وَ جَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰي بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ

---

(٦٣١) صحيح البخاري، الوتر باب الوتر في السفر: ١٠٠٠، مسلم: ٧٠٠ من حديث نافع به.[سنة : ١٠٣٦]

(٦٣٢) متفق عليه، الترمذي: ٥٦٤، البخاري: ٤١٣٣ من حديث يزيد بن زريع، مسلم: ٨٣٩ من حديث معمر به. [السنة : ١٠٩٢]

(٦٣٣) متفق عليه، مالك(١٨٣/١ و رواية أبي مصعب: ٥٩٩) البخاري: ٤١٢٩ ومسلم: ٨٤٣ من حديث مالك به. [السنة : ١٠٩٤]

قَائِمًا فَاتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَ صَفُّوا وَ جَاهَ الْعَدُوِّ وَ جَاءَ تِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی، فَصَلّٰی لَهُمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَ اَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. صحيح

صالح بن خوات (تابعی رحمہ اللہ) نے اس صحابی سے یہ روایت بیان کی ہے جس نے غزوہ رقاع والے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی۔ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنالی اور دوسرا گروہ دشمنوں کے مقابلے میں کھڑا رہا۔ آپ نے اپنی صف والوں کو ایک رکعت پڑھائی اور کھڑے رہے۔

وہ بقیہ (رکعت) پوری کر کے دشمن کے مقابلے میں جا کر صف آرا ہو گئے۔ دوسرا گروہ آیا تو آپ ﷺ نے انھیں (اپنی) باقی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے۔ انھوں نے اپنی بقیہ رکعت پوری کی تو آپ ﷺ نے (آخر میں) انھیں سلام پھرا دیا۔

نمازِ جمعہ اور خطبۂ جمعہ

(٦٣٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

(٦٣٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ قَائِمًا، يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر دو خطبے دیتے تھے۔ ان کے درمیان بیٹھ کو دونوں میں فرق کرتے تھے۔

(٦٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. صحيح

---

(٦٣٤) البخاري، الجمعة باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس: ٩٠٤ . [السنة : ١٠٦٦]

(٦٣٥) صحيح، الشافعي في الأم ١/ ١٩٩ إبراهيم بن محمد ضعيف جداً وللحديث شواهد انظر الحديث الآتي: ٦٣٧ .

(٦٣٦) صحيح، الترمذي : ٥٠٧ ، مسلم: ٨٦٦ من حديث أبي الأحوص به. [السنة : ١٠٧٧]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا تو آپ کی (جمعہ کی) نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ ﷺ کا خطبہ (بھی) درمیانہ ہوتا تھا۔

(٦٣٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ خُطْبَتَانِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ. صحيح

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے (جمعہ میں) دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ بیٹھا کرتے تھے۔ ان خطبوں میں آپ قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

(٦٣٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ . ثُمَّ يَقُوْلُ : صَبَّحَكُمْ أَوْمَسَّاكُمْ السَّاعَةُ، ثُمَّ يَقُوْلُ :((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) يُفَرِّقُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ :((خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّالْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) .صحيح

سیدنا جابر (بن عبداللہ الانصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی۔ آپ کا غضب زیادہ ہو جاتا گویا آپ (دشمن کے) کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ پھر آپ فرماتے: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ آپ اپنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کے درمیان فرق کرتے (ہوئے سمجھاتے)۔

پھر آپ ﷺ نے فرماتے سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بری باتیں بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(٦٣٩) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ :أَنَّ مَرْوَانَ اسْتَخْلَفَ أَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْهُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾قَالَ : عُبَيْدُاللّٰهِ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ قَرَأْتَ سُوْرَتَيْنِ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا ، قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا.صحيح

---

(٦٣٧) صحيح مسلم، الجمعة باب ذكر الخطبتين قبل الصلوٰة وما فيهما من الجلسة : ٨٦٢.

(٦٣٨) صحيح مسلم: ٨٦٧ من حديث جعفر بن محمد بن علي بن حسين به .

(٦٣٩) صحيح مسلم: ٨٧٧ من حديث جعفر بن محمد به . [شرح السنة: ١٠٨٨]

سیدنا مروان (بن الحکم الاموی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینے کا نائب بنا کر چلا گیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمعہ پڑھایا۔ انھوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری میں سورت: إذا جاء ك المنافقون پڑھی۔ عبیداللہ (بن رافع، تابعی) نے کہا کہ میں نے انھیں پوچھا: آپ نے دو سورتیں پڑھی ہیں؟ جنھیں میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں (نماز جمعہ) میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(٦٤٠) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رضي الله عنه: مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى أَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ : كَانَ يَقْرَأُ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. صحيح

سیدنا ضحاک بن قیس (تابعی) نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ سورۃ الجمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

(٦٤١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ قَالَ : وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيْهِمَا . صحيح

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں سبح اسم ربك الأعلى اور هل أتاك حديث الغاشية پڑھتے تھے اور بعض اوقات عیدین کے دن جمعہ ہوتا تو دونوں نمازوں (جمعہ وعید) میں یہ دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

نمازِ عیدین

(٦٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ. صحيح

---

(٦٤٠) صحيح، مالك (١١١/١ ورواية أبي مصعب: ٤٦٤) أبو داود: ١١٢٣ من حديث مالك، ومسلم: ٨٧٨ من حديث ضمرة بن سعيد به. [السنة : ١٠٨٩]

(٦٤١) صحيح، أخرجه علي بن الجعد: ٨٤٤ و مسلم: ٨٧٨ من حديث إبراهيم بن محمد بن المنتشر به. [السنة : ١٠٩٠]

(٦٤٢) متفق عليه، الترمذي: ٥٣١، البخاري: ٩٦٣ ومسلم: ٨٨٨ من حديث أبي أسامة به. [السنة: ١١٠١]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے پھر اس کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

(٦٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ .

سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(٦٤٤) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾. صحيح

سیدنا ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (سورت) ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

(٦٤٥) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن (کھجوریں) کھانے کے بغیر (نماز کے لیے) نہیں جاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھنے کے بعد ہی کھاتے تھے۔

(٦٤٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ . وَقَالَ : ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھانے کے بغیر (عیدگاہ) نہیں جاتے تھے اور آپ ﷺ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

---

(٦٤٣) حسن، الترمذي: ٥٣٦، وسنده ضعيف جدًا، كثير بن عبدالله ضعيف جدًا متهم وللحديث شواهد عند أبي داود (١١٥١ وسنده حسن) وغيره. [السنة: ١١٠٦]

(٦٤٤) صحيح، مالك (١/١٨٠ ورواية أبي مصعب: ٥٨٩) مسلم: ٨٩١ من حديث مالك به. [السنة: ١١٠٧]

(٦٤٥) حسن، الترمذي: ٥٤٢ ابن ماجه: ١٧٥٦ من حديث ثواب به وصححه ابن خزيمة: ١٤٢٦ وابن حبان: ٥٩٣ والحاكم ١/٢٩٤ والذهبي. [السنة: ١١٠٤]

(٦٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدَيْنِ؛ رَجَعَ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عید کی نماز کے لیے جاتے تو (جانے والے راستے کو چھوڑ کر) واپس کسی اور راستے سے آتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(٦٤٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أخرجه البخاري عن محمد بن سلام عن أبي تميلة يحي بن واضح عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر ﷺ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (راستے کو بدل کر) دوسرے راستے سے واپس (گھر) آتے تھے۔

(٦٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عیدگاہ میں کرتے تھے۔

(٦٥٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، يَطَأُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا، وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو سیاہ آنکھوں اور سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان پر پاؤں رکھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اور فرماتے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

---

(٦٤٦) صحيح البخاري، العيدين باب الأكل يوم الفطر: ٩٥٣ . [السنة : ١١٠٥]

(٦٤٧) صحيح ، البخاري: ٩٨٦ والترمذي: ٥٤١ من حديث فليح بن سليمان به وقال الترمذي: "حسن غريب" . [السنة : ١١٠٨]

(٦٤٨) صحيح البخاري، العيدين باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد : ٩٨٦ .

(٦٤٩) صحيح البخاري : ٥٥٥٢ .

(٦٥٠) متفق عليه، مسلم:١٩٦٦ من حديث محمد بن أبي عدي، البخاري:٥٥٦٤، ٥٥٦٥ من حديث قتادة به. [السنة : ١١١٩]

نمازِ خسوف (گرہن)

(٦٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَنُوْدِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ، ثُمَّ تُجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ وَلَا رُكُوْعًا قَطُّ، كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو ندا لگائی گئی کہ نماز جامع (کے لیے جمع ہوجاؤ) رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر سورج صاف ظاہر ہوگیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اتنے لمبے سجدے اور رکوع کبھی نہیں کیے (جتنے اس دن رسول اللہ ﷺ نے کیے تھے)۔

(٦٥٢) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا)) وَقَالَ: ((يَاأُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ؛ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا۔ پھر قیام کیا تو لمبا

---

(٦٥١) متفق عليه، أبوعوانة ٣٦٧/٢، البخاري: ١٠٤٥ من حديث يحي بن صالح، مسلم: ٩١٠ من حديث معاوية بن سلام به.

(٦٥٢) متفق عليه، مالك (١٨٦/١ ورواية أبي مصعب: ٦٠٥) البخاري: ١٠٤٤ ومسلم: ٩٠١ من حديث مالك به. [السنة: ١١٤٢]

قیام کیا۔ یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے (رکوع سے) اٹھ کر سجدہ کیا۔ دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح (ہی) پڑھی۔ پھر (سلام) پھیرا تو سورج صاف ظاہر ہوگیا تھا۔ (گرہن ختم ہوگیا تھا) آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ انھیں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ (گرہن) دیکھو تو اللہ کو پکارو۔ تکبیر کہو اور صدقہ کرو۔

اور فرمایا: اے محمد ﷺ کی امت! اللہ کی قسم' جب اس (اللہ) کا بندہ یا اس کی بندی زنا کرتی ہے تو اللہ سے زیادہ غیرت کرنے والا کوئی نہیں (ہوتا) ہے۔ اے اُمت محمدیہ ﷺ! اللہ کی قسم' اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو (بہت) تھوڑا ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

(٦٥٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَآى نَاشِئًا فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ أَوْ رِيحٍ، اسْتَقْبَلَهُ حَيْثُ كَانَ، وَإِنْ كَانَ فِي الصَّلَاةِ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ، فَإِذَا مَطَرَتْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان میں بادل یا آندھی آتی ہوئی دیکھتے تو جہاں ہوتے اس کا سامنا کرتے۔ اگر آپ ﷺ نماز (کی حالت) میں ہوتے تو اللہ سے اس کے شر سے پناہ مانگتے پھر جب بارش ہوجاتی تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)).

''اے اللہ! اسے نفع بخش بارش بنادے''۔

نمازِ استسقاء اور بارانِ رحمت کا نزول

(٦٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا، وَحَوَّلَ رِدَائَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاسْتَسْقٰى، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن زید (بن عاصم) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ (نماز) استسقاء کے لیے نکلے تو آپ ﷺ نے انھیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ ان دو رکعتوں میں آپ ﷺ نے

---

(٦٥٣) **صحيح**، علي بن الجعد: ٢٢٨٣، أبوداود: ٥٠٩٩ من حديث المقدام بن شريح به. [السنة: ١١٥١]

(٦٥٤) **متفق عليه**، الترمذي: ٥٥٦ وعبدالرزاق ٣/ ٨٣ ح ٤٨٨٩، البخاري: ١٠٢٤ ومسلم: ٨٩٤ من حديث الزهري به. [السنة: ١١٥٧]

اونچی آواز سے قراءت کی اور اپنی چادر الٹ دی۔ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور قبلہ رخ ہو کر استسقاء کی دعا مانگی (اللہ سے پانی مانگا)۔

(٦٥٥) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ : أَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ آمِرُ الْمَدِيْنَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا، حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى، فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ .

سیدنا اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ (تابعی) سے روایت ہے کہ مدینے کے امیر ولید بن عتبہ نے مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کی (نماز) استسقاء پوچھنے کے لیے بھیجا۔ پس میں گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (عیدگاہ کی طرف) سادہ لباس، عاجزی اور گڑگڑاتے ہوئے تشریف لے گئے۔ جب آپ عیدگاہ پہنچے تو تمھارے ان (لمبے) خطبوں جیسا خطبہ نہیں دیا۔ بلکہ آپ دعا، گڑگڑانے اور تکبیرات میں مصروف رہے اور عید کی (تعداد) طرح دو رکعتیں پڑھیں۔

(٦٥٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : مُطِرْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَسَرَ عَنْ ثَوْبِهٖ حَتّٰى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، فَقُلْتُ : لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((إِنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ)).صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش ہونے لگی تو آپ ﷺ نے (اپنے سر اور کندھوں سے) اپنی چادر ہٹائی حتیٰ کہ بارش کے قطرے آپ ﷺ پر پڑنے لگے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (بارش) اپنے رب کے پاس سے تازہ آئی ہے۔

(٦٥٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهٖ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں بھی اپنے دونوں ہاتھ

---

(٦٥٥) حسن، الترمذي:٥٥٨، أبوداود: ١١٦٥ من حديث حاتم بن إسماعيل به وصححه ابن خزيمة: ١٤٠٥ وابن حبان: ٦٠٣. [السنة : ١١٦١]

(٦٥٦) صحيح، مسلم: ٨٩٨ من حديث جعفر بن سليمان به. [السنة : ١١٧١]

(٦٥٧) صحيح البخاري، الإستسقاء باب رفع الإمام يده في الإستسقاء :١٠٣١، مسلم الإستسقاء باب رفع الأيدي بالدعاء في الإستسقاء : ٨٩٦ من حديث ابن أبي عدي به. [السنة : ١١٦٣]

نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں آپ ﷺ اپنے ہاتھ (اتنے زیادہ) اٹھاتے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

تیمارداری اور دعائے مصطفیٰ ﷺ

(٦٥٨) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ : تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوٰى شَدِيْدًا، فَجَاءَ نِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي، قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أَتْرُكُ مَالاً، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوْصِي بِثُلُثَيْ مَالِي؟ فَقَالَ : ((لَا)) ، فَقُلْتُ : أُوْصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ : ((لَا)) ، فَقُلْتُ: فَأُوْصِي بِالثُّلُثِ، وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ : الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ . ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهٗ هِجْرَتَهٗ)) فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهٗ عَلٰى كَبِدِي فِيْمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.صحيح

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں شدید بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت (بیمار پرسی) کے لیے تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں مال چھوڑ (کرجا) رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہی وارث ہے تو کیا میں اپنے مال کے دو حصے (دو تہائی) (اللہ کی راہ میں) صدقہ کرنے کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے کہا: آدھے کی وصیت کردوں کہ یہ صدقہ کردیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' تو میں نے کہا: میں اس کے لیے دو حصے چھوڑ دیتا ہوں تو کیا ایک تہائی کی وصیت کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی دو اور یہ بھی (بہت) زیادہ ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان (سعد رضی اللہ عنہ) کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور چہرے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر کہا: اے اللہ! سعد کو شفا دے دے اور اس کی ہجرت کو پورا کردے۔ آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرا جگر ابھی تک محسوس کر رہا ہے۔

(٦٥٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَنَا مَرِيْضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ، فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنِ الْمِيْرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.صحيح

---

(٦٥٨) صحيح البخاري، المرض باب وضع اليد على المريض : ٥٦٥٩.

(٦٥٩) صحيح البخاري، الوضوء باب صب النبي ﷺ وضوءه على المغمى عليه: ١٩٤،مسلم، الفرائض باب ميراث الكلالة: ١٦١٦/٨من حديث شعبة به. [السنة : ٢٢١٩]

سیدنا جابر (بن عبداللہ الانصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس (اس وقت) تشریف لائے جب میں بیمار تھا میں کچھ بھی سمجھ نہیں رہا تھا۔ آپ نے وضو کیا اور وضو کا (بچا ہوا) پانی میرے اوپر انڈیل دیا تو مجھے (افاقہ ہوا اور) بات سمجھنے لگا تو میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! (میری) میراث کس کے لیے ہے۔ میں تو کلالہ (لاولد) مر رہا ہوں تو میراث والی آیت نازل ہوئی۔

(٦٦٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ : عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ، فِي بَنِي سَلَمَةَ مَا شِيَيْنِ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیدل چل کر بنو سلمہ میں میری عیادت کی۔

(٦٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَاأَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟)) فَقَالَ : صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَنْ يَعُوْدُهُ مِنْكُمْ؟)) فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ، وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ، نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک انصاری آدمی آیا۔ اس شخص نے سلام کیا پھر واپس چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصاری بھائی! میرا بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسا ہے؟

اس نے کہا: اچھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون اس کی بیمار پرسی کرے گا؟ پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ہم دس سے کچھ زیادہ تھے۔ ہمارے پاس نہ جوتیاں تھیں نہ موزے تھے۔ نہ ٹوپیاں تھیں اور نہ قمیصیں تھیں۔ ہم اس (بے آب وگیاہ) زمین پر چلتے ہوئے ان (سعد بن عبادہ) کے پاس پہنچ گئے (اور عیادت کی)۔

(٦٦٢) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ . مسلمة ضعيف

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مریض کی عیادت تین (دنوں) کے بعد ہی کرتے تھے۔

---

(٦٦٠) صحيح البخاري: ٤٥٧٧، مسلم: ١٦١٦/٦ من حديث ابن جريج به .

(٦٦١) صحيح مسلم، الجنائز باب في عيادة المريض : ٩٢٥.

(٦٦٢) **إسناده ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ٢٣٦، ابن ماجة: ١٤٣٧ عن هشام به وقال أبوحاتم : "هذاحديث باطل موضوع" مسلمة بن علي متروك .

(٦٦٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ.قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ :((لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) . فَقَالَ لَهُ: ((لَا بَأْسَ ، طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)). قَالَ : قُلْتَ طَهُوْرٌ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ۔ أَوْ تَثُوْرُ۔ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فَنَعَمْ إِذًا)) .صحيح

سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کسی بیمار کے پاس عیادت کے لیے جاتے تو فرمایا کرتے:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)).

''کوئی حرج نہیں یہ ان شاء اللہ (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے''۔

تو آپ ﷺ نے اس سے (بھی) کہا: لَابَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

وہ کہنے لگا: آپ ﷺ طہور (گناہوں کے پاک کرنے والا) کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ ابلتا ہوا جوش مارتا ہوا بخار ہے جو بوڑھے شخص پر مسلط ہے جو اسے قبر کی طرف لے جا رہا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، پس یہ اسی طرح ہے۔

(٦٦٤) عَنْ أَنَسٍ ؓ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ قَالَ :

((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) .صحيح

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کے پاس (عیادت کے لئے) جاتے تو فرماتے:

((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

''(اے) لوگوں کے رب، (اس کی) بیماری دور کر دے اور تو (اسے) شفا دے دے۔ تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا (دوسرا) کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا دے کہ بیماری باقی نہ رہے۔

---

(٦٦٣) صحيح ، أخرجه البخاري : ٣٦١٦ .

(٦٦٤) صحيح، أخرجه النسائي في الكبرىٰ: ١٠٨٨١ عمل اليوم والليلة: ١٠٤٢ من حديث عفان به وللحديث شواهد عند البخاري ومسلم وغيرهما .[شرح السنة : ١٤١٣]

(٦٦٥) متفق عليه، مالك (٢/ ٩٤٢ ، ٩٤٣ ورواية أبي مصعب : ١٩٨١) البخاري: ٥٠١٦ ومسلم: ٢١٩٢/٥١ من حديث مالك به . [شرح السنة : ١٤١٥]

(٦٦٥) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ، فَإِذَا اشْتَدَّ وَجَعُهُ، كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھتے اور پھونک مارتے۔ پس اگر آپ کی بیماری شدید ہوتی تو میں یہ آپ پر پڑھ کر آپ کا ہاتھ پھیرتی تا کہ برکت حاصل ہو جائے۔

(٦٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُوْلُ : ((أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)) . وَيَقُوْلُ : ((هٰكَذَا كَانَ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ ابْنَيْهِ إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحٰقَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)).صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) پر پناہ والی دعا پڑھتے تھے۔ آپ فرماتے:

((أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)).

''میں تمھارے لیے اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان' زہریلے جانور اور ہر بری نظر سے''۔

اور آپ فرماتے تھے کہ میرا ابا ابراہیم علیہ السلام اس طرح اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام پر تعوذ والی دعا پڑھتے تھے۔

(٦٦٧) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَخَافَ أَنْ يَّعِيْنَهُ : قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ، وَلَا أَضِيْرُهُ)) .

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اگر ایسی کوئی چیز دیکھتے جو آپ ﷺ کو (بہت) اچھی لگتی اور آپ کو ڈر ہوتا کہ کہیں اسے نظر نہ لگ جائے تو آپ ﷺ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا أَضِيْرُهُ)).

''اے اللہ! اس میں برکتیں ڈال اور میں اسے نقصان نہیں پہنچاؤں''۔

---

(٦٦٦) صحيح' الترمذي: ٢٠٦٠ من حديث يعلى بن عبيد، والبخاري: ٣٣٧١ من حديث منصور به وقال الترمذي "حسن صحيح". [السنة : ١٤١٧]

(٦٦٧) حسن، أبوالشيخ ص٢٤١، ٢٤٢ السند مرسل وله شواهد عند ابن ماجه:٣٥٠٦ ومالك وغيرهما .

میت کے لئے دعا اور نمازِ جنازہ

(٦٦٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) ، فَضَجَّ النَّاسُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ، ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ)) . صحیح

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس (ان کی وفات کے بعد) تشریف لے گئے۔ ان کی نگاہ پھٹ چکی تھی۔ آپ ﷺ نے آنکھیں بند کیں پھر فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔

ان (ابوسلمہ) کے گھر والے رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لئے خیر کی دعائیں ہی مانگو کیونکہ فرشتے تمھاری دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ .

''اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور اس کا درجہ مہدیین (ہدایت یافتہ لوگوں) میں بلند فرما۔ اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو (اس کا) خلیفہ بن۔ اے جہانوں کے رب! اس کے اور ہمارے گناہ بخش دے اس کی قبر فراخ کردے اور اس میں روشنی کردے۔

(٦٦٩) عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے۔

---

(٦٦٨) صحيح مسلم، الجنائز باب في إغماض الميت والدعاء له: ٩٢٠ . [السنة: ١٤٦٨]

(٦٦٩) صحيح، أبوداود: ٣١٧٩ والترمذي وابن ماجة والنسائي من حديث سفيان بن عيينة به وأعل بمالا يقدح۔ [السنة: ١٤٨٨]

(٦٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَفَّ بِهِمْ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے اسی دن اس کے مرنے کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ انھیں (صحابہ کو) لے کر عیدگاہ (وجنازہ گاہ) تشریف لے گئے۔ ان کی صفیں بنائیں پھر چار تکبیریں پڑھیں (اور نماز جنازہ پڑھی)۔

(٦٧١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ :((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟)) قَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ : ((أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟)) قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، وَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے۔ (اس میت کو) رات کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کب دفن ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: گزشتہ رات کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ انھوں نے کہا: ہم نے اسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا تھا۔ ہم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آپ کو (نیند سے) اٹھائیں۔ پھر نبی کریم ﷺ (نماز جنازہ پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے تو ہم نے (بھی) آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اس جنازہ پڑھنے والوں میں تھا۔

(٦٧٢) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) . قَالَ : حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَيِّتَ .صحيح

---

(٦٧٠) متفق عليه، مالك (١/٢٢٦ ورواية أبي مصعب: ٩٧٨) البخاري: ١٢٤٥ ومسلم :٩٥١ من حديث مالك به. [السنة : ١٤٨٩]

(٦٧١) صحيح البخاري، الجنائز باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز: ١٣٢١، مسلم الجنائز باب الصلوٰة على القبر: ٩٥٤ من حديث عبدالواحد به. [السنة : ١٤٩٨]

(٦٧٢) صحيح مسلم، الجنائز باب الدعاء للميت في الصلوٰة :٩٦٣. [السنة : ١٤٩٥]

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک میت پر) نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ ﷺ سے دعا یاد کر لی۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ .

''اے اللہ! اسے بخش دے' اس پر رحم کر' اسے عافیت میں رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اس کی بہترین میزبانی فرما اور اس کی قبر کو وسیع کر دے اور اسے پانی' برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو نے کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا اور اسے اس کے گھر سے بہترین گھر والے اور اس کی بیوی سے بہترین بیوی (حوریں) عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر یا عذاب جہنم سے اسے بچا لے۔

(عوف نے) فرمایا کہ یہ (دعا سن کر) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میری (ہی) یہ میت ہوتی۔

(٦٧٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؛ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ :((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ان کی باری والی رات ہوتی تو رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ بقیع (قبرستان) کو تشریف لے جاتے پھر فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ .

''تم پر سلام ہو اے گھر والو مومنو! جس کل کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ تمھیں جلدی مل گیا اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع الغرقد والوں کو بخش دے''۔

(٦٧٣) صحيح مسلم، الجنائز باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها : ٩٧٤.

ہادیٔ کائنات ﷺ کا روزہ وحج

نبی معظم ﷺ کا روزہ وافطار

(٦٧٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيْضَةَ، وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش (والے) جاہلیت (کے زمانے) میں عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس زمانے میں یہ روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو خود بھی یہ روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا۔ جب رمضان (کے روزے) فرض ہوئے تو وہی فرض بن گیا اور عاشورا کے دن (کے روزے) کو (بطور فرض) ترک کر دیا گیا۔ پس جس کی مرضی ہے رکھے اور جس کی مرضی ہے نہ رکھے۔

(٦٧٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يَصُوْمُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ . إِلَّا رَمَضَانَ ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ .صحيح

---

(٦٧٤) متفق عليه، مالك (١/٢٩٩ ورواية أبي مصعب:٨٤٢)البخاري:٢٠٠٢ من حديث مالك ومسلم:١١٢٥ من حديث هشام بن عروة به. [السنة : ١٧٠٢]

(٦٧٥) متفق عليه، مالك (١/٣٠٩ ورواية أبي مصعب: ٨٥٢)البخاري:١٩٦٩ ومسلم: ١١٥٦/١٧٥ من حديث مالك به. [السنة : ١٧٧٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور (رمضان کے بعد) میں نے شعبان کے علاوہ آپ کو کسی (دوسرے) مہینے میں (بہت) زیادہ روزے رکھتے نہیں ہوئے دیکھا۔

(٦٧٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ : لَا يَصُوْمُ، وَلَمْ أَرَهُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا، بَلْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مسلسل) روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے: آپ (کبھی) افطار نہیں کریں گے اور آپ افطار کرنے لگتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ ﷺ (کبھی) روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ کو (رمضان کے بعد) شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ تھوڑے دنوں کو چھوڑ کر سارے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ بلکہ (گویا) آپ پورے شعبان (ہی) کے روزے رکھتے تھے۔

(٦٧٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شعبان اور رمضان کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(٦٧٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَائِشَةَ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ : قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ : قَدْ أَفْطَرَ . قَالَتْ : وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

سیدنا عبداللہ بن شقیق (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے

---

(٦٧٦) صحيح، النسائي فى الكبرىٰ :٢٩٠٨ من حديث علي بن حجر، ومسلم: ١١٥٦/١٧٦ من حديث أبي سلمة به. [السنة : ١٧٧٧]

(٦٧٧) صحيح، الترمذي: ٧٣٦ وقال : "حسن" وللحديث شواهد صحيحة عندالنسائي: ٢١٧٥ وغيره .

(٦٧٨) صحيح، الترمذي :٧٦٨، مسلم :١١٥٦ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ١٨٠٩]

بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:
نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے آپ ﷺ نے (بہت) روزے رکھ لیے ہیں اور افطار کرتے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے آپ ﷺ نے (بہت) افطار کرلیا ہے۔
وہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے (پورے پورے) روزے نہیں رکھے۔

(٦٧٩) عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ : كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُوْمُ. صحيح

معاذہ (تابعیہ) کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔
میں نے کہا: آپ کن دنوں میں (یہ) روزے رکھتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ بغیر تعین کے جب چاہتے روزے رکھ لیتے تھے۔

(٦٨٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ الشَّهْرَ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْإِثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مہینے (کے شروع) میں ہفتہ، اتوار اور سوموار کو روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(٦٨١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کو آپ بہت کم افطار کرتے تھے۔

---

(٦٧٩) **صحيح**، الترمذي: ٧٦٣، أبوداود الطيالسي: ١٥٧٢، مسلم: ١١٦٠ من حديث يزيد الرشك به.
[السنة : ١٨٠٢]

(٦٨٠) **ضعيف**، الترمذي: ٧٤٦ خيثمة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها / انظرنيل المقصود: ٢١٢٨ .

(٦٨١) **حسن**، الترمذي :٧٤٢ وقال : "حسن غريب" أبوداود : ٢٤٥٠ من حديث شيبان به وصححه ابن حبان وغيره. [السنة : ١٨٠٣]

(٦٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ : ((هُمَا يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِينَ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ہر) سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں رب العالمین پر (مخلوق کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(٦٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں (اللہ کے دربار میں) پیش ہو۔

(٦٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ((مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ يَبْتَغِي فَضْلَهُ إِلَّا صِيَامَ رَمَضَانَ، وَهٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (خاص) فضیلت تلاش کرتے ہوئے رمضان اور عاشورا کے دن کے علاوہ دوسرے کسی روزے کا خاص اہتمام نہیں کرتے تھے۔

(٦٨٥) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، أَيَّ يَوْمٍ أَصُوْمُ؟ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، ثُمَّ أَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا، قُلْتُ : أَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ .صحيح

حکم بن الاعرج (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا۔ آپ زمزم کے قریب اپنی چادر پر تشریف فرما تھے، میں نے کہا کہ آپ مجھے عاشورا کے روزے کے بارے میں بتائیں میں کس

---

(٦٨٢) صحيح، انظر الحديث الآتي. [السنة : ١٧٩٨]

(٦٨٣) إسناده صحيح، الترمذي: ٧٤٧ وقال: "حسن غريب" وصححه ابن خزيمة وغيره. [السنة : ١٧٩٩]

(٦٨٤) متفق عليه، مسلم: ١١٣٢ من حديث ابن جريج ، البخاري: ٢٠٠٦ من حديث عبيدالله بن أبي يزيد به. [السنة : ١٧٨١]

(٦٨٥) صحيح، الترمذي : ٧٥٤، مسلم :١١٣٣ من حديث وكيع به. [السنة : ١٧٨٦]

دن یہ روزہ رکھوں؟ انھوں نے فرمایا: جب تو محرم کا چاند دیکھ لے تو گنتی شروع کر دے۔ پھر نو (تاریخ) کی صبح کو روزہ رکھ۔ میں نے کہا: کیا محمد ﷺ اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(٦٨٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ؛ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) ، قَالَ : فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھا اور اس روزے کے رکھنے کا حکم دیا (تو) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ (ایسا) دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر (ہماری زندگی میں) اگلا سال آیا تو ہم ان شاء اللہ نو تاریخ کا (بھی) روزہ رکھیں گے۔ وہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔

(٦٨٧) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ مِنْهُ.صحيح

سیدنا اُم الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفات کے دن لوگوں نے اس بات میں اختلاف کیا کہ رسول اللہ ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں؟ تو ام الفضل نے آپ ﷺ کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ عرفات کے دن اپنے اونٹ پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پیالے سے (دودھ) پیا۔

(٦٨٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے (عاشورا والے) دسویں دن نبی کریم ﷺ کو کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

---

(٦٨٦) صحيح مسلم :١١٣٤ من حديث سعيد بن أبي مريم به .[شرح السنة : ١٧٨٧]

(٦٨٧) متفق عليه، مالك (٣٧٥/١ ورواية أبي مصعب:٨٩١) البخاري:١٦٦١ ومسلم: ١١٢٣من حديث مالك به .[السنة : ١٧٩١]

(٦٨٨) صحيح، الترمذي: ٧٥٦ ، مسلم :١١٧٦/٩، الإعتكاف، من حديث أبي معاوية الضرير به .
[السنة : ١٧٩٣]

(٦٨٩) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ :لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ. صحيح

سیدنا علقمہ (تابعی رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے اُم المومنین! رسول اللہ ﷺ کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ دنوں میں سے کسی خاص دن کا روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے جس کی طاقت رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے۔

(٦٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، قَالُوْا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ : لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وصال (کے روزوں) سے بچو وصال سے بچو وصال سے بچو تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ (خود تو) وصال کرتے ہیں؟ فرمایا: میں تمھارے جیسا نہیں ہوں۔ میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

(٦٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَسْتَ تَفْعَلُهُ؟ فَقَالَ : ((إِنِّي لَسْتُ فِي ذٰلِكَ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)) ثُمَّ قَالَ: ((اكْلَفُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے وصال کے (مسلسل) روزوں سے منع فرمایا تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ کام نہیں کرتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں

---

(٦٨٩) صحيح البخاري الرقاق باب العقد والمداومة على العمل :٦٤٦٦، مسلم صلاة المسافرين: ٧٨٣ من حديث جرير بن عبدالحميد به .

(٦٩٠) صحيح' مالك (١/ ٣٠١ ورواية أبي مصعب :٨٥١) أحمد ٢/ ٢٣٧ والدارمي : ١٧١٠ من حديث مالك ومسلم : ٥٨/ ١١٠٣ من حديث أبي الزناد به .[السنة: ١٧٣٧]

(٦٩١) صحيح مسلم: ٥٨/ ١١٠٣من حديث الأعمش به. [السنة : ١٧٣٨]

سے کسی ایک کی طرح (بھی) نہیں ہوں۔ میں اپنے رب کے پاس (اس طرح) رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جن اعمال کی طاقت رکھتے ہو وہی کرو۔

(٦٩٢) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ.صحيح

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے ہر آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے سر پر اپنے ہاتھ رکھتا تھا۔ ہم میں صرف رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ ہی روزے سے تھے۔

(٦٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح (مکہ) والے سال رمضان میں مکے کی طرف چلے۔ آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ الکدید (نامی مقام) پر پہنچ گئے۔ پھر آپ نے روزہ افطار کیا تو لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کے تازہ بہ تازہ حکم (اور سنت) پر عمل کرتے تھے۔

(٦٩٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ، فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ :((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح والے سال مکے کی طرف رمضان (کے مہینے) میں روانہ ہوئے۔ آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کراع الغمیم (نامی مقام) تک پہنچ گئے۔ لوگ

---

(٦٩٢) صحيح مسلم :١١٢٢ من حديث سعيد بن عبدالعزيز به .

(٦٩٣) صحيح، مالك (١/ ٢٩٤ ورواية أبي مصعب :٧٩١) البخاري: ١٩٤٤ من حديث مالك مختصرًا ومسلم: ١١١٣ من حديث ابن شهاب الزهري به . [السنة : ١٧٦٦]

(٦٩٤) صحيح، الشافعي في مسنده ص ١٥٨، مسلم:١١١٤ من حديث عبدالعزيز بن محمد الدراوردي به.
[السنة : ١٧٦٧]

(بھی) آپ کے ساتھ روزہ رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا: یارسول اللہ ﷺ! لوگوں پر روزہ رکھنا سخت مشکل ہے تو آپ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا پھر (اسے) پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔ بعض لوگوں نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے افطار نہ کیا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ روزے سے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ نافرمان ہیں۔

(٦٩٥) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَلٰكِنْ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے تھے لیکن آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(٦٩٦) عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتَا : إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرَ احْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ اور زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں احتلام کے بغیر، جماع کرنے کے بعد (نہائے بغیر) صبح کرتے تھے پھر اس دن روزہ رکھتے تھے۔

(٦٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

(٦٩٨) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَالَا أُحْصِيْ، يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ .

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کئی دفعہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

---

(٦٩٥) **متفق عليه**، أبوداود:٢٣٨٢،مسلم:١١٠٦/٦٥من حديث أبي معاوية الضرير، والبخاري: ١٩٢٧ من حديث إبراهيم النخعي به. [السنة : ١٧٤٨]

(٦٩٦) **صحيح**، مالك (٢٨٩/١، ٢٩٠ ورواية أبي مصعب :٧٧٩) مسلم:١١٠٩/٧٨من حديث مالك به وله طريق آخر عندالبخاري :١٩٢٥، ١٩٢٦. [السنة : ١٧٥١]

(٦٩٧) **ضعيف**، علي بن الجعد:٢٩٩٤، أبوداود:٢٣٧٣ والترمذي:٧٧٧ من حديث يزيد به وقال : "حسن صحيح" وللحديث شواهد ضعيفة . [السنة : ١٧٥٨]

(٦٩٨) **ضعيف**، الترمذي:٧٢٥، عاصم بن عبيدالله ضعيف كما في التقريب(٣٠٦٥) . [السنة : ١٧٥٧]

(٦٩٩) عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَالْآخَرُ أَبُوْمُوْسٰى. صحيح

سیدنا ابوعطیہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں اور مسروق (تابعی رحمہ اللہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ہم نے کہا کہ اے ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو (ایسے) آدمی ہیں (کہ) ایک جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھ لیتا ہے۔ دوسرا (جو ہے وہ) دیر سے افطار کرتا ہے اور دیر سے نماز پڑھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کون جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے؟

ہم نے کہا: عبداللہ بن مسعودؓ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے ابوموسیٰ تھے۔

(٧٠٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تازہ کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں پر (ہی) افطار کر لیتے۔ اگر چھوہارے بھی نہ ہوتے تو پانی کے گھونٹ بھر لیتے تھے۔

(٧٠١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى، قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور زید بن ثابت دونوں نے سحری کی۔ جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھائی۔ (قتادہ تابعی

---

(٦٩٩) صحيح، الترمذي: ٧٠٢، مسلم: ١٠٩٩ من حديث أبي معاوية الضرير به. [السنة: ١٧٣١]

(٧٠٠) حسن، الترمذي: ٦٩٦، أبوداود: ٢٣٥٦ من حديث عبدالرزاق به وصححه الدارقطني والحاكم على شرط مسلم ٤٣٢/١ ووافقه الذهبي. [السنة: ١٧٤٢]

(٧٠١) صحيح البخاري: ٥٧٦.

نے کہا) ہم نے انس سے پوچھا: آپ کی سحری سے اختتام اور نماز پڑھنے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انھوں نے فرمایا: جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۷۰۲) عَنْ مُعَاذٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ)) .

سیدنا معاذ (بن زھرہ تابعی) سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب روزہ کھولتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ)).

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے رزق پر ہی روزہ افطار کیا ہے''۔

(۷۰۳) عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْمُقَفَّعِ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ، قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : ((ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) .

سیدنا مروان بن المقفع (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' آپ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے زیادہ کو کاٹ دیتے تھے انھوں نے فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ جب روزہ کھولتے (تو) فرماتے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)).

''پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اس کا اجر ثابت ہو گیا''۔

(۷۰٤) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ : فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ، ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ :((أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ)).صحيح

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو کہا: تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟

---

(۷۰۲) ضعيف لإرساله، عبدالله بن المبارك في الزهد: ۱٤۱۰ وسقطت منه واسطة سفيان،أبوداود: ۲۳۵۸ من حديث حصين عن معاذ بن زهرة التابعي به والسند مرسل. [السنة : ۱۷٤۱]

(۷۰۳) حسن ، أبوداود:۲۳۵۷ من حديث علي بن الحسن بن شقيق به وصححه الحاكم ٤۲۲/۱ ووافقه الذهبي. [السنة : ۲۳۵۷]

(۷۰٤) صحيح مسلم، الصيام باب جواز صوم النافلة بنية من النهار : ۱۱۵٤ .

ہم نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو (پھر) میں روزے سے ہوں۔

پھر ایک دوسرے دن تشریف لائے تو ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں تحفے میں حلوہ بھیجا گیا ہے تو آپ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ میں نے تو آج روزہ رکھا تھا پھر آپ نے (روزہ افطار کرتے ہوئے) اسے کھالیا۔

اعتکاف مبارک

(۷۰۵) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ کی روح قبض کرلی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔

(۷۰۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُوْلُ :((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ)).صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

(۷۰۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ، فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرتے تو اپنا سر (مسجد سے باہر نکال کر) میرے قریب کرتے میں اس میں کنگھی کرتی۔ آپ (صرف) انسانی ضرورت (قضائے حاجت) کے لیے ہی گھر میں داخل ہوتے تھے۔

(۷۰۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِيْزَرَهُ، وَأَحْيٰ لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.صحيح

---

(۷۰۵) صحيح البخاري: ۲۰۲۶، مسلم:۱۱۷۶/۵ من حديث الليث بن سعد به .[شرح السنة : ۱۸۳۲]

(۷۰۶) صحيح البخاري :۲۰۲۵، مسلم :۱۱۶۹ من حديث هشام بن عروة به .

(۷۰۷) صحيح، مالك (۳۱۲/۱ ورواية أبي مصعب: ۸۶۰) مسلم:۲۹۷ من حديث مالك به.

[السنة : ۱۸۳۶]

(۷۰۸) صحيح البخاري، التراويح باب العمل في العشر الأواخر من رمضان:۲۰۲٤، مسلم، الإعتكاف باب الاجتهاد في العشر الأواخر من رمضان: ۱۱۷٤ من حديث سفيان بن عيينة به .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا ازار خوب باندھ لیتے۔ رات کو خود بھی جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے (بہت زیادہ عبادت کرتے تھے)۔

(۷۰۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ؛ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں (عبادت میں) جتنی محنت کرتے تھے اتنی محنت دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

حج نبوی ﷺ

(۷۱۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا، حَجَّةَ الْوَدَاعِ . قَالَ أَبُوإِسْحٰقَ : وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى .(صحيح)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (کافروں سے) انیس جنگیں لڑیں آپ نے ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا۔ حجۃ الوداع (والا) اور اس کے بعد آپ مکہ میں حج کے لیے تشریف نہیں لائے۔

(۷۱۱) عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ؛ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةٌ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَايِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ.صحيح

---

(۷۰۵) صحيح البخاري: ۲۰۲٦، مسلم:۱۱۷۲/۵ من حديث الليث بن سعد به .[السنة : ۱۷۳۲]

(۷۰٦) صحيح البخاري: ۲۰۲۵، مسلم :۱۱٦۹ من حديث هشام بن عروة به .

(۷۰۷) **صحيح**، مالك (۱/ ۳۱۲ ورواية أبي مصعب : ۸٦۰) مسلم: ۲۹۷ من حديث مالك به.
[السنة : ۱۸۳٦]

(۷۰۸) صحيح البخاري، التراويح باب العمل فى العشر الأواخر من رمضان:۲۰۲٤، مسلم، الإعتكاف باب الإجتهاد فى العشر الأواخر من رمضان:۱۱۷٤ من حديث سفيان بن عيينة به .

(۷۰۹) **صحيح**، الترمذي: ۷۹٦ ، مسلم:۱۱۷۵ عن قتيبة به . [السنة : ۱۸۳۰]

(۷۱۰) صحيح البخاري، المغازي باب حجة الوداع :٤٤٠٤ مسلم، الجهاد : ۱۲۵٤ من حديث زهير بن معاوية به .

(۷۱۱) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة الحديبية: ٤۱٤۸، مسلم: ۱۲۵۳ عن هدبة بن خالد به.
[السنة : ۱۸٤٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کئے۔ سب عمرے ذوالقعدہ میں کئے تھے سوائے حج والے عمرے کے ایک عمرہ آپ نے حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا تھا۔ اور اگلے سال (بھی) ذوالقعدہ میں کیا تھا۔ اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا۔ جب ذوالقعدہ میں حنین کا مال غنیمت ذوالقعدہ میں تقسیم ہوا تھا اور آپ کا حج والا عمرہ۔

(۷۱۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .صحيح

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے اور حلال ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (دونوں اوقات میں) میں آپ کو خوشبو لگاتی تھی۔

(۷۱۳) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ : كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، بَعْدَ ثَلَاثٍ مِنْ إِحْرَامِهِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے کے تین دن بعد (بھی) آپ ﷺ کے بالوں پر خوشبو چمک رہی تھی۔

(۷۱۴) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ : اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَاذَاالْحُلَيْفَةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوٰى، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ:((لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)). وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّوْنَ بِهِ قَالَ جَابِرٌ: وَلَسْنَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا،

---

(۷۱۲) متفق عليه، مالك (۳۲۸/۱ ورواية ابي مصعب:۱۰۵۳) البخاري:۱۵۳۹ ومسلم:۱۱۸۹/۳۳ من حديث مالك به. [السنة : ۱۸۶۳]

(۷۱۳) متفق عليه، البخاري:۲۷۱ ومسلم:۱۱۹۰ من حديث إبراهيم النخعي به. [السنة : ۱۸۶۴]

(۷۱۴) صحيح مسلم، الحج باب حجة النبي ﷺ : ۱۲۱۸.

ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَ ﴿ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا إِلَى الصَّفَا قَرَأَ : ((﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ)) فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ، حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ :((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ . أَنْجَزَ وَعْدَهُ . وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي، حَتّٰى إِذَا صَعِدْنَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ :((لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً)) وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً . قَالَ : فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا؛ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ، وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوٰى فَرُحِلَتْ لَهُ، فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ :((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا . أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ . وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ . وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ . قَدْ تَرَكْتُ

فِيكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ : كِتَابُ اللّٰهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟)) قَالُوا: نَشْهَدُ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ : بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ :((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ . اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ،فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى((أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ)) كُلَّمَا أَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا . ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ . فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي . ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَعْضَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ، فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ . فَأَتٰى بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلٰى زَمْزَمَ، فَقَالَ: ((انْزِعُوا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) ، فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ .صحيح

محمد (بن علی الباقر، تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میں نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیں تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مدینے میں) نو سال حج کے بغیر رہے پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کیا گیا کہ آپ حج کرنے والے ہیں تو بہت سے لوگ مدینہ آ گئے۔ ہر آدمی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر کے آپ کی طرح حج کرنا چاہتا تھا۔ ہم آپ کے ساتھ چل کر حدیبیہ پہنچے تو آپ نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر (اپنی اونٹنی) قصویٰ پر سوار ہو گئے۔ جب اونٹنی کھلی

وہموار زمین پر روانہ ہوئی تو آپ نے توحید والی لبیک شروع کی۔

((لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ)).

"حاضر ہوں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں' حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے ہے اور ملک میں کوئی شریک نہیں"۔

لوگ یہی تلبیہ (لبیک) پڑھتے رہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حج کے علاوہ اور کوئی نیت نہیں رکھتے تھے۔ ہمیں عمرے کا پتا ہی نہیں تھا۔ جب ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ آئے۔ آپ نے رکن کا استلام کیا (چھوا یا اشارہ کیا) پھر تین دفعہ (تیز تیز) دوڑے اور چار دفعہ چلے۔ پھر مقام ابراہیم آ کر پڑھا۔

﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ﴾

"اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ"۔

آپ ﷺ نے اپنے اور بیت اللہ کے درمیان مقام ابراہیم رکھا۔ محمد بن علی الباقر، غالب ظن میں نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دونوں رکعتوں میں قل ھو اللہ احد اور قل یاأیھا الکافرون (دونوں سورتیں) پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ دروازے سے صفا کی طرف تشریف لے گئے۔ جب آپ صفا کے قریب ہوئے (تو) آپ نے پڑھا:

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔

میں وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ آپ نے صفا سے ابتدا کی تو اس پر چڑھ گئے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ دیکھ لیا۔ آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا۔ اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر پڑھی اور فرمایا:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)).

"ایک اللہ کے سوا دوسرا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی اور تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایک اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام گروہوں کو اس اکیلے نے شکست دے دی"۔

پھر آپ نے اس کے دوران میں دعا کی۔ اس طرح آپ ﷺ نے تین دفعہ کیا پھر اتر کر مروہ کی طرف

چلے۔ جب وادی کے درمیان آپ چل کر اترے جب ہم چڑھے تو آپ چل کر مروہ پہنچے۔ مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے صفا پر کیا تھا جب آپ نے مروہ پر آخری سعی کی (تو) فرمایا:

اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا اور اسے (حج کو) عمرہ بنا دیتا۔ تم میں سے جس کے پاس قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ عمرہ کر کے اپنے احرام کھول دے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم ﷺ کے قربانی والے جانور لے آئے جو جانور نبی کریم ﷺ لائے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ والے کل ایک سو (اونٹ) تھے۔ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال کٹا لیے سوائے نبی کریم ﷺ کے اور ان لوگوں کے جو اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے۔

جب آٹھ ذوالحجہ کا دن ہوا تو سب لوگ حج کی لبیک کہتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ سوار ہو کر گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں۔ پھر سورج کے طلوع ہونے تک تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے رہے۔

پھر آپ ﷺ نے بالوں والے ایک قبے (خیمے) کے نصب کرنے کا حکم دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ عرفات گئے تو دیکھا کہ وہاں آپ کا خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ وہاں سورج کے زوال تک ٹھہرے رہے۔ آپ نے اپنی اونٹنی پر کجاوا باندھنے کا حکم دیا تو کجاوا باندھا گیا پھر آپ وادی میں آئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا:

بے شک تمھارے خون اور مال تم پر ہیں' جس طرح آج کا دن' اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحجہ) میں حرام ہے۔ خبردار، جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے روندی ہوئی ہے جاہلیت میں ہونے والے (مقتولین) کا خون کالعدم ہے۔ میں اپنے خونوں میں سے ابن ربیعہ بن الحارث کا خون سب سے پہلے کالعدم (معاف) قرار دیتا ہوں۔ وہ بنو سعد میں دودھ پیتے بچے تھے جنھیں ہذیل (قبیلے والوں) نے قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کا سود باطل ہے اور سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کے سود کو باطل قرار دیتا ہوں۔

پس عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انھیں اللہ کی امان میں حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلام سے ان کی شرم گاہوں (عزتوں) کو حلال کیا ہے۔ تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمھارے بستر پر اسے نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ ایسا کر گزریں تو انھیں ہلکی مار مارو۔

اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انھیں اچھے طریقے سے کھانا پینا اور کپڑے دو۔ اور میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اور تم سے میرے بارے میں پوچھا

جائے تو تم کیا جواب دو گے؟

(صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے (دین) پہنچا دیا اور (حق) ادا کر دیا اور (امت کو) نصیحت کر دی۔

آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف پھیرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا' اے اللہ! تو گواہ رہ' آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) اذان دی پھر اقامت کہی تو ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی اور ان کے درمیان (دوسری) کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر سوار ہو کر موقف تشریف لائے۔

آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کا پیٹ (جبل رحمت کے) پتھروں کی طرف کیا اور پیدل چلنے والوں کا پہاڑ اپنے سامنے رکھا اور قبلہ رخ کیا۔ آپ سورج غروب ہونے اور تھوڑی زردی کے دور ہونے تک وہیں کھڑے رہے۔ آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور روانہ ہو گئے۔ اونٹنی کی لگام کھینچ لی حتیٰ کہ اس کا سر کجاوے کی لکڑی سے لگنے لگا اور دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ اے لوگو! سکون اختیار کرو' سکون اختیار کرو۔ جب آپ کسی ٹیلے کے پاس پہنچتے تو اس کی لگام تھوڑی ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جائے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے تو وہاں آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان کے درمیان کسی قسم کے نوافل نہیں پڑھے۔

پھر لیٹ گئے جب فجر طلوع ہوئی تو فجر ظاہر ہونے کے بعد اذان و اقامت کہہ کر فجر کی نماز پڑھی۔ پھر قصوا (اونٹنی) پر سوار ہو کر مشعر حرام آئے اور قبلہ رخ ہو کر دعا کی' تکبیریں' لا الٰہ الا اللہ اور اللہ کی وحدانیت بیان فرمائی۔

آپ ﷺ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک خوب روشنی پھیل گئی۔ پھر سورج کے طلوع سے پہلے ہی روانہ ہو گئے۔

سواری پر اپنے پیچھے فضل بن عباس کو بٹھا لیا حتیٰ کہ وادی محسر کے درمیان پہنچے تو (سواری کو) تھوڑا (تیز) چلایا۔

پھر جمرہ کبریٰ کے درمیانی راستے پر چل کر اس جمرے کے پاس آئے جو درخت کے نیچے ہے۔ آپ ﷺ نے سات کنکریاں' ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے ماریں۔ جس طرح کی چھوٹی کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ وادی کے درمیان میں ماریں۔

پھر قربان گاہ آئے تو اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیے۔ پھر (باقی اونٹ) علی رضی اللہ عنہ کو دے

دیئے۔ انھوں نے بقیہ اونٹ ذبح کیے۔ آپ نے انھیں اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر حکم دیا کہ ہر ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر ایک ہانڈی میں ڈالا جائے۔ گوشت پک گیا تو دونوں نے گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز مکے میں پڑھی۔ آپ آئے تو عبدالمطلب لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! پانی نکالو اگر لوگ تمھیں مغلوب نہ کر لیتے تو میں بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا۔ انھوں نے آپ کو ایک ڈول (پانی کا) دیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے پیا۔

(۷۱۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَقَالَ : لَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ لَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْكَعْبَةَ، فَطَافَ بِهَا سَبْعًا رَمَلَ بِهَا ثَلَاثًا، وَمَشٰى أَرْبَعًا، ثُمَّ قَالَ : ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ . فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمُقَامِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، وَقَالَ فِيْ نُزُوْلِهٖ عَنِ الصَّفَا: ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰي، حَتّٰى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ .

سیدنا جابر بن عبداللہ (الانصاری) رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ ہم صرف حج کی نیت کیے ہوئے تھے۔ ہم عمرہ نہیں جانتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ چلے حتیٰ کہ کعبے آئے تو اس کے سات طواف کیے۔ (پہلے) تین میں آپ ﷺ نے دوڑ کر طواف کیا اور (آخری) چار میں چل کر طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)).

''اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ''۔

پس آپ ﷺ نے (ابراہیم علیہ السلام کے) مقام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان مقام تھا اور صفا سے اترتے ہوئے چلے حتیٰ کہ جب قدم سیدھے ہوئے تو آپ نے سعی کی۔ جب آپ کے قدم چڑھنے لگے تو چلے حتیٰ کہ مروہ پہنچ گئے۔

---

(۷۱۵) صحيح ، النسائي ۲٤٤/۵ ح ۲۹۸۸ عن علي بن حجر به وأصله عند مسلم: ۱۲۱۸.

[السنة : ۱۹۱۸]

(۷۱۶) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ . فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ .صحيح

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع والے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے کوئی عمرے کی لبیک کہہ رہا تھا۔ کوئی حج اور عمرے کی لبیک کہہ رہا تھا اور کوئی حج کی لبیک کہہ رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ حج (قران) کی لبیک کہہ رہے تھے۔ جس نے صرف عمرے کی لبیک کہی تو اس نے احرام کھول دیا اور جس نے حج یا حج اور عمرے کی لبیک کہی وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہا۔

(۷۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدٰى فَسَاقَ بَعْدَ الْهَدْيِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرے (کی اجازت) کے ساتھ حج تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کے جانور لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عمرے کی لبیک سے ابتدا کر کے حج کی لبیک کہی (حج قران کیا)۔

(۷۱۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يَأْتِ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، حَمِدَاللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جب) رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں تو

---

(۷۱۶) متفق عليه، مالك (۱/۳۳۵ ورواية أبي مصعب: ۱۰۷۵) والبخاري : ۱۵٦۲ ومسلم : ۱۲۱۱/۱۱۸ من حديث مالك به .

(۷۱۷) صحيح البخاري، الحج باب من ساق البدن معه : ۱٦۹۱ من حديث مالك به.و مسلم:۱۲۲۷ من حديث الليث بن سعد به.

(۷۱۸) صحيح البخاري:۱۵۵۱ مسلم: ٦۹۰ من حديث أيوب السختياني به .

ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ صبح کے وقت تک وہاں ہی رہے۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب بیداء (ایک جگہ کا نام) پہنچے تو اللہ کی حمد، تسبیح اور تکبیر بیان فرمائی۔ پھر حج اور عمرے کی لبیک کہی اور لوگوں نے بھی حج اور عمرے کی لبیک کہی۔

جب ہم پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا۔ پھر ترویہ والے دن (آٹھ ذوالحجہ) کو لوگوں نے حج کی لبیک شروع کی۔

(٧١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ. صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب بھی مکہ آتے ذوطویٰ (ایک مقام) میں رات گزارتے۔ جب صبح ہو جاتی تو غسل کر کے پھر دن کو مکہ میں داخل ہوتے اور بیان کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

(٧٢٠) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ آئے تو اوپر والے حصے سے آئے اور جب (واپس) روانہ ہوئے تو نچلے حصے سے تشریف لے گئے۔

(٧٢١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ آئے تو حجر اسود کو چوما پھر دائیں طرف (طواف کے لیے) چلے تو تین دفعہ دوڑ کر اور چار دفعہ چل کر طواف کیا۔

(٧٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں رکن یمانیوں کے علاوہ کچھ بھی چھوتے ہوئے نہیں دیکھا (حجر اسود کے علاوہ)۔

---

(٧١٩) صحيح مسلم: ١٢٥٩/٢٢٧، البخاري: ١٥٧٣ من حديث أيوب السختياني به.

(٧٢٠) صحيح البخاري، الحج باب من يخرج من مكة: ١٥٧٧، مسلم: ١٢٥٨ عن محمد بن المثنى به.

(٧٢١) صحيح مسلم، الحج باب ما جاء أن عرفة كلها موقف: ١٢١٨. [السنة: ١٩٠١]

(٧٢٢) متفق عليه، البخاري: ١٦٠٩ ومسلم: ١٢٦٧ عن قتيبة به. [السنة: ١٩٠٢]

(۷۲۳) عَنْ عُمَرَ ﷺ : أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے آ کر حجر اسود چوما (اور) فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔

(۷۲٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنَةٍ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اور رکن کو اپنی لاٹھی کے ساتھ چھوا۔

(۷۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيْرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ)) .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر (سوار ہو کر) بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب بھی آپ ﷺ رکن کے پاس آتے تو ہاتھ میں جو چیز تھی اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے۔

(۷۲٦) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيْرٍ؛ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا۔ نہ تو کسی کو مارا جا رہا تھا اور نہ دھکیلا جا رہا تھا اور نہ ہٹو بچو کی آوازیں تھیں۔

---

(۷۲۳) صحيح البخاري، الحج باب ما ذكر فى الحجر الأسود : ۱۵۹۷، مسلم:۲۵۱/۱۲۷۰ من حديث الأعمش به.

(۷۲٤) متفق عليه، الشافعي فى الأم ۱۷۳/۲، البخاري: ۱۶۰۷ ومسلم: ۱۲۷۲ من حديث ابن شهاب زهري به. [السنة : ۱۹۰۷]

(۷۲۵) صحيح البخاري، الحج باب المريض يطوف راكبًا: ۱۶۳۲. [السنة : ۱۹۰۹]

(۷۲٦) حسنٌ، الترمذي: ۹۰۳ وابن ماجه:۲۰۳۵ والنسائي: ۳۰۶۱ من حديث أيمن به وصححه ابن خزيمة: ۲۸۷۸ والحاكم علىٰ شرط البخاري ۱/٤٦٦ ووافقه الذهبي. [السنة : ۱۹۲۲]

(۷۲۷) عَنْ جَابِرٍ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ : فَرَاحَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ الْخُطْبَةَ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ، فَفَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ وَبِلَالٌ مِنَ الْأَذَانِ، ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ. صحیح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عرفات میں قیام والی جگہ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک خطبہ دیا۔ پھر بلال نے اذان کہی۔ پھر نبی کریم ﷺ دوسرا خطبہ دینے لگے۔ آپ (دوسرے) خطبے سے فارغ ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ اذان سے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔

(۷۲۸) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ قَالَ : سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ : كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. صحیح

سیدنا عروہ (بن الزبیر تابعی) سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسامہ (بن زید بن حارثہ) رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع میں (عرفات سے) واپس آئے تو کس طرح چل رہے تھے؟ انھوں نے فرمایا آپ ﷺ تیز چل رہے تھے اور جب اترائی آتی تو اور زیادہ تیز ہو جاتے۔

(۷۲۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، يَجْمَعُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلَى أَثَرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. صحیح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے پڑھیں۔ ہر ایک (نماز) پر آپ ﷺ اقامت کہلاتے تھے۔ ان کے درمیان یا بعد میں آپ ﷺ نے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔

---

(۷۲۷) ضعيف جدًا، الشافعي في مسنده ص ٣٢، إبراهيم بن محمد متروك "وتفرد بهذا التفصيل" كما قال البيهقي (١١٤/٥) "وغيره" مجهول، وله شاهد عند مسلم: ١٢١٨ بدون ذكر الخطبة الثانية.

[السنة : ١٩٢٨]

(۷۲۸) صحيح البخاري، الحج باب السير إذا دفع من عرفة:١٦٦٦، مالك (٣٩٢/١) مسلم، الحج باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة : ١٢٨٦/٢٨٣ من حديث هشام بن عروة به .

(۷۲۹) صحيح البخاري، الحج باب من جمع بينهما ولم يتطوع: ١٦٧٣، مسلم:٤٤، ٤٥/ ٧٠٣ من حديث الزهري به. [السنة : ١٩٣٨]

(۷۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، إِلَى مِنًى . قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ :لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي ، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک (اور مزدلفہ سے) منیٰ تک نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ (اور اسامہ) جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔

(۷۳۱) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجِمَارَ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمرات کو پھینکی جانے والی کنکریوں جیسی کنکریاں ماریں۔

(۷۳۲) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن' جمرے کو صبح طلوع شمس کے بعد کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد ماریں۔

(۷۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ . ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ (مدینے کے قریب ایک مقام) پڑھی۔ پھر آپ نے اپنی اونٹنی منگوا کر اس کے دائیں کوہان کو (بطور اشعار ونشان) زخمی کیا۔ خون نکلا۔ آپ ﷺ نے اسے (گردن میں) دو جوتے پہنائے۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔ جب وہ (سواری) بیداء پر چلنے لگی تو آپ ﷺ نے حج کی لبیک کہی۔

---

(۷۳۰) صحيح البخاري:١٦٨٧.

(۷۳۱) صحيح، الشافعي فى الأم ٢/٢١٤' مسلم: ١٢٩٩ من حديث ابن جريج به. [السنة : ١٩٤٧]

(۷۳۲) صحيح مسلم، الحج باب بيان وقت استحباب الرمي: ١٢٩٩/٣١٤.

(۷۳۳) صحيح مسلم ، الحج باب تقليد الهدي واشعاره : ١٢٤٣ . [السنة : ١٨٩٣]

(۷۳٤) صحيح مسلم، الحج باب فى الصدقة بلحوم الهدي وجلودها وجلالها: ١٣١٧، البخاري: ١٧١٦، ١٧١٧ من حديث عبد الكريم الجزري به .

(۷۳٤) عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِي الْجَزَّارَ مِنْهَا. قَالَ :((نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا)).صحیح

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی والے جانورں (کی دیکھ بھال) پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ میں ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کردوں اور یہ حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کچھ بھی نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم قصائی کو (مزدوری) اپنی طرف (اور جیب) سے دیتے ہیں۔

(۷۳٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ .صحیح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے (اکثر) صحابیوں نے حجۃ الوداع میں (اپنے اپنے) سر منڈائے اور بعض نے بال کٹوائے۔

(۷۳٦) عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ : قَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ : أَعَلِمْتَ أَنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ ؟صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے معاویہ نے کہا کیا تجھے پتا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سر کے بال مروہ کے پاس قینچی کے ساتھ کاٹے تھے؟۔

(۷۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى مِنٰى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنٰى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ : ((خُذْ)) ، وَأَشَارَ إِلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ .صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ آئے تو جمرہ آ کر اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنے مقام پر جا کر قربانی کی۔ پھر حجام سے کہا: مونڈھ دو۔ آپ نے (سر کی) دائیں طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ یہ بال لوگوں کو دینے لگے۔

---

(۷۳٥) صحیح البخاري، المغازي باب حجة الوداع : ٤٤١١، مسلم، الحج باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير : ١٣٠٤ من حديث موسى بن عقبة به. [السنة : ١٩٦٠]

(۷۳٦) صحيح مسلم، الحج باب التقصير فى العمرة : ١٢٤٦ البخاري الحج باب الحلق والتقصير عند الإحلال: ١٧٣٠ .

(۷۳۷) صحيح مسلم، الحج باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي إلخ : ١٣٠٥. [السنة : ١٩٦٢]

(۷۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی والے دن روانہ ہوئے۔ پھر واپس آ کر منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی۔

(۷۳۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى أَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ : هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نزدیک والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے تھے۔ ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے آ کر تھوڑا آرام کرتے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر (بڑی) لمبی دیر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر درمیانے جمرے کو (کنکریاں) مارتے۔ پھر بائیں طرف نکل کر تھوڑا آرام کرتے اور قبلہ رخ ہو کر لمبی دیر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے دعا کرتے۔

پھر وادی کے درمیان سے جمرہ عقبہ کو (کنکریاں) مارتے اور اس کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ فرماتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا۔

(۷۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نماز پڑھی پھر وادی محصب میں تھوڑی دیر سو گئے پھر سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے تو اس کا طواف کیا۔

---

(۷۳۸) صحيح مسلم، الحج باب الإستحباب بطواف الإفاضة يوم النحر: ۱۳۰۸، البخاري: ۱۷۳۲ من حديث عبدالرزاق به تعليقًا.

(۷۳۹) صحيح البخاري، الحج باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة : ۱۷۵۱.

(۷۴۰) صحيح البخاري: ۱۷۵٦ . [السنة : ۱۹۷۱]

پیکرِ حسن وجمال ﷺ کا لباس

پیغمبر عربی ﷺ کا لباس مبارک

(٧٤١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ لِبَاسٍ كَانَ أَحَبَّ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ الْحِبَرَةُ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے قتادہ (تابعی رحمہ اللہ) نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو (چادروں میں سے) کون سا لباس زیادہ پسند تھا؟ (تو) انھوں نے فرمایا: دھاری دار لمبی چادر۔

(٧٤٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصَ.

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص کا کپڑا سب سے زیادہ پسند تھا۔

(٧٤٣) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعُوْهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ، فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ، فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ فِيْ شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ إِلَّا مُطْلَقَ أَزْرَارِهِمَا.

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مزینہ (قبیلے) کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ انھوں نے (اور میں نے) آپ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کی قمیص کے گریبان میں ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو چھو لیا۔

---

(٧٤١) متفق عليه، أبو الشيخ ص ١٠١ مسلم: ٢٠٧٩ عن هدبة، البخاري: ٥٨١٢ من حديث همام به. [السنة: ٣٠٦٧]

(٧٤٢) حسن، أبو الشيخ ص ١٠٠، أبو داود: ٤٠٤٦ من حديث أبي تميلة به.

(٧٤٣) صحيح، علي بن الجعد: ٢٦٨٢، أبو داود: ٤٠٨٢ من حديث زهير بن معاوية به. [السنة: ٣٠٨٤]

(عروہ بن عبداللہ بن قشیر' ایک راوی) بیان کرتے ہیں کہ گرمی ہو یا سردی میں نے قرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے معاویہ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ (اتباع سنت میں) ان کے بٹن کھلے رہتے تھے۔

(٧٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَا اتُّخِذَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيْصٌ لَهُ زِرٌّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے بٹن نہیں بنائے گئے تھے۔

(٧٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيْصٌ قُطْنِيٌّ، قَصِيْرُ الطُّوْلِ، قَصِيْرُ الْكُمَّيْنِ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کاٹن کی تھی چھوٹی آستینوں اور تھوڑی لمبائی والی تھی۔

(٧٤٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ .

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین' کلائی کے گٹے تک تھی۔

(٧٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : كَانَ يَدُ قَمِيْصِ النَّبِيِّ أَسْفَلَ مِنَ الرُّسْغِ .

اسی سند کے ساتھ (اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے) مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قمیص کا ہاتھ نیچے سے کلائی کے گٹے تک تھا۔

(٧٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيْصًا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ مُسْتَوَى الْكُمَّيْنِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ٹخنوں سے اوپر تک (والی) قمیص پہنتے تھے جس کی آستینیں آپ ﷺ کی انگلیوں کی طرف سے برابر ہوتی تھیں۔

---

(٧٤٤) ضعيف جدًا، أبو الشيخ ص ١٠٢ وإبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي متروك .

(٧٤٥) ضعيف، أبو الشيخ ص ١٠١، مسلم الأعور تالف (ضعيف جدًا) كما سيأتي : ٧٤٨

(٧٤٦) حسن، الترمذي : ١٧٦٥ وفي الشمائل : ٥٨ . [السنة : ٣٠٧٢]

(٧٤٧) حسن، أبو الشيخ ص ١٠٢ وانظر الحديث السابق .

(٧٤٨) ضعيف، أبو الشيخ ص ١٠١ الحاكم ٤/١٩٥ من حديث علي بن صالح' وابن ماجه : ٣٥٧٧ من حديث مسلم الأعور به وصححه الحاكم فقال الذهبي "مسلم (الأعور) تالف".

(۷۴۹) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ، فَصَلَّى بِهِمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ اُسامہ پر ٹیک لگائے (سہارا لے کر) باہر آئے۔ آپ ﷺ کے اوپر ایک دھاری دار سرخ چادر تھی جسے آپ نے لپیٹ رکھا تھا۔ پس آپ ﷺ نے انھیں نماز پڑھائی۔

(۷۵۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قِطْرِيٌّ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اسامہ پر ٹیک لگائے باہر تشریف لائے آپ کے اوپر دھاری دار سرخی مائل چادر تھی۔

(۷۵۱) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً حَمْرَاءَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ وَقَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر سرخ پوشاک دیکھی گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی پنڈلیاں چمک رہی ہیں۔ سفیان (ثوری راوی) کہتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ وہ دھاری دار یمنی چادر تھی۔

(۷۵۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِّنْ مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سرخ پوشاک میں خوبصورت کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے سر کے بال کندھوں سے چھو رہے تھے۔

(۷۵۳) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّمِيمِيِّ الرُّبَابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعِيَ ابْنٌ لِي، فَأُرِيتُهُ

---

(۷۴۹) **صحيح**، الترمذي : ۱۳۴ وصححه ابن حبان : ۲۳۴۹. [السنة : ۳۰۹۲]

(۷۵۰) **صحيح**، أبو الشيخ ص۱۱۵، انظر الحديث السابق. [السنة : ۳۰۹۳]

(۷۵۱) **صحيح**، الترمذي : ۱۹۷ وفي الشمائل : ۶۴ البخاري : ۶۳۴ ومسلم : ۵۰۳ من حديث سفيان الثوري به بغير هٰذا المتن .

(۷۵۲) **متفق عليه**، الترمذي في الشمائل : ۶۵ البخاري : ۵۹۰۱ من حديث إسرائيل، مسلم : ۲۳۳۷ من حديث أبي إسحاق السبيعي به .

(۷۵۳) **صحيح**، الترمذي في الشمائل : ۴۳ وصححه ابن حبان: ۱۵۱۲.

فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ : هٰذَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ، وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ .

سیدنا ابورمثہ التمیمی الرباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے اسے (بیٹے کو) آپ ﷺ کو دکھایا (اور کہا) یہ اللہ کے نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بالوں پر (کچھ) بڑھاپا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے بال (مہندی سے) سرخ تھے۔

(٧٥٤) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ﷺ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ .

سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

(٧٥٥) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

(٧٥٦) عَنْ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةً مِنَ الشَّامِ، وَخُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَخَرَّقَا فَلَمْ يَتَبَيَّنْ أَوْلَمْ يَعْلَمْ أَذْكِيَّانِ هُمَا أَوْ مَيْتَةٌ .

سیدنا دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے شام سے ایک جبہ اور دو موزے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجے جنھیں نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک پہنا جب وہ (موزے) پھٹ گئے۔ اور یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ موزے مردار کے چمڑے کے بنے ہوئے تھے یا حلال شدہ جانور کے (چمڑے سے)

(٧٥٧) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ : أَخْرَجَتْ يَعْنِي أَسْمَاءُ إِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ، فَقَالَتْ : هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهُمَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا. صحيح

---

(٧٥٤) صحيح، أبوالشيخ ص ١١٥ أبوداود : ٤٢٠٦ والترمذي : ٢٨١٢ من حديث عبيدالله بن إياد به وقال الترمذي: "حسن غريب" وصححه ابن الجارود: ٧٧٠ وابن حبان : ١٥٢٢ والحاكم ٢/٤٢٦، ٦٠٧ ووافقه الذهبي .

(٧٥٥) صحيح، الترمذي : ١٧٦٨ وأصله عند البخاري : ٥٧٩٨، ٥٧٩٩ من حديث المغيرة بن شعبة به.

(٧٥٦) ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص ١٠٥ الطبراني فى الكبير ٤/٣٢٥، ٣٢٦ ح ٤٢٠٠ من حديث جابر الجعفي به وهو ضعيف جدًا مدلس ' رافضي .

(٧٥٧) صحيح مسلم : ٢٠٦٩ بطوله .

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام عبدالملک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اسماء نے میرے لیے ایک کسروی طیالسی جبہ نکالا جس کا گریبان (کالر) دیباج کا تھا اُسے دیباج سے گانٹھا گیا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ (جبہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اُن کے پاس رہا جب وہ فوت ہوگئیں تو اسے میں نے لے لیا۔ نبی کریم ﷺ اسے پہنتے تھے۔ ہم اسے دھو کر مریضوں کے علاج کے لیے (اس کا پانی) پلاتے ہیں۔

(۷۵۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ، مَكْفُوْفَةٌ بِالدِّيْبَاجِ يَلْقَى فِيْهَا الْعَدُوَّ .

سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دیباج کے کف والا طیالسی جبہ تھا جسے آپ دشمنوں کے مقابلے میں پہنتے تھے۔

(۷۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ ذِيْ يَزَنٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةً اشْتُرِيَتْ بِثَلَاثَةٍ وَّثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا، فَلَبِسَهَا مَرَّةً .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذی یزن (بادشاہ) نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک پوشاک بھیجی جسے تینتیس اونٹوں کے بدلے خریدا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے (صرف) ایک دفعہ (ہی) پہنا۔

(۷۶۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ، فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ :لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ. صحیح

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی قبا تحفے میں دی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا پھر اس میں نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو نفرت کے ساتھ اسے اتار کر پھینک دیا پھر فرمایا: متقین کے لیے یہ (لباس) جائز نہیں ہے۔

---

(۷۵۸) **إسناده ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۰۵ أحمد ۶/۳۵٤ من حديث حماد بن سلمة به، حجاج بن أرطاة ضعف مدلس. [السنة . ۳۱۰٤]

(۷۵۹) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۰۵، أبوداود : ٤۰۳٤ من حديث عمارة بن زاذان به وهويروي عن ثابت عن أنس أحاديث مناكير، قاله أحمد .

(۷۶۰) صحيح البخاري: ۳۷۵ مسلم : ۲۰۷۵ عن قتيبة به. [السنة : ۵۲۵]

(٧٦١) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ، وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ)). صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس کے نشانات کو نظر بھر کر دیکھا۔ پھر (جب) نماز سے فارغ ہوئے (تو) فرمایا: اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم سے اس کی انبجانی والی (سادی) چادر لے آؤ' کیونکہ اس چادر نے مجھے نماز (میں خشوع) سے ہٹا دیا ہے۔

(٧٦٢) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ : أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ. صحيح

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس (کپڑے) کے دونوں کونے اپنے کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

(٧٦٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَانِ خَشِنَانِ غَلِيْظَانِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ثَوْبَيْكَ هٰذَيْنِ خَشِنَانِ غَلِيْظَانِ تَرْشَحُ فِيْهِمَا فَيَثْقُلَانِ عَلَيْكَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دو کھردرے موٹے کپڑے تھے (جنھیں آپ پہنا کرتے تھے) تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے یہ دونوں کپڑے کھردرے موٹے ہیں۔ جب آپ کو پسینہ آتا ہے تو یہ آپ ﷺ پر بوجھ بن جاتے ہیں۔

(٧٦٤) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ إِلٰى مَكَّةَ، فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَرٰى سَرَاوِيْلًا، وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ: ((إِذَا وَزَنْتَ فَأَرْجِحْ)).

---

(٧٦١) صحيح البخاري، الصلوٰة باب من صلى في ثوب له أعلام : ٣٧٣ مسلم : ٥٥٦ من حديث ابن شهاب الزهري به. [السنة : ٥٢٣]

(٧٦٢) **متفق عليه**، مالك (١/ ١٤٠ و رواية أبي مصعب : ٣٥٢) النسائي : ٧٦٥ من حديث مالك، البخاري : ٣٥٤-٣٥٦ ومسلم : ٥١٧ من حديث هشام به.

(٧٦٣) **صحيح**، أبوالشيخ ص١٠٣، الترمذي : ١٢١٣ والنسائي (٧/ ٢٩٤ ح ٤٦٣٢) من حديث يزيد بن زريع به.

(٧٦٤) **صحيح**، أبوالشيخ ص ١٢٠ أخرجه الترمذي : ١٣٠٥ عن هناد به وقال : "حسن صحيح" وصححه ابن حبان : ١٤٤٤ وابن الجارود : ٥٥٩ . [السنة : ٣٠٧١]

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور مخرمہ العبدی ہجر (ایک مقام) سے مکہ تک اکٹھے گئے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے شلواریں خریدیں۔ وہاں ایک وزن کرنے والا وزن کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: جب وزن کرے تو جھکتا ہوا وزن کر (زیادہ تول)۔

(۷٦۵) عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ : سَمِعْتُ مِنْ عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا أَنَّهُ رَاى إِزَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ .

(راویہ کے) چچا (ایک صحابی) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ازار دیکھا جو آدھی پنڈلی تک تھا۔

(۷٦٦) عَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْرَزَ يَضَعُ صَنِفَةَ إِزَارِهٖ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو اپنے ازار کا حاشیہ (کنارہ) اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

(۷٦۷) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ، وَيَرْفَعُ مُؤَخِّرَهٗ. فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْإِزْرَةُ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا .

سیدنا عکرمہ (تابعی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ازار کا اگلا کنارہ اپنے قدم کی پیٹھ پر رکھتے اور پچھلے کنارے کو اٹھا دیتے تو میں نے پوچھا: یہ کیا ازار پہنا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی ازار باندھتے دیکھا ہے۔

(۷٦۸) عَنِ الْهُجَيْمِيِّ أَنَّهُ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا هُوَ مُتَّزِرٌ بِإِزَارِ قُطْنٍ، قَدِ انْتَثَرَتْ حَاشِيَتُهٗ .

---

(۷٦۵) حسن، أبوالشيخ ص ۱۰۸، الترمذي في الشمائل : ۱۱۹ من حديث شعبة به /عمها عبيد بن خالد المحاربي ﷜.

(۷٦٦) ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص۱۰۸ عبدالله بن ميمون القداح منكرالحديث متروك (التقريب: ۳٦۵۳) والزبير بن سعيد لين الحديث .

(۷٦۷) صحيح، أبوالشيخ ص۱۰۹، أبوداود : ٤۰۹٦ من حديث يحي بن سعيد القطان به .

(۷٦۸) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱۰۹، النسائي في الكبرى ٤۸٦/۵ ح۹٦۹٤من حديث خالد بن مخلد به وقال في سهم بن المعتمر : "ليس بمعروف" ووثقه ابن حبان .

سیدنا جابر بن سلیم الہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ کاٹن کی چادر کا ازار باندھے ہوئے تھے جس کا کنارہ پھیلا ہوا تھا۔

(۷۶۹) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : كَانَ طُولُ رِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةَ أَذْرُعٍ، وَعَرْضُهُ ذِرَاعَانِ وَنِصْفٌ . وَكَانَ لَهُ ثَوْبٌ أَخْضَرُ يَلْبَسُهُ لِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْهِ .

سیدنا عروہ بن الزبیر (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی چادر چار ہاتھ لمبی اور اڑھائی ہاتھ چوڑی تھی۔ آپ ﷺ کے پاس سبز کپڑا تھا جسے آپ اس وقت پہنتے جب کوئی وفد آپ ﷺ کے پاس آتا تھا۔

(۷۷۰) عَنْ عُرْوَةَ : أَنَّ ثَوْبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يَخْرُجُ فِيهِ إِلَى الْوَفْدِ، رِدَاءٌ وَثَوْبٌ أَخْضَرُ، طُولُهُ أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ، وَعَرْضُهُ ذِرَاعَانِ وَشِبْرٌ، وَهُوَ عِنْدَ الْخُلَفَاءِ الْيَوْمَ، قَدْ كَانَ خَلُقَ، فَطَوَوْهُ بِثَوْبٍ يَلْبَسُونَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى .

سیدنا عروہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ جس کپڑے کو پہن کر رسول اللہ ﷺ وفد والوں کے پاس تشریف لے جاتے وہ چادر اور سبز کپڑا تھا۔ جس کی لمبائی چار ہاتھ اور چوڑائی ایک بالشت اور دو ہاتھ تھی۔ وہ (کپڑا) آج کل خلفاء کے پاس ہے اور (بہت) پرانا ہوگیا ہے۔ وہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن پہنتے ہیں۔

(۷۷۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ فِي كُلِّ عِيدٍ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر عید کو دھاری دار یمنی چادر پہنتے تھے۔

(۷۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدٌ أَحْمَرُ، يَلْبَسُهُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ .

---

(۷۶۹) موضوع، أبوالشيخ ص ۱۱۰ محمد بن معاوية النيسابوري متروك متهم بالكذب .

(۷۷۰) ضعيف مرسل، أبوالشيخ ص ۱۱۰، ۱۱۱، ابن المبارك في الزهد (ص ۲٦٤ ح ۷٦٥) ابن لهيعة عنعن والسند مرسل .

(۷۷۱) ضعيف، أبوالشيخ ۱۱٤ الشافعي في مسنده ص ۷٤ عن إبراهيم بن أبي يحيى به وهو ضعيف جدًا، وانظر الحديث الآتي .

(۷۷۲) ضعيف، أبو الشيخ ص ۱۱٤، ۲۸۰/۳ وابن سعد ٤٥۱/۱ وابن خزيمة : ۱۷٦۷ من حديث حفص بن غياث به، حجاج ضعيف مدلس.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی سرخ (دھاری دار یمنی) چادر تھی جسے آپ ﷺ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعے کے دن پہنتے تھے۔

(۷۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ . صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ پر ایک نجرانی، کھردرے حاشیے والی چادر تھی۔

(۷۷٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مَصْبُوْغَانِ بِالزَّعْفَرَانِ وَ رِدَاءٌ وَعِمَامَةٌ .

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے۔ ایک چادر تھی اور دوسرا عمامہ تھا۔

(۷۷٥) عَنْ بُرَيْدَةَ : أَنَّ النَّجَاشِيَّ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِكَ وَهِيَ عَلٰى دِيْنِكَ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ وَ أَهْدَيْتُ لَكَ هَدِيَّةً جَامِعَةً قَمِيْصًا وَ سَرَاوِيْلَ وَ عِطَافًا وَ خُفَّيْنِ سَاذِجَيْنِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ سُلَيْمَانُ قُلْتُ لِلْهَيْثَمِ : مَاالْعِطَافُ؟ قَالَ الطَّيْلَسَانُ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ کی طرف (خط) لکھا کہ میں آپ ﷺ کا نکاح آپ کی قوم کی ایک عورت اُم حبیبہ بنت ابی سفیان سے کرتا ہوں جو آپ ﷺ کے دین پر ہے اور آپ کے لیے خاص قمیص، شلواریں، عطاف (چادریں) اور دو سادہ موزے ہدیہ بھیج رہا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

---

(۷۷۳) **متفق عليه**، أبوالشيخ ص ۱۱۰ البخاري : ۳۱٤۹، ۵۸۰۹، ٦۰۸۸ من حديث مالك، ومسلم: ۱۰۵۷ من حديث يونس بن عبدالاعلٰى به .

(۷۷٤) **حسن**، أبوالشيخ ص ۱۱۱ الحاكم ۵٦۷/۳، ۵٦۸، ۱۸۹/٤ علٰى شرط الشيخين فتعقبه الذهبي، عبدالله الزبيري حسن الحديث .

(۷۷٥) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۱۱۱ الهيثم بن عدي متروك ودلهم ضعيف، وروى الترمذي ۲۸۲۰ والشمائل: ۷۲ من حديث دلهم به مختصرًا في المسح على الخفين وهدية النجاشي، انظر الحديث الآتي برقم: ۸۱۷ .

سلیمان (بن داود القزاز' راوی) نے کہا: میں نے ہیثم (بن عدی، کذاب راوی) سے کہا: عطاف کا کیا مطلب ہے؟ اس نے جواب دیا: طلیسانی چادر۔

(۷۷٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ أَوْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَإِذَا هُوَ مُحْتَبٍ بِبُرْدَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ.

سیدنا ابن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ ایک چادر لپیٹے بیٹھے ہوئے تھے جس کے دھاگے آپ ﷺ کے قدموں پر پڑے ہوئے تھے۔

(۷۷۷) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : مَا أَحْسَنَهَا عَلَيْكَ، يَشُوْبُ بَيَاضُكَ سَوَادَهَا وَسَوَادُهَا بَيَاضَكَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کالی چادر پہنی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ آپ ﷺ کے اوپر کتنی اچھی لگ رہی ہے۔ اس کی سیاہی آپ کی سفیدی اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی سے مل کر عجب بہار دکھا رہی ہے۔

(۷۷۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : صَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، مِنْ صُوْفٍ ، فَلَبِسَهَا، فَأَعْجَبَتْهُ، فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا، فَوَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ قَذَفَهَا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اون کی ایک کالی چادر تیار کی جسے آپ ﷺ نے پہنا تو بہت اچھی لگی۔ جب آپ کو پسینہ آیا تو آپ نے اس سے اون کی بو محسوس کی تو اسے (نکال کر) پھینک دیا۔

اُونی لباس

(۷۷۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ ﷺ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ ((أَمَعَكَ مَاءٌ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ

---

(۷۷٦) **حسن**، أبو الشيخ ص ۱۱۳ أحمد ٥/٦٣ عن هشيم به.

(۷۷۷) **ضعيف**، أبو الشيخ ص۱۱۳، ۱۱٤، أحمد ٦/١٤٤ عن يزيد بن هارون به، قتادة مدلس وعنعن وانظر الحديث الآتي .

(۷۷۸) **ضعيف**، أبو الشيخ ص۱۲۳، أبوداود : ٤٠٧٤ عن محمد بن كثير العبدي به، قتادة عنعن.

(۷۷۹) صحيح البخاري: ٥٨٩٩، مسلم: ٢٧٤/٧٩ من حديث زكريا بن أبي زائدة به .

جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَهُ مِنْهُمَا، حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ إِلَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: ((دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ)) فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. صحيح

سیدنا مغیرہ (بن شعبہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھارے پاس پانی ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں' تو آپ اپنی سواری سے اترے پھر چل کر رات کے اندھیرے میں مجھ سے دور ہوگئے۔ پھر آئے تو میں نے برتن سے آپ پر وضو کا پانی ڈالا۔ آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ آپ نے ایک اُونی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ اپنے بازو اس سے نکال نہ سکے حتیٰ کہ نچلے حصے سے بازوؤں کو نکالا پھر دونوں بازو دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر میں آگے جھکا تا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: انھیں چھوڑ دو میں نے انھیں پاک حالت میں پہنا ہے پھر آپ نے ان دونوں پر مسح کیا۔

(۷۸۰) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رحمه الله قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ. فَقَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. صحيح

سیدنا ابوبردہ (بن ابی موسیٰ' تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انھوں نے ہمارے لیے ایک کھردرا ازار نکالا جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر نکالی جسے تم ملبدہ کہتے ہو۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انھی دونوں کپڑوں میں فوت ہوئے ہیں۔

(۷۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. صحيح

---

(۷۸۰) **صحيح**، علي بن الجعد: ۳۰۸٤، مسلم: ۲۰٤۸ من حديث سليمان بن المغيرة به وعلقه البخاري: ۳۱۰۸ عنه. [السنة: ۳۰۹۵]

(۷۸۱) صحيح مسلم: ۲٤۲٤.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک دن) صبح سویرے نکلے۔ آپ ﷺ کے اوپر کالے بالوں کا ایک کمبل تھا۔ پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں چادر میں داخل کرلیا پھر حسین آئے تو وہ بھی اس میں داخل ہوگئے۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تو آپ ﷺ نے انھیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر فرمایا:

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾

"اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اہل بیت تم سے نجاست دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے"۔

(۷۸۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي جُبَّةِ صُوفٍ، لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اونی جبے میں نماز پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کی نہ چادر ہوتی اور نہ ازار ہوتا اور ہر رکعت کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

(۷۸۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : خِيطَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ صُوفِ أَنْمَارٍ، فَمَا أُعْجِبَ بِثَوْبٍ مَا أُعْجِبَ بِهِ، فَجَعَلَ يَمَسُّهَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ :((انْظُرُوا مَا أَحْسَنَهَا)) وَفِي الْقَوْمِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَبْهَا لِي : فَخَلَعَهَا فَدَفَعَهَا فِي يَدِهِ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِمِثْلِهِ أَنْ يُحَاكَ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمُحَاكَةِ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے انماری اون کا ایک جبہ سیا۔ آپ کو اتنا اچھا لگا کہ (اس سے زیادہ) کوئی دوسرا کپڑا اچھا نہیں لگا تھا۔ آپ اسے ہاتھ کے ساتھ چھوتے اور فرماتے دیکھو کتنا اچھا ہے؟

لوگوں میں ایک اعرابی (بھی) تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ مجھے دے دیں۔ آپ نے اتار کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس جیسے (جبے) کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ ابھی بنایا جارہا تھا کہ آپ ﷺ فوت ہوگئے۔

---

(۷۸۲) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۱۲۱ ابن ماجه : ۸٦٥ من حديث عمر بن رياح به مختصرًا وعمر هذا متروك و كذبه بعضهم .

(۷۸۳) **ضعيف**، أبوالشيخ ص۱۲۱ زمعة بن صالح ضعيف وفي الباب حديث آخر عند البخاري: ۱۲۷۷، ۵۸۱۰ بمتن آخر .

(۷۸۴) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ شَكَّ أَبُو(زُهْرَةَ) قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ الصُّوفَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيَأْتِي مَدْعَاةَ الضَّعِيفِ .

غالباً ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اون پہنتے' گدھے پر سوار ہوتے اور بکری کا دودھ (خود) دوہتے تھے اور کمزور (وغریب) کی دعوت قبول فرماتے تھے۔

نیا کپڑا اور دعائے پیغمبر ﷺ

(۷۸۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، إِزَارًا كَانَ أَوْ قَمِيصًا، أَوْعِمَامَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ :((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِي هٰذَا، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ ، وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)).

سیدنا ابوسعید (الخدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے' ازار ہو یا قمیص یا عمامہ پھر فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْ هٰذَا أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)).

''اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے جس طرح کہ تو نے مجھے یہ پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کے لیے یہ تیار کیا گیا ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر سے اور جس کے لیے یہ تیار کیا گیا ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں''۔

(۷۸۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ، فَقَالَ : أَجَدِيدٌ قَمِيصُكَ هٰذَا أَمْ غَسِيلٌ؟ قَالَ: بَلْ غَسِيلٌ، فَقَالَ: ((اِلْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص پہنے دیکھا تو فرمایا یہ

---

(۷۸٤) حسن، أبوالشيخ ص ۱۲۲ الحاكم ۱/٦۱ من حديث شيبان به وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .

(۷۸٥) حسن، أبوالشيخ ص ۱۰۲ أبوداود : ٤۰۲۰ والترمذي : ۱۷٦۷ من حديث الجريري به وقال الترمذي :"حسن" .

(۷۸٦) حسن، عبدالرزاق : ۲۰۳۸۲ ابن ماجه : ۳٥٥۸ من حديث عبدالرزاق به. [السنة: ۳۱۱۲]

نئی قمیص ہے یا دھلی ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا: دھلی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جدید (لباس) پہنو (گے) اور تعریف والی زندگی گزارو (گے) اور شہید (ہوکر) مرو (گے)۔

(۷۸۷) عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ﷺ قَالَتْ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاء . فَقَالَ :((مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْا هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ؟)) فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: إِيْتُوْنِي بِأُمِّ خَالِدٍ، فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ، فَقَالَ :((أَبْلِي وَأَخْلِقِي)) مَرَّتَيْنِ . فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ، وَيُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ، وَيَقُوْلُ :((يَا أُمَّ خَالِدٍ! هٰذَا سَنَا، وَيَا أُمَّ خَالِدٍ اهٰذَا سَنَا)) وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ .صحيح

سیدہ اُم خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک دھاری دار کپڑا (کرتہ) تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارا کیا خیال ہے میں یہ کسے پہناؤں گا؟ لوگ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام خالد کو بلاؤ۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ کپڑا (یا کرتہ) پہنایا اور فرمایا: أبلي و أخلقي ''اسے پہن کر پرانا کرو اور بوسیدہ کرو''۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو دفعہ کہی۔ آپ کرتے کی لکیروں کی طرف دیکھنے لگے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے:

اے ام خالد! یہ سنا یعنی اچھا ہے' اے ام خالد یہ سنا یعنی اچھا ہے۔ سنا حبشی زبان میں اچھے کو کہتے ہیں۔

(۷۸۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا لَبِسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فِيْ سَنَدِهٖ عَنْبَسَةُ ضَعِيْفٌ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب نیا کپڑا ملتا تو آپ ﷺ اسے جمعے کے دن پہنتے۔ اس کی سند میں عنبسہ (بن عبدالرحمٰن' راوی سخت) ضعیف ہے۔

ٹوپی اور عمامہ مبارک

(۷۸۹) عَنْ أَبِيْهِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.صحيح

---

(۷۸۷) صحيح البخاري : ٥٨٤٥ .[السنة : ٣١١٣]

(۷۸۸) ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص ١٠٤، الخطيب في تاريخه ١٣٧/٤ من حديث عنبسة به وقال ابن الجوزي في العلل (١١٣٤) :"هٰذا حديث لا يصح وعنبسة مجروح". [السنة : ٣١١٤]

(۷۸۹) صحيح، أبوالشيخ ص١١٦ مسلم : ١٣٥٩ من حديث وكيع به.

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے کالا عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(٧٩٠) عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ﷺ قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ .

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گویا (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے اوپر کالا عمامہ تھا۔ جس کے دونوں کنارے آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا رکھے تھے۔

(٧٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور آپ ﷺ (کے سرمبارک) پر کالا عمامہ تھا۔

(٧٩٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ . صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فتح والے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ (کے سر) پر کالا عمامہ تھا۔

(٧٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا دیتے تھے۔

نافع (تابعی راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(٧٩٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ .

---

(٧٩٠) صحيح مسلم : ١٣٥٩ .

(٧٩١) **صحيح**، الترمذي في الشمائل : ١١٧ البخاري : ٩٢٧ من حديث ابن الغسيل به مطولاً .

(٧٩٢) **صحيح**، الترمذي : ١٧٣٥ وقال : "حسن غريب" أبوداود : ٤٠٧٦ من حديث حماد بن سلمة ومسلم : ١٣٥٨ من حديث أبي الزبير به .

(٧٩٣) **صحيح**، أبو الشيخ ص ١١٧ . [السنة : ٣١١٠]

(٧٩٤) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١١٧، ١١٨ أبوداود : ١٤٧ وابن ماجه : ٥٦٤ من حديث ابن وهب ... أبو معقل لا يعرف (ميزان الإعتدال ٤/٤٧٦) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ (کے سر) پر قطری (کپڑے کا) عمامہ تھا۔

(۷۹۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(۷۹۶) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ مِنَ الْقَلَانِسِ فِي السَّفَرِ ذَوَاتِ الْأُذُنَيْنِ، وَفِي الْحَضَرِ الْمُشَمَّرَةِ، يَعْنِي الشَّامِيَّةَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں دو کانوں والی ٹوپیاں پہنتے تھے اور گھر میں شامی لپٹی ہوئی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

(۷۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَلَانِسُ : قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مُضَرَّبَةٌ، وَقَلَنْسُوَةُ بُرْدٍ حِبَرَةٍ، قَلَنْسُوَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ، يَلْبَسُهَا فِي السَّفَرِ، فَرُبَمَا وَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا صَلّٰى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹوپیاں تھیں ٹانکوں والی سفید ٹوپی، دھاری دار یمنی چادر کی ٹوپی اور دو کانوں والی ٹوپی اسے آپ ﷺ سفر میں پہنتے تھے اور بعض اوقات نماز پڑھتے وقت (اسے اپنے سامنے بطور سترہ) رکھ لیتے تھے۔

سر ڈھانپنے کی ادا

(۷۹۸) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِدِيْنٍ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَّعَشِيًّا .قَالَتْ : فَبَيْنَمَا

---

(۷۹۵) **ضعيف جدًا**، أبو الشيخ ص ۱۱۸ الطبراني في الأوسط : ۶۱۷۹ من حديث عبدالله بن خراش به نحو المعنى وابن خراش ضعيف كذبه ابن عمار .

(۷۹۶) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۱۱۰، ۱۰۹، محمد بن المصفى يدلس تدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل، ومفضل بن فضالة لعله البصري وهو ضعيف .

(۷۹۷) **ضعيف جداً**، أبو الشيخ ص ۱۱۹، مسلم بن سالم ضعيف والعرزمي متروك والحديث ضعفه العراقي كمافي إتحاف المتقين (۷/۱۲۹) .

(۷۹۸) صحيح البخاري، مناقب الأنصار باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة : ۳۹۰۵ .

نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: فِدًى لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ . قَالَتْ : فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ : فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَالَ أَبُوبَكْرٍ: الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نَعَمْ)) فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ خِرِّيتًا، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ .صحيح

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے ماں باپ کو (دین اسلام) پر ہی دیکھا ہے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ ہر روز' صبح وشام تشریف لاتے تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہم ٹھیک دوپہر کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے (تو) کسی نے ابوبکر سے کہا: رسول اللہ ﷺ سر ڈھانپے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ ایسے وقت جب آپ ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! آپ اس وقت کسی خاص وجہ سے ہی آئے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے آکر اجازت لی تو اجازت دے دی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے (گھر میں) داخل ہوکر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سب لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دو۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ سب آپ ﷺ کے اہل (گھر والے) ہیں۔ میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (مکے سے) خروج (ہجرت) کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں (آپ کا) ساتھی بنوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

ہم نے انھیں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) بہترین ساز وسامان مہیا کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ (دونوں) جبل ثور کے ایک غار میں پہنچ کر تین راتیں ٹھہرے رہے۔

پس رسول اللہ ﷺ نے بنوالدیل (قبیلے) کا ایک ہوشیار وماہر رہبر اجرت پر لیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور (راستہ دکھانے والا) رہبر گئے۔ وہ انھیں (کفار مکہ سے بچا کر) ساحلی راستے سے

(مدینے) لے گئے۔

(۷۹۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ، كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر طور پر سر ڈھانپا کرتے تھے۔ آپ کا کپڑا ایسا تھا جیسا تیل والے کا کپڑا ہوتا ہے۔ (آپ کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے)

پیکرِ حسن و جمال کی انگوٹھی

(۸۰۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ : ((لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) . فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی۔ آپ ﷺ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنے ہوئے تھے تو لوگوں نے (بھی) سونے کی انگوٹھیاں بنالیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے (سونے کی انگوٹھی کو) پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۸۰۱) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَّقْرَءُوْا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْمًا . فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رومیوں کی طرف (خط) لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ جب تک آپ ﷺ کے خط پر مہر نہیں ہوگی وہ اسے نہیں پڑھیں گے تو آپ

---

(۷۹۹) ضعيف، الترمذي في الشمائل : ۱۲۵،۳۳ يزيد بن أبان ضعيف وله شاهد ضعيف عند البيهقي في شعب الإيمان : ٦٤٦٥ . [السنة : ٣١٦٤]

(۸۰۰) صحيح، الترمذي : ۱۷٤۱ وفي الشمائل : ۱۰۳، مسلم : ۲۰۹۱ من حديث موسى بن عقبة به.

(۸۰۱) صحيح البخاري، اللباس باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيئ : ٥٨٧٥ مسلم : ٢٠٩٢/٥٦ من حديث شعبة به .

نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔ میں گویا اس کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

(۸۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ :((لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا)) ، وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں آپ نے محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھوایا اور فرمایا: جس طرح میں نے (محمد رسول اللہ) لکھوایا ہے اس طرح کوئی بھی نہ لکھوائے۔ آپ جب اسے پہنتے تو اس کے سر والا حصہ اپنی ہتھیلی کی طرف کرتے تھے یہ وہی انگشتری ہے جو معیقیب رضی اللہ عنہ سے اریس والے کنویں میں گر گئی تھی۔

(۸۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ (اپنے خطوں وغیرہ پر) مہر لگایا کرتے اور اسے پہنا نہیں کرتے تھے۔

(۸۰٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ، وَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے صرف ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنا کر پہن لیں تو نبی کریم ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے (بھی) اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۸۰٥) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ . صحيح

---

(۸۰۲) صحيح مسلم : ۲۰۹۱.

(۸۰۳) حسن، الترمذي في الشمائل : ۸۷، النسائي : ۵۲۲۱، ۵۲۹٤ عن قتيبة به. [السنة : ۳۱۳۳]

(۸۰٤) صحيح، أبوالشيخ ص ۱۳۱، مسلم : ۲۹۳ من حديث ابن جريج به وعلقه البخاري : ۵۸٦۸ عنه.

(۸۰٥) صحيح البخاري، اللباس باب فص الخاتم : ۵۸۷۰ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس کا نگینہ (سر والا حصہ) اسی میں سے ہوتا تھا۔

(۸۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَّرِقٍ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا. صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (قسم کا) تھا۔

(۸۰۷) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ خَاتَمًا فِي يَمِيْنِهِ، فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، وَكَانَ فَصُّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ. صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی تھا اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف تھا۔

(۸۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ : (مُحَمَّدٌ) سَطْرٌ وَ (رَسُوْلٌ) سَطْرٌ وَ (اللّٰهِ) سَطْرٌ . صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش اس طرح تھا کہ محمد ﷺ ایک سطر میں اور رسول دوسری سطر میں اور اللہ تیسری سطر میں تھا۔

(۸۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ .

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

---

(۸۰۶) متفق عليه، الترمذي : ۱۷۳۹ وفي الشمائل : ۸٦ البخاري : ٥٨٦٨ من حديث يونس بن يزيد، ومسلم : ۲۰۹٤ من حديث عبدالله بن وهب به .[السنة : ۳۱٤۰]

(۸۰۷) متفق عليه، أبوالشيخ ص ۱۲۹، ۱۳۰، مسلم : ۲۰۹٤/٦۲ عن عثمان بن أبي شيبة، البخاري: ٥٨٦٨ من حديث يونس بن يزيد به. [السنة : ۳۱٤۱]

(۸۰۸) صحيح، الترمذي : ۱۷٤۷ وفي الشمائل : ۹۰ البخاري : ٥٨٧٨ عن محمد بن عبدالله به. [السنة : ۳۱۳٦]

(۸۰۹) صحيح، أبوالشيخ ص ۱۲٤، الترمذي : ۱۷٤٤ والنسائي (۸/۱۷٥ ح ٥۲۱۹) من حديث حماد بن سلمة به. [السنة : ۳۱٤۳]

(۸۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۸۱۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ، وَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی نچلی طرف رکھتے تھے۔

(۸۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ حَوَّلَهُ فِي يَسَارِهِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے اسے بائیں ہاتھ میں پہننا شروع کر دیا۔

(۸۱۳) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى خِنْصَرِهِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى . صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی اس (ہاتھ) میں ہوتی تھی انھوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۱۴) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي خِنْصَرِهِ الْيُسْرٰى .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۸۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ، وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ .
وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

---

(۸۱۰) **صحيح** ، الترمذي في الشمائل : ۹۸ وسنده ضعيف جدًا و للحديث شواهدصحيح ، انظر الحديث الآتي. [السنة : ۳۱۴۴]

(۸۱۱) **صحيح**، أبو الشيخ ص ۱۲۵ و مسلم ۶۲/ ۲۰۹۴ من حديث ابن أبي أويس به مختصراً.[السنة : ۳۱۴۵]

(۸۱۲) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص۱۲۶ ابن عدي في الكامل ۳/۱۱۱۱ من حديث الحسن بن محمد الأهوازي به، سليمان أبومحمد القافلاني ضعيف وسلمة بن عثمان البري لم أجد توثيقه.

(۸۱۳) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱۲۷، مسلم:۲۴۰ من حديث حماد بن سلمة عن ثابت به مطولاً وللحديث شواهد. [السنة : ۳۱۴۷ وقال : صحيح]

(۸۱۴) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱۲۷ وسنده ضعيف وله شواهد. منها الحديث السابق.

(۸۱۵) **صحيح** ، أبوالشيخ ص ۱۲۷ وله شواهد . منها الحديث السابق : ۸۱۳.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی نچلی طرف ہوتا تھا۔ یہی روایت عبداللہ بن المبارک (مشہور امام) نے عبدالعزیز بن ابی رواد (راوی) سے درج ذیل الفاظ سے بیان کی ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۸۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ، ثُمَّ قَالَ : ((شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ نَظْرَةٌ إِلَيْهِ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ)) ، ثُمَّ رَمٰى بِهَا .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوا کر پہنی پھر فرمایا: آج اس نے مجھے تم سے مشغول کر دیا۔ ایک دفعہ اسے دیکھتا ہوں اور ایک دفعہ تمھیں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا۔

موزے اور نعلین مبارک

(۸۱۷) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ :أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذِجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دو سادہ موزے بھیجے تو آپ ﷺ نے انھیں وضو کی حالت میں) پہن لیا۔ پھر آپ ﷺ نے (دوبارہ) وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

(۸۱۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ نَعْلُهُ لَهَا قِبَالَانِ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی جوتی کے دو جوڑے تسمے تھے۔

(۸۱۹) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ مُخَصَّرَةٌ مُلَسَّنَةٌ، لَهَا عَقِبٌ خَارِجٌ .

یزید بن ابی زیاد (ایک ضعیف راوی) سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا جوتا دیکھا ہے جس کے دونوں اطراف کٹے ہوئے تھے اور جس کی (شروع میں) نوک تھی۔ اس کی ایڑھی باہر تھی۔

---

(۸۱۶) صحیح، أبو الشیخ ص ۱۳۱، النسائي (۸/۱۹۵ ح ۵۲۹۱) من حدیث عثمان بن عمر به و سنده صحیح.

(۸۱۷) حسن، الترمذي في الشمائل : ۷۲ وانظرح ۷۷۵. [السنة : ۳۱۵۰]

(۸۱۸) صحیح البخاري : ۵۸۵۷ من حدیث همام به. [السنة : ۳۱۵۳]

(۸۱۹) ضعیف، أبو الشیخ ص ۱۳۵ یزید بن أبي زیاد ضعیف مشهور.

(۸۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَان، مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی جوتی کے دو جوڑے تسمے تھے۔

(۸۲۱) عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَان، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُمَا كَانَتْ نَعْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

عیسیٰ بن طہمان (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں بغیر بالوں والے دو جوتے دکھائے تھے جن کے دو جوڑے تسمے تھے۔ (عیسیٰ بن طہمان نے کہا) اس کے بعد ثابت نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مجھے سنائی کہ یہ نبی کریم ﷺ کا جوتا تھا۔

(۸۲۲) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ : مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ : رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ؛ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ . فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَإِنَّمَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ . صحيح

عبیداللہ بن جریج (تابعی رحمہ اللہ) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا: اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟

---

(۸۲۰) صحيح، الترمذي في الشمائل : ۷۵، ابن ماجه : ۳۶۱۴ من حديث وكيع بن الجراح به.

[السنة : ۳۱۵۴]

(۸۲۱) صحيح، الترمذي في الشمائل : ۷۶ البخاري : ۳۱۰۷ من حديث أبي أحمد الزبيري به .

(۸۲۲) متفق عليه، مالك (۱/۳۳۳ ورواية أبي مصعب : ۱۰۶۸) البخاري : ۱۶۶ ومسلم : ۱۱۸۷ من حديث مالك به .

(عبید بن جریج نے) کہا: آپ (طواف میں) صرف یمنی ارکان کو ہی چھوتے ہیں اور آپ بغیر بالوں والے جوتے نہیں پہنتے ہیں اور آپ (اپنے بالوں کو مہندی لگا کر) زرد رنگ کرتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوں۔ لوگ چاند کو دیکھ کر لبیک شروع کرتے ہیں اور آپ ترویہ والے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) ہی لبیک کہتے ہیں تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رہے ارکان تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف دونوں رکن یمانی ہی کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے اور بغیر بالوں والے جوتوں کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ انھی جوتوں میں وضو کرتے تھے۔ میں اسی لیے انھیں پہننا پسند کرتا ہوں۔

اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی زرد خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں (اتباع سنت کی وجہ سے) اسے ہی پسند کرتا ہوں۔ رہی لبیک تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف اس دن ہی (حج کی) لبیک کہتے ہوئے سنا ہے جب آپ ﷺ کی سواری (منیٰ کی طرف آٹھ ذوالحجہ کو) روانہ ہوتی تھی۔

(۸۲۳) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ :قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ : أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ. صحيح

سیدنا سعید بن یزید ابومسلمہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے؟ (تو) انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(۸۲٤) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ مِنْ جُلُودِ الْبَقَرِ .

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گائے کے چمڑے کے دو جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جو پیوند لگے ہوئے تھے۔

(۸۲٥) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَاى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ : ((مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟)) قَالُوا: رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ،

---

(۸۲۳) متفق عليه، الترمذي: ٤٠٠ وقال: "حسن صحيح" البخاري: ٣٨٦ ومسلم: ٥٥٥ من حديث أبي مسلمة به.

(۸۲٤) ضعيف، أبوالشيخ ص ١٣٥، محمد بن سنان القزاز ضعيف (التقريب: ٥٩٣٦) .

(۸۲٥) صحيح، أبوداود: ٦٥٠ وصححه ابن خزيمة: ١٠١٧ وابن حبان: ٣٦٠ والحاكم ١/ ٢٦٠ ووافقه الذهبي.

فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا)) أَوْ قَالَ: أَذًى
((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا)).

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور انھیں اپنی بائیں طرف رکھ دیا۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو اپنے جوتے اتار دیئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی (تو) فرمایا: تم (لوگوں) نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے؟ انھوں نے کہا: ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل نے آ کر بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے۔ جب کوئی تم میں سے مسجد آئے تو (اپنے جوتے) دیکھ لے اگر ان میں نجاست لگی ہو تو انھیں (زمین پر) رگڑ لے اور ان میں نماز پڑھے۔

(۸۲۶) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْشِي حَافِيًا، وَنَاعِلاً ، وَيَشْرَبُ قَائِمًا، وَقَاعِدًا. وَيَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَشِمَالِهِ . وَيَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ .

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) چلتے تھے اور کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے تھے۔ آپ ﷺ دائیں و بائیں (دونوں طرف نماز میں) رخ پھیرتے تھے اور سفر میں آپ ﷺ روزہ (بھی) رکھتے اور افطار (بھی) کرتے تھے۔

(۸۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَافِيًا وَ مُتَنَعِّلًا .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) نماز پڑھتے تھے۔

(۸۲۸) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ نَعْلَهُ الْيُمْنٰى قَبْلَ الْيُسْرٰى، وَيَنْزِعُ الْيُسْرٰى

---

(۸۲٦) حسن، أبوالشيخ ص ١٣٧ وسنده حسن وله شواهد عند أبي داود : ٦٥٣ وغيره .

(۸۲۷) حسن، أبوالشيخ ص ١٣٨ وله شواهد عند أبي داود: ٦٥٣ وابن ماجه: ١٠٣٨ وغيرهما وانظر الحديث السابق.

(۸۲۸) حسن، أبوالشيخ ص ١٣٦، ابن عدي (٢/٨٥٢) من حديث مسلم بن خالد الزنجي به وهو ضعيف وحرام ضعيف جدًا، وللحديث شواهد.

قَبلَ الْيُمنٰى .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنا دایاں جوتا اپنے بائیں جوتے سے پہلے پہنتے تھے اور بایاں جوتا دائیں سے پہلے نکالتے تھے۔

(۸۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے (پہننا) شروع کرتے تھے۔

(۸۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : كَانَ إِذَا لَبِسَ شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ، بَدَأَ بِالْأَيْمَنِ. وَإِذَا نَزَعَ ، بَدَأَ بِالْأَيْسَرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے (پہننا) شروع کرتے اور جب اتارتے تو بائیں طرف سے اتارنا شروع کرتے تھے۔

(۸۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، فَفَزِعْنَا وَقُمْنَا، وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ: فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا شَأْنُكَ؟)) . قُلْتُ : أَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا، فَقَالَ : وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، قَالَ : ((اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ. فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ، فَقَالَ : مَاهَاتَانِ النَّعْلَانِ يَاأَبَاهُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ : نَعْلَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَّقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًابِهَا بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ : ارْجِعْ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَنِي عُمَرُ، وَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي، قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَاهُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَّقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) ، قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَخَلِّهِمْ)). صحيح

---

(۸۲۹) **حسن،** أبو الشيخ ص ۲٦۲ ، الترمذي : ۱۷٦٦ من حديث شعبة به. [السنة : ۳۱۵٦]

(۸۳۰) **ضعيف جدًا،** أبو الشيخ ص ۲٦۲ سالم بن عبدالأعلى متروك متهم والحديث سعنه عراقي (إتحاف المتقين ۷ / ۱۳۰) .

(۸۳۱) صحيح مسلم، الإيمان : ۳۱ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) جب آپ نے کافی دیر لگا دی تو ہم (بھی) ڈر کر (پریشانی میں) اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں سب سے پہلے ڈرا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتا رہا حتیٰ کہ میں انصاریوں کے ایک باغ میں پہنچ گیا۔ میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا: تمھیں کیا ہوا ہے (تم کیوں پریشان ہو)؟ میں نے کہا: آپ نے بڑی دیر لگا دی (لہٰذا) ہم لوگ آپ کے بارے میں ڈر گئے ہیں (اور پریشان ہیں) کہ آپ کو کچھ ہو نہ جائے۔

آپ نے مجھے اپنے دونوں جوتے دے کر فرمایا: یہ جوتے لے جاؤ۔ پھر اس دیوار کے پیچھے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینے والا جو شخص بھی ملے اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ میری سب سے پہلے ملاقات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انھوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ جوتے کیا ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے ہیں۔ آپ نے مجھے یہ دے کر بھیجا ہے کہ جس سے میری ملاقات ہو جو سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو تو میں اسے جنت کی خوش خبری دے دوں۔ انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: واپس جاؤ تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس گیا اور عمر (بھی) میرے پیچھے میرے قدموں پر چلے آئے۔

انھوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ کیا آپ نے ابوہریرہ کو اپنے جوتے دے کر بھیجا ہے کہ جو شخص دل کے یقین سے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا، سے یہ جنت کی خوش خبری دے دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

انھوں (عمر) نے کہا: آپ ایسا نہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ لوگ اس پر تکیہ کر کے عمل چھوڑ دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو انھیں چھوڑ دو (اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اس کا اب اعلان نہ کرو)۔

تکیہ و بستر اور کمبل

(۸۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ ، حَشْوُهُ لِيْفٌ. صحيح

---

(۸۳۲) **متفق عليه**، الترمذي : ۱۷۶۱، مسلم : ۲۰۸۲/۳۸ عن علي بن حجر، البخاري: ٦٤٥٦ من حديث هشام بن عروة به. [السنة : ۳۱۲۲]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر، جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۸۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ وِسَادُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَتَّكِي عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهُ لِيفٌ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور (کے درخت) کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۸۳٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور (کے تنے) کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۸۳۵) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِكِ؟ قَالَتْ : مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ . وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ : مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : مِسْحٌ نَثْنِيهِ ثِنْيَتَيْنِ، فَيَنَامُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ : لَوْ ثَنَيْتِهِ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهُ، فَثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ : ((مَا فَرَشْتُمُونِي اللَّيْلَةَ؟)) قَالَتْ : قُلْنَا : هُوَ فِرَاشُكَ ، إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ، قُلْنَا: هُوَ أَوْطَأُ لَكَ . قَالَ :((رُدُّوهُ لِحَالِهِ الْأُولَى، فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَاءَتُهُ صَلَاتِي اللَّيْلَةَ)).

محمد (بن علی الباقر) فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کا بستر کیسا تھا؟ انھوں نے فرمایا: چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر (آپ کے گھر میں) کیسا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: کھردری اون کا کمبل جسے ہم دہرا کر دیتے تو آپ ﷺ اس پر سوتے تھے۔ ایک دن میں نے کہا:

---

(۸۳۳) صحيح مسلم، اللباس باب التواضع في اللباس : ۲۰۸۲ [السنة : ۳۱۲۳]

(۸۳٤) ضعيف، أبوالشيخ ص۱٦۱، ابن أبي عاصم في الزهد : ۲۲۳، أحمد ۳/۱۳۹ من حديث مبارك بن فضالة به . [السنة : ۳۱۲۵]

(۸۳۵) إسناده ضعيف جدًا، الترمذي في الشمائل : ۳۲۸ عبدالله بن ميمون ضعيف جدًا.

اگر ہم اسے چار دفعہ لپیٹ دیں تو آپ ﷺ کے لیے زیادہ آرام دہ رہے گا۔ پس ہم نے اسے چار دفعہ لپیٹ دیا۔ جب آپ ﷺ نے صبح کی تو فرمایا: تم نے آج رات میرے لیے کون سا بستر بچھایا تھا؟ میں نے کہا: وہی آپ کا بستر جسے ہم نے چوہرا لپیٹ دیا تھا۔ ہم نے سوچا کہ یہ آپ ﷺ کے لیے زیادہ آرام دہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کے سابقہ حال پر لوٹا دو۔ آج رات اس کی نرمی نے مجھے (نفل) نماز سے روک لیا تھا۔

(۸۳۶) عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ، بَعْضُهٗ عَلَيَّ وَ بَعْضُهٗ عَلَيْهِ، وَأَنَا حَائِضٌ. صحيح

نبی کریم ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کمبل میں نماز پڑھتے تھے جس کا بعض حصہ آپ ﷺ پر اور بعض میرے اوپر ہوتا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

(۸۳۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَمِيْلَةِ، فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنُفِسْتِ؟)) . قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِيْ فَأَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ، قَالَتْ : وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ. صحيح

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جھالردار سیاہ چادر میں (لیٹی) تھی کہ مجھے حیض (کا خون) آنے لگا۔ میں (جلدی سے) کھسک کر اس چادر سے باہر نکل گئی۔ میں نے حیض والے کپڑے پہن لیے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ چادر میں لٹا لیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی ان کا بوسہ لیتے تھے۔ (اور فرماتی ہیں کہ) میں اور نبی کریم ﷺ غسل جنابت ایک برتن سے کرتے تھے۔

(۸۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِلْحَفَةٌ مُوَرَّسَةٌ تَدُوْرُ بَيْنَ نِسَائِهٖ . (وَفِيْ سَنَدِهٖ سَلَامُ بْنُ أَبِيْ خُبْزَةَ ضَعِيْفٌ).

---

(۸۳۶) **صحيح**، الشافعي في مسنده ص ۱۸۳ أبوداود : ۳۶۹ وابن ماجه : ۶۵۳ من حديث سفيان بن عيينة به وأصله متفق عليه (تحفة الأشراف ۱۲/۴۸۶، ۴۸۷) أبوإسحاق وهو الشيباني اسمه سليمان.

(۸۳۷) صحيح البخاري، الحيض باب النوم مع الحائض في ثيابها :۳۲۲، مسلم : ۲۹۶ من حديث يحي بن أبي كثير به. [السنة : ۳۱۶]

(۸۳۸) **ضعيف** ،أبوالشيخ ص ۱۵۹ انظر الحديث الآتي .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زعفران سے رنگا ہوا ایک زرد لحاف تھا جس کے ساتھ آپ اپنی بیویوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس کی سند میں (ایک راوی) سلام بن ابی خبزہ ضعیف ہے۔

(۸۳۹) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِلْحَفَةٌ مُوَرَّسَةٌ تَدُوْرُ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَرُبَمَا نُضِحَتْ بِالْمَاءِ لِتَكُوْنَ أَزْكٰى لِرِيْحِهَا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زعفران سے رنگا ہوا ایک زرد لحاف تھا جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات اس پر پانی چھڑک دیا جاتا تھا تاکہ اس کی خوشبو بہتر ہو جائے۔ (اس کا راوی بھی سلام بن ابی خبزہ ہے: ضعیف ہے)

(۸٤۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تَضَيَّفْتُ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتِيْ، وَهِيَ حِيْنَئِذٍ لَا تُصَلِّيْ : فَجَاءَتْ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ طَرَحَتْهُ وَفَرَشَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ جَاءَتْ بِنُمْرُقَةٍ فَطَرَحَتْهَا عِنْدَ رَأْسِ الْفِرَاشِ، ثُمَّ جَاءَتْ بِكِسَاءٍ أَحْمَرَ فَطَرَحَتْهُ عِنْدَ رَأْسِ الْفِرَاشِ، ثُمَّ اضْطَجَعَتْ وَمَدَّتِ الْكِسَاءَ عَلَيْهَا وَبَسَطَتْ لِيْ بِسَاطًا إِلٰى جَنْبِهَا، وَتَوَسَّدْتُ مَعَهَا عَلٰى وِسَادَتِهَا ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَانْتَهٰى إِلَى الْفِرَاشِ فَأَخَذَ خِرْقَةً عِنْدَ رَأْسِ الْفِرَاشِ فَاتَّزَرَبِهَا، وَخَلَعَ ثَوْبَيْهِ فَعَلَّقَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ مَعَهَا فِيْ لِحَافِهَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَامَ إِلٰى سِقَاءٍ مُعَلَّقٍ فَحَرَّكَهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ مِنْهُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُوْمَ فَأَصُبَّ عَلَيْهِ ، ثُمَّ كَرِهْتُ أَنْ يَرَانِيْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظًا، فَجَاءَ إِلَى الْفِرَاشِ فَأَخَذَ ثَوْبَيْهِ وَخَلَعَ الْخِرْقَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فقَامَ يُصَلِّيْ ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَنَاوَلَنِيْ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَصَلّٰى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ جَلَسَ فَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ؛ فَأَصْغٰى بِخَدِّهِ إِلٰى خَدِّيْ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفَسَ النَّائِمِ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ : الصَّلَاةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَخَذَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، وَأَخَذَ بِلَالٌ فِي الْإِقَامَةِ .

---

(۸۳۹) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۳۲، ۲۳۳، سلام بن أبي خبزة ضعيف، ورواه ابن عدي ۳/ ۱۱۵۰ من حديث عبدالرحمن الحلبي به وله شواهد ضعيفة عند ابن ماجة : ٤٦٦ وغيره .

(۸٤۰) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱۵۹، ۱٦۰، أحمد ۱/ ۲۸٤ فيما وجده ابنه في كتابه،/محمد بن ثابت العبدي صدوق لين الحديث (التقريب: ۵۷۷۱) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ کا مہمان بنا۔ وہ ان دنوں (بیماری کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ ایک چادر لائیں پھر اسے بچھا کر نبی کریم ﷺ کا بستر بنایا۔ پھر ایک کمبل لا کر بستر کے سر کی طرف رکھا (تا کہ سرہانہ بن جائے) پھر ایک سرخ چادر لا کر اس کے پاس رکھ دی۔

پھر وہ لیٹ گئیں اور چادر اپنے اوپر تان لی۔ انھوں نے اس بستر کے قریب ہی میرے لیے بستر بچھایا تھا۔ میں ان کے قریب ہی اس پر لیٹ گیا۔

پھر نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ آپ بستر کے پاس آئے اور سرہانے کے قریب پڑا ہوا کپڑا لے کر اس سے ازار باندھ لیا۔ آپ ﷺ نے اپنے کپڑے اتار کر لٹکا دیئے۔ پھر آپ میمونہ کے ساتھ اس کے لحاف میں داخل ہو گئے۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا تو آپ اٹھ کر ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اسے ہلایا پھر آپ نے اس سے وضو کیا۔

میں نے ارادہ کیا کہ میں اٹھ کر آپ ﷺ پر پانی ڈالوں پھر میں نے اسے برا سمجھا کہ آپ مجھے جاگتے نہ دیکھ لیں۔

آپ ﷺ اپنے بستر کے پاس آئے تو (رات والا) ازار کھول کر اپنے (دن والے) کپڑے پہن لیے۔

پھر مسجد تشریف لے گئے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں اٹھا، وضو کیا اور آ کر آپ کی بائیں (جانب) کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ مجھے پکڑا اور اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ میں نے آپ کے ساتھ تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ بیٹھ گئے تو میں بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا رخسار میرے رخسار کے قریب رکھا حتیٰ کہ میں نے سونے والے کے سانس سن لیے۔ پھر بلال آئے تو کہا: نماز (کا وقت ہے) اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ دو رکعتیں پڑھانے مسجد تشریف لے گئے اور بلال اقامت کہنے لگے۔

(٨٤١) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي قُحَافَةَ، وَأَنَا

(٨٤١) صحيح مسلم، فضائل الصحابة باب فضل عائشة: ٢٤٤٢.

سَاكِتَةٌ . فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَيْ بُنَيَّةُ، أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ ؟)) فَقَالَتْ : بَلٰى ، قَالَ : ((فَأَحِبِّي هٰذِهِ)) ، قَالَتْ : فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَجَعَتْ إِلٰى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا، فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ : ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا؟ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ، قَالَتْ : فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حَتّٰى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ)) .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بیویوں نے نبی کریم ﷺ کی بیٹی فاطمہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے کہ اس (فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے اجازت مانگی۔ آپ نے اسے (آنے کی) اجازت دے دی تو اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کی بیویوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ ابن ابی قحافہ کی بیٹی (عائشہ رضی اللہ عنہا) اور دوسری بیویوں کے درمیان انصاف کریں میں خاموش تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تو وہ پسند نہیں کرتی جسے میں پسند کرتا ہوں؟ (فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جی ہاں ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کر۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جب سنی تو اٹھ کھڑی ہوئیں اور جا کر ازواج مطہرات کو پوری خبر سنا دی۔

پھر ازواج مطہرات نے زینب بنت جحش کو بھیجا۔ انھوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ اسی حال میں تھے جس میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئی تھیں۔ آپ نے اسے (بھی) اجازت دے دی۔ اس نے کہا:

یارسول اللہ ﷺ! آپ کی بیویاں (ابن) ابی قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے انصاف مانگتی ہیں۔ پھر اس نے مجھے بہت برا بھلا کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں؟ جب میں نے معلوم کر لیا کہ اگر میں اپنا دفاع کروں تو اسے رسول اللہ ﷺ ناپسند نہیں کریں گے تو میں جواب دینے لگی حتیٰ کہ میں ان پر غالب آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

(۸۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں (آپ کا) سرخ جھالردار کمبل رکھ دیا گیا۔

چادر اور چٹائی

(۸۴۳) عَنْ مَيْمُونَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .صحيح

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چادر پر نماز پڑھتے تھے۔

(۸۴۴) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ)) . فَقَالَتْ : إِنِّي حَائِضٌ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ)).صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا مجھے چادر دے دو۔ تو میں نے کہا: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمھارے ہاتھ میں تو حیض نہیں ہے۔

(۸۴۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ .صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

(۸۴۶) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ، وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ .

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی اور دباغت شدہ بال دار چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ :أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ،

---

(۸٤۲) صحيح مسلم، الجنائز باب جعل القطيفة في القبر : ۹٦۷ .

(۸٤۳) صحيح، علي بن الجعد : ۲٤٦٥ ' البخاري :۳۸۱ من حديث سليمان الشيباني به. [السنة : ۵۲۸]

(۸٤٤) صحيح مسلم : ۲۹۸ من حديث الأعمش به . [السنة : ۳۲۰]

(۸٤۵) صحيح مسلم :٦٦١، ۵۱۹ من حديث أبي معاوية الضرير به . [السنة : ۵۳۰]

(۸٤٦) ضعيف' أبوداود:٦۵۹، يونس بن الحارث ضعفه الجمهور وفي السند انقطاع ومع ذلك صححه ابن خزيمة :۱۰۰٦ . [السنة : ۵۳۱]

(۸٤۷) متفق عليه، مالك (۱/۱۵۳ ورواية أبي مصعب: ٤۰٦) البخاري :۸٦۰ ومسلم: ٦۵۸ من حديث مالك به. [السنة : ۸۲۸]

فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : ((قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ)) . ، قَالَ أَنَسٌ : فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ . وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ . صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو (اپنے گھر میں) کھانا کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے کھانا کھایا پھر فرمایا: اٹھو میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔ انس فرماتے ہیں کہ میں ایک بہت پرانی استعمال شدہ کالی چٹائی لے آیا۔ اس پر پانی چھڑکا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں اور ایک یتیم بچہ آپ کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو گئے اور ایک بوڑھی عورت ہمارے پیچھے (علیحدہ صف بنائے کھڑی) تھی۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

(۸۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا، فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ، ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. قَالَ : وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بہترین اخلاق والے تھے۔ بعض اوقات نماز کا وقت ہوتا اور آپ ہمارے گھر ہوتے تو جس چٹائی پر آپ بیٹھے ہوتے اس کی صفائی کا حکم دیتے۔ پھر اس پر پانی چھڑکا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ (نفل نماز) پڑھاتے۔ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ ان کی چٹائی (ان دنوں) کھجور کی ٹہنیوں کی ہوتی تھی۔

(۸۴۹) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَعُوْدُوْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلُّوْنَ. حَتّٰى كَثُرُوْا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَادَامَ، وَإِنْ قَلَّ)). صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو ایک جگہ چٹائی بچھا کر نماز پڑھتے اور دن کو اسے بچھا کر اس پر بیٹھا کرتے تھے۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو نماز پڑھتے۔ جب (آپ نے

(۸۴۸) صحيح مسلم، المساجد باب جواز الجماعة في النافلة : ٦٥٩ البخاري ٦٢٠٣ من حديث عبد الوارث به .

(۸۴۹) صحيح البخاري، اللباس باب الجلوس على الحصير : ٥٨٦١ مسلم :٧٨٢ من حديث عبيدالله به.

والے) لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے لوگو! وہی کام کرو جن کی طاقت رکھتے ہو۔ اللہ نہیں اکتاتا تم اکتا جاؤ گے۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا (ہی) ہو۔

(۸۵۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ، فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارُهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ، وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ، وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ، فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ. قَالَ: ((مَا يُبْكِيكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ؟)). قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ، وَمَالِيَ لَا أَبْكِي وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا أَرٰى، وَذٰلِكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ، فَقَالَ: ((يَاابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟)). قُلْتُ: بَلٰى. صحيح

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ صرف ایک ازار پہنے ہوئے تھے۔ آپ پر اور کچھ نہیں تھا۔ چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خزانے میں دیکھا وہاں صاع کے قریب مٹھی بھر جو پڑے ہوئے تھے اور اسی طرح ایک کونے میں کیکر کے پتے پڑے تھے۔ ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں۔ اس چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشانات ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ کا خالی خزانہ پڑا ہے۔ ادھر قیصر وکسریٰ پھلوں اور نہروں میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور پیارے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب رضی اللہ عنہ! کیا تم خوش نہیں کہ یہ چیزیں ہمارے لیے آخرت میں ہوں گی اور ان (کافروں) کے لیے (صرف) دنیا میں ہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں، خوش ہوں۔

منبر، کرسی اور چارپائی

(۸۵۱) عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ﷜: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا

---

(۸۵۰) صحيح مسلم: ۱٤٧٩ بنحوه.

(۸۵۱) صحيح البخاري: ۳۷۷، مسلم: ٥٤٤ من حديث سفيان عن حيينة به مختصرا. [السنة: ٤٩٧]

بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. فَهٰذَا شَأْنُهُ .صحيح

سیدنا ابوحازم (سلمہ بن دینار، تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ لوگوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (نبی ﷺ کا) منبر کس چیز سے (بنا ہوا) تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: (آج) میرے سوا لوگوں میں کوئی بھی اسے زیادہ جاننے والا باقی نہیں رہا۔ یہ گھنے جنگل کے جھاؤ (کیکر نما درخت) سے بنا ہوا تھا اسے فلانی عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا۔

جب یہ بن گیا اور رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے قراءت کی اور رکوع کیا۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے (بھی) رکوع کیا۔ پھر آپ اٹھے اور الٹے پاؤں پیچھے آئے تو زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر کے پاس چلے گئے پھر آپ ﷺ نے قراءت کی اور رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا۔ پھر الٹے پاؤں مڑ کر زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس (منبر) کا تذکرہ۔

(۸۵۲) عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ ﷺ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا .

سیدنا ابورفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس (کرسی) کے پائے لوہے کے تھے۔

(۸۵۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ، فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي. صحيح

---

(۸۵۲) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱٤۷ وله شاهد عند مسلم: ۸۷٦ .

(۸۵۳) صحيح البخاري، الصلوٰة باب الصلوٰة إلى السرير : ۵۰۸ مسلم : ۵۱۲/۲۷۱ من حديث جرير بن عبدالحميد به .

سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کیا تم (لوگوں) نے ہمیں (عورتوں کو) کتے اور گدھے کے برابر سمجھ رکھا ہے؟ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی کہ نبی ﷺ آ کر چارپائی کو اپنے (اور قبلے کے) درمیان کر کے نماز پڑھتے تھے۔

میں آپ کو تکلیف دینا (سخت) ناپسند کرتی تھی۔ لہٰذا میں (ضرورت کے وقت) چارپائی کی پائنتی کی طرف سے اپنے لحاف سے نکل جاتی تھی۔

(٨٥٤) عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سَرِيْرٍ شَرِيْطٍ، لَيْسَ بَيْنَ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الشَّرِيْطِ شَيْءٌ، وَكَانَ أَرَقَّ النَّاسِ بَشَرَةً، فَانْحَرَفَ انْحِرَافَةً وَقَدْ أَثَّرَ الشَّرِيْطُ بِبَطْنِ جِلْدِهٖ أَوْ بِجَنْبِهٖ، فَبَكٰى عُمَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُبْكِيْكَ؟)) . قَالَ : أَمَا وَاللّٰهِ مَا أُبْكِيْ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَيْصَرَ وَكِسْرٰى، إِنَّهُمَا يَعِيْشَانِ فِيْمَا يَعِيْشَانِ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ أَرٰى، فَقَالَ : ((يَا عُمَرُ! أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا)). قَالَ : بَلٰى، قَالَ ((فَإِنَّهٗ كَذَالِكَ)) .

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے اور عمر بن خطاب ؓ بھی موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ بٹی ہوئی رسی کی چارپائی پر (لیٹے ہوئے) تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے پہلو اور چارپائی کے درمیان (کچھ بھی) نہیں تھا۔ آپ کا جسم مبارک انتہائی نازک تھا۔ آپ ﷺ نے پہلو پلٹا تو بٹی ہوئی رسیوں کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر نظر آنے لگے تو سیدنا عمر ؓ رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟

انھوں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ قیصر و کسریٰ (اور ساری مخلوق) سے اللہ کے ہاں بہت پیارے ہیں۔ وہ دنیا میں مزے لوٹ رہے ہیں اور آپ کی یہ حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں (راضی ہوں) آپ نے فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہے۔

---

(٨٥٤) **ضعيف**، أبوالشيخ ص١٦٢، أحمد ١٣٩/٣ من حديث مبارك بن فضالة به وهو مدلس وعنعن ومع ذلك صححه ابن حبان :٢٥٢٥ ولبعض الحديث شواهد عندالبخاري : ٢٤٦٨، ٥١٩٢ ومسلم: ١٤٧٩ وغيرهما .

(٨٥٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : كَانَ مَتَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِيْ بَيْتٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَأَدْخَلَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ؛ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ؛ فَيَقُوْلُ : هٰذَا مِيْرَاثُ مَنْ أَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ بِهِ، وَأَعَزَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ . قَالَ وَكَانَ سَرِيْرًا مَرْمُوْلًا بِشَرِيْطٍ، وَمِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ مَحْشُوَّةٌ بِلِيْفٍ، وَجُفْنَةً وَقَدَحًا، وَقَطِيْفَةَ صُوْفٍ كَأَنَّهَا جُرْمُقَانِيَّةٌ، قَالَ : وَرُمْحًا وَكِنَانَةً فِيْهَا أَسْهُمٌ وَكَانَ فِي الْقَطِيْفَةِ أَثَرُ وَسَخِ رَأْسِهِ فَأُصِيْبَ رَجُلٌ فَطَلَبُوْا أَنْ يَغْسِلُوْا بِأَثَرِ ذٰلِكَ الْوَسَخِ فَيُسْتَعِطَ بِهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَسُعِطَ فَبَرَأَ .

سیدنا عمرو بن مہاجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سامان (خلیفہ) عمر بن عبدالعزیز (تابعی رحمہ اللہ) کے پاس ایک گھر میں تھا۔ وہ روزا سے دیکھتے۔ جب ان کے پاس قریش والے جمع ہوتے تو وہ انھیں اس گھر میں داخل کرتے پھر اس سامان کے پاس آتے تو فرماتے: یہ اس کا (مال و) متاع ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمھیں عزت اور بزرگی عطا فرمائی ہے۔

(راوی نے) کہا: چٹائی بٹ ہوئی رسیوں سے بنی ہوئی تھی اور چمڑے کا ایک تکیہ کھجور کی کھال سے بھرا ہوا تھا۔ ایک بڑا پیالہ (ڈونگا) اور ایک چھوٹا پیالہ تھا۔ ایک اونی کمبل تھا گویا کہ وہ جرمقانیہ قوم والوں کا ہے۔ ایک نیزہ تھا اور ترکش تھا جس میں تیر تھے۔ کمبل میں آپ ﷺ کے سر کے تیل کا اثر تھا۔ ایک آدمی بیمار ہوا تو انھوں نے یہ کمبل مانگا تا کہ اسے دھوکر اس بیمار کی ناک میں پانی ڈالیں۔ ایسا کیا گیا تو وہ شخص صحت یاب ہوگیا۔

شامیانے کا بیان

(٨٥٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے لیے بالوں والا گول شامیانہ لگایا جائے تو آپ کے لیے کمبل کا خیمہ بنایا گیا۔

---

(٨٥٥) ضعیف، أبوالشیخ ص ١٦٣، الحسن بن محمد بن أبي هريرة : لم أجدله توثيقا، وعبدالله بن عبدالوهاب : في حديثه نكارة انظر لسان الميزان ٣/ ٢٨٧ .

(٨٥٦) صحيح، أبوالشيخ ص ١٤٨ مسلم : ١٢١٨ من حديث حاتم بن إسماعيل به مطولا .

(۸۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ، عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ .صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترکی خیمے میں اعتکاف کیا تھا جس کے دروازے پر سائے (اور بارش سے بچاؤ) کے لیے چٹائی لگائی گئی تھی۔

(۸۵۸) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَ رَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَ مَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. صحيح

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور دیکھا کہ بلال نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی لیا اور دیکھا کہ لوگ اس پانی کے (حصول) لیے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔ جس کو پانی ملتا اسے مل لیتا۔ جسے پانی نہ ملتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری ملنے کی کوشش کرتا پھر میں نے دیکھا کہ بلال نے نیزہ لے کر گاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ سرخ پوشاک میں نکلے آپ کا ازار ٹخنوں سے اوپر تھا۔ آپ نے نیزے کی طرف (سترہ بنا کر) دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا کہ لوگ اور جانور نیزے کے پار سے گزر رہے تھے۔

(۸۵۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا : يَغْفِرُاللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَ يَدَعُنَا وَ سُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ : ((مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟)) فَقَالَ: فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا

(۸۵۷) صحيح مسلم، الصيام باب فضل ليلة القدر و الحث على طلبها إلخ :۱۱۶۷.

(۸۵۸) صحيح البخاري، الصلوة باب الصلوة فى الثوب الأحمر:۳۷۶ مسلم، الصلوة باب سترةالمصلي : ۲۵۰/۵۰۳ من حديث عمر بن أبي زائدة به .

(۸۵۹) صحيح البخاري، فرض الخمس باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم : ۳۱۴۷ مسلم، الزكاة باب اعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام : ۱۰۵۹ من حديث الزهري به .

رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَ اَمَّا اُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا: يَغْفِرُاللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَ يَتْرُكُ الْاَنْصَارَ وَ سُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالاً حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَ تَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ، فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهِ)) قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ عَلَى الْحَوْضِ)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف فرمائے آپ قریش کو (مال غنیمت) دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے۔ یہ بات انھوں نے ہوازن (قبیلے) کے مال غنیمت حاصل ہونے کے بعد کہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشیوں کو سوسو اونٹ دے رہے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بات پہنچی تو آپ نے انصار (کے سرداروں) کو بلا کر چمڑے کے خیمے میں اکٹھا کیا تو پوچھا: یہ کیسی بات تم سے مجھے پہنچی ہے؟ ان کے سمجھدار بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بڑوں نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ یہ بات تو کم عمر لڑکوں نے کہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے۔ آپ قریش کو (مال غنیمت) دے رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں اور ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جو کفر سے تازہ تازہ اسلام میں آئے ہیں۔ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ کو لے کر جاؤ؟ اللہ کی قسم! تم اس سے بہتر (کچھ) نہیں لے جا سکتے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہم راضی ہیں تو آپ نے ان سے فرمایا: تمھیں میرے بعد سخت تکلیف پہنچے گی تو صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ سے اور اس کے رسول سے حوض کوثر پر تمھاری ملاقات ہو جائے۔

(۸۶۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ : ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) . قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ : ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)). قُلْنَا : نَعَمْ، قَالَ : ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ، اَوْ

---

(۸۶۰) صحيح البخاري، الرقاب باب كيف الحشر: ٦٥٦٨ مسلم :٣٧٧/ ٢٢١ عن محمد بن بشار به.

كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ)) .صحيح

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قبے (گول چھوٹے خیمے) میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم جنت والوں کا ایک چوتھائی ہو جاؤ؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے پسند کرتے ہو کہ تم جنت والوں کا ایک تہائی بن جاؤ؟ ہم نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا ہو گے۔ (جنتیوں میں سے آدھے میرے امتی ہیں) جنت میں صرف مسلمان شخص ہی داخل ہو سکتا ہے اور مشرکین کے مقابلے میں تم ایسے ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر (تھوڑے سے) سفید بال ہوتے ہیں یا سرخ بیل کی جلد پر کالے بال ہوتے ہیں۔

باب

محسنِ انسانیت ﷺ کی جہادی زندگی

نیزہ، چھڑی اور عصائے پیغمبر ﷺ

(٨٦١) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ .صحيح

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحاء تشریف لائے تو وضو کیا پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔

(٨٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (عید کے دن) صبح [کے وقت] عیدگاہ جاتے۔ آپ کے سامنے نیزہ لے جا کر عیدگاہ میں نصب کر دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے تھے۔

(٨٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ؛ أَمَرَ بِالْحِرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ .صحيح

(٨٦١) صحيح البخاري، المناقب باب صفة النبي ﷺ :٣٥٥٣ مسلم: ٢٥٢، ٥٠٣/٢٦٣ من حديث شعبة به.

(٨٦٢) صحيح البخاري، صلاة العيدين باب حمل العنزة أو الحربة بين يدي الإمام : ٩٧٣ انظر الحديث الآتي.

(٨٦٣) صحيح البخاري، الصلوة باب سترة الإمام سترة من خلفه : ٤٩٤ مسلم : ٥٠١ من حديث عبدالله بن نمير به .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید (کی نماز) کے لیے جاتے تو اپنے سامنے نیزہ گاڑنے کا حکم دیتے۔ آپ اس کی طرف (سترہ بنا کر) نماز پڑھتے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے (نماز) پڑھتے۔ آپ ایسا سفر میں (بھی) کرتے تھے۔ یہیں سے حکمرانوں نے بھی اسے اپنا لیا ہے (وہ اپنے ساتھ ایک یا زیادہ نیزے رکھتے ہیں)۔

(۸٦٤) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ** ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا عَلٰى جَنَازَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْبَقِيعِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَبِيَدِهِ مِخْصَرَةٌ، فَجَاءَ فَجَلَسَ، ثُمَّ نَكَتَ بِهَا فِي الْأَرْضِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((**مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيْدَةٌ**)). قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: ((**لَا، وَلٰكِنِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ، وَأَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ**)). قَالَ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ:

﴿ **فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ۝** ﴾ صحيح

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے پر (نماز پڑھنے کے لیے) نکلے۔ ہم بقیع (غرقد) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ آ کر بیٹھ گئے۔ پھر تھوڑی دیر اس (چھڑی) سے زمین کریدتے رہے پھر آپ نے فرمایا: کوئی سانس لینے والا انسان ایسا نہیں جس کا جنت و دوزخ والا مکان (تقدیر میں) لکھ نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بدقسمت ہو گا یا خوش قسمت۔

ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر توکل کر کے عمل چھوڑ نہ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن عمل کرو، ہر شخص کے لیے (عمل) آسان کر دیا گیا ہے۔ بدقسمت جو ہیں، ان کے لیے بدقسمتوں والے اعمال آسان کر دیئے گیے ہیں اور جو خوش قسمت ہیں، ان کے لیے خوش قسمتوں والے اعمال آسان کر دیئے گئے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی:

﴿ **فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ۝** ﴾

---

(٨٦٤) **متفق عليه**، عبدالرزاق: ٢٠٠٧٤، البخاري: ١٣٦٢ ومسلم: ٢٦٤٧ من حديث منصور به.

''جس نے (اللہ کے راستے میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی تصدیق کی تو ہم بھی اس کے لئے آسانی پیدا کردیں گے اور جس نے بخل کیا اور (غریبوں سے) بے نیاز رہا اور نیکی کی تکذیب کی تو ہم اسے مشکل (والے راستے) کے لیے آسان کردیں گے''۔

(٨٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا تھا۔ آپ رکن (یمانی) کو چھڑی کے ساتھ چھوتے تھے۔

(٨٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ : ((أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ)) . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات سے واپس آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو مارنے کی شدید آوازیں سنیں۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

لوگو! سکون سے چلو۔ نیکی اونٹوں کو بھگانے میں نہیں ہے۔

(٨٦٧) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فَمَضَيْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِي مَسْجِدِهِ، فَقَالَ : أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِي يَدِهِ عُرْجُوْنُ بْنُ طَابَ، فَرَاٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ)) فَقَالَ: ((أَرُوْنِي عَبِيْرًا)) فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلٰى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِي رَاحَتِهِ، فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلٰى رَأْسِ الْعُرْجُوْنِ، ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلٰى أَثَرِ النُّخَامَةِ. صحيح

---

(٨٦٥) صحيح البخاري :١٦٠٧ مسلم :١٢٧٢ من حديث عبدالله بن وهب به .

(٨٦٦) صحيح البخاري، الحج، باب أمر النبي ﷺ بالسكينة : ١٦٧١ [السنة : ١٩٣٤] .

(٨٦٧) صحيح مسلم، الزهد : ٣٠٠٨ .

سیدنا عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں اور میرے ابا (ولید بن عبادہ بن الصامت) علم حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے تو چلتے ہوئے ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں آئے۔

انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس مسجد میں آئے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ابن طاب (ایک قسم کی کھجور) کی ٹہنی تھی۔ آپ ﷺ نے مسجد کے قبلے کی طرف تھوک کا نشان دیکھا تو اسے ٹہنی سے کھرچ دیا پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا:

تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے منہ پھیر لے؟ جب کوئی شخص تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو اللہ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف تھوکنا نہیں چاہیے۔ اپنی بائیں طرف (بشرطیکہ وہاں دوسرا کوئی شخص نہ ہو) اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک کر دفن کر سکتے ہو اور اگر کسی کو تیزی سے تھوک آ ہی گیا ہو تو وہ اپنے کپڑے (چادر) میں کر کے اسے اوپر نیچے مل دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: خوشبو لے آؤ تو قبیلے کا ایک نوجوان تیز دوڑتا ہوا اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی پر خوشبو لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے لے کر اپنی چھڑی کے سر پر لگایا۔ پھر تھوک والی جگہ پر اسے رگڑ کر مل دیا۔

(۸٦۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْعَرَاجِينَ، وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا شَيْءٌ، فَدَخَلَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَفِي يَدِهِ الْعُرْجُوْنُ، فَرَآى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ .

سیدنا ابوسعید (الخدری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی چھڑیوں کو پسند کرتے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک (آدھ) چھڑی ضرور رہتی۔ ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے قبلے کی طرف بلغم دیکھا تو اسے چھڑی سے کھرچ دیا۔

(۸٦۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ : إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَفِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتّٰى وَقَفَ

(۸٦۸) صحيح، أبوالشيخ ص١٤٦، أبوداود : ٤٨٠ من حديث محمد بن عجلان به وصرح بالسماع وله شاهد عنه مسلم وغيره .

(۸٦۹) صحيح البخاري، المناقب' باب علامات النبوة : ٣٦٢٠ مسلم : ٢٢٧٣ من حديث أبي اليمان به.

عَلٰی مُسَیْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ : ((لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ)) . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب (حنفی) مدینہ آیا تو کہنے لگا: اگر محمد نے اپنے بعد مجھے وارث بنایا تو میں آپ ﷺ کی پیروی کروں گا۔ وہ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے آئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس رک گئے پھر فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ (ٹہنی کا) ٹکڑا مانگے تو تجھے نہیں دوں گا۔ تیرے بارے میں اللہ کا جو فیصلہ ہے وہ ہو کر رہے گا اور اگر تو نے (اسلام قبول کرنے سے) پیٹھ پھیری تو اللہ تجھے کاٹ (کر ٹکڑے ٹکڑے کر) دے گا۔

(۸۷۰) عَنْ أَبِي مُوسٰى رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ : ((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) ، فَإِذَا عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ : ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ. أَوْ تَكُونُ)) فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ : اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. صحيح

سیدنا ابوموسیٰ (الاشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدینے کے باغوں میں سے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملے۔ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جسے پانی اور مٹی کے درمیان مار رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ وہ دروازہ کھلوانا چاہتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی خوش خبری دے دو''۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری دے دی۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے فرمایا: کھول دو اور اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

---

(۸۷۰) صحيح البخاري، الأدب باب من نكت العود في الماء والطين: ۶۲۱۶، مسلم : ۲۴۰۳ من حديث عثمان بن غياث به .

کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوش خبری دے دی۔

پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو (سیدھے) بیٹھ گئے اور فرمایا: کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ اسے بلوائیوں کی (طرف سے) مصیبت پہنچے گی۔ میں گیا تو وہاں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور جنت کی خوشخبری دے دی اور (دوسری بات بھی بتا دی تو) انھوں نے فرمایا: اللہ مددگار ہے۔

(۸۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهِ، وَيَقُوْلُ : ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾، ﴿ وَجَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴾ صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح والے دن نبی کریم ﷺ مکے میں داخل ہوئے۔ بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ انھیں اپنے ہاتھ والی لکڑی سے مارتے جاتے اور فرماتے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ ''حق آ گیا اور باطل چلا گیا''۔

﴿ وَجَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴾ صحيح

''حق آ گیا اور باطل نہ شروع ہوگا اور نہ دوبارہ آئے گا''۔

(۸۷۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرْثِ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَسْأَلُوْهُ، فَسَأَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ مُتَوَكِّيًا عَلَى الْعَسِيْبِ، وَأَنَا خَلْفَهُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَقَالَ : ﴿ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا ﴾ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینے کے (ایک) کھیت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ کھجور کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پس یہودیوں کا ایک گروہ گزرا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: اس سے روح کے بارے میں پوچھو اور بعض نے کہا: نہ پوچھو پھر

(۸۷۱) صحيح البخاري : ٤٢٨٧ مسلم : ١٧٨١ من حديث سفيان بن عيينة به.

(۸۷۲) صحيح البخاري: ٧٤٥٦ مسلم : ٢٧٩٤/٣٣ من حديث وكيع به.

انھوں نے آپ سے روح کے بارے میں پوچھا آپ ٹہنی پر ٹیک لگائے کھڑے ہوگئے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے گمان (وخیال) کیا کہ آپ پر وحی نازل ہوگی تو آپ ﷺ نے پڑھا:

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾

''اور یہ تم سے روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمھیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔'' [الاسراء:۸۵]

(۸۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: التَّوَكُّؤُ عَلَى الْعَصَا مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ، وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَصًا يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا، وَيَأْمُرُ بِالتَّوَكِّي عَلَى الْعَصَا. عثمان بن عبدالرحمن ومعلى بن هلال ضعيفان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عصا (لاٹھی) پر ٹیک لگانا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک عصا تھا جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے اور عصا پر ٹیک لگانے کا حکم دیتے تھے۔

تیر وکمان اور نیزہ وتلوار

(۸۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ رُمْحٌ أَوْ عَصًا يُرْكَزُ لَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ایک نیزہ یا عصا تھا جسے (زمین میں) گاڑا جاتا تو آپ ﷺ اس کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے تھے۔

(۸۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَانْسَلَّ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی (مشہور) تلوار ذوالفقار بدر والے دن ملی۔ یہ وہی (تلوار) ہے جس کے بارے میں احد والے دن آپ نے خواب دیکھا تھا۔

---

(۸۷۳) موضوع، أبوالشيخ ص ۲٤٠ ابن عدي ۲۳۷۰/٦ من حديث أبي عمر به، المعلى بن هلال كذاب كذبه ابن عدي وغيره وهو في عداد من يضع الحديث.

(۸۷٤) إسناده ضعيف جدًا، أبوالشيخ ص ۱۳۹ عبدالله بن شبيب ذاهب الحديث واو وعبدالرحمٰن زيد بن أسلم ضعيف.

(۸۷٥) حسن، أبوالشيخ ص ۱۳۹ الترمذي: ۱٥٦۱ من حديث عبدالرحمٰن بن أبي الزناد به وهو حسن الحديث.

(٨٧٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِضَّةً .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔

(٨٧٧) عَنْ أَنَسٍ (بْنِ) مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ حَنَفِيًّا وَكَانَتْ قَبِيعَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کی تلوار حنفی (مسیلمہ کذاب کے قبیلے بنوحنیفہ کی بنی ہوئی) تھی۔ اور اس کا دستہ چاندی کا (بنا ہوا) تھا۔

(٨٧٨) عَنْ مَزِيْدَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، قَالَ طَالِبٌ : فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ، فَقَالَ :كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

سیدنا مزیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح والے دن مکے میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کی تلوار پر چاندی اور سونا تھا۔

طالب (بن حجیر : راوی) نے کہا: تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔

(٧٧٩) عَنْ مَرْزُوْقٍ قَالَ : صَقَلْتُ سَيْفَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاالْفِقَارِ قُبْعَتُهُ فِضَّةٌ، وَفِي وَسَطِهِ بَكْرَةٌ أَوْ بَكَرَاتُ فِضَّةٍ، وَفِي قَيْدِهِ حَلْقَةُ فِضَّةٍ .

سیدنا مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی تلوار ذوالفقار صاف کر کے چمکائی تھی۔ اس کا دستہ چاندی کا تھا اور اس کے درمیان چاندی کا کڑا یا کڑے تھے اور اس کے حلقے کی کڑی چاندی کی تھی۔

(٨٨٠) عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا قَبِيعَتُهُ وَالْحَلْقَتَانِ اللَّتَانِ فِيهِمَا الْحَمَائِلُ فِضَّةٌ، كَانَ سَيْفًا لِمُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ، اتَّخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ يَوْمَ بَدْرٍ.

---

(٨٧٦) **صحيح**، أبوالشيخ ص ١٤٠ أبوداود : ٢٥٨٣ والترمذي : ١٦٩١ من حديث جرير بن حازم به وللحديث شواهد .

(٨٧٧) **صحيح**، أبوالشيخ ص ١٤٠ أبوداود : ٢٥٨٥ من حديث يحي بن كثير العنبري به وللحديث شواهد.

(٨٧٨) **حسن**، أبوالشيخ ص ١٤٠ الترمذي: ١٦٩٠ عن محمد بن صدران به وقال : "حسن غريب".

(٨٧٩) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٤٠ محمد بن مهران ومحمد بن جبير وأبوالحكم الصيقل لم أجد من وثقهم فالسند مظلم .

(٨٨٠) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ١٤١ جابر الجعفي ضعيف جدًا رافضي مدلس.

سیدنا عامر (الشعبی/تابعی) سے مروی ہے کہ علی بن الحسین (تابعی رحمہ اللہ) نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تلوار نکال کر دکھائی۔ اس کا دستہ اور دو کڑیاں جن میں لٹکانے والی پٹیاں ہوتی ہیں، چاندی کی تھیں۔ یہ منبہ بن حجاج السہمی کی تلوار تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے بدر والے دن اپنے لیے (مالِ غنیمت سے) رکھ لیا تھا۔

(۸۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُهُمْ فِي السَّفَرِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ، قَائِمًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ انھیں سفر میں کمان پر ٹیک لگائے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

(۸۸۲) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ يَوْمَ عِيدٍ، وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى قَوْسٍ أَوْ عَصًا.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں عید کے دن کمان یا عصا پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

(۸۸۳) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَأَتٰى عَلٰى صَنَمٍ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ، وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ، فَلَمَّا أَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ، وَيَقُولُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجر (اسود) کے پاس آئے تو اسے چھوا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا پس آپ ﷺ بیت اللہ کے قریب ایک صنم (بت) کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی۔ آپ نے اسے کنارے سے پکڑ رکھا تھا۔ جب آپ ﷺ بت کے پاس پہنچے تو (یہ کمان) اس کی آنکھ میں مارنے لگے اور فرماتے تھے:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾

''حق آ گیا اور باطل چلا گیا''۔

---

(۸۸۱) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص۱۳۸ الحسن بن عمارة متروك متهم.

(۸۸۲) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۳۸ أبوداود: ۱۱۴۵ من حديث أبي جناب به وسنده ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة.

(۸۸۳) صحيح مسلم، الجهاد باب فتح مكة: ۱۷۸۰.

(۸۸۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ﷛ قَالَ : نَثَلَ لِي النَّبِيُّ ﷺ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ : ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ)) .صحيح

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احد والے دن میرے لیے اپنا ترکش کھول دیا (اور سارے تیر میرے سامنے رکھ دیئے) پھر فرمایا: (تیر) پھینکو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(۸۸۵) عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَوْسٌ يُقَالُ : لَهُ الْمُرْتَجِزُ، وَبَغْلَةٌ يُقَالُ : لَهَا الدُّلْدُلُ، وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ وَسَيْفُهُ ذُوالْفَقَارِ، وَدِرْعُهُ ذُوالْفُضُوْلِ وَنَاقَتُهُ الْقَصْوٰى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کمان تھی جسے مرتجز کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کے خچر کا نام دلدل تھا اور (آپ ﷺ کے) گدھے کو عفیر کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی تلوار ذوالفقار تھی اور زرہ کا نام ذوالفضول تھا۔ آپ ﷺ کی اونٹنی کو قصویٰ کہا جاتا تھا۔

خودٗ زرہ اور ڈھال کا بیان

(۸۸۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اقْتُلُوْهُ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح والے سال مکے میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے سر پر (لوہے کا) خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا (تو) ایک آدمی نے آ کر کہا:

---

(۸۸٤) صحيح البخاري، المغازي باب غزوة أحد : ٤٠٥٥ مسلم : ٢٤١٢ من حديث سعيد بن المسيب به .

(۸۸٥) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٤٢ الحاكم ٦٠٨/٢ من حديث حبان بن علي به وقال الذهبي : "حبان ضعفوه" وله شاهد ضعيف يأتي: ٩١٠ ولبعض الحديث شواهد عند البخاري: ٢٨٥٦ ومسلم : ٤٩/٣٠ وغيرهما .

(۸۸٦) **متفق عليه**، مالك (٤٢٣/١ ورواية أبي مصعب : ١٤٤٧) البخاري : ١٨٤٦ ومسلم :١٣٥٧ من حديث مالك به .

یارسول اللہ ﷺ! ابن خطل (ایک بڑا کافر) کعبے کے پردے پکڑ کر لٹکا ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ ابن شہاب الزہری (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن احرام میں نہیں تھے۔

(۸۸۷) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ الدِّرْعَيْنِ .

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد والے دن دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔

(۸۸۸) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد والے دن نبی کریم ﷺ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے (ایک اونچے) پتھر کی طرف چڑھنے کی کوشش کی مگر چڑھ نہ سکے تو آپ طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر تشریف لے گئے یہاں تک کہ چٹان پر پہنچ گئے۔ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے (جنت) واجب ہوگئی ہے۔

(۸۸۹) عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ دِرْعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؛ فَإِذَا هِيَ يَمَانِيَّةٌ رَقِيْقَةٌ ، ذَاتُ زَرَافِيْنَ فَإِذَا عُلِّقَتْ بِزَرَافِيْنِهَا شُمِّرَتْ، وَإِذَا أُرْسِلَتْ مَسَّتِ الْأَرْضَ .

سیدنا عامر (الشعبی/تابعی رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ علی بن الحسین (تابعی رحمہ اللہ) نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زرہ دکھائی۔ یہ یمنی قسم کی پتلی (زرہ) تھی۔ دو کڑیوں والی جب اسے ان کڑیوں سے لٹکایا جاتا تو زمین سے بلند ہو جاتی اور اگر چھوڑا جاتا تو زمین چھونے لگتی تھی۔

---

(۸۸۷) **صحیح**' ابن ماجه : ۲۸۰۶ والترمذي في الشمائل :۱۱۰ من حديث سفيان بن عيينة به وللحديث شواهد. [السنة : ۲٦٥۹]

(۸۸۸) **حسن**' الترمذي : ۱٦۹۲ وفي الشمائل : ۱۰۹ عن أبي سعيد الأشج به وصححه ابن حبان: ۲۲۱۲ والحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. [السنة : ۳۹۱۵]

(۸۸۹) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۱٤۲، ابن سعد ٤۸۸/۱ من حديث إسرائيل به، جابر الجعفي ضعيف جدًا مدلس رافضي.

(۸۹۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : كَانَتْ فِي دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَلْقَتَانِ مِنْ فِضَّةٍ؛ عِنْدَ مَوْضِعِ الثُّنِيِّ، وَفِي ظَهْرِهِ حَلْقَتَانِ مِنْ فِضَّةٍ أَيْضًا. وَقَالَ : لَبِسْتُهَا فَخَطَّتِ الْأَرْضَ .

سیدنا محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ میں چاندی کے دو حلقے دہری ہونے والی جگہ پر تھے اور پیٹھ پر بھی چاندی کے دو حلقے تھے۔ انھوں نے (محمد بن علی الباقر) نے کہا: میں نے اسے پہنا تو وہ زمین چھونے لگی۔

(۸۹۱) عَنْ أَنَسٍ ﷺ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ أَبُوطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُوطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور ابوطلحہ ایک ہی ڈھال استعمال کر رہے تھے۔ جب وہ (ابوطلحہ) تیر پھینکتے تو نبی ﷺ اوپر ہو کر تیر پہنچنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

پیارے نبی ﷺ کا پیارا پرچم

(۸۹۲) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ؛ فَأَسْلَمَ أَبُوسُفْيَانَ، فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى أَبِي سُفْيَانَ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ، فِيهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، وَرَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ . قَالَ : وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُوْنِ، قَالَ عُرْوَةُ : فَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَاأَبَاعَبْدِاللّٰهِ! هَاهُنَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ الرَّايَةَ . صحيح

سیدنا عروہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ جب فتح (مکہ) والے سال رسول اللہ ﷺ نے سفر شروع کیا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔ انھیں عباس رضی اللہ عنہ نے روک لیا۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے قبائل کی ٹولیاں گزر رہی تھیں جنھیں ابوسفیان دیکھ رہے تھے۔ پھر ایک چھوٹی سی ٹولی آئی۔ اس میں

---

(۸۹۰) ضعيف لإرساله أبوالشيخ ص ١٤٢ ابن سعد ١/ ٤٨٨ من حديث جعفر بن محمد به .

(۸۹۱) صحيح البخاري، الجهاد باب المجن و من يتترس بترس صاحبه : ٢٩٠٢ .

(۸۹۲) صحيح البخاري، المغازي باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح : ٤٢٨٠ [السنة : ٢٦٦٢] .

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے (جلیل القدر) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

نبی کریم ﷺ کا جھنڈا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کا جھنڈا حجون (مکے کے پہاڑ) پر گاڑا جائے۔

عباس رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہاں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

(۸۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ سَوْدَاءَ، وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا کالا اور پرچم (چھوٹا جھنڈا) سفید تھا۔

(۸۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ، مَكْتُوْبٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا کالا اور پرچم (چھوٹا جھنڈا) سفید تھا۔ اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ . كَانَتْ رَايَتُهُ سَوْدَاءَ، مِنْ مِرْطٍ لِعَائِشَةَ مُرَحَّلٍ .

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا چھوٹا جھنڈا سفید اور بڑا جھنڈا سیاہ تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقش دار چادر میں سے (بنا ہوا) تھا۔

(۸۹۶) عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَتْ؟ قَالَ : كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ .

---

(۸۹۳) حسن، أبوالشيخ ص ۱۴۳، أبويعلى الموصلي في مسنده : ۲۳۷۰ و رواه يزيد بن حبان عن أبي مجلز به عند الترمذي : ۱۶۸۱. [السنة : ۲۶۶۴]

(۸۹۴) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱۴۴ حيان بن عبيدالله صدوق مختلط، وعباس بن طالب وثقه ابن حبان وضعفه أبوزرعة وغيره وضعفه راجح والعسقلاني صدوق ضعيف الحفظ له أوهام كثيرة .

(۸۹۵) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱۴۵ ابن إسحاق عنعن وفي السند علة أخرى . [السنة : ۲۶۶۵]

(۸۹۶) حسن، أبوالشيخ ص ۱۴۴، أبوداود : ۲۵۹۱ والترمذي: ۱۶۸۰ من حديث يحيى بن أبي زائدة به .

محمد بن قاسم نے اپنے غلام یونس بن عبید کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں پوچھیں۔ انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا جھنڈا کالا (اور) کمبل کا مربع ٹکڑا تھا۔ (چوکور تھا)

(۸۹۷) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ، تُسَمَّى الْعُقَابَ .

حسن (بصری، تابعی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ تھا۔ اسے عقاب (باز) کہا جاتا تھا۔

(۸۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ صَاحِبُ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ، وَفِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا صَاحِبَ رَايَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ عَلِيٌّ، وَصَاحِبُ رَايَةِ الْأَنْصَارِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بدر والے دن رسول اللہ ﷺ کے علم بردار علی رضی اللہ عنہ تھے اور تمام مقامات (غزوات) میں مہاجرین کے علم بردار علی رضی اللہ عنہ تھے اور انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔

جنگ کے دوران میں مخصوص کوڈ

(۸۹۹) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ : شِعَارُ النَّبِيِّ ﷺ ((أَمِتْ أَمِتْ)) .

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا (میدان جنگ میں) شعار ''امت امت'' تھا۔

(۹۰۰) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ شِعَارُ النَّبِيِّ ﷺ ((يَامَنْصُوْرُ أَمِتْ)) .

سیدنا یزید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا شعار ''یا منصور امت'' تھا۔

(۹۰۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ شِعَارُ النَّبِيِّ ﷺ ((يَاآلَ كُلِّ خَيْرٍ)) .

سیدنا عبداللہ بن عمر بن علی (تابعی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا شعار ''یا آل کل خیر'' (اے ساری خیر والے) تھا۔

---

(۸۹۷) **ضعيف مرسل،** أبوالشيخ ص ١٤٥ سفيان الثوري عنعن وأبوالفضل لم أعرفه .

(۸۹۸) **ضعيف جدًا،** أبوالشيخ ١٤٥ أبوشيبة ضعيف جدًا متروك .

(۸۹۹) **حسن،** أبوالشيخ ص ١٥٥، أبوداود السجستاني في سننه: ٢٥٩٦ وصححه الحاكم على شرط الشيخين ٢/١٠٧ ووافقه الذهبي. [السنة : ٢٦٩٩]

(۹۰۰) **ضعيف لإنقطاعه ،** أبوالشيخ ص ١٥٥ زيد بن علي من التابعين.

(۹۰۱) **ضعيف لإرساله ،** أبوالشيخ ص ١٥٥ .

(۹۰۲) عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ، فَإِنَّ شِعَارَكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ)).

مہلب بن ابی صفرہ نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اگر دشمن تم پر رات کو حملہ کردے تو تمھارا شعار ”حم لا ینصرون“ ہوگا (حم ان دشمنوں کی مدد نہیں کی جائے گی)۔

(۹۰۳) عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِي عَشَرَةٍ فِيهِمْ طَلْحَةُ، فَقَالَ: شِعَارُكُمْ ((يَا عَشَرَةُ)).

سیدنا ابواسحاق (السبیعی، تابعی) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دس مجاہدین کی ایک جماعت بھیجی جن میں طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تمھارا شعار یہ ہے ”یا عشرۃ“ (اے دس کی ٹولی)۔

پیغمبر ﷺ کا گھوڑا اور زین

(۹۰۴) عَنْ جَرِيرٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسِهِ، وَيَقُولُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ)). صحيح

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنے گھوڑے کی پیشانی پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر لکھی ہوئی ہے۔

(۹۰۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک عورتوں کے بعد گھوڑے ہی سب سے زیادہ محبوب (پیارے) تھے۔

---

(۹۰۲) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱۵۵ الترمذي: ۱۶۸۲ من حديث وكيع به وأبوإسحاق صرح بالسماع عند عبدالرزاق: ۹۴۶۷ وصححه الحاكم على شرط الشيخين ۱۰۷/۲ ووافقه الذهبي.

(۹۰۳) **ضعيف مرسل**، أبوالشيخ ص ۱۵۵، ابن أبي شيبة ۵۰۴/۱۲ ح ۳۵۶۵ عن وكيع به وشريك القاضي عنعن.

(۹۰۴) صحيح مسلم: ۱۸۷۲ من حديث سفيان به. [السنة: ۲۶۴۶]

(۹۰۵) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۴۹ والنسائي (۲۱۸/۶ ح ۳۵۹۴) عن أحمد بن حفص به، سعيد وقتادة عنعنا وله شاهد ضعيف عند أحمد ۲۷/۵.

(۹۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الْخَيْلِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْأَشْقَرُ الْأَغَرُّ الْأَدْهَمُ الْمُحَجَّلُ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ گھوڑا سیاہ وسرخ، اور دائیں طرف سفید دھاریوں والا ہوتا تھا۔

(۹۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ قَالَ أَبُوْعُبَيْدٍ اَلشِّكَالُ هُوَ أَنَّهُ يَكُوْنُ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةٌ أَوْ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُطْلَقَةٌ وَ وَاحِدَةٌ مُحَجَّلَةٌ أُخِذَ مِنْهُ الشِّكَالُ الَّذِي يُشْكَلُ بِهِ الْخَيْلُ لِأَنَّ الشِّكَالَ يَكُوْنُ فِي ثَلَاثِ قَوَائِمَ. صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گھوڑوں میں شکال کو ناپسند کرتے تھے۔ ابوعبید (القاسم بن سلام، ایک محدث) فرماتے ہیں کہ شکال یہ ہے کہ تین پاؤں (ٹانگیں) سفید اور ایک ویسے ہی (جسم کے ہم رنگ) ہو۔ یا تین پاؤں (ٹانگ میں) ویسے ہی (جسم کے ہم رنگ) اور ایک سفید ہو۔ اسی سے شکال کا لفظ لیا گیا ہے گھوڑوں کو باندھا جاتا ہے کیونکہ شکال تین ٹانگوں میں ہوتا ہے۔

(۹۰۸) عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ، كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ: اللُّحَيْفُ. قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ وَيُرْوَى اللُّخَيْفُ. صحيح

سیدنا سہل بن (حنیف) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جسے لحیف کہتے تھے۔ (امام) ابوعبداللہ البخاری فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں لخیف (بھی) مروی ہے۔

(۹۰۹) عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَا لَبَحْرًا)). صحيح

---

(۹۰۶) حسن، أبوالشيخ ص ۱٤۹ إبراهيم بن الفضل المخزومي متروك (التقريب:۲۲۸) وللحديث شواهد عند الترمذي: ۱٦۹٦ والحاكم ۹۲/۲ وغيرهما.

(۹۰۷) صحيح، الترمذي: ۱٦۹۸ من حديث يحيى القطان ومسلم: ۱۸۷۵ من حديث سفيان الثوري به. [السنة: ۲٦٤۹]

(۹۰۸) صحيح البخاري، الجهاد باب اسم الفرس والحمار: ۲۸۵۵.

(۹۰۹) صحيح البخاري: ۲٦۲۷ مسلم: ۲۳۰۷/٤۹ من حديث شعبة به.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے میں ایک دفعہ خوف پھیل گیا تو نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ان کا مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا پھر آپ ﷺ اس پر سوار ہوگئے (اور مدینے کا چکر لگایا) جب آپ ﷺ واپس آئے تو فرمایا: ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو سمندر کی طرح (دوڑنے والا) پایا ہے۔

(۹۱۰) عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ : كَانَ اسْمُ فَرَسِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُرْتَجِزُ، وَاسْمُ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ دُلْدُلٌ وَاسْمُ حِمَارِهِ عُفَيْرٌ وَاسْمُ دِرْعِهِ ذَاتُ الْفُضُولِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھوڑے کا نام مرتجز، سفید خچر کا نام دلدل، آپ ﷺ کے گدھے کا نام: عفیر تھا اور آپ ﷺ کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا۔

(۹۱۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ، مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ . وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنگ کے لیے) تیارشدہ گھوڑے حفیاء (مدینے کے ایک مقام) سے لے کر ثنیۃ الوداع (دوسرے مقام) تک دوڑائے۔ ان کی آخری منزل ثنیۃ الوداع تک تھی۔ اور جو گھوڑے تیار نہیں کیے گئے تھے، انھیں ثنیہ سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ عبداللہ (بن عمر) کا گھوڑا آگے نکل جانے والے گھوڑوں میں تھا۔

(۹۱۲) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيِّ ؓ قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَقَالَ : ((يَابِلَالُ! أَسْرِجْ لِي فَرَسِي)) ، فَأَخْرَجَ سَرْجًا رَفِيقًا مِنْ لِبْدٍ، لَيْسَ فِيهَا أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ .

سیدنا ابوعبدالرحمٰن الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔

---

(۹۱۰) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۵۰، ۱۵۳، ۱٤۱، محمد بن حميد ضعيف وابن إسحاق عنعن وللحديث شواهد ضعيفة انظر ح ۸۸۵، واسم الحمار: "عفير" صحيح كما يأتي: ۹۱۵.

(۹۱۱) **متفق عليه**، مالك (۲/٤٦۸، ٤٦۷ ورواية أبي مصعب : ۹۰۲) البخاري: ٤٢٠ ومسلم: ۹۰/۱۸۷۰ من حديث مالك به. [السنة : ۲٦۵۰]

(۹۱۲) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۵۱ أبوداود : ۵۲۳۳ من حديث حماد بن سلمة به، عبدالله بن سيار وثقه ابن حبان وجهله ابن المديني وغيره .

شدید ترین گرمی والا دن تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! میرے گھوڑے پر زین کس دو تو انھوں (بلال رضی اللہ عنہ) نے پتلی اُونی (نرم) زین نکالی جس میں سختی یا شدت نہیں تھی۔

خچر اور گدھے کا بیان

(۹۱۳) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ . فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ . قَالَ عَبَّاسٌ: وَأَنَاآخِذٌ بِعِنَانِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَأَبُوْسُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ)). فَقَالَ عَبَّاسٌ ـ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا ـ فَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ : فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ ؛ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا، فَقَالَ : يَالَبَّيْكَ يَالَبَّيْكَ، قَالَ : فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارُ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَعَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ، قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ : ((انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)) فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا، وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا .

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب' حنین والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کو (تنہا) نہیں چھوڑا۔

رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جسے فروہ بن نفاثہ الجذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی طرف لے جانے لگے۔ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا تاکہ اسے دوڑنے سے روک سکوں۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زین میں پاؤں رکھنے والے حلقے کو پکڑ رکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ

(۹۱۳) صحیح مسلم، الجهاد باب غزوة حنین : ۱۷۷۵ .

نے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! سمرہ درخت (بیعت رضوان) والوں کو پکارو تو عباس جن کی آواز بہت بلند تھی، نے فرمایا کہ میں نے اونچی آواز سے پکارا۔ سمرہ درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! وہ اس طرح لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی آواز پر آتی ہے' کہا: لبیک ہم حاضر ہیں۔ انھوں نے کفار سے جنگ شروع کردی۔ نبی کریم ﷺ اپنے خچر پر دیکھ رہے تھے۔ گویا اس قتال پر خوش ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

جنگ گرم ہوگئی (اور تندور تپ گیا ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے (چند) کنکریاں لے کر کفار کے چہروں کی طرف پھینک دیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم' وہ شکست کھا گئے۔ اللہ کی قسم' جب آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ (کفار) پیٹھ پھیر کر بھاگتے رہے۔

(٩١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةً، وَكَانَ يَرْكَبُهَا، وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خچر بطور تحفہ بھیجا تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار تھے۔ اس نے ایک پیالہ (بھی) بھیجا تھا جس میں آپ ﷺ (پانی ودودھ) پیتے تھے۔

(٩١٥) عَنْ مُعَاذٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ : ((يَامُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟)) قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)). فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ، فَقَالَ : ((لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا)). صحيح

سیدنا معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی ایک گدھے پر بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ (صرف) اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

---

(٩١٤) ضعيف، أبو الشيخ ص ١٥٢ سفيان بن عيينة والزهري عنعنا .

(٩١٥) صحيح البخاري، الجهاد باب اسم الفرس والحمار : ٢٨٥٦، مسلم: ٤٩/ ٣٠ من حديث أبي الأحوص به.

کریں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو شرک نہ کرے اللہ اسے عذاب نہ دے۔
میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو خوش خبری نہ دے دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوش خبری نہ دو (ورنہ) وہ اس پر توکل کر بیٹھیں (اور اعمال چھوڑ دیں) گے۔

(۹۱۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ الْيَعْفُوْرُ .
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یعفور نامی گدھے پر باہر نکلے تھے۔

(۹۱۷) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : لَوْأَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ. فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَرَكِبَ حِمَارًا، وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ، وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : إِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ : وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ. صحيح
سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ اگر عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں (تو اچھا ہے کیونکہ وہ بیمار ہے) نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے۔ مسلمان آپ ﷺ کے ساتھ (پیدل) چل رہے تھے۔ وہ بدبودار زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس (عبداللہ بن ابی، رئیس المنافقین) کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: ''تو مجھ سے دور ہو جا' اللہ کی قسم! تیرے گدھے کی بدبو نے مجھے تکلیف دی ہے'' تو ایک انصاری کہنے لگا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوش بو تجھ سے بہتر ہے۔

(۹۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰی حِمَارٍ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰی خَيْبَرَ . صحيح
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خیبر کی طرف رخ کئے ایک گدھے پر (نفل) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

(۹۱۶) **ضعيف**، أبوالشيخ ص۱۵۳ عبدالله بن شبيب ذاهب الحديث واهٍ وعبدالرحمٰن بن زيد ضعيف وله شواهد ضعيفة عند ابن سعد ۴۹۲/۱ وغيره .

(۹۱۷) صحيح البخاري : ۲۶۹۱ مسلم : ۱۷۹۹ من حديث المعتمر بن سليمان به .

(۹۱۸) **صحيح**، مالك (۱۵۰/۱، ۱۵۱ ورواية أبي مصعب : ۳۹۸) مسلم :۳۵/۷۰۰ من حديث مالك به. [السنة : ۱۰۳۷]

(۹۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيْفٍ وَخِطَامُ لِيْفٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر میں ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کا پالان اور لگام کھجور کی چھال کی تھی۔

اونٹنی کا بیان

(۹۲۰) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ فَسَبَقَ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ : ((مَالَكُمْ؟)) . فَقَالُوْا: سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ : ((إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)).صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کو عضباء کہا جاتا تھا۔ اس سے آگے کوئی (اونٹ) نہیں جاسکتا تھا تو ایک اعرابی نوجوان اونٹ پر آیا اور اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں کو بری لگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ تو انھوں نے کہا: عضباء پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا سچا فیصلہ ہے کہ وہ دنیا میں جس چیز کو بھی بلند کرتا ہے اسے (پھر) گرا دیتا ہے۔

(۹۲۱) عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ .

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن اپنی اونٹنی قصوا پر (مکے میں) داخل ہوئے تھے۔

(۹۲۲) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرٍ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ؛ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ.صحيح

---

(۹۱۹) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۵۳ علي بن عابس ومسلم الأعور ضعيفان .

(۹۲۰) **صحيح**، أبوالشيخ ص۱۵۳ البخاري: ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۶۵۰۱ من حديث حميد الطويل به .

(۹۲۱) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۵۴ زيد بن عبدالعزيز : لم أجد من وثقه و ثبت أنه صلى الله عليه وسلم دخل مكة على القصواء في الحج، انظر الحديث الآتي .

(۹۲۲) مسلم: ۱۲۱۸ مطولة وله شاهدعند البخاري (۴۴۰۰)

محمد بن علی (الباقر، تابعی) سے روایت ہے کہ معمر جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اعلان کرایا کہ آپ ﷺ حج کرنے والے ہیں۔ پس ہم (بھی) آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب آپ ذوالحلیفہ آئے تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوئے۔ جب اونٹنی کھلی زمین پر روانہ ہوئی تو آپ نے توحید والی لبیک شروع کی۔

(۹۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَاسْتَوَتْ نَاقَتُهُ قَائِمَةً؛ أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ .صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکاب میں پاؤں رکھتے اور اونٹنی اٹھ کھڑی ہوتی (تو) مسجد ذوالحلیفہ سے لبیک شروع کرتے تھے۔

(۹۲۴) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجُمْرَةَ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَا إِلَيْكَ .

سیدنا قدامہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ اونٹنی پر جمرے کو کنکریاں مارتے دیکھا ہے۔ (لوگوں کو) نہ مارا جاتا تھا اور نہ دھکیلا جاتا تھا اور نہ ہٹو بچو کی آوازیں تھیں۔

(۹۲۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سرخ اونٹ پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

(۹۲۶) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ بِالْأُوْلٰى، وَكَانَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ تُرْعٰى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ : فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ : أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ : مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ : فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَاصَبَاحَاه، قَالَ : فَأَسْمَعْتُ بَيْنَ لَابَتَي

---

(۹۲۳) صحيح البخاري: ۲۸٦٥ مسلم: ۱۱۸۷/۲۷ من حديث عبيدالله بن عمر به .

(۹۲٤) حسن، الترمذي: ۹۰۳ وابن ماجه: ۳۰۳٥ والنسائي (٥/۲۷۰) من حديث أيمن به وصححه ابن خزيمة : ۲۸۷۸ والحاكم على شرط البخاري: ٤٦٦/۱ ووافقه الذهبي. [السنة : ۱۹٤٤ب]

(۹۲٥) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱٥٤، أحمد ۲۳٤/٥ من حديث حماد بن سلمة به، علي بن زيد ضعيف وروح بن عائذ فيه جهالة.

(۹۲٦) صحيح البخاري: ٤۱۹٤ مسلم: ۱۸۰٦ عن قتيبة به.

الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ : أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضَّعِ، وَأَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً . قَالَ : وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ : ((**يَاابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ**)) ، قَالَ : ثُمَّ رَجَعْنَا فَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ، حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. صحيح

سیدنا یزید بن ابی عبید نے کہا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پہلی اذان سے پہلے ہی باہر نکلا۔ نبی کریم ﷺ کے اونٹ (ایک جگہ) چر رہے تھے۔ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا ایک غلام ملا تو کہا: رسول اللہ ﷺ کے اونٹ چرا لیے گئے ہیں۔ میں نے کہا: کس نے چرائے ہیں؟ اس نے کہا: غطفان (قبیلے والوں) نے۔

میں نے (اونچی آواز سے) تین چیخیں لگائیں۔ ہائے صبح جنھیں مدینہ والوں نے سن لیا۔ پھر میں ان کے پیچھے بھاگتا گیا حتیٰ کہ ان تک پہنچ گیا۔ وہ پانی پینا چاہتے تھے۔ میں انھیں تیر مارنے لگا اور میں بہترین تیرانداز تھا۔ میں کہہ رہا تھا۔ میں ابن الاکوع ہوں۔ آج مقابلے کا دن ہے۔ میں (جنگی) رجز پڑھ رہا تھا حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹ لے لئے اور تین چادریں مال غنیمت میں حاصل کر لیں۔

نبی کریم ﷺ اور (دیگر) لوگ آ گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے لوگوں کو پانی پینے سے روک دیا تھا وہ پیاسے ہیں۔ آپ ابھی ان کے پیچھے آدمی بھیجیں تو آپ نے فرمایا: اے ابن الاکوع! تو نے اونٹ حاصل کر لیے ہیں پس نرمی کر۔ پھر ہم مدینے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر مجھے بٹھائے ہوئے تھے حتیٰ کہ ہم (مدینے میں) داخل ہو گئے۔

رہبر انسانیت ﷺ کا کھانا پینا

(۹۲۷) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)) .صحيح

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(۹۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ، فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور لائی گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بھوک کی شدت سے اقعاء کیے ہوئے (چارزانو ہوکر) اسے کھا رہے تھے۔

(۹۲۹) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْثُوْا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ لَا يَتَّكِئُ .

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھٹنوں پر دوزانو بیٹھتے تھے اور تکیہ (ٹیک) نہیں لگاتے تھے۔

(۹۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ .صحيح

---

(۹۲۷) صحيح البخاري: ٥٣٩٨ من حديث مسعر به. [السنة: ٢٨٣٨]

(۹۲۸) **صحيح**، الترمذي في الشمائل: ١٤١ مسلم: ٢٠٤٤ من حديث مصعب بن سليم به. [السنة: ٢٨٤٢]

(۹۲۹) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٩١ صححه ابن حبان: ٤٩٧ من حديث إبراهيم الجوهري به، محمد ابن معاذ مجهول (التقريب: ٦٣٠٧) وابنه مجهول الحال .

(۹۳۰) **متفق عليه**، علي بن الجعد: ٧٤٠ البخاري: ٣٥٦٣ عن علي بن الجعد و مسلم: ٢٠٦٤ من حديث الأعمش به. [السنة: ٢٨٤٣]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں نقص نہیں نکالا۔ اگر طلب ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔

(۹۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ يَأْكُلُ مِمَّا يَلِيهِ وَإِذَا أُتِيَ بِالتَّمْرِ أَجَالَ يَدَهُ فِيهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنے (سامنے) قریب سے کھاتے تھے اور اگر کھجور ہوتی تو اپنا ہاتھ اس (برتن) میں گھماتے تھے۔

(۹۳۲) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقُرِّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ . قُلْنَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ : ((إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ، فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ)) .

سیدنا ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ کھانا لایا گیا۔ اتنی عظیم برکت والا کھانا ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ شروع میں بھی برکت تھی اور آخر میں بھی برکت کم نہیں (ہوئی) تھی۔ (پھر ہمارے بعد ایک اعرابی آ گیا اور کھانا اچانک ختم ہو گیا) ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لی تھی۔ پھر وہ بیٹھ گیا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور کھانا شروع کر دیا تو شیطان نے اس کے ساتھ کھایا۔

(۹۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ سَمَّى كَفَاكُمْ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چھ صحابیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے تو ایک اعرابی آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں ختم کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کے لیے کافی ہوتا۔

---

(۹۳۱) ضعیف، أبوالشیخ ص ۱۹۱ و ۲۰۵ رجل من بني ثور مجهول وله شاهد ضعیف عندالبزار: كشف الأستار : ۳/۳۳۲ ح ۲۸۷۲ .

(۹۳۲) ضعیف، الترمذي في الشمائل : ۱۸۷، ابن لهيعة عنعن وحبيب بن أوس وثقه ابن حبان وحده. [السنة : ۲۸۲٤]

(۹۳۳) صحيح، الترمذي في الشمائل : ۱۹۲و صححه ابن حبان : ۱۳٤۱ والحاكم ٤/۱۰۸ ووافقه الذهبي. [السنة : ۲۸۲۵]

(۹۳٤) عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا: لَا نَبْدَأُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدَأُ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے پہلے شروع نہیں کرتے تھے۔

(۹۳٥) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ، وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا .صحيح

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور انھیں چاٹنے کے بغیر ہاتھ نہیں پونچھتے تھے۔

(۹۳٦) عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا کھالیتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے۔

(۹۳۷) عَنْ كَعْبٍ ﷛ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ: الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا، وَالْوُسْطٰى .وَرَأَيْتُهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَبْلَ أَنْ يَّمْسَحَهَا .

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ انگوٹھا، اس کے قریب (شہادت) والی انگلی اور درمیانی (انگلی) اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھانے کے بعد پونچھنے سے پہلے اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے۔

(۹۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ : مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ، وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَلَهُ مُرَقَّقٌ . قَالَ : فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ : عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ.صحيح

---

(۹۳٤) صحيح، أبوالشيخ ص ۱۹۳ النسائي : ٦٧٥٣ من حديث عفان به وله شاهد عند مسلم : ۲۰۱۷/۱۰۲.

(۹۳٥) صحيح، أبوالشيخ ص ۱۹٤، مسلم، الأشربة باب استحباب لعق الأصابع والقصعة : ۲۰۳۲ من حديث أبي معاوية الضرير به. [السنة : ۲۸۷٤]

(۹۳٦) صحيح، الترمذي : ۱۸۰۳ وفي الشمائل : ۱۳۷ مسلم : ۲۰۳٤ من حديث حماد بن سلمة به.

(۹۳۷) ضعيف، أبوالشيخ ص۱۹٥ الطبراني في الأوسط : ۱٦۷۰ من حديث عبدالمجيد به وابن جريج صرح بالسماع عند ابن سعد : ۳۸۰ ومحمد بن كعب "لم أعرفه" (مجمع الزوائد ٥/۲۸) وللحديث شواهد.

(۹۳۸) صحيح، الترمذي : ۱۷۸۸ وفي الشمائل : ۱٤٦ البخاري :٥۳۸٦ من حديث معاذ بن هشام الدستوائي به. [السنة : ۲۸۳۷]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی اونچے دسترخوان یا چھوٹی رکابی میں کھانا نہیں کھایا۔ آپ کے لیے چھانی ہوئی روٹی کبھی تیار نہیں کی گئی۔ راوی نے قتادہ رضی اللہ عنہ (تابعی رحمہ اللہ) سے کہا: تو پھر کس چیز پر وہ کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: زمین پر بچھے ہوئے دسترخوان پر۔

(۹۳۹) عَنْ أَنَسٍ ﷺ، وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ : مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا، وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً، حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ. صحيح

سیدنا قتادہ (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے وہاں ان کا نان بائی بھی تھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھانی ہوئی روٹی یا مسموط (مسموط اس بکری وغیرہ کو کہتے ہیں جسے ذبح کے بعد پکانے یا بھوننے سے پہلے گرم پانی وغیرہ میں ڈال کر کھال کے بال صاف کرتے ہیں۔ یہ انتہائی لذیذ ہوتی ہے) بکری نہیں کھائی حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے۔

(۹۴۰) عَنْ أَبِي حَازِمٍ : قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ﷺ : هَلْ أَكَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ : مَا رَأَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ : فَقُلْتُ :هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مَنَاخِلُ؟ قَالَ :مَا رَأَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مُنْخُلًا، مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ : كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيْرُ مَاطَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ. صحيح

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے چھانا ہوا آٹا کھایا ہے؟ تو سہل نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے لے کر وفات تک چھانا ہوا آٹا نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تمھارے پاس چھلنیاں تھیں؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ (پوچھنے والے) نے کہا: تم بغیر چھانے جو کس طرح کھاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم انھیں پیس کر پھونک مارتے کچھ حصہ اڑ جاتا باقی کو ہم گوندھ کر کھا لیتے تھے۔

---

(۹۳۹) صحيح البخاري : ٥٣٨٥ [السنة : ٢٨٤٤] .

(۹۴۰) صحيح البخاري : ٥٤١٣ [السنة : ٢٨٤٥] .

پیغمبر ﷺ کے پسندیدہ کھانے اور سالن

(۹٤١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے (بکری کی) پہلدستی کا بھنا ہوا گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

(۹٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ آذَنَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا، وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ .

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں روٹی اور گوشت لایا گیا تو آپ نے اور ہم نے کھایا۔ پھر مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی تو نبی کریم ﷺ نے اور ہم نے نماز پڑھی۔ ہم نے سنگریزوں کے ساتھ ہاتھ صاف کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا (دوبارہ وضو نہیں کیا)۔

(۹٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا (کچھ) بازو کھایا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

(۹٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّذِي يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .صحيح

---

(۹٤١) صحيح، الترمذي : ١٨٢٩ وفي الشمائل : ١٦٣ [السنة : ٢٨٤٦] .

(۹٤٢) إسناده ضعيف، و هو حسن دون قوله "مسحنا أيدينا بالحصباء" ابن ماجه : ٣٣١١ من حديث ابن لهيعة به وصرح بالسماع. [السنة : ٢٨٥٠]

(۹٤٣) متفق عليه، مالك (١/٢٥ ورواية أبي مصعب : ٦٢) البخاري : ٢٠٧ ومسلم : ٣٥٤ من حديث مالك به .

(۹٤٤) صحيح البخاري : ٥٤٠٨ مسلم : ٣٥٥ من حديث الزهري به. [السنة : ٢٨٥٢]

سیدنا عمرو بن امیہ (الضمری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں بکری کے بازو میں سے چھری کے ساتھ گوشت کاٹ رہے تھے۔ پھر جب نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے رکھا اور چھری (بھی) جس سے کاٹ رہے تھے رکھ دی۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور وضو (دوبارہ) نہیں کیا۔

(٩٤٥) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکل کر ایک انصاری عورت کے پاس گئے۔ میں (بھی) آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک بکری ذبح کی تو آپ نے اس سے کھایا۔ وہ تازہ کھجوروں کا ایک خوشہ لائی تو آپ نے اس سے کھایا۔ پھر آپ نے ظہر کے لئے وضو کیا اور (ظہر کی) نماز پڑھی۔ پھر آپ (جب نماز سے) فارغ ہوئے تو وہ بکری کا بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے اس سے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

(٩٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو آپ کے لیے بازو کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کو یہ گوشت پسند تھا تو آپ ﷺ نے دانتوں کے ساتھ اس میں سے کھایا۔

(٩٤٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ الذِّرَاعُ بِأَحَبِّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ، إِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهَا لِأَنَّهَا أَعْجَلُهَا نَضْجًا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بازو کا گوشت بہت زیادہ پسند تھا۔ بات یہ تھی کہ آپ کو کبھی کبھار ہی گوشت ملتا تھا تو آپ اسے (ہی) ترجیح دیتے تھے' کیونکہ یہ جلدی پک جاتا تھا۔

---

(٩٤٥) صحیح، الترمذي : ٨٠ وفي الشمائل : ١٧٩ [السنة : ٢٨٤٩].

(٩٤٦) متفق علیه' الترمذي : ١٨٣٧، ٢٤٤٢ والشمائل : ١٦٦' البخاري : ٤٧١٢ ومسلم : ١٩٤ من حديث أبي حيان به. [السنة : ٢٨٥١]

(٩٤٧) ضعيف، الترمذي : ١٨٣٨ والشمائل : ١٦٩ في سماع عبدالوهاب بن يحيى من جده عبدالله ابن الزبير نظر .

(۹۴۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الْعُرَاقِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذِرَاعُ الشَّاةِ، وَكُنَّا نَرَاهُ يُسَمُّ فِي ذِرَاعِ الشَّاةِ، وَكُنَّا نَرٰى أَنَّ الْيَهُوْدَ هُمُ الَّذِيْنَ سَمُّوْهُ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ہڈی والا گوشت بکری کے بازو کا گوشت تھا اور ہم سمجھتے تھے کہ آپ کو بازو والے گوشت میں زہر دیا جا سکتا ہے اور ہم سمجھتے تھے کہ یہودی ہی آپ ﷺ کو زہر دے سکتے ہیں۔

(۹۴۹) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ ﷺ قَالَ : ((طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِدْرًا، وَكَانَ تُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ، فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ: ((نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ)) فَقُلْتُ :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ؟ فَقَالَ :((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ مَا دَعَوْتُ)) .

سیدنا ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے (گوشت کی) ہانڈی پکائی۔ آپ کو بازو کا گوشت پسند تھا تو میں نے آپ کو بازو (والا گوشت) پکڑایا۔ آپ نے پھر فرمایا: بازو (والا گوشت) مجھے دے دو۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہتے تھے تو تم مجھے وہ بازو دیتے جسے میں نے مانگا ہے۔

(۹۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُعْجِبُهُ فِي الشَّاةِ إِلَّا الْكَتِفُ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بکری میں سے صرف کندھے (بازو) کا گوشت ہی پسند تھا۔

(۹۵۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ﷺ يَقُوْلُ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُلَقِّمُوْنَهُ اللَّحْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ .

---

(۹۴۸) صحيح، أبو الشيخ ص ۲۰۲ أبوداود : ۳۷۸۰ من حديث زهير به وله شواهد عند البخاري: ۳۳۴۰ ومسلم: ۱۹۴ وغيرهما.

(۹۴۹) حسن، الترمذي في الشمائل : ۱۶۸ وللحديث شواهد.

(۹۵۰) ضعيف، أبو الشيخ ص ۲۰۱ ابن عدي ۱۲۱۹/۳ عن عبدان به، سعيد بن راشد السماك المازني منكر الحديث كما قال البخاري.

(۹۵۱) حسن، أبو الشيخ ص ۲۰۰ ابن ماجه : ۳۳۰۸ والترمذي في الشمائل : ۱۷۰ من حديث مسعر به، شيخ من فهم هو محمد بن عبدالله بن رافع وثقه الحاكم.[السنة : ۲۸۵۴]

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا۔ لوگ اس سے لقمے لینے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے اچھا گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

(۹۵۲) عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسٰى، فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ، فَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى: هَلُمَّ فَكُلْ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ .

زہدم (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اتنے میں مرغی کا گوشت لایا گیا تو ابوموسیٰ نے فرمایا: آؤ کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۵۳) عَنْ سَفِينَةَ ﷺ قَالَ : أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارٰى .

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب (پرندے کا گوشت) کھایا ہے۔

(۹۵٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ : غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ، يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ . وَأَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ :قَالَ أَبُوْعُبَيْدَةَ : كُلُوْا، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ . أَطْعِمُوْنَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ. فَأَكَلَهُ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس جہاد میں شامل تھا جس میں پتے کھائے گئے تھے۔ ابوعبیدہ امیر بنائے گئے تھے۔ ہمیں شدید بھوک لگی تھی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینک دی۔ ہم نے ایسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ ہم پندرہ دن اس کا گوشت کھاتے رہے۔ ابوعبیدہ نے اس کی ایک (بڑی) ہڈی لی (اور اسے کھڑا کردیا) تو سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ۔ جب ہم مدینے آئے تو نبی کریم ﷺ سے اس (واقعے اور مردہ مچھلی) کا

---

(۹۵۲) **متفق عليه**، أبوالشيخ ص ۲۰۰ مسلم : ۱٦٤۹ من حديث وهيب، البخاري: ۵۵۱۷ من حديث أيوب السختياني به.

(۹۵۳) **ضعيف**، الترمذي : ۱۸۲۸ وفي الشمائل : ۱۵٤ أبوداود : ۳۷۹۷ عن الفضل بن سهل به، إبراهيم بن عمر وثقه ابن حبان وحده وضعفه العقيلي والذهبي .

(۹۵٤) صحيح البخاري : ٤۳٦۲ مسلم : ۱۹۲۵ من حديث عمرو بن دينار به نحو المعنى .

ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ۔ یہ رزق جو اللہ نے تمھارے لیے نکالا ہے۔ اگر تمھارے پاس (اس میں سے) کچھ باقی بچا ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ'' ایک شخص بعض حصہ لے آیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا۔

(۹۵۵) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ، فَتَخَلَّفَ أَبُوْقَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَآهُ أَبُوْقَتَادَةَ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهَا الْجَرَادَةُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُّنَاوِلَهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوْا، فَنَدِمُوْا، فَلَمَّا أَدْرَكُوْهُ قَالَ :((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)) قَالَ :مَعَنَا رِجْلُهُ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَكَلَهُ .صحيح

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جنھوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور وہ (ابوقتادہ) احرام سے نہیں تھے۔ انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے پہلے ایک گورخر دیکھا اور انھیں بتایا۔ جب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود دیکھ لیا تو اپنے جرادہ نامی گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا تو انھوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا۔ پھر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس گورخر کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ انھوں نے اس کا گوشت کھایا اور ان کے ساتھیوں نے بھی کھایا۔ پھر ساتھی پشیمان ہو گئے۔

پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھارے پاس اس میں سے کچھ چیز باقی ہے؟ کہا: ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کھایا۔

(۹۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى النَّاسُ فَغَلَبُوْا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَاطَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا، قَالَ: فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ، فَقَبِلَهُ . قُلْتُ : وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ :وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ:قَبِلَهُ)).صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ظہران کے علاقے میں ایک خرگوش دیکھا۔ لوگوں نے پانی پینے پر شور مچا دیا۔ میں نے جا کر خرگوش پکڑ لیا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران کے دونوں حصے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیئے۔ ران کے اوپر والے

---

(۹۵۵) صحيح البخاري : ۲۸۵٤ ومسلم : ۱۱۹٦/٦٣ من حديث فضيل بن سليمان به .

(۹۵٦) صحيح البخاري : ۲۵۷۲ و مسلم :۱۹۵۳ من حديث شعبة به .

حصے میں راوی کو کوئی شک نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اسے قبول کیا۔ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا؟ انھوں نے فرمایا: آپ نے اس میں سے کھایا بعد میں وہ فرماتے تھے کہ اسے قبول کیا۔

(۹۵۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ : فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ : فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوْلَ الصَّحْفَةِ، قَالَ : فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی کھانے پر دعوت کی جسے اس نے تیار کیا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا۔ آپ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تھالی میں سے کدو چن رہے تھے۔ میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔

(۹۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ وَدُعِيَ لَهُ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کدو کو پسند کرتے تھے۔ آپ کو ایک کھانے کی دعوت دی گئی تو میں کدو لے کر آپ ﷺ کے سامنے رکھتا تھا' کیونکہ میں جانتا تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

(۹۵۹) عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءَ يُقَطَّعُ، فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : ((نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا)) .

سیدنا ابو حکیم جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہاں کدو کاٹے جارہے ہیں میں نے کہا: یہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس کے ساتھ اپنا کھانا (سالن) زیادہ کرتے ہیں۔

(۹۶۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْقَرْعَ، وَكَانَ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ

---

(۹۵۷) متفق عليه، مالك (۲/ ۵٤٦ ورواية أبي مصعب: ۱٦۹۰) البخاري: ۵۳۷۹ ومسلم: ۲۰٤۱ من حديث مالك به.

(۹۵۸) صحيح، الترمذي في الشمائل: ۱۵۹. [السنة: ۲۸٦۱]

(۹۵۹) ضعيف، الترمذي في الشمائل: ۱٦۰ إسماعيل بن أبي خالد عنعن. [السنة: ۲۸٦۲]

(۹٦۰) حسن، أبو الشيخ ص ۲۱۳ وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

تُرِيْدٌ عَلَيْهِ قَرْعٌ يَلْتَقِطُ الْقَرْعَ قَالَ أَنَسٌ :فَأَنَا أُحِبُّ الْقَرْعَ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کدو کو بہت پسند کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے سامنے کدو والا شوربا رکھا جاتا تو کدو چن لیتے۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کدو پسند کرنے کی وجہ سے کدو پسند کرتا ہوں۔

(۹۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْهِ ،عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ قَدِيْدٍ فِيْ طَبَقٍ، فَقَامَ إِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَشَرِبَ .

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تھالی میں سے خشک گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ ایک مشک کے پاس گئے جس میں پانی تھا تو (پانی) پیا۔

(۹۶۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : أَكَلْنَا الْقَدِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خشک گوشت کھایا ہے۔

(۹۶۳) عَنْ سَلْمٰى: ((أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ أَتَوْهَا، فَقَالُوْا لَهَا: اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا، مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ، فَقَالَتْ :يَا بُنَيَّ! لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ، قَالَ :بَلٰى اصْنَعِيْهِ لَنَا، قَالَ :فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ وَطَبَخَتْهُ، ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ، وَصَبَّتْ عَلَيْهِ مِنْ زَيْتٍ، وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ وَقَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ :هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ)).

سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حسن بن علی، ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ کھانا ہمارے لئے تیار کریں (سلمٰی رضی اللہ عنہا نے) کہا: اے میرے بیٹو! آج اس کی خواہش نہ کرو۔ کہا کیوں نہیں! ہمارے لئے اسے تیار کریں۔ کہا: (سلمٰی رضی اللہ عنہا) کھڑی ہوئیں تو کچھ جو لیے اور ان کو پکایا پھر ان کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور اس پر تیل انڈیل دیا۔ مرچ و مصالحے کو باریک کیا اور اسے ان پر پیش کر دیا اور کہا یہ نبی ﷺ کا پسندیدہ کھانا ہے جسے آپ خوشی سے کھاتے تھے۔

---

(۹۶۱) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۱۹۲ عبدالعزيز بن عمران متروك .

(۹۶۲) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱۹۲، أحمد ۳۲۷/۳ من حديث الحسين بن واقد به وأبوالزبير صرح بالسماع.

(۹۶۳) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل : ۱۷۷ الفضيل بن سليمان ضعفه الجمهور .

(٩٦٤) عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ : فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ : ((مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقِهٌ)) . قَالَ : فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ، قَالَتْ : فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ : ((يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ)).

سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ہمارے (گھر) کھجور کی ایک شاخ لٹکی ہوئی تھی (ام منذر نے) کہا: رسول اللہ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا شروع کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے علی تم رک جاؤ کیونکہ تم (بیماری کی وجہ سے) کمزور ہو (گئے ہو) پھر علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کھاتے رہے۔

(ام منذر نے) کہا: میں نے ان کے لیے سبزی اور جو تیار کیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ اس میں سے لو یہ تمھاری طبیعت کے موافق ہے۔

(٩٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ : أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ، ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پنیر کھانے سے وضو کرتے دیکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

(٩٦٦) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فَيَقُولُ : ((أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ؟)) . فَأَقُولُ : لَا ، فَيَقُولُ : ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، قَالَتْ : وَأَتَانِي يَوْمًا، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، قَالَ : ((وَمَا هِيَ؟)) قُلْتُ : حَيْسٌ، قَالَ : ((أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) ، قَالَتْ: ثُمَّ أَكَلَ .صحيح

سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس آتے تو فرماتے: کیا تمھارے پاس صبح کا کھانا ہے؟ میں کہتی کہ نہیں ہے تو آپ ﷺ فرماتے: میں روزے سے ہوں۔

---

(٩٦٤) حسن، الترمذي : ٢٠٣٧ وفي الشمائل : ١٨٠ صححه الحاكم ٤/ ٤٠٧ ووافقه الذهبي. [السنة : ٢٨٦٣]

(٩٦٥) صحيح، الترمذي في الشمائل : ١٧٥ وصححه ابن خزيمة : ٤٢ وابن حبان : ٢١٧ من حديث عبدالعزيز الدراوردي به .

(٩٦٦) صحيح، الترمذي : ٧٣٤ وفي الشمائل : ١٨١ مسلم : ١١٥٤ من حديث طلحة بن يحيى به .

ایک دن آپ ﷺ آئے تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں ایک تحفہ ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: پنیر اور گھی کا حلوہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تو آج روزے سے تھا پھر آپ نے (روزہ توڑ کر) وہ کھایا۔

(٩٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الثَّرِيدَ مِنَ التَّمْرِ، وَهُوَ الْحَيْسُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ایک پسندیدہ کھانا کھجور کی ثرید اور وہ پنیر گھی کا حلوہ تھا۔

(٩٦٨) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلِهِ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا، فَسَأَلْتُهُ : أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَقَالَ : ((لَا، وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ)) ،قَالَ : فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَهُ .صحيح

سیدنا ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب (بطور تحفہ) کھانا آتا تو اس میں سے کھاتے اور باقی مجھے بھیج دیتے۔ ایک دن آپ ﷺ نے بچا ہوا کھانا مجھے بھیجا جسے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں تو اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔ (ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: آپ ﷺ کے ناپسند کرنے کی وجہ سے میں (بھی) اسے ناپسند کرتا ہوں۔

(٩٦٩) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (ہانڈی میں) کھانے کا بقیہ حصہ پسند تھا۔

---

(٩٦٧) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٢١١ صححه الحاكم ٤/١١٦ والذهبي حديث المبارك به ورواه أبوداود : ٣٧٨٣ من حديث مبارك عن عمرو بن سعيد عن رجل من أهل البصرة عن عكرمة عن ابن عباس به : فيه رجل مجهول وهو علة الخبر .

(٩٦٨) صحيح مسلم، الأشربة باب اباحة أكل الثوم :٢٠٥٣ .

(٩٦٩) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل :١٨٣، والحاكم (٤/١١٥، ١١٦) من حديث سعيد بن سليمان به، حميد الطويل عنعن. [السنة : ٢٨٥٧]

(۹۷۰) عَنْ أَبِي زِيَادٍ وَهُوَ خِيَارُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ : حِينَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ : آخِرُ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ.

سیدنا خیار بن سلمہ (تابعی) نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے آخری کھانا جو کھایا تھا اس میں پیاز موجود تھا۔

(۹۷۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ : لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ : ((هَاتِي، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ)) .

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمھارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: نہیں، صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے آؤ جس گھر میں سرکہ ہو وہ فقیر نہیں ہوتا۔

(۹۷۲) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَرَّبِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ، فَقَالَ : ((هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟)) . قَالُوا: نَعَمْ، فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ قُرْصَةٍ، فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ مِنْ أُدْمٍ؟)). قَالُوا: لَا، إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ : ((هَاتُوهُ، فَنِعْمَ الْأُدْمُ هُوَ)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے تو مجھے اشارہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی ازواج کے کسی حجرے تک تشریف لے گئے۔ پھر داخل ہونے کے بعد مجھے اندر آنے کی اجازت دی۔ میں داخل ہوا تو پردہ تھا۔ آپ ﷺ نے گھر والوں سے (پردے میں) کہا: صبح کا کھانا ہے؟

---

(۹۷۰) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۱۹۴ أبو داود : ۳۸۲۹ من حديث بقية به ولم يصرح بالسماع المسلسل وخيار: لم يوثقه غير ابن حبان.

(۹۷۱) **حسن**، الترمذي: ۱۸۴۱ وفي الشمائل: ۱۷۲ سنده ضعيف وله طريق آخر عند الحاكم ۵۴/۴ وغيره للحديث شواهد. [السنة : ۲۸۶۹]

(۹۷۲) صحيح مسلم، الأشربة باب فضيلة الخل والتأدم به : ۲۰۵۲.

انھوں نے کہا: جی ہاں، تو روٹیاں لائی گئیں اور اونچی جگہ رکھ دی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے اور ایک میرے سامنے رکھ دی۔ پھر تیسری روٹی کے دو حصے کیے۔ آدھی اپنے سامنے اور آدھی میرے سامنے رکھی۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا کچھ سالن ہے؟

(گھر والوں نے) کہا: نہیں تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لے آؤ۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

(۹۷۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ (ہی) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔

(۹۷٤) عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، فَوُضِعَ عَلَيْهَا تَمْرَةٌ، فَقَالَ : هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ، وَأَكَلَ)) .

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا تو اس پر کھجور رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے کھالیا۔

(۹۷۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حلوہ اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

(۹۷٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ ام حفید نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور سمساریں بھیجیں تو نبی کریم ﷺ نے پنیر اور گھی لیا اور سمسار ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(۹۷۷) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ. وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ. نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ،

---

(۹۷۳) **صحيح**، مسلم : ۲۰۵۲ من حديث يزيد بن هارون به. [السنة : ۲۸٦۸]

(۹۷٤) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل : ۱۸۲، أبوداود : ۳۲٦۰، ۳۸۳۰ من حديث عمر بن حفص به، يزيد مجهول وحفص بن غياث عنعن. [السنة : ۲۸۸٦]

(۹۷۵) صحيح البخاري: ۵٤۳۱، مسلم: ۱٤۷٤/۲۱ من حديث أبي أسامة به .

(۹۷٦) صحيح البخاري: ۲۵۷۵، مسلم : ۱۹٤۷ من حديث شعبة به.

(۹۷۷) **صحيح**، مالك (۱/۲٦ ورواية أبي مصعب: ٦۳) البخاري: ۲۰۹ من حديث مالك به.[السنة:۱۷۱]

فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سیدنا سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر والے سال نکلے حتیٰ کہ خیبر کے قریب صہبا (نامی مقام پر) پہنچے۔ آپ نے اتر کر عصر کی نماز پڑھی پھر حکم دیا کہ بچا کھچا کھانا لے آؤ۔ سوائے ستو کے کچھ بھی نہ ملا تو آپ ﷺ نے اس کا ثرید بنانے کا حکم دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ اور ہم نے (اسے) کھایا پھر آپ ﷺ مغرب (کی نماز) کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی تو وضو نہیں کیا۔

کھجور اور پھل

(۹۷۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا وَإِحْدَاهُمَا تَمْرٌ. صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میں دو کھانے نہیں کھائے مگر ایک (کھانا) کھجور کا ہوتا تھا۔

(۹۷۹) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو نبی کریم ﷺ اسے تقسیم کرنے لگے۔ آپ ﷺ دوزانو تیار بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اسے (کسی کام کی وجہ سے) تیزی سے کھا رہے تھے۔

(۹۸۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ يَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَاهُ أَبِي بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ التَّمْرَ وَيُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ، ثُمَّ يُلْقِيْهِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے تو آپ کے لیے میرے ابا کھجور اور ستو لے آئے۔ آپ کھجوریں کھاتے جاتے اور ان کی گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کی پشت پر رکھ کر پھینکتے جاتے تھے۔ یعنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کی پشت پر رکھتے تھے۔

---

(۹۷۸) صحیح، أبوالشيخ ص ۲۰۳، ۲۰۴ وله شواهد عند البخاري: ٦٤٥٥ ومسلم: ۲۹۷۱ وغيرهما.

(۹۷۹) صحيح مسلم: ۲۰٤٤.

(۹۸۰) صحیح، أبوالشيخ ص ۲۰۵، مسلم: ۲۰٤۲ من حديث شعبة به. [السنة: ۲۸۸۷]

(۹۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الطَّعَامَ مِمَّا يَلِيهِ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ التَّمْرُ جَالَتْ يَدُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے (سامنے) قریب والا کھانا کھاتے اور اگر کھجوریں ہوتیں تو آپ کا ہاتھ ان میں گھومتا تھا (جہاں سے چاہتے کھا لیتے تھے)۔

(۹۸۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ إِذَا قَدَّمْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُطَبًا أَكَلَ الرُّطَبَ وَتَرَكَ الْمُذْنِبَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تازہ کھجوریں لاتا تو انھیں کھاتے اور دمدار کھجور کو چھوڑ دیتے تھے۔

(۹۸۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ انھیں کھول کر دیکھنے لگے (کہ کہیں کیڑے نہ ہوں)۔

(۹۸٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: ((مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ)) فَأَرَدْتُّ أَنْ أَقُوْلَ النَّخْلَةَ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ:((هِيَ النَّخْلَةُ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا جب آپ ﷺ کے پاس کھجور کا گچھا لایا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جو مومن کی طرح ہے؟ میں نے ارادہ کیا کہ بتادوں۔ یہ کھجور کا درخت ہے مگر دیکھا کہ لوگوں میں سے سب سے چھوٹا میں ہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

(۹۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَنْبِذُ إِلَيْنَا التَّمْرَ تَمْرَ الْعَجْوَةِ وَكُنَّا عُزَّابًا، فَكَانَ إِذَا قَرَنَ فَقَالَ : ((إِنِّي قَرَنْتُ فَاقْرِنُوْا)) .

---

(۹۸۱) موضوع، أبوالشيخ ص۲۰٦، الخطيب في تاريخه ۹٥/۱۱ من حديث عبيد بن القاسم به وهو كذاب ، كذبه ابن معين وغيره وله متابعة مردودة عندالبزار: كشف الأستار(۳۳۲/۳ ح۲۸۷۲) فيه خالد بن إسماعيل متروك .

(۹۸۲) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۰٤، البزار(كشف الأستار ۳۳٥/۳ ح ۲۸۸۱) من حديث إسرائيل به، مسلم الأعور ضعيف كما في التهذيب وغيره .

(۹۸۳) حسن، أبوالشيخ ص۲۰٤، أبوداود : ۳۸۳۲ وابن ماجه : ۳۳۳۳ من حديث مسلم بن قتيبة به.

(۹۸٤) صحيح البخاري: ۲۲۰۹ مسلم :۲۸۱۲ من حديث مجاهد به .

(۹۸٥) ضعيف، أبوالشيخ ص۲۰٥ عطاء بن السائب اختلط وللحديث لون آخر في أخبار اصبهان ۲۸٦/۱.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہمارے لیے عجوہ کھجور کا شربت تیار کیا جاتا تھا۔ ہم (بے اہل وعیال اور) بھوکے ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ دو کھجوریں کھاتے تو فرماتے: میں نے دو لی ہیں تم بھی دو لے لو۔

(۹۸٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. صحیح

سیدنا عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تازہ کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۸۷) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ تربوز کھاتے تھے۔

(۹۸۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُ الرُّطَبَ بِيَمِيْنِهِ، وَالْبِطِّيخَ بِيَسَارِهِ، فَيَأْكُلُ بِالْبِطِّيخِ، وَكَانَ أَحَبَّ الْفَاكِهَةِ إِلَيْهِ . یوسف بن عطیه ضعیف

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ سے تازہ کھجور اور بائیں ہاتھ سے تربوز پکڑتے۔ پھر تربوز کے ساتھ کھجور کھاتے تھے اور یہ آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ پھل تھا۔

(۹۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ، وَالْقِثَّاءَ بِالْمِلْحِ. يحيى بن هاشم ضعيف

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ تربوز اور نمک کے ساتھ ککڑی کھاتے تھے۔

(۹۹۰) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَأَجْرٍ زُغْبٍ، فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا، أَوْقَالَتْ : ذَهَبًا .

---

(۹۸٦) صحيح البخاري: ٥٤٤٠، مسلم: ٢٠٤٣ من حديث إبراهيم بن سعد به.

(۹۸۷) **صحيح**، الترمذي: ١٨٤٣ وقال: "حسن غريب" أبوداود: ٣٨٣٦ من حديث هشام بن عروة به.

(۹۸۸) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ٢١٦ الحاكم ٤/١٢١ وقال: "تفرد به يوسف بن عطية" وقال الذهبي: "هو واهٍ".

(۹۸۹) موضوع، أبوالشيخ ص ٢١٦ يحي بن هاشم متروك متهم.

(۹۹۰) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل: ٢٠٢ شريك القاضي مدلس وعنعن.

سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس ایک طبق (تھالی) میں تازہ کھجوریں اور چھوٹی ککڑیاں لائی تو آپ ﷺ نے مجھے ہتھیلی بھر کر سونا یا زیور دے دیئے۔

(۹۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْتَنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ)) ، فَقِيْلَ : أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ : ((نَعَمْ، وَهَلْ نَبِيٌّ إِلَّا رَعَاهَا)). صحيح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مرالظہران میں اراک پودے کا پھل چن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کالا (پھل) لے لو' کیونکہ یہ زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

کہا گیا کہ کیا آپ ﷺ نے بکریاں (بھی) چرائی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' کوئی ایسا نبی نہیں (گزرا) ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں؟

پاکیزہ مشروب

(۹۹۲) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشُّرْبِ ثَلَاثًا، وَيَقُوْلُ :((إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ : وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور فرماتے: یہ زیادہ پیاس بجھانے والا اور نفع بخش ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (بھی) تین سانسوں میں ہی پانی پیتا ہوں۔

(۹۹۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَيَقُوْلُ : ((هُوَ أَهْنَأُ وَأَبْرَأُ وَأَشْفٰى)) ، قَالَ أَنَسٌ : وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی (پینے) میں تین سانس لیتے تھے اور فرماتے کہ یہ زیادہ بھوک لگانے والا' صحت بخش اور شفایاب کرنے والا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (بھی) پانی (پیتے وقت) تین سانس لیتا ہوں۔

---

(۹۹۱) صحيح البخاري : ٥٤٥٣، مسلم : ٢٠٥٠ من حديث عبدالله بن وهب به. [السنة : ٢٨٩٩]

(۹۹۲) صحيح مسلم : ٢٠٢٨.

(۹۹۳) صحيح، أبوالشيخ ص ٢٢٣، الترمذي : ١٨٨٤ وفي الشمائل : ٢٠٩ من حديث عبدالوارث بن سعيد به. [السنة : ٣٠٣٩]

(۹۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ جَرْعَةً، ثُمَّ قَطَعَ، ثُمَّ سَمَّى، ثُمَّ جَرَعَ، ثُمَّ قَطَعَ، ثُمَّ سَمَّى، ثُمَّ جَرَعَ، ثُمَّ قَطَعَ، ثُمَّ سَمَّى ثَلَاثًا حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا شَرِبَ حَمِدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ .سعيد بن ميسرة ضعيف

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو ایک گھونٹ پیتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ رک گئے۔ بسم اللہ پڑھی۔ پھر ایک گھونٹ پیا' پھر رک گئے بسم اللہ پڑھی اور گھونٹ بھرا' پھر رک گئے بسم اللہ پڑھی۔ آپ نے تین دفعہ اسی طرح کیا حتیٰ کہ (پانی) پینے سے فارغ ہو گئے۔ پھر الحمدللہ پڑھی۔

(۹۹۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ عَلَى الْإِنَاءِ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ، يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَفَسٍ، وَيَشْكُرُهُ عِنْدَ آخِرِهِنَّ . المعلى بن عرفان ضعيف

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پانی (اور دودھ وغیرہ) پیتے تو تین سانسوں میں پیتے ہر سانس پر اللہ کی حمد بیان کرتے اور آخر میں شکر ادا کرتے۔

(۹۹۶) عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيهِ، فَيُسَمِّي اللّٰهَ وَيَشْكُرُ، ثُمَّ يَرْفَعُ فَيَشْكُرُ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، لَا يَعُبُّ، وَلَا يَلْهَثُ.طلحة بن زيد ضعيف

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں پانی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی تھی تو آپ ﷺ اس پر اپنا منہ (مبارک) رکھتے۔ پس آپ بسم اللہ پڑھتے اور شکر ادا کرتے۔ پھر (منہ سے) ہٹاتے تو شکر ادا کرتے۔ آپ ﷺ ایسا تین دفعہ کرتے تھے۔ غٹا غٹ بغیر سانس لیے (کبھی) نہیں پیتے تھے۔

(۹۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، شَرِبَ مَاءً فَتَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی دو سانسوں میں پیا۔

---

(۹۹٤) **ضعيف جداً**، أبو الشيخ ص ۲۲۲ ، ابن عدي ۱۲۲٤/۳ عن عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوي به، سعيد بن ميسرة منكر الحديث قاله البخاري وغيره .

(۹۹٥) **ضعيف جداً**، أبو الشيخ ص ۲۲۲ معلى بن عرفان منكر الحديث ، قاله البخاري ورواه العقيلي في الضعفاء ۲۱٤/٤ من حديث مصعب بن سعيد به .

(۹۹٦) **موضوع**، أبو الشيخ ص ۲۲۳، ۲۲٤ طلحة بن زيد متروك متهم بالكذب .

(۹۹۷) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۲۲۳ الترمذي : ۱۸۸٦ وفي الشمائل : ۲۱۰ من حديث رشدين به وهو ضعيف كما في التقريب (۱۹٤۲) .

(۹۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول نبی کریم ﷺ کے پاس لایا تو آپ نے کھڑے کھڑے اسے پی لیا۔

(۹۹۹) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ : أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ .صحيح

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر کوفے کی کشادہ زمین میں بیٹھ کر لوگوں کے کام کرنے لگے حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ اور (راوی نے) سر اور پاؤں کا ذکر کیا۔ پھر کھڑے ہوکر اس (پانی) کا باقی حصہ کھڑے کھڑے پی لیا۔ پھر فرمایا: بعض لوگ کھڑے ہوکر پانی پینا مکروہ سمجھتے ہیں اور بے شک نبی کریم ﷺ نے میری طرح ہی کیا تھا (آپ نے وضو کا بچا پانی کھڑے ہوکر پیا تھا)۔

(۱۰۰۰) عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ.

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے کھڑے پانی پیا۔ پھر میں نے اٹھ کر اس (مشک) کا منہ (تبرک کے لیے) کاٹ کر رکھ لیا۔

(۱۰۰۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

سیدنا عمرو بن شعیب (بن محمد) اپنے ابا (کی کتاب) سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص (کی کتاب) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کھڑے اور بیٹھے (دونوں طرح پانی) پیتے تھے۔

---

(۹۹۸) متفق عليه، علي بن الجعد : ۲۱۵۱، البخاري : ۱۶۳۷ ومسلم : ۲۰۲۷ من حديث عاصم الأحول به. [السنة : ۳۰۴۶]

(۹۹۹) صحيح البخاري: ۵۶۱۶.

(۱۰۰۰) حسن، الترمذي : ۱۸۹۲ وفي الشمائل : ۲۱۱ [السنة : ۳۰۴۲] .

(۱۰۰۱) حسن، الترمذي : ۱۸۸۳ وفي الشمائل : ۲۰۶ [السنة : ۳۰۴۸] .

(۱۰۰۲) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ . شَرِبَ قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَصَلّٰى حَافِيًا وَ مُتَنَعِّلًا، وَانْصَرَفَ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے (دونوں طرح پانی) پیتے اور جوتوں اور بغیر جوتوں کے (دونوں طرح) نماز پڑھتے تھے۔ آپ (نماز کے اختتام پر) دائیں اور بائیں (دونوں طرف سے) مڑتے تھے۔

(۱۰۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْقِيْ أَصْحَابَهُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!لَوْ شَرِبْتَ، فَقَالَ :((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ)). صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ (ساتھیوں) کو (پانی اور دودھ وغیرہ) پلاتے تو وہ کہتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود (پہلے) پی لیں تو آپ فرماتے: لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔

(۱۰۰٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَّمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ :((اَلْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی ڈالا ہوا دودھ لایا گیا (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے) آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے پہلے پیا پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف سے دینا چاہیے۔

(۱۰۰٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَّمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ:((أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟)) فَقَالَ :لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ :فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِهِ.صحيح

(۱۰۰۲) حسن، أبوالشيخ ص ۲۲٥ وللحديث شواهد .

(۱۰۰۳) حسن، أبوالشيخ ص۲۲٤ وسنده ضعيف وللحديث شواهد عند أبي داود : ۳۷۲٥ وغيره. [السنة : ۳۰٥٦]

(۱۰۰٤) متفق عليه، مالك ۲/۹۲٦ورواية أبي مصعب:۱۹٤٥، البخاري : ٥٦١۹ ومسلم : ۲۰۲۹ من حديث مالك به. [السنة : ۳۰٥۱]

(۱۰۰٥) متفق عليه، مالك ۲/۹۲٦، ۹۲ ورواية أبي مصعب : ۱۹٤٦ والبخاري: ٥٦۲۰ ومسلم: ۲۰۳۰ من حديث مالك به. [السنة : ۳۰٥٤]

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچہ اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے تو آپ ﷺ نے اس بچے سے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان (بڑوں) کو (پہلے) دے دوں؟ تو اس نے کہا: نہیں، اے رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں اپنا حصہ کسی کو نہیں دوں گا۔ (راوی نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (مشروب کو) اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

پسندیدہ مشروب

(١٠٠٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، وَإِلَّا كَرَعْنَا)) وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ، فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ، فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے تو نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھی نے سلام کیا تو اس (انصاری) آدمی نے جواب دیا پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر تمھارے پاس مشک میں رات والا پانی ہے تو لے آؤ ورنہ ہم (یہیں سے) ہاتھوں کے ساتھ پی لیں گے'' وہ آدمی باغ میں پانی دے رہا تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس رات کا پانی ہے۔ پھر وہ سایہ دار چھپر کی طرف گیا تو پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں بکری کا دودھ دوہا (اور لے آیا) پس نبی کریم ﷺ نے پیا۔ پھر پیا۔ پھر آپ ﷺ کے ساتھی نے پیا۔

(١٠٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلَى مَيْمُوْنَةَ، فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا عَلَى يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ، فَقَالَ لِي: ((اَلشُّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا)) فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

(١٠٠٦) صحيح البخاري: ٥٦٢١.

(١٠٠٧) **ضعيف**، الترمذي: ٣٤٥٥ وقال: "حسن" أبوداود: ٣٧٣٠ من حديث علي بن زيد به وللحديث شاهد ضعيف في الصحيحة للالباني (٢٣٢٠). [السنة: ٣٠٥٥]

((مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ : اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ وہ ایک برتن میں دودھ لے آئیں تو نبی کریم ﷺ نے پیا۔ میں دائیں طرف تھا اور خالد بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پینے کی تمھاری باری ہے اگر چاہو تو خالد کو پہلے پلا دو تو میں نے کہا: میں آپ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ کھانا کھلائے (تو یہ دعا) کہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.

''اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا''۔

اور جسے کوئی دودھ پلائے تو یہ (دعا) پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. ''اے اللہ ہمیں اس میں برکت ڈال اور اسے زیادہ کردے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے اور پینے کے برابر دودھ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۰۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ مشروب ٹھنڈا (اور) میٹھا ہوتا تھا۔

(۱۰۰۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ، وَقَالَ:((إِنَّ لَهُ دَسَمًا)).صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا تو پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہے۔

(۱۰۱۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْمَاءَ، وَالنَّبِيْذَ، وَالْعَسَلَ، وَاللَّبَنَ.صحيح

(۱۰۰۸) ضعيف' الترمذي : ۱۸۹۵ من حديث سفيان بن عيينة به ، الزهري عنعن وله شاهد ضعيف عند أحمد ۳۳۸/۱. [السنة : ۳۰۲۶]

(۱۰۰۹) متفق عليه' البخاري : ۵۶۰۹ ومسلم : ۳۵۸ من حديث الأوزاعي به. [السنة : ۱۷۰]

(۱۰۱۰) صحيح، الترمذي في الشمائل : ۱۹۵' مسلم : ۲۰۰۸/۸۹ من حديث حماد بن سلمة به. [السنة : ۳۰۲۰]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، نبیذ (شربت)، شہد اور دودھ۔

(۱۰۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ أَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ (شربت) بناتے تھے جس کا اوپر والا حصہ باندھ دیا جاتا تھا۔ اس کے نیچے کی طرف (پانی پینے کے لیے) ایک منہ ہوتا تھا۔ ہم صبح کو نبیذ بنانا شروع کرتے تو آپ ﷺ اسے شام کو پی لیتے اور اگر ہم شام کو نبیذ شروع کرتے تو آپ صبح کو پی لیتے تھے۔

(۱۰۱۲) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيْذِ؟ فَدَعَتْ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً، فَقَالَتْ : سَلْ هٰذِهِ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ، وَأُوْكِيْهِ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ .صحيح

سیدنا ثمامہ بن حزن القشیری (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ایک حبشی لونڈی بلائی پس کہا: اس سے پوچھو، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نبیذ تیار کرتی تھی تو میں نے اس سے پوچھا پس اس نے کہا: میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنا کر اس مشک کا منہ باندھ دیتی۔ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس سے پیتے تھے۔

(۱۰۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُلَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ، وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ . فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، أَوْ أَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ . صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے پہلے حصے میں نبیذ شروع کی جاتی تو اس دن صبح ہوتے ہی آپ ﷺ اسے پی لیتے تھے اور اگلی آنے والی رات اور صبح اور دوسری رات اور اس کے بعد صبح سے لے کر عصر تک (تین دن پیتے تھے) اگر اس سے کچھ چیز باقی رہ جاتی

(۱۰۱۱) صحيح مسلم:٢٠٠٥ [السنة : ٣٠٢٤] .

(۱۰۱۲) صحيح، أبو الشيخ ص ٢٠٩، علي بن الجعد : ٣٣٨٥' مسلم: ٢٠٠٥ من حديث القاسم بن الفضل به. [السنة : ٣٠٢٢]

(۱۰۱۳) صحيح مسلم : ٢٠٠٤ .

تو (غلام و) خادم کو پلا دیتے تھے یا بہانے کا حکم دے دیتے تھے۔

(۱۰۱۴) عَنْ جَابِرٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَيَشْرَبُهُ مِنْ يَوْمِهِ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يُهْرَاقَ، وَإِمَّا أَنْ يَشْرَبَهُ بَعْضُ الْخَدَمِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے پتھروں کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اس دن، دوسرے دن اور تیسرے دن دو پہر تک پیتے پھر اسے بہانے کا حکم دے دیتے یا بعض غلاموں کو پلا دیتے تھے۔

(۱۰۱۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطْرَحُ فِي نَبِيذِ النَّبِيِّ ﷺ قُبْضَةً مِنَ الزَّبِيبِ، يَلْتَقِطُ حُمُوضَتَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی نبیذ میں ایک مٹھی منقّی ڈال دیتی تھی۔ آپ ﷺ اس کی کھٹائی اور ترشی پاتے تھے۔

میٹھا نبی ﷺ اور میٹھا پانی

(۱۰۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: كَانَ أَبُوطَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ قَالَ أَبُوطَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾، وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، إِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ)). فَقَالَ أَبُوطَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَسَمَهَا أَبُوطَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے کے انصاریوں میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے نزدیک ان کا بہترین مال بیرحاء تھا جو مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں داخل

(۱۰۱۴) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۰۹ أبوالزبير عنعن. [السنة: ۳۰۲۳]

(۱۰۱۵) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۱۰ شريك القاضي عنعن والسند معلل وله شواهد ضعيفة عند أبي داود: ۳۷۰۷، ۳۷۰۸ وغيره.

(۱۰۱۶) متفق عليه، مالك ۲/۹۹۵ ورواية أبي مصعب: ۲۱۰۱ البخاري: ۱۴۶۱، ۲۷۵۲ و مسلم: ۴۲/۹۹۸ من حديث مالك به.

ہوتے اور اس کے خوش بودار پانی سے پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی کہ
﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾. (ال عمران : ۹۲)
''تم نیکی (کے عالی درجے) تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کردو۔
ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُو الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اور مجھے اپنے مال میں بیرحاء سے بہت زیادہ محبت ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں اس کی نیکی اور ذخیرہ اللہ سے چاہتا ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی جیسے مرضی ہو اسے استعمال کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واہ یہ نفع دینے والا مال ہے تو نے جو کہا ہے وہ میں نے سن لیا ہے۔ تم اسے اپنے (غریب) رشتہ داروں میں صدقہ کردو۔ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں اسی طرح کرتا ہوں۔ پھر انھوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کردیا۔

(۱۰۱۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ سُقْيَا.
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کنویں سے پانی نکالا جاتا تھا (جہاں سے لوگ پیتے تھے)۔

(۱۰۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ يُسْتَعْذَبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ السُّقْيَا، وَالسُّقْيَا مِنْ طَرَفِ الْحَرَّةِ، عِنْدَ أَرْضِ بَنِيْ فُلَانٍ .
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے حرہ کی طرف بنو فلاں کی زمین کے کنویں سے (پینے کا پانی) نکالا جاتا تھا۔

(۱۰۱۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ أَشْجَابٍ لَهُ ، عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ. صحيح
سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے لیے کھجور کی ٹہنیوں کی ایک مچان پر پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرتا تھا۔

(۱۰۱۷) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۲۲۷ أبوداود : ۳۷۳۵ عن قتيبة به وصححه ابن حبان : ۱۳۶۵ والحاكم على شرط مسلم ۴/ ۱۳۸ ووافقه الذهبي .
(۱۰۱۸) **حسن**، أبوالشيخ ص۲۸۸ الحديث السابق شاهدله .[السنة : ۳۰۵۰]
(۱۰۱۹) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۲۲۸ مسلم : ۳۰۱۳ من حديث حاتم بن إسماعيل به.

پیالہ اور تھالی

(۱۰۲۰) عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظٍ، مُضَبَّبٌ بِحَدِيدٍ، فَقَالَ : يَا ثَابِتُ! هٰذَا قَدَحُ النَّبِيِّ ﷺ .

عیسیٰ بن طہمان (تابعی) فرماتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے (کھانے کے) لیے گاڑھی لکڑی کا ایک پیالہ نکالا جسے لوہے (کے تار) سے ٹانکا لگایا گیا تھا تو (انس نے) کہا: اے ثابت (ایک تابعی)! یہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ہے۔

(۱۰۲۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، فَرَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ قَدَحًا مِنْ خَشَبٍ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَشْرَبُ فِيهِ وَيَتَوَضَّأُ .

سیدنا محمد بن اسماعیل (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں لکڑی کا ایک پیالہ ہے۔ انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اس پیالے میں پیتے تھے اور (بعض اوقات) اس سے وضو کرتے تھے۔

(۱۰۲۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا الْقَدَحِ، الْمَاءَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيذَ . فَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصَابِعَهُ فِي هٰذِهِ الْحَلْقَةِ، لَجَعَلْتُ عَلَيْهَا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو پانی، دودھ اور نبیذ پلائی ہے۔ اگر آپ کی انگلیاں اس حلقے پر نہ لگی ہوتیں تو میں اسے سونے اور چاندی سے بنالیتا۔

(۱۰۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ أَسْقِي النَّبِيَّ ﷺ فِي هٰذَا الْقَدَحِ اللَّبَنَ، وَالْعَسَلَ، وَالسَّوِيقَ، وَالنَّبِيذَ، وَالْمَاءَ الْبَارِدَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو اس پیالے میں دودھ، شہد، ستو، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلاتا تھا۔

(۱۰۲۰) **صحیح**، الترمذي في الشمائل : ۱۹٤ [السنة : ۳۰۳۳].

(۱۰۲۱) **صحیح**، أبو الشيخ ص ۲۲۱ وللحديث شواهد، ورواه البخاري في التاريخ الكبير ۱/۱۸٤ عن أحمد عن عثمان بن أبي شيبة به.

(۱۰۲۲) **صحیح**، أبو الشيخ ص ۲۲۱، مسلم : ۲۰۰۸ من حديث حماد بن سلمة به.

(۱۰۲۳) **صحیح**، أبو الشيخ ص ۲۲۲ وللحديث شواهد منها الحديث السابق .

(١٠٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ : أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ انْكَسَرَ، فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ . قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ مِنْهُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو ٹوٹی ہوئی جگہ کو چاندی کے تار سے جوڑ لیا گیا۔

عاصم الاحول (تابعی راوی) نے کہا: میں نے پیالہ دیکھا ہے اور اس میں پیا ہے۔

(١٠٢٥) عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ : رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ . قَالَ : وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْقَدَحِ، أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ : وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُوطَلْحَةَ : لَا يُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَتَرَكَهُ . صحيح

عاصم الاحول (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا پیالہ انس بن مالک کے پاس دیکھا ہے۔ وہ (کچھ) ٹوٹ گیا تھا تو انھوں نے چاندی کے تار سے جوڑ رکھا تھا۔ وہ بہترین لکڑی کا اچھا چوڑا پیالہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ (پانی دودھ وغیرہ) پلایا ہے۔

محمد بن سیرین (تابعی) کہتے ہیں کہ اس میں لوہے کا ایک حلقہ تھا تو انس رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ اسے ہٹا کر سونے یا چاندی کا حلقہ بنا دیں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو کام کیا ہے اسے تبدیل نہ کرنا تو انھوں نے (یہ ارادہ) ترک کر دیا۔

(١٠٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ صَاحِبَ إِسْكَنْدَرِيَّةَ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحِ قَوَارِيْرَ فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسکندریہ (شہر) کے والی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شیشے کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ ﷺ اس میں پیتے تھے۔

(١٠٢٤) صحيح البخاري : ٣١٠٩ [السنة : ٣٠٣٢]

(١٠٢٥) صحيح البخاري : ٥٦٣٨.

(١٠٢٦) ضعيف، أبوالشيخ ص ٢٢١، ابن سعد ٤٨٥/١ من حديث مندل به وهو ضعيف وابن إسحاق عنعن.

(۱۰۲۷) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے ایک برتن میں بنادی جاتی تھی۔

(۱۰۲۸) عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا .صحيح

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال دباغت کرکے خشک کرلی۔ پھر اسی میں نبیذ بناتے تھے حتی کہ وہ پرانا مشکیزہ بن گئی۔

(۱۰۲۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک برتن سے نہاتے تھے۔ایک بڑے پیالے سے جسے فرق کہا جاتا تھا۔ زہری (تابعی) کہتے ہیں کہ فرق تین صاعوں (تقریباً ساڑھے سات کلو پانی) والا برتن ہے۔

(۱۰۳۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَدْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْمِرْكَنُ، فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور میرے لیے یہ برتن رکھا جاتا تھا تو ہم اکٹھے غسل کرتے تھے۔

(۱۰۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ .صحيح

(۱۰۲۷) صحيح مسلم : ۱۹۹۹.

(۱۰۲۸) صحيح البخاري : ٦٦٨٦ [السنة ۳۰٦].

(۱۰۲۹) صحيح البخاري : ۲۵۰ مسلم : ۳۱۹ من حديث الزهري به. [السنة : ۲۵۵]

(۱۰۳۰) صحيح البخاري: ۷۳۳۹.

(۱۰۳۱) صحيح البخاري : ۱۹۷ .

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے پاس) آئے تو ہم نے تانبے کے ایک برتن میں آپ ﷺ کے لیے پانی ڈالا۔ آپ نے وضو کیا۔ تین دفعہ چہرہ دھویا۔ دو دفعہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ شروع سے آخر تک اور آخر سے شروع تک مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

(١٠٣٢) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ يَدَهُ فِيهِ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا، قُلْتُ : كَمْ كَانُوا؟ قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلاً .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جس کا مسجد سے قریب گھر تھا وہ وضو کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی لوگ بیٹھے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ ہاتھ کے پھیلاؤ سے وہ برتن چھوٹا تھا۔ آپ نے انگلیاں بند کر کے اس میں ہاتھ رکھا تھا۔

سب لوگوں نے اس (برتن) سے وضو کر لیا۔ میں (راوی) نے کہا: لوگ کتنے تھے؟ (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: اسی (٨٠) آدمی تھے۔

(١٠٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ يَقُوْلُ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ .

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جسے غراء کہا جاتا تھا۔ اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔

(١٠٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ قَالَ :كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَفْنَةٌ لَهَا أَرْبَعُ حِلَقٍ.

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار حلقے تھے۔

(١٠٣٢) صحيح البخاري : ٣٥٧٥.

(١٠٣٣) **حسن**، أبوالشيخ ص ١٩٩، أبوداود:٣٧٧٣ ، وابن ماجه : ٣٢٧٥ من حديث عثمان بن سعيد به وصححه الحاكم ٤/١٠٧، ووافقه الذهبي .

(١٠٣٤) **حسن**، أبوالشيخ ص ١٩٩، ٢٠٠ انظر الحديث السابق.

طعام سے فراغت اور میزبان کے لیے دُعا

(۱۰۳۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ :((الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا، مُّبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ، وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)).صحیح

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو نبی ﷺ فرماتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)) .

''ساری حمد (تعریف) اللہ کے لیے ہے۔ زیادہ' پاک اور برکتوں والا۔ نہ تھوڑا ہو اور نہ ختم ہونے والا اور اپنے رب سے بے نیاز کرنے والا ہو''۔

(۱۰۳۶) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ : ((الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ)) .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ .

''سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا''۔

(۱۰۳۷) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ : ((الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا)) .

سیدنا ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھاتے اور پیتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور اسے مزیدار بنایا اور اس کے لیے مخرج بنایا''۔

(۱۰۳۵) صحيح البخاري الأطعمة باب ما يقول إذا فرغ من طعامه : ۵۴۵۸.

(۱۰۳۶) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل : ۱۹۰ أبوداود : ۳۸۵۰ من حديث سفيان الثوري به، إسماعيل بن رياح مجهول. [السنة : ۲۸۲۹]

(۱۰۳۷) **صحيح** ، أبوالشيخ ص ۲۱۹' أبوداود : ۳۸۵۱ من حديث زهرة بن معبد به وصححه ابن حبان (۱۳۵۱) زهرة هو أبوعقيل القرشي. [السنة : ۲۸۳۰]

(۱۰۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ رَجُلٌ إِلَى طَعَامٍ فَذَهَبْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَهُ ـ أَوْ قَالَ: يَدَيْهِ ـ قَالَ: ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافَأٍ، وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰي. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلًا. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ گئے۔ جب آپ نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھو لیے (تو) فرمایا:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافَأٍ، وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰي. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلًا. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو کھلاتا ہے۔ کھاتا نہیں اس نے ہم پر احسان کیا اور ہدایت بخشی (کھانا) کھلایا اور (پانی) پلایا۔ اس نے ہر اچھی آزمائش میں ہمیں آزمایا۔ تعریف اللہ کے لیے ہے نہ ختم ہونے والی اور نہ تھوڑی اور نہ ناشکری والی۔ ہم اپنے رب سے بے نیاز نہیں ہیں۔ تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانا کھلایا اور (پانی وغیرہ) پلایا۔ اور ننگے پن کے بدلے کپڑا پہنایا اور گمراہی سے ہٹا کر ہدایت نصیب فرمائی اور اندھے پن کے بدلے بصارت عطا فرمائی۔

تعریف اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر بڑی فضیلت بخشی ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے۔

(۱۰۳۹) عَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))، فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ

(۱۰۳۸) حسن، أبوالشیخ ص ۲۱۸ النسائي فی الکبریٰ: ۱۰۱۳۳ وعمل الیوم واللیلة: ۳۰۱ من حدیث عبدالأعلی به وسقط منه زهیر بن محمد، وصححه ابن حبان: ۱۳۵۲ والحاکم علی شرط مسلم ۵۴٦/۱ ووافقه الذهبي.

(۱۰۳۹) حسن، عبدالرزاق: ۱۹٤۲۵، ۷۹۰۷ وللحدیث شواهد کما في نیل المقصود ۸٦۰/۳.

النَّبِيَّ ﷺ، حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا ، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً إِلَّا هِيَ بِأُذُنِي، وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيبًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : ((أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے (صحابی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے (گھر میں داخل ہونے کی) اجازت مانگی تو فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سعد نے جواب دیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، اسے نبی کریم ﷺ نے نہیں سنا۔ آپ نے تین دفعہ سلام کہا اور سعد نے تین دفعہ جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس ہوئے تو آپ کے پیچھے سعد (دوڑتے ہوئے) گئے اور کہا: یارسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ نے جو سلام بھی کیا ہے وہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور میں نے جواب دیا ہے مگر آپ کو سنایا نہیں۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آپ زیادہ سلام کہیں اور مجھ پر زیادہ برکت نازل ہو۔ پھر وہ گھر میں داخل ہوگئے تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کشمش و میوہ پیش کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے کھایا اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا:

أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ .

''نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر درود پڑھیں روزہ دار تمھارے ہاں افطار کریں''۔

(١٠٤٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، فَقَالَ : ((أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ)). ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي خُوَيْصَةً، قَالَ : ((مَا هِيَ؟)). قَالَتْ : خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ : ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ)) . فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا . وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ لِصُلْبِي مَقْدَمَ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ام سلیم (میری ماں) کے پاس تشریف لے گئے تو وہ

(١٠٤٠) صحيح البخاري : ١٩٨٢ .

کھجور اور گھی لے آئیں۔ آپ نے فرمایا: گھی کو اپنی مشک میں لوٹا دو اور کھجور اپنے برتن میں رکھ دو۔ میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ گھر کی ایک طرف گئے اور غیر فرض (نوافل) پڑھنے لگے۔

آپ نے ام سلیم ؓ اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی تو ام سلیم ؓ نے کہا: میرا ایک خاص مسئلہ ہے آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟

انھوں نے کہا: آپ کا خادم انس، تو آپ نے دنیا اور آخرت کی ہر خیر کی میرے لیے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ .

''اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور اس میں برکت ڈال''

پس میں انصار میں سب سے زیادہ مال والا ہوں اور میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا ہے کہ حجاج بن یوسف کے بصرہ آنے سے پہلے میرے ایک سو بیس سے زیادہ پوتے پوتیاں دفن ہو چکے ہیں۔

(۱۰۴۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَنُضِحَ لَهُ عَلٰى بِسَاطٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ .صحيح

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصاریوں کے ایک گھر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے کھانا کھایا۔ پھر جب (وہاں سے) نکلنے کا ارادہ کیا تو حکم دیا کہ گھر کے ایک حصے میں چٹائی بچھا کر اس پر پانی چھڑکا جائے۔ پھر آپ نے وہاں نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

(۱۰۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ قَالَ : نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِي، قَالَ : فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَرُطَبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَلٰى يَمِيْنِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ : ادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) . صحيح

سیدنا عبداللہ بن بسر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ابا کے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے لیے کھانا اور تازہ کھجوریں پیش کیں۔ پس آپ نے ان میں سے کھایا۔ پھر آپ کے

(۱۰۴۱) صحيح البخاري : ۶۰۸۰ [السنة : ۳۰۰۵] .

(۱۰۴۲) صحيح مسلم: ۲۰۴۲.

سامنے خشک کھجوریں پیش کی گئیں تو انھیں کھاتے جاتے پھر گٹھلی کو اپنی انگلیوں کے درمیان رکھتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جمع کرتے (پھر وہاں سے پھینکتے) پھر مشروب لایا گیا تو آپ نے پیا۔ پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ میرے ابا نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر کہا: آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کریں تو آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ ''اے اللہ تو نے جو رزق دیا ہے اس میں برکت ڈال اور ان کے گناہ بخش دے اور ان پر رحم کر''۔

ولیمہ اور ضیافت مصطفیٰ ﷺ

(١٠٤٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ، صَبِيحَةَ بِنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ، وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر کے رات گزاری تو ولیمہ کیا۔ آپ نے لوگوں کو خوب روٹی اور گوشت کھلایا۔ پھر آپ اپنی زوجات کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جس طرح کہ (پہلے) جایا کرتے تھے۔ یہ آپ کی سہاگ رات کی صبح تھی۔ آپ ان پر سلام کہتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے، وہ آپ پر سلام کہتیں اور دعائیں کرتی تھیں۔

(١٠٤٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زینب کا جو ولیمہ کیا ایسا کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے بکری ذبح کی اور کھلائی۔

(١٠٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، قَالَ : فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا، فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ، فَقَالَتْ : يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْ : بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تَقْرَئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ : إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ : ذَهَبْتُ بِهِ إِلٰى

(١٠٤٣) صحيح البخاري : ٤٧٩٤.

(١٠٤٤) صحيح البخاري : ٥١٦٨ مسلم : ١٤٢٨/٩٠ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ٢٣١٢]

(١٠٤٥) صحيح مسلم : ١٤٢٨/٩٤ البخاري : ٥١٦٣ من حديث الجعد به.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامُ، وَتَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ، فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا، وَمَنْ لَقِيْتَ)) وَسَمّٰى رِجَالًا، قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ . قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: عَدَدَ كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ، وَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاأَنَسُ! ((هَاتِ التَّوْرَ)) قَالَ: فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ)) قَالَ: فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتّٰى أَكَلُوْا كُلُّهُمْ، فَقَالَ: ((يَاأَنَسُ! ارْفَعْ)) قَالَ: فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ، أَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کی تو اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک حلوہ تیار کر کے برتن میں رکھا اور کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ یہ میری ماں نے آپ کے لیے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے تھوڑا سا (تحفہ) ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رکھو پھر کہا: فلاں اور فلاں اور جسے بھی پاؤ بلا لاؤ۔ آپ نے کئی لوگوں کے نام لیے۔ میں انھیں اور جو بھی (راستے میں ملا) بلا لایا۔ (جعد بن عثمان تابعی نے) کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کتنے آدمی تھے؟

انھوں نے فرمایا: تین سو کے قریب تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ! برتن لے آؤ۔

لوگ جب جمع ہوئے تو صفہ اور حجرہ (دونوں مقام) بھر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دس دس کی ٹولیاں بنالو اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے۔

سب نے کھایا حتیٰ کہ سیراب ہو گئے۔ ایک گروہ (کھا کر) باہر ہو جاتا تو دوسرا گروہ آ جاتا تھا۔ سب نے کھانا کھالیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ (ڈھکن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا۔ مجھے یہ پتا نہیں کہ میں جتنا لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اب زیادہ تھا (کم بالکل نہیں ہوا تھا)۔

(١٠٤٦) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ أَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ .صحيح

(١٠٤٦) صحيح البخاري: ٥١٦٩، مسلم: ١٣٦٥/٨٥ من حديث شعيب بن الحبحاب به. [السنة: ٢٢٧٤]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھی اور حیس (حلوہ) سے ولیمہ ہوا۔

(۱۰۴۷) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا، وَيُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَ : فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، قَالُوْا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَلَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّالْحِجَابَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ النَّاسِ .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینے کے درمیان تین دن رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی کے ساتھ شادی کر کے وہاں رات گزاری تھی۔ میں نے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمے کی طرف دعوت دی۔ اس میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ آپ نے حکم دیا تو دسترخوان بچھائے گئے۔ ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ بس آپ کا یہی ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے (آپس میں) کہا: یہ (صفیہ) امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ہوں گی یا آپ کی لونڈیوں میں سے۔

لوگوں نے کہا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پردہ کرایا تو امہات المومنین میں سے اور اگر پردہ نہ کرایا تو لونڈیوں میں سے ہوں گی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع کیا تو انھیں سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال لیا۔

(۱۰۴۸) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ : ((أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ)).صحيح

سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں پر دو مد جو سے ولیمہ کیا تھا۔

(۱۰۴۷) صحيح البخاري : ۵۱۵۹ من حديث إسماعيل بن جعفر به. [السنة : ۲۳۱۱]

(۱۰۴۸) صحيح البخاري : ۵۱۷۲.

پاکدامن پیغمبر ﷺ کی ازدواجی زندگی

نکاح ومحبت اور وظیفۂ زوجیت

(۱۰۴۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَاغِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کسی عورت پر بھی غیرت (رشک) نہیں آتی تھی۔ (غصہ نہیں آتا تھا) وہ میری شادی سے تین سال پہلے فوت ہوگئی تھیں۔ میں سنا کرتی تھی کہ آپ ﷺ ان کا بہت زیادہ ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے رب نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں ایک (بہترین) محل کی خوش خبری دے دو۔ آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کے پاس اس میں سے تحفہ بھیج دیتے تھے۔

(۱۰۵۰) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ :تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ .صحيح

عروہ (تابعی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مدینہ ہجرت سے تین سال پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئی تھیں۔ آپ دو یا اس کے قریب اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور ان کی عمر چھ سال تھی۔ پھر جب آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سہاگ رات گزاری تو ان کی عمر نو سال تھی۔

(۱۰۴۹) صحيح مسلم : ٢٤٣٥ البخاري : ٦٠٠٤ من حديث أبي أسامة به.

(۱۰۵۰) صحيح البخاري : ٣٨٩٦ .

(١٠٥١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِي: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ)) فَقُلْتُ : إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهِ.صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے فرشتہ تجھے (تیری تصویر) ریشم کے ٹکڑے میں لایا تو مجھ سے کہا: یہ تیری بیوی ہے۔ جب میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تُو تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ (فیصلہ) اللہ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

(١٠٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ.صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ کی نو بیویاں تھیں اور (سودہ کے علاوہ) آٹھ کی باریاں مقرر تھیں۔

(١٠٥٣) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ . وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنا دن انھیں دے دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ عائشہ کے پاس دو دن رہتے تھے۔ ایک عائشہ کا دن اور ایک سودہ کا دن۔

(١٠٥٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ، تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے۔ جس کا قرعہ نکل آتا وہ آپ کے ساتھ جاتی تھی۔ آپ نے ہر بیوی کے لیے ایک دن اور رات کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ سوائے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشی کے لیے اپنا دن رات عائشہ کو دے رکھا تھا۔

(١٠٥١) صحيح البخاري : ٥١٢٥، مسلم : ٢٤٣٨ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ٣٢٩٢]

(١٠٥٢) متفق عليه، الشافعي في الأم ١١٠/٥، البخاري : ٥٠٦٧ ومسلم: ١٤٦٥ من حديث ابن جريج به. [السنة : ٢٣٢٢]

(١٠٥٣) صحيح البخاري: ٥٢١٢ مسلم : ١٤٦٣/٤٨ من حديث زهير به. [السنة : ٢٣٢٤]

(١٠٥٤) صحيح البخاري: ٢٥٩٣ مسلم : ٢٧٧٠ من حديث عبدالله بن المبارك به.

(۱۰۵۵) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ أَبِيهِ): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ، وَدُرْتُ)) فَقَالَتْ: ثَلِّثْ. صحیح

سیدنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُم سلمہ ؓ سے نکاح کیا اور انھوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس رات گزاری (تو) آپ نے ان سے کہا: تم پر کوئی سختی نہیں ہے۔ اگر چاہو تو میں تمھارے پاس سات (راتیں) رہوں اور دوسری بیویوں کے پاس بھی سات راتیں رہوں گا اور اگر چاہو تو تین رات تمھارے پاس رہوں اور باقی بیویوں کے پاس مقررہ باریوں پر جاؤں تو انھوں نے کہا آپ تین (دن) رہیں۔

(۱۰۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدٰى عَشْرَةَ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَوَكَانَ يُطِيْقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ. صحیح

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات دن میں ایک وقت ہی ساری بیویوں کے پاس چکر لگاتے تھے اور وہ گیارہ تھیں۔

(راوی نے) کہا: میں نے انس ؓ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم بیان کرتے تھے کہ آپ کو تیس (مردوں) کی قوت دی گئی ہے۔

(۱۰۵۷) عَنْ أَنَسٍ ؓ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. صحیح

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غسل کے ساتھ ہی تمام بیویوں کے پاس چکر لگا دیتے تھے۔

(۱۰۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: أُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَفِيْتَ، قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْكَفِيْتُ؟ قَالَ: الْجِمَاعُ. صحیح

(۱۰۵۵) **صحيح**، مالك ۲/۵۲۹ ورواية أبي مصعب: ۱۴۷۴، مسلم: ۱۴۶۰/۴۲ من حديث مالك به. [السنة: ۲۳۲۷]

(۱۰۵۶) صحيح البخاري: ۲۶۸ [السنة: ۲۷۰].

(۱۰۵۷) صحيح مسلم: ۳۰۹ من حديث مسكين بن بكير به وأصله عندالبخاري: ۲۸۴ من حديث قتادة عن أنس. [السنة: ۲۶۹]

(۱۰۵۸) **ضعيف جدًا**، أبوالشيخ ص ۲۳۱، عبدالسلام بن عاصم: لم أجد له ترجمة، ومحمد بن شعيب التاجر مجهول الحال، ترجمته في اللسان (۵/۲۲۵) وغيره.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کیفیت دی گئی تھی۔ (قتادہ نے) کہا: میں نے حسن (بصری) سے پوچھا: کیفیت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جماع (کی قوت)۔

(۱۰۵۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى امْرَأَةً فَاَتٰى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ)).صحيح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت دیکھی تو اپنی بیوی زینب کے پاس آئے۔ وہ کھال کو دباغت دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے (ان سے) اپنی بشری ضرورت پوری کی پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آ کر فرمایا: (غیر) عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے لہٰذا تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھ لے تو اپنی بیوی کے پاس چلا جائے۔ یہ (کام) اس کے دل سے وسوسے کو دور کردے گا۔

(۱۰۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا مِّنْ نِّسَائِهِ إِلاَّ مُقَنَّعًا، يُرْخِي الثَّوْبَ عَلٰى رَأْسِهِ . وَمَا رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَا رَاٰى مِنِّيْ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے پاس اپنے سر پر کپڑا لٹکائے سر ڈھانپے ہی آتے تھے۔ نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرمگاہ دیکھی ہے اور نہ آپ نے میری شرمگاہ دیکھی ہے۔

(۱۰۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا الطِّيْبُ، وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں مجھے (تین چیزیں) محبوب ہیں۔ خوشبو، بیویاں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

(۱۰۶۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُعْطِيْتُ مِنْ دُنْيَاكُمْ هٰذِهِ إِلاَّ نِسَاءَكُمْ)) .

(۱۰۵۹) صحيح مسلم: ۱٤٠٣.

(۱۰۶۰) ضعيف جداً، أبوالشيخ ص ۲۳۳ محمد بن القاسم الأسدي متروك متهم بالكذب.

(۱۰۶۱) حسن، النسائي ۷/۶۲ ح ۳۳۹۱ من حديث سلام أبي المنذر به .

(۱۰۶۲) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲۳۰ إبراهيم بن عبدالله بن مطيع لم أقف له على ترجمة وأبوه ليس بالمشهور كمافي لسان الميزان .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمھاری دنیا میں سے صرف یہی بیویاں ہی ملی ہیں۔

(١٠٦٣) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قَالَتْ : كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَي عَشَرَ وُقْيَةً وَنَشٌ، قَالَتْ :أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ :لَا، قَالَتْ :نِصْفُ وُقْيَةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، هٰذَا صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ .

سیدنا ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن' تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (بیویوں پر) کتنا مہر ہوتا تھا؟

انھوں نے کہا: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) بیویوں کے لئے بارہ اوقیے اور نش حق مہر ہوتا تھا۔ انھوں نے پوچھا: تو جانتا ہے کہ نش کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: آدھا اوقیہ' یہ (کل) پانچ سو درہم بنے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کے لئے مہر تھا۔

معطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عطر وخوشبو

(١٠٦٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ، حَتّٰى أَجِدُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین پائی جانے والی خوشبو لگاتی تھی۔ حتیٰ کہ میں خوشبو کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں دیکھتی تھی۔

(١٠٦٥) عَنْ نَّافِعٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ :هٰكَذَا يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . صحيح

نافع (تابعی) کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو بغیر آمیزش کے خوشبو والی لکڑی اور اس پر کافور دھونی لیتے تھے۔ پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔

(١٠٦٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الطِّيْبِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعُوْدُ .

(١٠٦٣) صحيح مسلم : ١٤٢٦ من حديث عبدالعزيز الدراوردي به.[السنة : ٢٣٠٤]

(١٠٦٤) صحيح البخاري : ٥٩٢٣ مسلم : ١١٩٠ من حديث أبي إسحاق السبيعي به .

(١٠٦٥) صحيح مسلم : ٢٢٥٤/٢ .

(١٠٦٦) موضوع، أبوالشيخ ص٩٩ أبوجزي نصر بن طريف من المعروفين بوضع الحديث قاله ابن معين.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ خوشبو عود (خوش بودار لکڑی) تھی۔

(۱۰۶۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عطر ہوتا تھا جسے لگاتے تھے۔

(۱۰۶۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خوش بو (عطر) واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔

(۱۰۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : مَا رأى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَرَدَّهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عطر کا تحفہ رد (واپس) کر دیا ہو۔

(۱۰۷۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى أَصْحَابِهِ تَفِلَ الرِّيْحِ . وَكَانَ إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ مَسَّ طِيبًا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بغیر خوشبو کے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں خوشبو لگاتے تھے۔

(۱۰۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَاءٌ مِنَ اللَّيْلِ يَعْرِضُ عَلَيْهِ سِوَاكَهُ، فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ خَلَا وَاسْتَنْجَى وَاسْتَاكَ، ثُمَّ يَطْلُبُ الطِّيْبَ فِي جَمِيْعِ رِبَاعِ نِسَآئِهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک برتن تھا جس میں مسواک رکھی جاتی تھی جب آپ رات کو اٹھتے تو رفع حاجت اور استنجا سے فارغ ہونے کے بعد مسواک کرتے پھر خوشبو بیویوں کے گھروں سے منگواتے۔ (اور اسے استعمال کرتے تھے)

(۱۰۶۷) **حسن**، الترمذي في الشمائل: ۲۱۵، أبوداود: ٤١٦٢ من حديث أبي أحمد الزبيري به .

(۱۰۶۸) صحيح البخاري: ٥٩٢٩ [السنة: ٣١٧٠].

(۱۰۶۹) **صحيح**، علي بن الجعد: ٣١٩٧ أحمد ٣/٢٢٦، ٢٥٠، ٢٦١ وابن سعد ١/٣٩٩ من حديث مبارك بن فضالة به و صرح بالسماع وللحديث شواهد عند البخاري وغيره. [السنة: ٣١٧١]

(۱۰۷۰) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٩٧ السمعاني فيس أدب الإملاء والإستملاء ص ٣١، خداش مجهول له حديث (واحد) مستقيم والزهري عنعن .

(۱۰۷۱) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ٢٣٠ إسحاق بن أحمد الفارسي لم أقف عليه وباقي السند حسن.

بالوں میں کنگھی اور تیل

(۱۰۷۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

(۱۰۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ، كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر میں اور داڑھی میں کثرت سے تیل لگاتے تھے اور بہت زیادہ سر ڈھانپا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا کپڑا ایسا تھا جیسے تیل بیچنے والے کا کپڑا ہوتا ہے۔

(۱۰۷٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ تَسْرِيحَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَتَقَنَّعُ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سر اور داڑھی (کے بالوں) میں پانی لگاتے پھر سر ڈھانپ لیتے۔ آپ ﷺ کا کپڑا ایسا ہوتا تھا جیسے تیل بیچنے والے کا کپڑا ہوتا ہے۔

(۱۰۷۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا مَشَطَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَادَّهَنَ لَمْ يُرَيْنَ .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سر (مبارک) کے اگلے حصے اور داڑھی کے (چند) بال سفید ہوئے تھے۔ آپ ﷺ جب تیل اور کنگھی کرتے تو یہ بال نظر نہیں آتے تھے۔

(۱۰۷٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالسِّدْرِ، وَيَدَّهِنُ بِالْكَاذِيِّ.

(۱۰۷۲) **متفق عليه**، مالك في الموطأ (۱/ ٦۰ ورواية أبي مصعب : ۱٦۸) البخاري :۲۹٥ من حديث مالك ومسلم : ۲۹۷ من حديث هشام بن عروة به. [السنة : ۳۱٦۳]

(۱۰۷۳) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل :۳۳، ۱۲٥ يزيد بن أبان ضعيف وله شاهد ضعيف عند البيهقي. [السنة : ۳۱٦٤]

(۱۰۷٤) **ضعيف جدًا**، أبو الشيخ ص ۱۷۳ مجاشع بن عمرو، كذبه ابن معين وانظر الحديث السابق .

(۱۰۷٥) **صحيح**، أبو الشيخ ص ۱۷۳ مسلم : ۲۳٤٤ من حديث سماك بن حرب به.

(۱۰۷٦) **موضوع**، أبو الشيخ ص ۱۷٤ تقدم طرفه :۱۰٦۷.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیری کے پتوں سے سر دھوتے اور خوشبودار سرخ تیل لگاتے تھے۔

(۱۰۷۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ادَّهَنَ بِزَيْتٍ غَيْرَ مُقَتَّتٍ أَيْ غَيْرَ مُطَيَّبٍ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غیر خوشبودار تیل لگاتے (بھی) دیکھا ہے۔

(۱۰۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تیل اور کنگھی کرنے کے بعد مدینے تشریف لے گئے۔

(۱۰۷۹) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدِمَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ .

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مکہ آئے تو آپ ﷺ کے سر پر بالوں کی چار چوٹیاں تھیں۔

(۱۰۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرِقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ، فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس بات میں (اللہ کی طرف سے) حکم نہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ اہل کتاب بال لٹکاتے اور مشرکین چیر (مانگ) نکالتے تو رسول اللہ ﷺ نے کبھی پیشانی کے بال لٹکائے پھر بعد میں آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

(۱۰۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهِ، وَأَرْسَلْتُ

(۱۰۷۷) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۱۷٤، الترمذي : ۹٦۲ وابن ماجه : ۳۰۸۳ من حديث حماد بن سلمة به، فرقد السبخي ضعيف، والحديث صوابه موقوف كما في صحيح البخاري : ۱۵۳۷ .

(۱۰۷۸) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۱۷۳، البخاري : ۱۵٤۵ عن المقدمي به.

(۱۰۷۹) **ضعيف**، الترمذي : ۱۷۸۱ وفي الشمائل : ۲۸، ابن أبي نجيح عنعن وفي لقاء مجاهد لأم هانئ نظر. [السنة : ۳۱۸٤]

(۱۰۸۰) صحيح البخاري : ۵۹۱۷ مسلم : ۲۳۳٦ من حديث إبراهيم بن سعد به. [السنة : ۳۱۸۲]

(۱۰۸۱) **حسن**، أبوداود : ٤۱۸۹ من حديث ابن إسحاق به. [السنة : ۳۱۸۳]

نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ نکالتی تو بالوں کا ایک حصہ درمیانی سر چھوڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو آنکھوں کے درمیان ڈال دیتی تھی۔

(۱۰۸۲) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا)) .

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کبھی کبھار کنگھی کیا کرتے تھے۔

کنگھی' آئینہ اور (کریدنے والی) چھڑی

(۱۰۸۳) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وُضِعَ لَهُ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ وَمُشْطُهُ، فَإِذَا أَهَبَّهُ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ، اسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ وَامْتَشَطَ . قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَشِطُ بِمُشْطٍ مِنْ عَاجٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو لیٹتے تو آپ کے لئے وضو کا پانی' مسواک اور کنگھی رکھ دی جاتی۔ جب اللہ آپ کو رات کو اٹھاتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور کنگھی کرتے۔ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھی دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے کنگھی کرتے تھے۔

(۱۰۸٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُزَوِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْزَاةٍ لَهُ أُزَوِّدُهُ دُهْنًا وَمُشْطًا وَمِرْآةً وَمِقَصَّيْنِ وَمُكْحَلَةً وَسِوَاكًا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں آپ ﷺ کے لیے تیل' کنگھی' آئینہ' قینچی' سرمہ دانی اور مسواک (تیار) رکھتی تھی۔

(۱۰۸۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

(۱۰۸۲) **ضعيف،** الترمذي في الشمائل : ٣٦ يزيد الدالاني عنعن وهو ضعيف مدلس وفي الباب حديث حسن عند أبي داود : ٤١٥٩ والترمذي وغيرهما وهو يغني عن هذا .

(۱۰۸۳) **ضعيف،** أبو الشيخ ص ١٧١ ابن مصفى وبقية لم يصرحا بالسماع المسلسل، عمر بن خالد لم أعرفه، قتادة عنعن۔ إن صح السند إليه.

(۱۰۸٤) **ضعيف،** أبو الشيخ ص ١٧١، ١٧٢ الطبراني في الأوسط : ٢٩٨١ من حديث محمد بن حفص الوصابي به وهو ضعيف كما قال الهيثمي.

(۱۰۸۵) **ضعيف،** أبو الشيخ ص ١٧٢ بقية لم يصرح بالسماع المسلسل وإسماعيل مولى كندة لم أعرفه.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت احرام میں (بھی) آئینے میں دیکھتے تھے۔

(۱۰۸٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ، قَالَ: ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ، وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ)). يحيى بن العلاء ضعيف

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ .

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میری اچھی حالت اور اچھا اخلاق بنایا اور جو دوسرے کے ساتھ خامیاں ہیں وہ مجھ سے دور کردیں''

(۱۰۸۷) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اكْتَحَلَ جَعَلَ فِيْ كُلِّ عَيْنٍ اثْنَيْنِ، وَوَاحِدًا بَيْنَهُمَا .

اسی سابق سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سرمہ ڈالتے تو ہر آنکھ میں دو سلائیاں ڈالتے اور ایک ان کے درمیان ڈالتے تھے۔

(۱۰۸۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ : ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ، فَعَدَّلَهُ، وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ وَحَسَّنَهَا، وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهُ وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ وَحَسَّنَهَا، وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میری خلقت بنائی اور اسے برابر (خوبصورت) رکھا اور میرے چہرے کو اچھا اور خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا''۔

(۱۰۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ)) .أبان بن سفيان ضعيف

(۱۰۸٦) موضوع، أبو الشيخ ص ۱۷۲، أبويعلى في مسنده : ۲٦۱۱ الطبراني في الكبير (۳۸۲/۱ ح ۱۰۷٦٦) من حديث عمرو بن الحصين به وهو متروك ويحي بن العلاء كذاب انظر مجمع الزوائد ۱۳۹/۱۰.

(۱۰۸۷) موضوع، أبو الشيخ ص ۱۷۰ انظر الحديث السابق .

(۱۰۸۸) ضعيف، أبو الشيخ ص ۱۱۷۲ ابن أبي الدنيا في الشكر : ۱۱۹ والطبراني في الأوسط : ۷۹۱ من حديث ابن قادم به، هاشم بن عيسى مجهول والحارث بن مسلم الراوي عن الزهري مستور .

(۱۰۸۹) ضعيف جدًا، أبو الشيخ ص ۱۷۱ أبان بن سفيان متروك وله شاهد ضعيف عند البيهقي في الدعوات الكبير: ٤۳۸ فيه مسلمة بن علي الخشني وهو متروك .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

''اے اللہ! جس طرح سے تو نے میری خلقت بہترین بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق (بھی) بہترین بنا''۔

(۱۰۹۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي حُجْرَةٍ فِي بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) ،وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ)).صحيح

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس (کریدنے والی) چھڑی تھی جس سے آپ ﷺ سر میں کرید رہے تھے۔

جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اگر میں یہ (پہلے) جانتا کہ تو مجھے (چھپ کر) دیکھ رہا ہے تو یہ تیری آنکھوں میں دے مارتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھنے سے پہلے اجازت مانگی جاتی ہے۔

سرمگین آنکھوں میں سرمہ

(۱۰۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)). وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ، يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اثمد (سرمے) سے سرمہ ڈالو کیونکہ اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور بال (بھی) اُگ جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی جس کے ساتھ آپ ہر رات سرمہ ڈالتے۔ تین (سلائیاں) اس (آنکھ) میں اور تین (سلائیاں) دوسری (آنکھ) میں۔

(۱۰۹۰) صحيح البخاري: ۶۹۰۱ مسلم: ۲۱۵۶ عن قتيبة به.

(۱۰۹۱) ضعيف، الترمذي:۱۷۵۷ وفي الشمائل:۵۰ عباد بن منصور ضعيف على الراجح.[السنة: ۳۲۰۱]

(۱۰۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے اثمد (سرمے) کے ساتھ ہر آنکھ میں تین سلائیاں ڈالتے تھے۔

(۱۰۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ، ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں ڈالتے تھے۔

(۱۰۹٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُحْلٌ أَسْوَدُ، إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كَحَلَ فِي هٰذِهِ الْعَيْنِ ثَلَاثًا، وَفِي هٰذِهِ الْعَيْنِ ثَلَاثًا .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کالی سلائیاں تھیں۔ جب آپ (رات کو) بستر پر جاتے تو ہر آنکھ میں تین سلائیاں ڈالتے تھے۔

(۱۰۹۵) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْتَحِلُ فِي عَيْنِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَفِي الْيُسْرٰى ثِنْتَيْنِ بِالْإِثْمِدِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اثمد (سرمے) سے اپنی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں ڈالتے تھے۔

حجامت اور خراش تراش

(۱۰۹٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. صحيح

(۱۰۹۲) **ضعيف**، الترمذي في الشمائل : ٥١ انظر الحديث السابق لعلته. [السنة : ٣٢٠٣]

(۱۰۹۳) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ١٦٩، ١٧٠ أبويعلى الموصلي في مسنده : ٢٦٩٤ انظر الحديثين السابقين.

(۱۰۹٤) **ضعيف جداً**، أبوالشيخ ص ١٧٠ محمد بن القاسم الأسدي متروك .

(۱۰۹۵) **ضعيف**. أبوالشيخ ص ١٧٠ عمران بن أنس ثقة يروي عن التابعين ولم يثبت سماعه من أنس وهو محتمل. [السنة : ٣٢٠٥]

(۱۰۹٦) **صحيح**، مالك (٢/٩٧٤ ورواية أبي مصعب : ٢٠٥١) البخاري : ٢١٠١، ٢١١٠ من حديث مالك به. [السنة : ٢٠٣٥]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطیبہ (غلام) نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے ایک صاع کھجوریں دیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں سے کمی کردیں۔

(۱۰۹۷) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ، حَجَمَهُ أَبُوطَيْبَةَ، فَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ، وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ . وَ قَالَ : ((إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ (الْبَحْرِيُّ) لِصِبْيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ بِالْغَمْزِ)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ ابوطیبہ نے آپ کو سینگی لگائی تھی۔ آپ نے اسے دو صاع دیئے تھے اور اس کے مالکوں کو حکم دیا تھا کہ اس کے جرمانے سے کمی کریں اور فرمایا: جس سے تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین سینگی لگانا اور خوش بودار لکڑی ہے جس سے تم بچوں کی حلق والی بیماری کا علاج کرتے ہو۔ ان کو گلے دبا کر تکلیف نہ دو۔

(۱۰۹۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ .صحيح

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں مکے کے راستے میں اونٹ کی ہڈیوں کے ساتھ سر کے درمیان سینگی لگوائی تھی۔

(۱۰۹۹) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درد کی وجہ سے قدم کی پشت پر حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔

(۱۱۰۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِينَ .

(۱۰۹۷) متفق عليه، الشافعي في مسنده ص۱۹۱ البخاري : ۵۶۹۶، ۲۱۰۲، ۲۲۱۰، ۲۲۸۱ ومسلم:۱۵۷۷ من حديث حميد الطويل به.

(۱۰۹۸) صحيح البخاري : ۵۶۹۸ مسلم : ۱۲۰۳ من حديث سليمان بن بلال به. [السنة : ۱۹۸۵]

(۱۰۹۹) صحيح، أبوداود : ۱۸۳۷ وغيره من حديث عبدالرزاق به وللحديث شواهد عند ابن ماجه : ۳۴۸۵ وغيره .[السنة : ۱۹۸۶]

(۱۱۰۰) ضعيف، الترمذي : ۲۰۵۱ وفي الشمائل : ۳۶۳ قتادة عنعن. [السنة : ۳۲۳۴]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں جانب دو رگوں اور کندھے اور گردن کی جڑ کے درمیان سینگی لگاتے تھے۔ آپ ﷺ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگھی لگاتے تھے۔

(۱۱۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَوَاحِدٍ وَعِشْرِيْنَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سترہ، انیس اور اکیس (تاریخ) کو سینگی لگوانا پسند کرتے تھے۔

(۱۱۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ. عبدالملك بن سلمة ضعيف

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں سینگی لگوائی۔

(۱۱۰۳) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا احْتَجَمَ أَوْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ مِنْ ظُفُرِهِ، بَعَثَ بِهِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَدَفَنَهُ. في مسنده يعقوب بن الوليد ضعيف و في سنده يوسف بن زياد ليس بقوي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حجامت کراتے (سینگی لگواتے) یا بال یا ناخن کاٹتے تو بقیع بھیج کر دفن کروا دیتے تھے۔

(۱۱۰۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجُزُّ شَارِبَهُ، وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ ﷺ يَجُزُّ شَارِبَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں کاٹتے تھے اور نبی ابراہیم علیہ السلام (بھی) اپنی مونچھیں کاٹتے تھے۔

(۱۱۰۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: ((احْلِقْ فَحَلَقَهُ)) فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)). صحيح

(۱۱۰۱) **ضعيف**، الترمذي: ۲۰۵۳ من حديث عباد بن منصور به وانظر ح ۱۰۹۱. [السنة: ۳۲۳۵]

(۱۱۰۲) **ضعيف**، أبو الشيخ ص۲۵۸ عبدالملك بن مسلمة منكر الحديث، قاله ابن يونس المصري وللحديث شاهد ضعيف عند أحمد ۵/۱۸۵ و ابن سعد ۱/۴۴۵.

(۱۱۰۳) **موضوع**، أبو الشيخ ص ۲۵۸ يعقوب بن الوليد كذاب مشهور وتلميذه ضعيف جدًا.

(۱۱۰۴) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۲۵۹ أحمد ۱/۳۰۱ عن يحي بن أبي بكير به ورواه الترمذي: ۲۷۶۰ من حديث سماك وسلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة.

(۱۱۰۵) صحيح مسلم: ۱۳۰۵ ورواه البخاري: ۱۷۱ من حديث محمد بن سيرين به مختصرًا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جمرے کو کنکریاں ماریں' قربانی کر لی اور بال منڈائے تو (منڈانے سے پہلے) حجام کے سامنے (سر کا) دایاں رخ رکھا۔ اس نے بال مونڈ دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ الانصاری کو بلا کر یہ بال دے دیئے۔ پھر آپ نے بایاں رخ حجام کے سامنے کیا اور فرمایا: مونڈ دو۔ اس نے بال مونڈ دیئے۔ آپ نے یہ (بھی) ابوطلحہ کو دے دیئے۔ پھر فرمایا: انھیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(۱۱۰۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ أَظْفَارَهُ وَشَارِبَهُ كُلَّ جُمُعَةٍ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر جمعے کو اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹتے تھے۔

(۱۱۰۷) عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْأَغَرِّ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُصُّ شَارِبَهُ، وَيَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوْحَ إِلٰى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

سیدنا ابوعبداللہ الاغر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز کو جانے سے پہلے مونچھیں اور ناخن کاٹتے تھے۔

(۱۱۰۸) عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَنَوَّرُ، فَإِذَا كَثُرَ شَعْرُهُ حَلَقَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بال صفا پاوڈر استعمال نہیں کرتے تھے۔ جب بال زیادہ ہو جاتے تو انھیں مونڈ دیتے تھے۔

(۱۱۰۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: وَقَّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لیے مونچھیں کتروانے' ناخن تراشنے' بغلوں کے بال نوچنے اور شرمگاہ کے بال مونڈنے کے لیے یہ وقت قائم کیا گیا ہے کہ (ان پر) چالیس دنوں (کے اندر اندر ہی یہ کام کرنا چاہیے ان دنوں) سے زیادہ وقت نہ گزرے۔

(۱۱۰۶) **ضعيف جدًا**، أبو الشيخ ص ۲۵۶، ۲۵۷ محمد بن القاسم الترمذي متروك ومحمد بن سليمان المسمول ضعيف. [السنة: ۳۱۹۷]

(۱۱۰۷) **ضعيف منكر**، أبو الشيخ ص ۲۵۶ إبراهيم بن قدامة لا يعرف. [السنة: ۳۱۹۸]

(۱۱۰۸) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۲۵۷' مسلم الأعور ضعيف. [السنة: ۳۱۹۹]

(۱۱۰۹) صحيح مسلم: ۲۵۸.

سفر کے لئے روانگی اور واپسی

(۱۱۱۰) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. صحيح

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۱۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ : لَقَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ. صحيح

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے علاوہ سفر کے لیے بہت کم ہی نکلتے تھے۔

(۱۱۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَافِرُ فِي الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو سفر شروع کرتے تھے۔

(۱۱۱۳) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه : أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ ﷺ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ. صحيح

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچوں کے ساتھ (استقبال کے لیے) ثنیۃ الوداع کی طرف نکلا۔ ہم نبی کریم ﷺ سے آپ کے غزوۂ تبوک سے واپس ہونے کے بعد ملاقات کرنا چاہتے تھے۔

(۱۱۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ خَلْفَهُ . صحيح

(۱۱۱۰) صحيح البخاري: ۲۹۵۰ [السنة : ۲٦٧٢].

(۱۱۱۱) صحيح البخاري : أيضًا ۲۹٤۹ .

(۱۱۱۲) ضعيف، أبوالشيخ ص ۲٤۳، ۲٤۸ محمد بن أمية ضعيف وعثمان بن المخارق: لم أجد من وثقه.

(۱۱۱۳) صحيح البخاري : ٤٤۲٧ [السنة : ۲٧٦۰].

(۱۱۱٤) صحيح البخاري : ٥۹٦٥ [السنة : ۲٧٥۹].

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے چھوٹے بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ ﷺ نے ایک کو آگے اور دوسرے کو پیچھے (سواری پر) بٹھا لیا۔

(۱۱۱۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ، فَرَحًا بِقُدُوْمِهِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لائے تو آپ کے آنے کی خوشی میں حبشیوں نے اپنے نیزوں کا کھیل کھیلا۔

(۱۱۱۶) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (سفر سے واپسی پر) رات کو گھر نہیں آتے تھے۔ آپ ﷺ صبح کو ہی آتے تھے۔

(۱۱۱۷) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا فِي الضُّحٰى، فَيَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ .

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح سورج چڑھنے کے بعد ہی سفر سے گھر واپس آتے تھے۔ آپ پہلے مسجد جا کر دو رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر اپنے گھر چلے جاتے تھے۔

(۱۱۱۸) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَا قُدِّرَ لَهُ فِيْ مَسَائِلِ النَّاسِ وَسَلَامِهِمْ .

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو مسجد سے ابتدا کر کے نماز پڑھتے پھر بیٹھ کر لوگوں کے مسائل حل کرتے اور سلام ودعا لیتے تھے۔

(۱۱۱۵) **صحيح**،عبدالرزاق : ۱۹۷۲۳' أبوداود : ٤٩٢٣ من حديث عبدالرزاق به وسنده صحيح.
[السنة : ۲۷٦۱]

(۱۱۱٦) صحيح البخاري : ۱۸۰۰ مسلم : ۱۹۲۸ من حديث همام بن يحي العوذي البصري به.
[السنة : ۲۷٦٤]

(۱۱۱۷) **متفق عليه**، أبوالشيخ ص ٢٤٤، البخاري : ٣٠٨٨ ومسلم :٧١٦ من حديث ابن جريج به.

(۱۱۱۸) **صحيح**، أبوالشيخ ص ٢٤٤ الحديث السابق شاهد له .

(۱۱۱۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَنْزِلَ لَمْ يَأْتِهِ مِنْ قِبَلِ الْبَابِ، وَلٰكِنْ يَأْتِيهِ مِنْ قِبَلِ جَانِبِهِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ وَرَوَاهُ مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ بَقِيَّةَ، وَزَادَ : وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ .

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر آتے تو دروازے سے (فوراً) نہ آتے بلکہ ایک طرف کھڑے ہو کر اجازت لے کر (ہی) گھر میں داخل ہوتے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دنوں میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(۱۱۲۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا أَوْ بَقَرَةً. صحیح

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر سے) مدینے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی (اور لوگوں کو کھلائی)۔

سفر کے لیے دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۱۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ : أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا ؓ حِيْنَ رَكِبَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى قَالَ : الْحَمْدُلِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾ . ثُمَّ حَمِدَ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيْلَ : مَا يُضْحِكُكَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ : ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ : مَايُضْحِكُكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الْعَبْدُ. أَوْ قَالَ عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ. إِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا هُوَ)).

(۱۱۱۹) حسن، أبوالشيخ ص ۹۵، أبوداود : ۵۱۸۵ من حديث بقية به وصرح بالسماع المسلسل وتابعه إسماعيل بن عياش .

(۱۱۲۰) صحيح البخاري : ۳۰۸۹.

(۱۱۲۱) صحيح، عبدالرزاق : ۱۹۴۸۰ بدون تصريح سماع أبي إسحاق، البيهقي ۲۵۲/۵ من حديث ابن بشران به وتقدم :۳۰۶ وصححه ابن حبان : ۲۳۸۰، ۲۳۸۱ والحاكم على شرط مسلم ۹۸/۲، ۹۹ ووافقه الذهبي. [السنة : ۱۳۴۲]

سیدنا علی بن ربیعہ (تابعی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سوار ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ نے رکاب میں قدم رکھا (تو) فرمایا: بسم اللہ، پھر جب سیدھے بیٹھ گئے (تو) کہا: الحمد للہ، پھر فرمایا:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾

''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر (فرمانبردار) بنایا۔ ہم اسے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب (ہی) کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔ [الزخرف: ۱۳۔۱۴]

پھر فرمایا:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ)).

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی بھی گناہ بخشنے والا نہیں ہے۔

پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔ کہا گیا: امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح میں نے (اب) کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس طرح دعائیں پڑھی تھیں پھر ہنسے تھے۔ تو میں نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: (رب کو) بندے پر تعجب ہے جب وہ کہتا ہے:

'' لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ '' (رب کہتا ہے) یہ بندہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی گناہ بخشنے والا نہیں ہے۔

(۱۱۲۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ :((﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى . اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ. وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ:((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سکھایا ہے کہ آدمی جب سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جائے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہے پھر پڑھے:

(۱۱۲۲) صحیح مسلم: ۱۳۴۲ [السنة: ۱۳۴۴].

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِوَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.

''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے فرمانبردار بنا دیا۔ ہم اسے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف (ہی) لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی دعا کرتے ہیں اور ایسے عمل کی دعا کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔

اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور تکلیف دہ مناظر کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی پناہ مانگتے ہیں کہ اپنے گھر اور مال میں بُرا نظارہ دیکھیں''۔

جب آپ واپس آتے تو یہی فرماتے تھے اور (آخر میں) یہ الفاظ زیادہ فرماتے:

﴿ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ﴾

''لوٹ رہے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں''۔

(۱۱۲۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ)). صحیح

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ)).

''اے اللہ! ہم تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم والی واپسی کی پناہ مانگتے ہیں اور زیادتی کے بعد نقصان کی پناہ مانگتے ہیں اور (اپنے) گھر و مال میں برے منظر کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۱۲۳) صحیح، عبدالرزاق : ۹۲۳۱، ۹۲۷۰، ۲۰۹۲۷، مسلم : ۱۳۴۳ من حدیث عاصم الأحول به.

[السنة : ۱۳۴۱]

(۱۱۲٤) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا عَقَدَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمِي، أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَدَّعْتُهُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَكُوْنُ)).

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم پر (نگران بنا کر) بھیجا تو میں نے الوداع کہتے وقت آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَكُوْنُ)).

''اللہ تیرا زادِ سفر تقویٰ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر پر گامزن رکھے جا ہے تو جہاں بھی ہو۔

(۱۱۲٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِي، فَقَالَ: ((أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ)) فَلَمَّا مَضٰى قَالَ ((اَللّٰهُمَّ ازْوِلَهُ الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کریں تو آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ کے خوف اور ہر بلندی پر تکبیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جب وہ چلا (تو) آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ازْوِلَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)).

''اے اللہ! تو اس کے لیے زمین (کی مسافت) لپیٹ دے اور اس کا سفر آسان کر۔''

(۱۱۲٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، وَأَسْحَرَ يَقُوْلُ: ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے:

((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ))

(۱۱۲٤) **حسن**، الطبراني في الكبير (۱۹/ ۱٥ ح ۲۲) من حديث علي بن بحر به وسنده ضعيف وله شاهد حسن عند الترمذي: ۳٤٤٤. [السنة: ۱۳٤٥ وقال: حسن غريب]

(۱۱۲٥) **حسن**، الترمذي: ۳٤٤٥ وابن ماجه: ۲۷۷۱ من حديث أسامة بن زيد به وصححه ابن حبان: ۲۳۷۸ والحاكم على شرط مسلم ۱/ ٤٤٥ ووافقه الذهبي.

(۱۱۲٦) صحيح مسلم: ۲۷۱۸.

''سننے والا سن لے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس نے ہمیں (نعمتوں سے) اچھی آزمائش میں ڈالا ہے۔ ہمارا رب ہمارا ساتھی ہے اور ہمیں سب سے پیارا ہے۔ اللہ سے (جہنم کی) آگ کی پناہ مانگتے ہیں''۔

(۱۱۲۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ ، قَالَ : ((يَاأَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ (اللّٰهُ) أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ، وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوْذُ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو فرماتے:

((يَاأَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ)).

''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے اور اللہ سے تیرے شر اور تجھ میں جو شر موجود ہے پناہ مانگتا ہوں اور تجھ پر جو شر ہو رہا ہے، اس کی پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں شیر اور کالے (درندوں) سے اور سانپ اور بچھوؤں سے اور علاقے کے باسیوں' والدین اور ان کی اولاد سے' پناہ چاہتا ہوں۔

(۱۱۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهٖ، يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ : ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد اور حج وغیرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی زمین پر چڑھتے ہوئے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ .

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت (اور ملک) ہے اور اس کی

(۱۱۲۷) حسن' أبوداود : ۲۶۰۳ من حديث بقية به وصححه ابن خزيمة : ۲۵۷۲ والحاكم ۲/۱۰۱ ووافقه الذهبي.[السنة : ۱۳۴۹]

(۱۱۲۸) متفق عليه' مالك ۴۲۱/۱ ورواية أبي مصعب :۱۴۶۰ البخاري : ۱۷۹۷ ومسلم: ۱۳۴۴/۴۲۸ من حديث مالك به. [السنة : ۱۳۵۱]

حمد (وثنا) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ واپس آرہے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے (اور) سجدے کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔

اچھی فال کا بیان

(۱۱۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَفَاءَ لُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْإِسْمَ الْحَسَنَ. صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اچھی فال نکالتے تھے اور بری فال نہیں نکالتے تھے آپ اچھے ناموں کو پسند کرتے تھے۔

(۱۱۳۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ : الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ کوئی متعدی مرض ہوتا ہے اور نہ بدفالی ہے اور مجھے اچھی فال پاکیزہ بات' اچھی بات پسند ہے۔

(۱۱۳۱) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ، وَالْفَالُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اچھی فال: بہترین کلمہ پسند ہے (بہترین کلام سن کر آپ ﷺ اچھی فال نکالتے تھے)۔

(۱۱۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ، وَلٰكِنْ يَتَفَاءَ لُ . قَالَ : وَكَانَتْ قُرَيْشٌ جَعَلَتْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ لِمَنْ أَخَذَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَيَرُدُّهُ عَلَيْهِمْ، حَيْثُ تَوَجَّهَ

(۱۱۲۹) **صحيح**، علي بن الجعد : ۳۰۰۷' أحمد ۳۰۳/۱، ۳۰۴ من حديث ليث بن أبي سليم به وتابعه جرير بن عبدالحميد عند ابن حبان(الإحسان:۵۸۲۵) أورده الضياء المقدسي في المختارة وللحديث شواهد عند ابن ماجه (۳۵۳۶) وغيره وانظر الحديث الآتي. [السنة : ۳۲۵۴]

(۱۱۳۰) صحيح مسلم : ۲۲۲۴ من حديث همام بن يحيى، البخاري :۵۷۵۶ من حديث قتادة به. [السنة :۳۲۵۳]

(۱۱۳۱) **صحيح**، أبوالشيخ ص۲۵۳، البخاري : ۵۷۵۶ عن مسلم بن إبراهيم به .

(۱۱۳۲) **ضعيف** ، أبوالشيخ ص ۲۴۹ وابن عدي ۴۰۱/۱ من حديث الحسين بن حريث به، أوس متروك ورواه أبوداود : ۳۹۲۰ بسند ضعيف عن ابن بريدة به .

إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَرَكِبَ بُرَيْدَةُ فِي سَبْعِيْنَ رَاكِبًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِي بَنِي سَهْمٍ، فَتَلَقَّى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ أَنْتَ؟)) قَالَ: أَنَا بُرَيْدَةُ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ بَرَدَ أَمْرُنَا وَصَلَحَ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَمِمَّنْ؟)) قَالَ: مِنْ أَسْلَمَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((سَلِمْنَا)) ثُمَّ قَالَ: ((مِمَّنْ؟)) قَالَ: مِنْ بَنِي سَهْمٍ، قَالَ: ((خَرَجَ سَهْمُكَ)) فَقَالَ بُرَيْدَةُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) فَقَالَ بُرَيْدَةُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَأَسْلَمَ بُرَيْدَةُ، وَأَسْلَمَ الَّذِيْنَ مَعَهُ جَمِيْعًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ بُرَيْدَةُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَا تَدْخُلْ ـ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ـ إِلَّا وَمَعَكَ لِوَاءٌ، فَحَلَّ عِمَامَتَهُ ثُمَّ شَدَّهَا فِي رُمْحِهِ، ثُمَّ مَشٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! تَنْزِلُ عَلَيَّ، فَقَالَ: ((إِنَّ نَاقَتِي هٰذِهِ مَأْمُوْرَةٌ)) فَسَارَتْ حَتّٰى وَقَفَتْ عَلٰى بَابِ أَبِي أَيُّوْبَ، فَقَالَ بُرَيْدَةُ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَسْلَمَتْ بَنُوْسَهْمٍ طَائِعِيْنَ غَيْرَ مُكْرَهِيْنَ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بدشگونی نہیں کرتے تھے' لیکن اچھی فال نکالتے تھے۔ قریشیوں نے اس آدمی کے لیے سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا جو نبی کریم ﷺ کو پکڑ کر ان کے پاس لے آئے۔ جس وقت نبی کریم ﷺ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تھی تو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر (خاندان) کے ستر سواروں کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے پوچھا: تو کون ہے؟
انھوں نے کہا: بریدہ (اس کا مفہوم ٹھنڈک ہے) تو آپ نے ابوبکر کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور صحیح ہوگیا۔ پھر آپ نے پوچھا: تیرا قبیلہ کون سا ہے؟ اس نے کہا: اسلم (زیادہ محفوظ) آپ نے فرمایا: ہم محفوظ ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: اس قبیلے میں کون سی شاخ سے ہو۔ انھوں نے کہا: بنوسہم (حصے والوں) سے' آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے حصہ پالیا۔
پھر بریدہ نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''محمد، اللہ کا بندہ اور رسول'' تو بریدہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (معبود) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے اور ان کے تمام ساتھی مسلمان ہوگئے۔ بریدہ نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ جھنڈے کے بغیر مدینے میں داخل نہ ہوں۔ انھوں نے اپنا عمامہ (پگڑی) کھول کر نیزے پر باندھ لیا۔ پھر آپ کے سامنے چلنا شروع کر دیا پھر انھوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے پاس ٹھہریں تو آپ نے فرمایا: میری اونٹنی جہاں خود ٹھہرے گی وہیں ٹھہروں گا۔ اونٹنی چلتی رہی حتیٰ کہ ابوایوب کے گھر رک گئی تو بریدہ نے کہا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ بنوسہم نے اپنی مرضی سے خوشی

خوشی اسلام قبول کرلیا ہے۔

(۱۱۳۳) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ : ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَأَلَ عَنِ اسْمِ الرَّجُلِ، فَإِنْ كَانَ حَسَنٌ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَإِنْ كَانَ سَيِّئًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَإِذَا سَأَلَ عَنِ اسْمِ الْقَرْيَةِ فَكَذٰلِكَ)).

وَيَرْوِي هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا عبداللہ (بن الشخیر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کا نام پوچھتے تو اگر وہ نام اچھا ہوتا تو آپ کا چہرہ (مبارک) خوش ہوجاتا اور اگر نام برا ہوتا تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرے سے ظاہر ہوجاتا۔ اسی طرح آپ کسی گاؤں (وشہر) کے بارے میں پوچھتے تو یہی حالت ہوتی تھی۔ یہ روایت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۳٤) عَنْ عَوْفٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((أَنَّهُ خَرَجَ يَقُوْلُ هَا خُضْرَةٌ، فَقَالَ : يَالَبَّيْكَ نَحْنُ أَخَذْنَا فَالَكَ مِنْ فِيْكَ، أَخْرِجُوْا بِنَا إِلَى خُضْرَةٍ، فَخَرَجُوْا إِلَيْهَا فَمَا سُلَّ فِيْهَا سَيْفٌ حَتّٰى أَخَذَهَا)).

سیدنا عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (جہاد کے لیے) باہر نکلے تو آپ نے فرمایا: سنو! اے لوگو! یہ سبز وشاداب جگہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: حاضر ہیں۔ (انھوں نے کہا کہ) ہم نے آپ کے منہ سے فال لے لی ہے۔ ہمیں سرسبز وشاداب جگہ لے جاؤ۔ پھر وہ علاقہ بغیر تلوار چلائے فتح ہوگیا۔

(۱۱۳٥) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الطَّيْرُ يَجْرِيْ بِقَدَرٍ)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پرندہ تقدیر کے مطابق چلتا ہے (بدفالی کوئی چیز نہیں) اور آپ کو اچھی فال پسند تھی۔

(۱۱۳٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ إِلَى الْاِسْمِ الْحَسَنِ .

(۱۱۳۳) **ضعيف**، أبو الشيخ ص ۲٤۹، الطبراني في الأوسط : ٤۷۰۱ عن أبي زرعة الدمشقي به، سعيد بن بشير ضعيف وقتادة مدلس عنعن.

(۱۱۳٤) **ضعيف جدًا**، أبو الشيخ ص ۲۵۰، الطبراني في الكبير (۱۷/ ۲۰ ح ۲۳)من حديث ابن أبي فديك به، كثير بن عبدالله متروك متهم بالكذب .

(۱۱۳٥) **صحيح**، أبو الشيخ ص ۲۵۰، أحمد ۱۲۹/٦ عن حسان بن إبراهيم الكرماني به، يوسف بن أبي بردة وثقه ابن حبان والحاكم والذهبي ۱/۱۵۸ وصحح له ابن خزيمة وأبو حاتم الرازي وغيرهما وحسن له الترمذي وهو صحيح الحديث .

(۱۱۳٦) **صحيح**، أبو الشيخ ص ۲۵۲' وللحديث شواهد كثيرة. [السنة : ۳۳۷۵]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ برے نام کو بدلا کر اچھا نام رکھ دیتے تھے۔

(۱۱۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَة ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا بَعَثْتُمْ إِلَيَّ رَسُوْلًا فَابْعَثُوْهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الْإِسْمِ)) .عمر بن راشد ضعيف

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے پاس کوئی ایلچی بھیجو تو اچھے نام اور خوبصورت چہرے والا بھیجو۔

(۱۱۳۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يُبَلِّغُنَا لِقْحَتَنَا هٰذِهِ؟)) فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ :صَخْرٌ، قَالَ:((اجْلِسْ)) ثُمَّ قَالَ :((مَنْ يُبَلِّغُنَا لِقْحَتَنَاهٰذِهِ؟)) فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ :((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ :يَعِيْشُ، قَالَ :((احْلُبْ)) .

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری اس اونٹنی (کا دودھ) کون دوہے گا؟ تو ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ تو اس آدمی نے کہا: صخر (پتھر) آپ نے فرمایا: بیٹھ جا، پھر آپ نے فرمایا: ہماری اس اونٹنی (کا دودھ) کون دوہے گا؟ تو ایک (دوسرا) آدمی اٹھ کھڑا ہوا، آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: یعیش (زندہ رہے) آپ ﷺ نے فرمایا: تم (دودھ) دوہو۔

(۱۱۳۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : شِهَابٌ، فَقَالَ ﷺ :((أَنْتَ هِشَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے شہاب کہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہشام ہے۔

(۱۱۴۰) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا إِلٰى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ، ثُمَّ أَرْسَلَ خَلْفَهُ رَجُلًا، فَقَالَ: ((لَا تُنَادِهِ مِنْ وَّرَائِهِ وَقُلْ لَهُ: لَا تُقَاتِلْهُمْ حَتّٰى تَدْعُوْهُمْ)).

(۱۱۳۷) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۲۵٤، الطبراني في الأوسط : ۷۷٤۳ من حديث عبدة الصفار به، عمر ابن راشد : ضعيف (التقريب: ٤۸۹٤). [السنة : ۳۳٦۱]

(۱۱۳۸) **حسن**، أبوالشيخ ص ۲۵۱ الطبراني في الكبير (۲۹۲/۱۷ ح ۸۰۵)من حديث موسى بن علي به وللحديث شواهد كثيرة.

(۱۱۳۹) **حسن**، أبوالشيخ ص ۲۵۳، أحمد ۷۵/٦ من حديث عمران القطان به وصححه الحاكم ٤/ ۲۷٦، ۲۷۷ ووافقه الذهبي وللحديث شاهد عندالحاكم.

(۱۱٤۰) **ضعيف**، أبوالشيخ ص ۲۵۳ سفيان بن عيينة عنعن وباقي السند حسن.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو (کافروں کی) ایک قوم سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔ پھر ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا تو کہا: تو پیچھے سے انھیں آواز نہ دینا اور اس سے (علی رضی اللہ عنہ) کہنا کہ "وہ (کافروں کو) دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ کریں۔

(۱۱٤۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ (ابْنُ طَابٍ رَجُلٌ صَالِحٌ بِالْمَدِيْنَةِ) فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں عقبہ بن نافع کے گھر میں ہوں پھر ابن طاب (ایک نیک آدمی) کی تازہ کھجوریں ہمارے پاس لائی گئیں تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمیں دنیا میں بلند مقام اور آخرت میں خوشیاں ملیں گی اور یہ کہ ہمارا دین اچھا ہے۔

(۱۱٤۲) عَنِ الشَّرِيْدِ ﷺ قَالَ : قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ مَجْذُوْمٍ لِيُبَايِعَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((ائْتِهِ فَأَخْبِرْهُ، فَإِنِّيْ قَدْ بَايَعْتُهُ، فَلْيَرْجِعْ)).صحيح

سیدنا شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف (قبیلے) کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لیے آیا جسے جذام (کوڑھ) کی بیماری تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اسے جا کر بتادو کہ ہم نے اس کی بیعت (غائبانہ ہی) لے لی ہے پس وہ واپس چلا جائے۔

(۱۱٤۳) عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ، فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، فَقَالَ : ((كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)) .

(اور غریب سند کے ساتھ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم (کوڑھی) کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا تو فرمایا: کھاؤ' اللہ ہی پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔

(۱۱٤۱) صحيح مسلم : ۲۲۷۰.

(۱۱٤۲) صحيح، علي بن الجعد :۲۱۰٦' مسلم :۲۲۳۱ من حديث شريك بن عبدالله وهشيم بن بشير به. [السنة : ۲۲۵۰]

(۱۱٤۳) ضعيف، الترمذي : ۱۸۱۷ فيه مفضل بن فضالة بن أبي أمية البصري أبومالك : ضعيف.

ادعیۂ ماثورہ

(۱۱٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((يَاأَيُّهَاالنَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى رَبِّكُمْ، فَإِنِّي أَتُوْبُ إِلَى رَبِّيْ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)) . صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرو، میں روزانہ سو دفعہ اپنے رب سے توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱٤٥) عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)). صحيح

سیدنا الاغر المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر انوار کی بارش ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ سے سو دفعہ استغفار کرتا ہوں۔

(۱۱٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روزانہ سو (سو) مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۱۱٤٤) صحيح مسلم : ٤٢/٢٧٠٢ من حديث شعبة به .[السنة : ۱۲۸۸]

(۱۱٤٥) صحيح مسلم : ۲۷۰۲ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ۱۲۸۷]

(۱۱٤٦) حسن ، ابن ماجه : ۳۸۱٥ من حديث محمد بن عمرو بن علقمة الليثي به. [السنة : ۱۲۸٦]

(١١٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ وَأَتُوْبُ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)). صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں روزانہ ستر دفعہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(١١٤٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ . قَالَتْ : فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرٰى عَلَامَةً فِيْ أُمَّتِي، فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، فَقَدْ رَأَيْتُهَا ﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ)). صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ'' پڑھتے تھے۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کثرت سے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ'' پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں (فتح کی نشانی) دیکھوں گا۔ پس جب میں دیکھتا ہوں تو کثرت سے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ'' پڑھتا ہوں۔ یقیناً میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ . إلخ (سورة النصر)

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی۔ الخ

(١١٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ : ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ .

(١١٤٧) صحيح، عبدالرزاق فى التفسير (١٨١/٢ ح ٢٨٨٢) الترمذي: ٣٢٥٩ من حديث عبدالرزاق به. [السنة : ١٢٨٥]

(١١٤٨) صحيح مسلم : ٤٨٤ وأصله عندالبخاري : ٨١٧ .

(١١٤٩) صحيح، عبد بن حميد في مسنده : ٧٨٦، ابن أبي شيبة فى المصنف (٢٩٧/١٠، ٢٩٨، ٤٦٢/١٣) أبوداود : ١٥١٦ وابن ماجه : ٣٨١٤ والترمذي : ٣٤٣٤ من حديث مالك بن مغول به. [السنة : ١٢٨٩]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حساب لگاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو دفعہ (یہ دعا) پڑھتے تھے۔

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)).

''اے اللہ! میرے گناہ معاف کر اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول فرمانے اور گناہ معاف فرمانے والا ہے''۔

(۱۱۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اگر ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہوں تو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(۱۱۵۱) عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ مِنْ عِنْدِهَا، وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَحَوَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَرِهَ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. فَخَرَجَ وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَجَعَ بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ، فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ فِي مَجْلِسِكِ هٰذَا مُنْذُ خَرَجْتُ بَعْدُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَ بِكَلِمَاتِكِ، لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)). صحيح

سیدہ جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن صبح کے وقت ان کے پاس باہر سے آئے۔ جویریہ کا اصل نام برہ تھا' لیکن آپ ﷺ نے اسے بدلا کر جویریہ کر دیا۔ آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے: آپ برہ (نیکی) سے باہر آئے ہیں۔ جب آپ ﷺ باہر سے تشریف لائے تو وہ مسجد میں تھیں۔ پھر دن کا (ایک حصہ) بلند ہونے کے بعد واپس آئے تو فرمایا: جب سے میں باہر گیا ہوں تو یہیں بیٹھی رہی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں' تو آپ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد چار کلمے تین دفعہ کہے ہیں۔

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

(۱۱۵۰) صحيح مسلم: ۲۶۹۵ من حديث أبي معاوية الضرير به. [السنة: ۱۲۷۷]

(۱۱۵۱) صحيح مسلم: ۲۱۴۰ من حديث سفيان بن عيينة به مختصرًا. [السنة: ۱۲٦۷]

''پاک ہے اللہ اور تعریف اسی کی ہے۔ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضامندی' عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر''۔

اگر انھیں دعاؤں سے تولا جائے تو یہ ان پر بھاری ہوں گے۔

(۱۱۵۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ .

سیدنا عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ (کی انگلیوں) پر تسبیح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا ، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)) وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو نبی ﷺ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)).

''اے اللہ ہم تیری مدد کے ساتھ ہی صبح اور شام گزارتے ہیں۔ ہماری زندگی اور موت تیرے ہی قبضہ میں ہے اور تیری طرف (ہی) واپس لوٹنا ہے''۔

اور جب شام ہوتی تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)).

''اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ ہی شام کی اور تیرے ساتھ ہی جیتے اور مرتے ہیں اور تیری طرف ہی واپس لوٹنا ہے''۔

(۱۱۵٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا آوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا، وَقَرَأَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ وَ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. صحيح

(۱۱۵۲) **إسناده ضعيف** ، أخرجه أبوداود : ۱۵۰۲ والترمذي : ۳٤۱۱ من حديث هشام به ورواه شعبة عن عطاء به وصححه الحاكم ۱/٤۷ ووافقه الذهبي. [السنة : ۱۲٦۸]

(۱۱۵۳) **صحيح**، أخرجه أبوداود : ۵۰٦۸ من حديث وهيب به وصححه ابن حبان : ۲۳۵٤، ۲۳۵۵ .

(۱۱۵٤) **صحيح** ' أخرجه الترمذي : ۳٤۰۲ البخاري : ۵۰۱۷ عن قتيبة به .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب (سونے کے لیے) بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونک مارتے اور سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔ پھر جہاں تک ہوسکتا ان (ہتھیلیوں) کو اپنے جسم پر ملتے۔ سر اور چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے شروع کرتے۔ یہ کام آپ ﷺ تین دفعہ کرتے تھے۔

(۱۱۵۵) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

(۱۱۵۶) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا)) . وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).صحيح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو (سونے کے لیے) لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا)).

''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں اور جب (نیند سے) بیدار ہوتے تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں (نیند) کی موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرف واپس لوٹنا ہے''۔

(۱۱۵۷) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، وَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُئْوِيَ)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (سونے کے لیے) بستر پر تشریف لاتے تو فرماتے:

(۱۱۵۵) حسن، أبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان (۳/۳٤۷ ترجمة جعفر بن أحمد بن فارس) الترمذي : ۲۸۹۲ من حديث فضيل به، ليث توبع وللحديث شواهد. [السنة : ۱۲۰۸]

(۱۱۵۶) صحيح البخاري : ٦۳۱٤.

(۱۱۵۷) صحيح مسلم : ۲۷۱۵ من حديث حماد بن سلمة به. [السنة : ۱۳۱۸]

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا وَكَمْ مَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي)).

''سب تعریف اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں پناہ دی۔ کتنے ہی ایسے (لوگ) ہیں جن کے پاس نہ کفایت ہے اور نہ پناہ۔

(۱۱۵۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا تَبَوَّأَ مَضْجَعَهُ : ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَمَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَأَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ . اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكَ كُلِّ شَيْءٍ، وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَكَ كُلُّ شَيْءٍ أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب (سونے کے لیے) اپنے بستر پر لیٹتے تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَمَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَأَعْطَانِي فَأَجْزَلَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ . اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَالِكَ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَكَ كُلُّ شَيْءٍ أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)).

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری کفایت کی اور پناہ دی۔ کھلایا اور پلایا اور بہت زیادہ احسان کیے اور (اپنا فضل وکرم) کیا تو بہت زیادہ کیا۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ اے اللہ! تو ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا مالک ہے ہر شے تیری ہی ہے۔ میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

(۱۱۵۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا آوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ، نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)) . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). صحيح

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (سونے کے لیے) بستر پر آتے تھے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے پھر فرماتے:

(۱۱۵۸) حسن، أبوداود : ۵۰۵۸ من حديث عبدالصمد به وصححه ابن حبان : ۲۳۵۷ والحاكم ۱/۵۱۴ ووافقه الذهبي. [السنة ۱۳۱۹]

(۱۱۵۹) صحيح البخاري : ۶۳۱۵ [السنة : ۱۳۱۶].

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ،لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)).

''اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے حوالے کر دیا ہے اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر دیا اور اپنے امور تیرے حوالے کر دیئے ہیں۔ میں نے اپنی پیٹھ تیرے لیے ہی لگائی ہے۔ تجھ سے مجھے امید (بھی) ہے اور خوف (بھی) تیرے بغیر تجھ سے پناہ گاہ اور نجات کوئی نہیں۔ تو نے جو کتاب نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا ہوں''۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ دعا پڑھی (پھر) اسی رات فوت ہو گیا تو دین اسلام پر مرا۔

(۱۱۶۰) عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَثَقِّلْ مِيزَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى)) .

سیدنا ابوزہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَثَقِّلْ مِيزَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى)).

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور میرے (دشمن) شیطان کو ذلیل کر اور میری گردن کو (اپنے سوا اوروں سے) آزاد کر دے اور میرے (اعمال کے) ترازو کو بھاری کر اور مجھے اپنی پسندیدہ مجلس میں شامل کر''۔

(۱۱۶۱) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ . اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ)) .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سونے کے لیے) لیٹتے وقت یہ (دعا) پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ . اَللّٰهُمَّ

(۱۱۶۰) صحيح، أبوالشيخ ص ۱۶۸، أبوداود : ۵۰۵٤ من حديث ثور به وعلقه من حديث أبي همام وصححه الحاكم ۱/ ۵٤۰ ووافقه الذهبي .

(۱۱۶۱) ضعيف، أبوالشيخ ص ۱۶۸، أبوداود : ۵۰۵۲ من حديث أبي الجواب به، أبوإسحاق السبيعي عنعن .

أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ)).

''اے اللہ! میں تیرے کرموں والے چہرے کے ساتھ اور تیرے پورے کلموں کے ساتھ تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس کا تو مالک ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی قرضے اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں ہوتی اور تیرے وعدے کے خلاف کچھ نہیں ہوتا (وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے) کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے نہیں چلتی۔ اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریفیں ہیں''۔

(۱۱۶۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ : ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرِ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) .صحيح

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرِ مَا فِيْهَا.

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ)).

''ہم نے اور (ہمارے سارے) علاقے نے اللہ کے لیے شام کی ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے اسی رات کی خیر اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بہتری چاہتا ہوں۔ اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں نقصانات ہیں، ان سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سستی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی سختیوں، دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(۱۱۶۳) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ بِإِسْنَادِهٖ وَقَالَ : ((رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّمَا بَعْدَهَا . رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ،

(۱۱۶۲) صحيح مسلم : ۲۷۲۳.
(۱۱۶۳) صحيح مسلم : ۲۷۲۳.

وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) . وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا : ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)).صحيح

اسی سند کے ساتھ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) مروی ہے کہ رات کے وقت یوں فرماتے:

((رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّمَا بَعْدَهَا . رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

''اے میرے رب میں تجھ سے اس رات کی خیر اور اس کے بعد کی خیر مانگتا ہوں۔ اور اس رات کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے سستی اور برے بڑھاپے کی پناہ چاہتا ہوں اور میرے رب! میں تجھ سے جہنم کے عذاب اور عذاب قبر کی پناہ چاہتا ہوں اور صبح کے وقت بھی یہی دعا یوں پڑھتے تھے۔ أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ ہم نے صبح کی اور ہمارے (اردگرد) سارے ملک نے اللہ کے لیے صبح کی''۔ آخر تک

(١١٦٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ : ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)). صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)).

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا رب ہے''۔

(١١٦٥) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) .

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب (پہلے دن کا) چاند دیکھتے تو فرماتے:

(١١٦٤) صحيح البخاري : ٦٣٤٦، مسلم : ٢٧٣٠ من حديث هشام به.

(١١٦٥) ضعيف ' الترمذي : ٣٤٥١ من حديث أبي عامر العقدي به، سليمان بن سفيان ضعيف وبلال لين وللحديث شواهد ضعيفة. [السنة : ١٣٣٥]

((اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ)).

''اے اللہ! تو اسے ہم پر بہتری اور ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ (اے چاند) تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(۱۱۶۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)).

''اے اللہ! میں تجھ سے' غم' مصیبتوں' کمزوری' سستی' بزدلی' بخل' قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے کی پناہ چاہتا ہوں''۔

(۱۱۶۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

اے اللہ! میں تجھ سے کمزوری اور سستی ، بزدلی اور بڑھاپے کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنوں کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(۱۱۶۸) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ، وَالْمَأْثَمِ . اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ . اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ؛ كَمَا

(۱۱۶۶) صحيح البخاري : ٦٣٦٩ [السنة : ١٣٥٥] .

(۱۱۶۷) صحيح البخاري : ٦٣٦٨' مسلم : ٢٧٠٦ من حديث المعتمر بن سليمان به. [السنة : ١٣٥٦]

(۱۱۶۸) صحيح البخاري : ٦٣٧٥' مسلم : ٥٨٩ بعد ٢٧٠٥ من حديث وكيع به .[السنة : ١٣٥٥]

بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (یہ دعا) فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ، وَالْمَأْثَمِ . اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ؛ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

''اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کے عذاب' (جہنم کی) آگ کے فتنے' قبر کے فتنے اور عذاب قبر' مال ودولت کے شر اور غربت کے شر اور دجال کے فتنے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھو (معاف کردے) اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کردے جتنی تو نے مشرق ومغرب میں کررکھی ہے۔

(۱۱۶۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ : لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنَا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَمِّ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ . اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)) .صحيح

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تم کو وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَمِّ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ . اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)).

''اے اللہ! میں تجھ سے کمزوری' سستی' بخل' بزدلی' غم اور عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما۔ تو سب سے بہترین تزکیہ کرنے والا ہے تو ہی اس کا ولی اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کی پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسا نفس جو سیراب نہ ہو اور ایسا دل جو (تجھ سے) نہ ڈرے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایسی دعا جو قبول نہ ہو اس سے پناہ چاہتا ہوں''۔

(۱۱۶۹) صحيح مسلم :۲۷۲۲ من حديث أبي معاوية الضرير به. [السنة : ۱۳۵۸]

(۱۱۷۰) عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)).

''اے اللہ! میں اس دل جس میں (تیرا) خوف نہ ہو' وہ نفس جو سیراب نہ ہو اور وہ علم جو نفع نہ دے اور وہ بات جو سنی نہ جائے' کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں ان چاروں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(۱۱۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ : الْحَدِيْثُ ثَلَاثًا، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِيْ أَيَّتُهُنَّ ۔صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ناقابل برداشت مشقت' بے نصیبی کی گہرائی' بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

سفیان (بن عیینہ) فرماتے ہیں کہ حدیث میں تین چیزیں ہیں اور میں نے (غلطی سے) ایک کا اضافہ کردیا ہے۔ معلوم نہیں وہ اضافہ کون سا ہے۔

(۱۱۷۲) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ :كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَسْتُهُ بِيَدِيْ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ :((أَعُوْذُبِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سوئی ہوئی تھی تو رات کو دیکھا کہ آپ نہیں ہیں۔ میں نے (اندھیرے میں) ہاتھ کے ساتھ آپ ﷺ کو تلاش کیا تو دیکھا کہ میرا

(۱۱۷۰) **ضعيف جدًا**، عبدالرزاق : ۱۹٦۳۵' أبان بن أبي عياش متروك متهم. [السنة : ۱۳٥۹]

(۱۱۷۱) صحيح البخاري : ٦۳٤۷، مسلم : ۲۷۰۷ من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة : ۱۳٦۰]

(۱۱۷۲) **صحيح**، مالك (۱/۲۱٤) ورواية أبي مصعب : ٦۲۰) وله شاهد في صحيح مسلم : ٤٨٦.

ہاتھ آپ کے قدموں پر لگا۔ آپ سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے:

((أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)).

''اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے ساتھ تجھ سے پناہ چاہتا ہوں تیری بے شمار ثنا پڑھتا ہوں تو اسی طرح ہے جس طرح کہ تو نے اپنی ثنا کی ہے''۔

(۱۱۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ، وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ وَغَضَبِكَ)) . صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دعا (یہ تھی):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ، وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ وَغَضَبِكَ)).

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال' تیری بخشش کی تبدیلی' اچانک انتقام اور تیرے تمام غضب وناراضی کی پناہ چاہتا ہوں''۔

(۱۱۷٤) عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ، قَالَتْ : كَانَ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)) . صحيح

ایک سوال کے جواب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (یہ) دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)).

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا''۔

(۱۱۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ :((اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِيْ، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)) . صحيح

(۱۱۷۳) صحيح مسلم : ۲۷۳۹ من حديث يحي بن بكير به. [السنة : ۱۳٦۸]

(۱۱۷٤) صحيح مسلم : ۲۷۱٦.

(۱۱۷۵) صحيح مسلم : ۲۷۱۷، أيضًا ، البخاري : ۷۳۸۳ عن أبي معمر به.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَايَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)).

''اے اللہ! میں تجھی پر اسلام لایا اور تجھی پر ایمان لایا۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے اور تیری طرف ہی میں رجوع کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں (کافروں سے) دشمنی رکھتا ہوں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے بغیر کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا' تو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ جن اور انسان مرجاتے ہیں''۔

(۱۱۷۶) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي، وَهَزْلِي، وَخَطَإِي، وَعَمْدِي ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي . اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) .صحيح

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي، وَهَزْلِي، وَخَطَإِي، وَعَمْدِي ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي . اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)).

''اے اللہ! میری خطا' ناواقفی اور میرے کام میں اسراف اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے۔ اے اللہ! میری سنجیدگی اور مذاق' نادانستہ خطا اور جان بوجھ کر غلطی (سب) معاف فرما۔ یہ سب میری (ہی) وجہ سے ہے۔ اے اللہ! میں نے جو آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو خفیہ کیا اور جو علانیہ کیا اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (سب) معاف فرمادے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی موخر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

(۱۱۷۶) صحيح مسلم: ۲۷۱۹، أيضًا، البخاري: ۶۳۹۸ من حديث شعبة به.
[السنة: ۱۳۷۱ مختصرًا]

(۱۱۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ حَالِ النَّارِ، أَوْحَالِ أَهْلِ النَّارِ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ حَالِ النَّارِ، أَوْحَالِ أَهْلِ النَّارِ)).

''اے اللہ! تو نے مجھے جو علم بخش دیا ہے اس سے نفع عطا کر اور مجھے وہ علم دے جو نفع دے اور میرا علم زیادہ کر ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ اے رب! میں آگ (والوں) کے حال سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

(۱۱۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)).

''اے اللہ! میرا دین جو میری زندگی کی بنیاد ہے، صحیح کر دے۔ اے اللہ! میری دنیا جس میں رہتا ہوں ٹھیک کر دے اور میری آخرت' جہاں واپس جانا ہے صحیح کر دے اور زندگی کو اچھائی میں زیادتی (والی) بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے آرام دینے والی بنا''۔

(۱۱۷۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعِفَّةَ، وَالْغِنٰى)) .صحيح

(۱۱۷۷) ضعيف ، الترمذي: ۳۵۹۹ من حديث موسى بن عبيدة به وهو ضعيف ومحمد بن ثابت مجهول ولبعض الحديث شاهد عند الحاكم. [السنة : ۱۳۷۲]

(۱۱۷۸) صحيح مسلم : ۲۷۲۰ .

(۱۱۷۹) صحيح مسلم : ۲۷۲۱ [السنة : ۱۳۷۳].

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعِفَّةَ، وَالْغِنٰى)).

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' عفت اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں''۔

(۱۱۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ : ((رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ ،وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُّنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حُوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (یہ) دعا مانگتے تھے:

((رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ ،وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُّنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حُوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ)).

''اے اللہ! میری مدد کر اور مجھ پر کسی کو مدد نہ دے میری نصرت کر اور کسی کو مجھ پر نصرت نہ دے اور میرے لیے تدبیر کر اور مجھ پر (مخالف) تدبیر نہ کر' مجھے ہدایت دے اور ہدایت میرے لیے آسان کر اور جو میرے خلاف بغاوت کرے مجھے اس پر فتح نصیب فرما۔ اے رب! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر کرنے والا۔ تیرا بہت زیادہ ذکر کرنے والا' بہت زیادہ عاجزی کرنے والا' بہت زیادہ ڈرنے والا' تیرا بہت زیادہ فرمانبردار' بہت زیادہ عاجزی کرنے والا' بہت دعائیں کرنے والا' تیری طرف رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میری خطا دھو دے میری دعا قبول فرما اور میری حجت مضبوط کر دے۔ میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان مضبوط کر اور میرے دل کے حسد' بغض اور کینے کو ختم کر دے''۔

(۱۱۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكَادُ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ إِلَّا دَعَا

(۱۱۸۰) **صحيح**، أبوداود : ۱۵۱۰ والترمذي : ۳۵۵۱ من حديث سفيان به. [السنة : ۱۳۷۵]

(۱۱۸۱) **صحيح**، عبدالله بن مبارك في الزهد : ۴۳۱' الترمذي : ۳۵۰۲ من حديث ابن المبارك به، عبيدالله بن زحر توبع وصححه الحاكم على شرط البخاري ۱/۵۲۸ ووافقه الذهبي. [السنة : ۱۳۷۴]

بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ : ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مجلس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے یہ دعا کر کے ہی اٹھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)).

''اے اللہ! (اپنے فضل سے) ہمیں اپنا خوف عطا فرما جس کی بدولت ہم گناہوں سے دور رہیں اور ہمیں ایسی اطاعت بخش جو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین دے جو دنیا کی مصیبتیں ہم پر ہلکی کر دے۔ ہمیں سننے، دیکھنے اور زندگی کی دوسری قوتیں عطا فرما اور اسے ہمارا وارث بنا اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے بدلہ لے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمیں ہمارے دین میں مصیبت و آزمائش میں نہ ڈال اور دنیا کو ہماری کوششوں کا محور نہ بنا اور دنیا ہی کو ہمارا مبلغ علم نہ بنا اور ہم پر وہ لوگ مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کریں''۔

(۱۱۸۲) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ :((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے:

((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) .

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا''۔

(۱۱۸۲) صحيح، أبوداود الطيالسي في مسنده : ۲۰۳۶، مسلم: ۲۷/ ۲۶۹۰من حديث شعبة به. [السنة : ۱۳۸۲]

وفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وفات والی بیماری اور وصیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۱۸۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ :((إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَكَى أَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ : فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ . فَقَالَ النَّاسُ :انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ :فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا . فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَابَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِيْ بَكْرٍ)) .صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو فرمایا: بندے کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھاتا رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے ترجیح دے تو بندے نے اللہ کے پاس کو ترجیح دے دی ہے۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ہم اس بات پر (سخت) حیران ہوئے تو لوگوں نے کہا: اس شیخ (بوڑھے) کو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی خبر بتا رہے ہیں جس کو اللہ نے دنیا کی لذتوں کے فائدہ اٹھانے اور اللہ کے ہاں جو ہے اسے لینے کا اختیار دیا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

(۱۱۸۳) صحيح البخاري : ۳۹۰۴، مسلم : ۲۳۸۲ من حديث مالك به ولم يخرجه أحد من رواة الموطأ إلا القعنبي في الجامع آخر الموطأ، كذا في إتحاف المهرة لابن حجر (۳۰۳/۵). [السنة : ۳۸۲۱]

(بات یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ وہ بندے تھے جنھیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ عالم (اور فقیہ) تھے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں میرے بارے میں صحابیت اور مال کے لحاظ سے زیادہ احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا سوائے اسلام کی دوستی کے (یہ سب کے ساتھ باقی ہے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی کے علاوہ دوسری کوئی کھڑکی مسجد میں کھلی نہ چھوڑی جائے۔

(١١٨٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنبَرَ فَقَالَ : ((إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّيْ لَأَنظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، أَنْ تَنَافَسُوْهَا)) فَقَالَ عُقْبَةُ :فَكَانَ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .صحيح

سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد پر اٹھ سال کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی گویا آپ زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ پھر منبر پر تشریف لائے تو فرمایا: میں تمھارے آگے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ ہوں۔ حوض (کوثر) تمھارے (تمام امت کے) ملنے کی جگہ ہے اور میں یہاں سے اسے (حوض کو) دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم (سب) سے (بالاجماع) شرک کرنے کا ڈر نہیں، لیکن تم پر دنیا کے لیے جھگڑنے کا خوف ہے۔ عقبہ فرماتے ہیں کہ (ہمارا) یہ آخری دیدار تھا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کا نظارہ کیا۔

(١١٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ، قَدْ عُصِبَتْ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى تَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ آخَرِيْنَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ)) فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .صحيح

(١١٨٤) **صحيح**، عبدالله بن المبارك في الزهد: ٥٠٤، مسلم: ٢٢٩٢ من حديث يزيد به. [السنة : ٣٨٢٢]

(١١٨٥) صحيح البخاري : ٣٦٢٨ [السنة ١٤/١٧٨ ح ٣٩٧٨].

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی' (عائشہ رضی اللہ عنہا کی) ایک چادر اوڑھے باہر تشریف لائے جس پر سرخ رنگ کی ایک پٹی باندھی گئی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ منبر پر بیٹھ گئے پھر اللہ کی حمدوثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد! لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار لوگوں کے مقابلے میں کم ہوجائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی کسی چیز کا نگران بنے جس میں ایک گروہ کو نقصان اور دوسرے کو فائدہ ہوتا ہے تو ان کی نیکیاں قبول کرے اور خامیاں معاف کر دے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری مجلس تھی (جو ہم نے دیکھی)۔

(۱۱۸۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِيْ بَكْرٍ)). صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات والی بیماری میں (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ نے سر کو ایک کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ منبر پر بیٹھ گئے تو اللہ کی حمدوثنا بیان کی۔ پھر فرمایا میں لوگوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بن ابی قحافہ (الصدیق) سے زیادہ اپنے مال اور جان سے مجھ پر احسان کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا' تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے۔ اس مسجد میں (کھلی ہوئی) ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(۱۱۸۷) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: ((وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُوْلَكِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلَيَاهُ! وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ. أَوْ أَرَدْتُ. أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ)) ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ. أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ. صحيح

قاسم بن محمد (تابعی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ (بیماری کی وجہ سے) عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں ہائے میرا سر' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۱۸۶) صحيح البخاري: ٤٦٧.

(۱۱۸۷) صحيح البخاري: ٥٦٦٣ [السنة: ١٤١١].

اگر میں زندہ ہوا اور تو مرجاتی تو میں تیری مغفرت کی دعا کرتا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میری بدنصیبی' اللہ کی قسم! میرا گمان ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو اسی دن آپ اپنی کسی بیوی کے پاس شب زفاف منائیں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے (عبدالرحمٰن) کو بلاؤں اور وعدہ لے لوں تا کہ تمنا کرنے والے لوگ کچھ کہہ نہ سکیں۔ پھر میں نے (دل میں) کہا: اللہ بھی نہیں مانے گا اور مومن بھی دفاع کریں گے۔ یا اللہ دفاع کرے گا اور مومن بھی اس کے خلاف نہیں مانیں گے۔

(۱۱۸۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ : ((ادْعِي لِي أَبَابَكْرٍ أَبَاكِ، وَأَخَاكِ حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ . وَيَقُوْلَ قَائِلٌ :أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَ يَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ إِلَّا أَبَابَكْرٍ)). صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ابوبکر اور بھائی (عبدالرحمٰن) کو بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھوا دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ (خلافت کی) تمنا کرنے والے تمنا نہ کرنے لگیں اور کوئی یہ نہ کہہ دے کہ میں زیادہ (خلافت کا) حق دار ہوں۔ اللہ اور مومن سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کو نہیں مانیں گے۔

(۱۱۸۹) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ! اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ :((ائْتُوْنِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا)) فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوْا: مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَنْهُ، فَقَالَ:((دَعُوْنِي فَالَّذِي أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِي إِلَيْهِ)) وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ :((أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ)) وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ. أَوْ قَالَ: فَنَسِيْتُهَا)). صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہائے جمعرات کا دن' اور جمعرات کا دن کیسا تھا! رسول اللہ ﷺ کی بیماری تیز ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ایک کاغذ لے آؤ۔ میں ایک تحریر لکھوا دیتا ہوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے تو لوگوں نے جھگڑا شروع کر دیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۱۸۸) صحيح مسلم : ۲۳۸۷.

(۱۱۸۹) صحيح البخاري : ٤٤٣١، مسلم : ١٦٣٧ من حديث سفيان بن عيينة به .

(بعض) لوگوں نے کہا: کیا آپ (ہم سے) جدا ہو رہے ہیں؟ ان سے پوچھ لیں۔ بعض اسے دوبارہ پوچھنے لگے تو آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو۔ میں جس حالت میں ہوں اس سے بہتر ہے جدھر تم مجھے بلا رہے ہو۔ آپ نے انھیں تین حکم دیئے:

① مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔

② (آنے والے) وفدوں سے وہی سلوک کرنا جو میں کرتا تھا۔

③ میری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا ہوں۔

(۱۱۹۰) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ : ((الصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ وَمَا يُفِيْضُ بِهَا لِسَانُهُ.

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وفات والی بیماری میں فرماتے تھے: نماز اور غلاموں کا خاص خیال رکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرنا چاہتے تھے لیکن کر نہیں سکتے تھے۔

(۱۱۹۱) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ . قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ : فَأَخْبَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ : هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْآخِرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ . فَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، قَالَ : ((هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّيْ أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ، فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ، حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ . قَالَتْ : ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلّٰى بِهِمْ، وَخَطَبَهُمْ . وَأَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا : لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ : ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.

نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری سخت ہو گئی تو

(۱۱۹۰) حسن، ابن ماجه : ۱٦۲۵ . [السنة : ۲٤۱۵]

(۱۱۹۱) صحيح البخاري : ٤٤٤۲ [السنة : ۳۸۲۵].

آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ وہ میرے گھر میں بیماری کے دن گزاریں تو انھوں نے اجازت دے دی آپ دو آدمیوں کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ آپ عباس بن عبدالمطلب اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔
عبداللہ (بن عبداللہ بن عتبہ: تابعی رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے عبداللہ (بن عباس) کو یہ حدیث سنائی تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تجھے پتا ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

تو عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے گھر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری تیز ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: مجھ پر سات ایسی مشکوں کا پانی بہا دو جن کے (ابھی) منہ نہیں کھلے ہیں۔ ہوسکتا ہے میں لوگوں کو نصیحتیں کروں۔ ہم نے آپ کو حفصہ زوجۂ رسول کے نہانے کے برتن میں بٹھایا پھر آپ پر ان مشکوں کا پانی بہایا۔ جب آپ کو آرام ہوا تو اشارہ کیا کہ بس کرو۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ عائشہ اور ابن عباس (دونوں) بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت آیا تو ایک چادر اپنے چہرے پر ڈالتے۔ پھر جب اس سے دل تنگ ہوتا تو چہرہ (مبارک) ننگا کر دیتے۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا: یہودیوں اور نصرانیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔ آپ ﷺ اس کام سے (اپنے امتیوں کو) ڈرا رہے تھے۔

(۱۱۹۲) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : ((دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ :اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) قَالَتْ :فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ عِشَاءِ الْآخِرَةِ ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: إِنَّ

(۱۱۹۲) صحيح البخاري : ٦٨٧، مسلم : ٤١٨ عن أحمد بن عبدالله بن يونس به.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ . وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا : يَاعُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَصَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِلصَّلَاةِ، وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، فَقَالَ : ((أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهِ)) فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ، وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ . قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ)). صحیح

سیدنا عبیداللہ بن عبداللہ (بن عتبہ تابعی) سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو کہا: کیا آپ ﷺ مجھے رسول اللہ ﷺ کی (آخری) بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں' رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں یارسول اللہ ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہانے کے ٹب میں میرے لیے پانی رکھو۔ ہم نے یہ کر دیا تو آپ نہائے۔ پھر آپ تشریف لے جانا چاہتے تھے کہ (دوبارہ) آپ پر غشی چھا گئی۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں' اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہانے کے ٹب میں میرے لیے پانی رکھو۔ ہم نے یہ کر دیا تو آپ نہائے۔ پھر آپ تشریف لے جانا چاہتے تھے کہ (دوبارہ) آپ پر غشی چھا گئی۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں' اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر ابوبکر کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو آدمی نے ان سے آ کر کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو انتہائی نرم دل تھے۔ (عمر سے) کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ نماز پڑھا دیں تو ان سے عمر نے کہا: آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ تو ان دنوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھائیں۔ پھر (بعد میں) نبی ﷺ نے اپنے اوپر بیماری کا دباؤ کم محسوس کیا تو دو آدمیوں کے ساتھ جن میں سے ایک عباس تھے نماز کے لیے نکلے۔ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ پیچھے نہ ہٹو۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں مجھے ان کے ایک (بائیں) طرف بٹھا دو۔ تو

انھوں نے آپ کو ابوبکر کی (بائیں) طرف بٹھا دیا۔ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا کر کے نماز پڑھنے لگے اور لوگ ابوبکر کی اقتدا کر کے پڑھنے لگے۔ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور کہا کہ میں آپ کو وہ حدیث نہ سنادوں جو مجھے عائشہ نے رسول اللہ ﷺ کی (وفات والے) مرض کے بارے میں سنائی ہے؟ انھوں نے کہا: سنادو تو میں نے پوری حدیث ان کو سنادی۔ انھوں نے کسی حصے کا انکار نہیں کیا۔ صرف یہ کیا: کہا، انھوں نے عباس کے ساتھ دوسرے آدمی کا نام لیا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ وہ بولے وہ علی (بن ابی طالب) ہیں۔

(۱۱۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ :((مُرُوْا أَبَابَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ :((مُرُوْا أَبَابَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)) فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، قَالَ :((إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، مُرُوْا أَبَابَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)) فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ أَبُوْبَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمٰى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُوْبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ)) . صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو بلال آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر نرم دل اور نرم آواز والے ہیں اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوگئے تو لوگوں کو (تکبیر و قراءت) نہیں سنا سکیں گے۔ اگر آپ عمر کو (نماز پڑھانے کا) حکم دے دیں (تو اچھا ہے) آپ نے فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حفصہ سے کہا کہ وہ آپ سے کہے کہ ابوبکر نرم دل و نرم آواز والے ہیں اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوگئے تو لوگوں کو (تکبیر و قراءت) نہیں سنا سکیں گے۔ اگر آپ عمر کو (نماز پڑھانے کا) حکم دے دیں تو اچھا ہے۔

آپ نے فرمایا: تم تو (مصر کی) یوسف علیہ السلام والی عورتیں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

(۱۱۹۳) صحيح البخاري : ۷۱۳، مسلم : ۹۵/۴۱۸ من حديث أبي معاوية الضرير به. | السنة : ۸۵۳ |

جب انھوں نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ نے محسوس کیا کہ آپ کی بیماری ہلکی ہوگئی ہے تو دو آدمیوں کے ساتھ' ٹیک لگائے آپ باہر نکلے۔ آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ مسجد میں داخل ہوگئے۔ جب ابوبکر نے آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ (ہی) رہو۔ پھر نبی ﷺ آ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف بیٹھ گئے۔ ابوبکر کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا (پیروی) کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی اقتدا کر رہے تھے۔

(۱۱۹٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ، وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، وَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، نَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات والی بیماری میں انھیں ابوبکر صدیق نماز پڑھاتے تھے۔ جب سوموار کا دن ہوا اور صحابۂ کرام نماز میں صفیں باندھے ہوئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ ہٹایا۔ ہماری طرف دیکھا۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ قرآن کے ورقے کی طرح (سفید) تھا۔ ہم نے نبی ﷺ کو دیکھنے کی خوشی میں آزمائش میں پڑنا چاہا۔
ابوبکر اپنی ایڑیوں پر پیچھے مڑے تاکہ (عام لوگوں کی) صف میں شامل ہو جائیں اور یہ سمجھے کہ نبی ﷺ نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں تو نبی ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نمازیں پوری کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ آپ اسی دن فوت ہوئے۔

(۱۱۹۵) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ، وَأَبُوبَكْرٍ صَلَّى لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ . وَسَاقَ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَقُلْ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوموار کے دن مسلمان فجر کی نماز میں تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں نماز

(۱۱۹٤) صحيح البخاري: ٦٨٠ ' مسلم: ٤١٩ من حديث الزهري به.

(۱۱۹۵) صحيح البخاري: ٤٤٤٨.

پڑھا رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور اسی طرح حدیث بیان کی (جو سابقہ حدیث گزر چکی ہے) اور یہ نہیں کہا کہ آپ اسی دن فوت ہوئے۔

(۱۱۹۶) عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ : إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ : آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ: نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهَا فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ : أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ : نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُوْلُ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ)) ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ((فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى)) حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی مجھ پر نعمتوں میں سے یہ نعمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں، میری باری کے دن، میری گود اور سینے کے درمیان فوت ہوئے۔ آپ کی وفات کے وقت اللہ نے میرا اور ان کا تھوک اکٹھا کر دیا۔ میرے پاس (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (سینے کے ساتھ) سہارا دیئے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں جانتی تھی کہ آپ مسواک پسند کرتے ہیں۔ تو میں نے کہا: میں یہ مسواک (اس سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر (مبارک) سے اشارہ کیا کہ جی ہاں۔

میں نے مسواک آپ کو پکڑائی تو اسے کرنا آپ پر گراں گزرا۔ میں نے کہا: میں اسے آپ کے لیے نرم کردوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر سے اشارہ کیا کہ جی ہاں، میں نے اسے (دانتوں میں چبا کر) نرم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی۔ آپ کے پاس پانی کا ایک چھوٹا سا برتن تھا۔

آپ برتن میں اپنے دونوں ہاتھ داخل کر کے اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: لا الہ الا اللہ، بے شک موت کی سختیاں ہوتی ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ کھڑا کیا اور فرمانے لگے:

((فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى)).

''بلندی والے دوست کے ساتھ''۔

(۱۱۹٦) صحيح البخاري، أيضًا : ٤٤٤٩ [السنة : ٣٨٢٦].

حتیٰ کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور آپ کا ہاتھ ڈھلک گیا۔

(۱۱۹۷) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ :مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلٰى صَدْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ، وَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ .صحيح

سیدنا اسود (تابعی) سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت کی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا: یہ کس نے کہا ہے؟ (مجھے یاد ہے کہ) میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے طشتری منگائی اور ڈھیلے ہوگئے۔ اور فوت ہوگئے مجھے پتا بھی نہ چلا کہ آپ نے کب علی رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت کی تھی؟

(۱۱۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ ، وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ :((اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ. أَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت کے وقت دیکھا ہے۔ آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ (برتن) تھا۔ آپ ﷺ پیالے میں ہاتھ داخل کرتے اپنے چہرے پر پھیرتے پھر فرماتے: اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد کر۔

(۱۱۹۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ)) .صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فوت ہوئے (اس وقت) آپ میرے حلق اور سینے کے ساتھ تھے اور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کی موت کی سختی پر مجھے کراہت نہیں ہے۔

(۱۲۰۰) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِهَا، يَقُوْلُ :((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ)).صحيح

(۱۱۹۷) صحيح البخاري، أيضًا : ٤٤٥٩، مسلم : ١٦٣٦ من حديث ابن عون به .

(۱۱۹۸) حسن، الترمذي : ٩٧٨ وفي الشمائل : ٣٨٨ .

(۱۱۹۹) صحيح البخاري، أيضًا : ٤٤٤٦ [السنة : ٣٨٢٧].

(۱۲۰۰) متفق عليه، البخاري: ٤٤٤٠، ٥٦٧٤ ومسلم : ٢٤٤٤ من حديث هشام بن عروة به.[السنة : ٣٨٢٨]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی وفات سے پہلے عائشہ ان کی طرف جھک گئی تھیں۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ کے ساتھ مجھے ملا دے''۔

(۱۲۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ)) فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ فِي فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)) فَقُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا، وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: وَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: ((اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)). صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صحت کی حالت میں فرماتے تھے کہ نبی جب تک جنت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے اس کی روح قبض نہیں کی جاتی۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا اور آپ کا سر (مبارک) میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے گھر کی چھت کی طرف نظر دوڑائی پھر فرمایا: اے اللہ! اعلیٰ دوست (اللّٰهم الرفيق الأعلىٰ)

(۱۲۰۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ)). صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی نبی کو بیماری لگتی ہے تو اسے دنیا (میں رہنے) اور آخرت (میں جانے) کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے۔ آپ کی آخری بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی' سخت کمزوری طاری ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾

''ان کے ساتھ جن پر اللہ نے نعمتیں اتاریں' نبیوں' شہیدوں اور صالحین (کے ساتھ)''

تو میں جان گئی کہ آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے (اور آپ نے آخرت کو اختیار کرلیا ہے)۔

(۱۲۰۳) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَ أَبَاهُ، فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ! مَنْ

(۱۲۰۱) صحيح البخاري: ٤٤٦٣' مسلم: ٢٤٤٤/٨٧ من حديث الزهري به. [السنة: ٣٨٢٩]

(۱۲۰۲) صحيح البخاري: ٤٥٨٦' مسلم: ٢٤٤٤/٨٦ من حديث سعد بن إبراهيم به. [السنة: ٣٨٣٠]

(۱۲۰۳) صحيح البخاري: ٤٤٦٢.

جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ . يَاأَبَتَاهُ! إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ :يَاأَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ ؟ ! .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا مرض شدید ہوتا تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہو جاتی تھی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے ابا کی تکلیف! تو آپ ﷺ نے اس سے کہا: آج کے دن کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپ فوت ہو گئے (تو فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے ابا! اللہ نے (آپ کی) دعا سن لی' اے ابا جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے ابا! جبریل کو ہم آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ جب آپ دفن ہوئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! کیا تمھارے دل اس پر راضی تھے کہ تم رسول اللہ ﷺ (کی قبر) پر مٹی ڈالو؟

(۱۲۰۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ((لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ :وَاكَرْبَاهُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((لَا كَرْبَ عَلَى أَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ، إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا لِمُوَافَاةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر موت کی سختی آئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے آپ کی تکلیف' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تیرے ابا پر آج کے بعد کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے ابا پر وہ وقت آ گیا ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں تا کہ قیامت کے دن اس کا پورا پورا بدلہ ملے۔

(۱۲۰۵) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ : ((أَنَّ اللّٰهَ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ، وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ)) .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی وفات تک مسلسل وحی بھیجی اور آپ پر بہت زیادہ وحی (خفی) وفات والے دن نازل ہوئی۔

(۱۲۰۶) عَنْ عَائِشَةَ : إِنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَوَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ، وَقَالَ:وَانَبِيَّاهُ! وَاصَفِيَّاهُ! وَاخَلِيلَاهُ)).

(۱۲۰۴) صحيح، الترمذي في الشمائل : ۳۹۸ ابن ماجه : ۱۶۲۹ عن نصر بن علي به وله شاهد عندالبخاري : ۴۴۶۲ .

(۱۲۰۵) صحيح مسلم : ۳۰۱۶ البخاري : ۴۹۸۲ من حديث يعقوب بن إبراهيم به .

(۱۲۰۶) حسن، الترمذي في الشمائل : ۳۹۲ أحمد ۳۱/۶ عن مرحوم به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو اپنا منہ آپ کی آنکھوں کے درمیان رکھا اور اپنے دونوں ہاتھ آپ کی کلائیوں پر رکھے (چوما) اور کہا: ہائے اللہ کے نبی، ہائے اللہ کے برگزیدہ، ہائے اللہ کے خلیل۔

(۱۲۰۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار (پیر) کے دن فوت ہوئے۔

(۱۲۰۸) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ. وَقَالَ سُفْيَانُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَمِعَ صَوْتَ الْمَسَاحِيْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

سیدنا محمد (بن علی الباقر، تابعی) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کے دن فوت ہوئے تو اس دن اور منگل کی رات تک (اسی حالت میں) رہے اور آپ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔ سفیان (بن عیینہ) یا دوسرے راوی جعفر بن محمد الصادق سے وہ اپنے والد محمد الباقر سے بیان کرتے ہیں کہ رات کے آخری حصے میں قبر کھودنے کی آوازیں سنی گئیں۔

(۱۲۰۹) عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ لَهُ صُحْبَةٌ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ، إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ هٰذَا، قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ، فَأَمْسَكَ النَّاسُ، قَالُوْا: يَاسَالِمُ! انْطَلِقْ إِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَادْعُهُ، فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَيْتُهُ أَبْكِيْ دَهِشًا، فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لِيْ: أَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ، إِنَّ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ، فَقَالَ لِيْ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ النَّاسَ قَدْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوْا لِيْ، فَأَفْرَجُوْا لَهُ، فَجَاءَ حَتّٰى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ، فَقَالَ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالُوْا: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَعَلِمُوْا أَنْ قَدْ صَدَقَ، قَالُوْا: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! أَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوْا! وَكَيْفَ؟ قَالَ: يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُصَلُّوْنَ

(۱۲۰۷) **صحيح**، الترمذي في الشمائل: ۳۹٤ وللحديث شواهد.

(۱۲۰۸) **ضعيف مرسل**، الترمذي في الشمائل: ۳۹٥.

(۱۲۰۹) **صحيح**، الترمذي في الشمائل: ۳۹۷ ابن ماجه: ۱۲۳٤ عن نصر بن علي به وصححه ابن خزيمة: ۱٥٤۱، ۱٦۲٤ والبوصيري في الزوائد.

وَيُكَبِّرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ، ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَدْعُوْنَ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ النَّاسُ. قَالُوْا: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! أَيُدْفَنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوْا: أَيْنَ؟ قَالَ: فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ رُوْحُهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوْحَهُ إِلَّا فِيْ مَكَانٍ طَيِّبٍ، فَعَلِمُوْا أَنْ قَدْ صَدَقَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُوْ أَبِيْهِ . وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ، فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ: ﴿ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ ﴾ مَنْ صَاحِبُهُ؟ ﴿ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾ مَنْ هُمَا؟ قَالَ: ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ، فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً .

سیدنا سالم بن عبید اللہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے اگر کسی کو یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ (عام) لوگ امی (ان پڑھ) تھے ان میں اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا تھا تو لوگ رک گئے اور کہا: اے سالم! جاؤ رسول اللہ ﷺ کے (خاص) ساتھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بلا لاؤ تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ مسجد میں تھے۔ میں دہشت سے روتا ہوا آیا۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے؟

میں نے کہا: عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے اگر کسی کو یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ انھوں نے فرمایا (چلو) میں ان کے ساتھ چلا۔ وہ لوگوں کے پاس آئے (جو) رسول اللہ ﷺ (کی وفات) پر اکٹھے ہوگئے تھے۔ تو انھوں نے کہا: لوگو! راستہ دو، لوگوں نے راستہ دیا تو وہ آپ (ﷺ) پر جھک گئے اور چھوا۔ پھر کہا:

﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴾

''بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں''۔

پھر لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں' تو لوگوں نے جان لیا کہ بات سچی ہے۔ انھوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا ہم آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھیں گے؟ کہا: جی ہاں' پوچھا کیسے؟

کہا: ایک گروہ داخل ہو کر نماز پڑھے گا۔ تکبیریں کہے گا اور دعا مانگے گا۔ پھر نکل جائیں گے تاکہ دوسرے لوگ آجائیں۔

لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ دفن کیے جائیں گے؟ انھوں نے

کہا: جی ہاں۔

لوگوں نے پوچھا: کہاں؟ انھوں نے کہا: اسی جگہ جہاں فوت ہوئے ہیں کیونکہ اللہ نے پاک جگہ ہی آپ ﷺ کی روح قبض کی ہے تو لوگوں نے جان لیا کہ یہی صحیح ہے۔ پھر انھوں نے حکم دیا کہ آپ کے چچا زاد آپ کو غسل دیں اور مہاجرین مشورے کے لیے اکٹھے ہوگئے تو کہا کہ چلیں اپنے انصاری بھائیوں کے پاس، ان سے بھی اس معاملے میں مشورے کریں تو انصار نے کہا: ایک ہمارا امیر ہوگا اور ایک تمھارا امیر ہوگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون ہے جس کی تین فضیلتیں ہیں:

﴿ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ ﴾

''جب وہ غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے۔''

آپ ﷺ کا ساتھی (صاحب) کون ہے؟

﴿ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾

''نہ ڈر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔

یہ دونوں کون تھے؟

پھر انھوں نے ہاتھ پھیلا کر (ابوبکر کی) بیعت کرلی اور لوگوں نے بھی اچھے طریقے سے ان کی بیعت کرلی۔

(۱۲۱۰) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ، وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ، حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا . وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تھے تو (ہمارے لیے) ہر چیز روشن ہوگئی تھی اور ہم آپ کو مٹی میں دفن کرنے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ہمارے دل (پریشان ہوکر) اس کا انکار کرنے لگے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جس دن آپ فوت ہوئے تو (ہمارے لیے) ہر چیز میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

(۱۲۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ عَشْرَةَ يُوحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .صحيح

(۱۲۱۰) حسن، الترمذي : ۳٦۱۸ وفي الشمائل : ۳۹۳ [السنة : ۳۸۳٤].

(۱۲۱۱) صحيح البخاري : ۳۹۰۲.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں نبی معبوث ہوئے۔ وہاں تیرہ سال آپ پر وحی آتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو دس سال آپ (مقام) ہجرت (مدینہ) میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

(۱۲۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں پندرہ سال رہے۔آپ (فرشتوں کی) آوازیں سنتے اور (فرشتوں کا) نور سات سال دیکھتے رہے۔آٹھ سال ان میں سے کچھ نہیں دیکھتے تھے اور مدینے میں دس سال رہے۔

(۱۲۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ .صحيح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پینسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

(۱۲۱٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَ قَالَ رَبِيْعَةُ عَنْ أَنَسٍ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ وَ ثَلَاثٌ وَّ سِتُّوْنَ أَكْثَرُ .صحيح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر (تینوں) تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔

ربیعہ کی انس سے روایت میں ہے کہ اللہ نے آپ کو ساٹھ سال کے آخر میں وفات دی تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: تریسٹھ سب سے زیادہ (اور صحیح) ہیں۔

(۱۲۱۵) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ.صحيح

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بن مصرف (تابعی رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے (کسی آدمی کے بارے میں) وصیت کی تھی؟ تو انھوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: لوگوں نے کیا

(۱۲۱۲) صحيح مسلم : ۲۳۵۳.

(۱۲۱۳) حسن، الترمذي : ۳۶۵۰ مسلم : ۲۳۵۳ من حديث إسماعيل بن علية به .

(۱۲۱٤) صحيح مسلم : أيضًا ۲۳٤۸.

(۱۲۱۵) صحيح البخاري : ۲۷٤۰، مسلم : ۱٦۳٤ من حديث مالك بن مغول به .

لکھا اور کس وصیت کا حکم دیا گیا؟ کہا: انھوں نے اللہ کی کتاب (کی پیروی) کی وصیت کی تھی۔

پیغمبر ﷺ کا ترکہ

(۱۲۱۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتْرُكْ دِيْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ. صحيح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم' نہ بکری' نہ اونٹ (کچھ بھی نہ چھوڑا) اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۱۲۱۷) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ : إِنَّ أَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَرَدْنَ أَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، يَسْأَلْنَ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)). صحيح

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کی بیویوں نے عثمان بن عفان کو ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی میراث سے حصہ مانگ رہی تھیں تو عائشہ نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(۱۲۱۸) عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ : ((أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَ إِلٰى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ : نَشَدْتُّكُمُ اللّٰهَ، أَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((كُلُّ مَالِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَدَقَةٌ ؛ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ، إِنَّا لَا نُوْرَثُ)).

ابوالبختری سعید بن فیروز تابعی سے روایت ہے کہ عباس اور علی دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے تو عمر نے طلحہ، زبیر' عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد (بن ابی وقاص) سے کہا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے سوائے اس کے جو اس نے کھالیا (استعمال کرلیا) ہماری وراثت نہیں ہوتی۔

(۱۲۱۶) **صحيح**، أبوالشيخ ص ۲۸۱' مسلم : ۱٦۳۵ من حديث أبي معاوية الضرير به .

(۱۲۱۷) **متفق عليه**، مالك (۲/۹۹۳ ورواية أبي مصعب: ۲۰۹٦) البخاري: ٦۷۳۰ ومسلم: ٥/ ۱۷٥۸ من حديث مالك به.

(۱۲۱۸) **صحيح**، الترمذي في الشمائل : ٤۰۲ وللحديث شواهد صحيحة .

(۱۲۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي؛ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری وراثت میں نہ درہم ہوگا اور نہ دینار، میں اپنی بیویوں کے نفقے اور عامل کی کفایت کے علاوہ جو چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

حوضِ کوثر کا بیان

(۱۲۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ :فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ :((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ)) فَقَالَتْ : فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ :((فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے جس امتی کے دو بچے فوت ہو جائیں۔ اللہ اسے ان کے (صبر کے) بدلے جنت میں داخل کرے گا۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آپ کی امت میں سے جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے تو؟
آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کی بھی موافقت کر دی گئی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ کی امت میں سے جس کا ایک بچہ بھی (فوت) نہ ہو؟
آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کا اگلا ہوں۔ وہ میرے جیسا کوئی نہیں پائیں گے۔

(۱۲۲۱) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ التَّعْزِيَةُ، سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ : إِنَّ فِي اللّٰهِ عِزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ مَافَاتَ، فَبِاللّٰهِ ثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ .

سیدنا علی بن الحسین (زین العابدینؒ تابعی) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور

(۱۲۱۹) صحیح، الترمذي في الشمائل : ٤٠٤ البخاري : ٣٠٩٦ ومسلم : ١٧٦٠ من حديث أبي الزناد به.
(۱۲۲۰) حسن، الترمذي : ١٠٦٢ وفي الشمائل : ٣٩٩.
(۱۲۲۱) ضعيف جدًا، الشافعي في الأم ٢٧٨/١ القاسم بن عبدالله بن عمر: متروك رماه أحمد بالكذب (التقريب: ٥٤٦٨) وله شاهد عند الحاكم ٥٧/٣، ٥٨ وصححه و وافقه الذهبي (!) وفيه أبو الوليد المخزومي : خالد بن إسماعيل، قال ابن عدي: "يضع الحديث على ثقات المسلمين".

تعزیے والے آئے تو انھوں نے ایک کہنے والے کو سنا: ہر مصیبت کا تعزیہ اللہ ہی کے سامنے ہے اور ہر فوت ہونے والے کا ورثہ ہے اور جو فوت ہو گیا اسے پانا ہے۔ پس اللہ پر (ہی) بھروسہ کرو۔ اسی سے امید رکھو' بے شک مصیبت زدہ شخص وہ ہے جس کو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو۔

(۱۲۲۲) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قُبِضَ نَبِيُّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا، حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)). صحیح

سیدنا ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ اپنے بندوں پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے نبی کو پہلے فوت کر دیتا ہے اور اسے ان کا آگے کا بھیجا ہوا (توشہ) قرار دیتا ہے اور اگر کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو نبی کی زندگی میں ہی اس امت کو عذاب دیتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' کیونکہ ان لوگوں نے اسے جھوٹا سمجھا تھا اور اس کی نافرمانی کی تھی۔

(۱۲۲۲) صحیح مسلم: ۲۲۸۸.

محبتِ مصطفیٰ ﷺ کے فضائل

(۱۱۲۳) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے والد (ووالدہ) اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۱۱۲٤) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ)) . صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس کے اندر ہوں، اس نے ایمان کی حلاوت پالی۔

① جسے اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

② جو کسی بندے سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔

③ جو شخص کفر سے نجات کے بعد اس میں لوٹنے کو اتنا ناپسند کرے جیسا کہ آدمی آگ میں گرنا پسند کرتا ہے۔

(۱۱۲۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنه قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

(۱۱۲۳) صحيح البخاري: ١٥، مسلم : ٤٤/٧٠ من حديث شعبة به .

(۱۱۲٤) صحيح البخاري : ٢١، مسلم : ٤٣/٦٨ من حديث شعبة به. [السنة : ٢١]

(۱۱۲۵) صحيح البخاري : ٦٦٣٢ [السنة : ٢٣]

بِيَدِهِ، حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ)) فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْآنَ يَا عُمَرُ)). صحيح

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو آپ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم مجھ سے اپنی جان سے (بھی) زیادہ محبت نہ کرو۔ (مومن نہیں ہوسکتے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اب اللہ کی قسم! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب (صحیح ہے) اے عمر۔

(۱۲۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، وَمَاتَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)). صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اس امت (دعوت) سے کوئی شخص چاہے یہودی ہو یا نصرانی میرے بارے میں سن کر اپنی موت سے پہلے مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ضرور جہنمی ہے۔

(۱۲۲۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً، وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ. فَقَالُوْا: أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. صحيح

(۱۲۲۶) صحيح، همام بن منبه في صحيفته: ۹۱، أحمد ۳۱۷/۲ وأبوعوانة ۱۰۴/۱ من حديث عبدالرزاق به وله طريق آخر عند مسلم: ۱۵۳. [السنة: ۵٦]

(۱۲۲۷) صحيح البخاري: ۷۲۸۱ [السنة: ۹٤].

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ خواب میں نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتے آئے، بعض نے کہا: آپ ﷺ سورہے ہیں اور بعض نے کہا: آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل زندہ ہے۔ پھر انھوں نے کہا: اپنے اس ساتھی کی ایک مثال ہے وہ مثال بیان کرو۔ بعض نے کہا: آپ سورہے ہیں اور بعض نے کہا: آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل زندہ ہے پھر انھوں نے کہا: اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور ایک بلانے والا بھیجا جس نے بلانے والے کی بات مان لی اور گھر میں داخل ہوا تو اس دسترخوان سے کھانا کھالیا اور جس نے داعی کی بات نہ مانی گھر میں داخل نہ ہوا اور کھانا نہ کھایا۔ انھوں نے کہا: اس کی تفسیر اسے سمجھا دو تا کہ سمجھ جائے۔ بعض نے کہا: آپ ﷺ سورہے ہیں اور بعض نے کہا: آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل بیدار ہے۔ پھر انھوں نے کہا: گھر سے مراد جنت ہے اور داعی محمد (ﷺ) ہیں پس جس نے محمد (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد (ﷺ) کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

(۱۲۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ: كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا، فَقَالَ: يَاقَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَا، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي فَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ)). صحيح

سیدنا ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور جس کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی کسی قوم کے پاس آئے تو کہے: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں، بچ جاؤ۔ اس کی قوم میں سے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات جا کر محفوظ مقام پر پہنچ کر بچ گئے اور ایک گروہ نے اسے جھوٹا سمجھا تو اپنے گھروں میں صبح تک رہے اور صبح لشکر نے آکر انھیں تہس نہس اور ہلاک کردیا۔ یہ مثال اس کی ہے جس نے میری اور جو دین میں لایا ہوں اس کی اطاعت کی اور وہ شخص جس نے میری اور جو سچا دین میں لایا ہوں اس کی نافرمانی کی۔

(۱۲۲۸) صحيح البخاري، أيضًا: ۷۲۸۳، مسلم: ۲۲۸۳ عن أبي كريب به.[السنة: ...]

(۱۲۲۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا أُخْبِرُوْابِهَا، كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا، فَقَالُوْا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ : أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ الْآخَرُ : أَنَا أَصُوْمُ النَّهَارَ لَا أُفْطِرُ، وَقَالَ الْآخَرُ : أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : ((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) .صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پاس آئے۔ وہ نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھ رہے تھے جب انھیں بتایا گیا تو گویا انھوں نے اسے بہت تھوڑا سمجھا۔ انھوں نے کہا: ہم کہاں اور نبی کریم ﷺ کہاں؟ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے گئے ہیں۔

ایک بولا: میں تو ہمیشہ (ساری) رات قیام کرتا رہوں گا۔

دوسرا بولا: میں تو ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا رہوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

نبی ﷺ ان کے پاس آ گئے تو کہا: تم نے یہ کیا کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ والا ہوں' لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(۱۲۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ : خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ :((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ :((هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهُمْ شَيْطَانٌ يَدْعُوْا إِلَيْهِ)) وَقَرَأَ ﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾ الْآيَةَ)) .

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ راستے ہیں اور ہر راستے پر شیطان بیٹھا پکار رہا ہے۔ آپ ﷺ نے پڑھا:

(۱۲۲۹) صحيح البخاري : ٥٠٦٣ عن سعيد بن الحكم بن أبي مريم به. [السنة : ٩٦]

(۱۲۳۰) حسن، النسائي في الكبرىٰ : ١١١٧٤ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ٩٧]

(۱۲۲۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا أُخْبِرُوْابِهَا، كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا، فَقَالُوْا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ : أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ الْآخَرُ : أَنَا أَصُوْمُ النَّهَارَ لَا أُفْطِرُ، وَقَالَ الْآخَرُ : أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : ((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) . صحیح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پاس آئے۔ وہ نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھ رہے تھے جب انھیں بتایا گیا تو گویا انھوں نے اسے بہت تھوڑا سمجھا۔ انھوں نے کہا: ہم کہاں اور نبی کریم ﷺ کہاں؟ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔

ایک بولا: میں تو ہمیشہ (ساری) رات قیام کرتا رہوں گا۔

دوسرا بولا: میں تو ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا رہوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

نبی ﷺ ان کے پاس آ گئے تو کہا: تم نے یہ کیا کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(۱۲۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ : ((هٰذِهِ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهُمْ شَيْطَانٌ يَدْعُوْا إِلَيْهِ)) وَقَرَأَ ﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾ الْآيَة)) .

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ راستے ہیں اور ہر راستے پر شیطان بیٹھا پکار رہا ہے۔ آپ ﷺ نے پڑھا:

(۱۲۲۹) صحيح البخاري : ٥٠٦٣ عن سعيد بن الحكم بن أبي مريم به. [السنة : ٩٦]

(۱۲۳۰) حسن، النسائي في الكبرىٰ : ١١١٧٤ من حديث حماد بن زيد به. [السنة : ٩٧]

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ﴾ (الآية) .

''اور بے شک میرا یہ سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی اتباع کرو''۔ الخ

(۱۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالْأَمْرِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)). صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو جب تک میں تمھیں (دین کے معاملے میں) چھوڑے رکھوں۔ تم سے پہلے لوگ سوالات کی کثرت اور نبیوں سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ جب میں تمھیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو۔

(۱۲۳۲) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا. فَقَالَ ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو بہترین وعظ کیا جس سے دل لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کسی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو ایسا وعظ ہے جیسا کہ الوداع کہنے والا کرتا ہے۔ پس آپ ہمیں وصیت کریں تو آپ نے فرمایا: میں تمھیں وصیت کرتا ہوں (اولوالامر کی) بات سنو اور عمل کرو چاہے وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میں سے جو شخص زندہ رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا۔ پس میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو مضبوطی سے اور دانت گاڑ کر پکڑ لینا اور بدعات سے بچنا۔ ہر (دین میں) نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۲۳۱) صحیح، همام في صحيفته : ۳۲، عبدالرزاق : ۲۰۳۷٤ مختصراً، مسلم : ۱۳۳۷ بعد ۲۳۵۷ من حديث عبدالرزاق به. [السنة : ۹۸]

(۱۲۳۲) صحیح ، أبوداود : ٤٦٠٧ من حديث ثور بن يزيد به وصححه ابن حبان : ۱۰۲ والحاكم ۱/ ۹۵، ۹٦ ووافقه الذهبي. [السنة: ۱۰۲]

(۱۲۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ أَحْدَثَ فِي دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)).صحیح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات نکالی جو اس میں نہیں وہ مردود ہے۔

(۱۲۳٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ)) .

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات اس کے تابع نہ ہو جائیں جو (دین) میں لے کر آیا ہوں۔

(۱۲۳۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ : إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدٍ تُعْجِبُنَا، أَفَتَرٰى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ :((أَمُتَهَوِّكُوْنَ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو کہا: ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں جو (بعض اوقات) اچھی لگتی ہیں۔ کیا ہم ان میں سے بعض لکھ نہ لیا کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس طرح حیران وپریشان ہو جس طرح یہود ونصاریٰ حیران وپریشان ہیں۔ میں تو صاف روشن (دین) لے کر تمھارے پاس آیا ہوں اور اگر موسیٰ (اب) زندہ ہوتے تو میری اتباع کے سوا ان کے لیے کوئی چارہ نہ تھا۔

(۱۲۳٦) عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :((مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي؛ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ . وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً لَا تُرْضِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ إِثْمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِ النَّاسِ شَيْئًا)).

(۱۲۳۳) **متفق عليه**،البخاري : ۲٦۹۷ ومسلم : ۱۷۱۸ من حديث إبراهيم بن سعد به.[السنة : ۱۰۳]

(۱۲۳٤) **ضعيف**،نعيم بن حماد صدوق حسن الحديث ولكن هشام بن حسان مدلس عنعن فالسند ضعيف من أجل عنعنته. [السنة : ۱۰٤]

(۱۲۳۵) **ضعيف**، أحمد ۳/۳۸۷ عن هشيم به، مجالد ضعيف من جهة سوء حفظه. [السنة : ۱۲٦]

(۱۲۳٦) **ضعيف جدًا** ، الترمذي : ۲٦۷۷ وابن ماجه : ۲۰۹ من حديث كثير بن عبدالله به وهو متروك. [السنة : ۱۱۰]

سیدنا بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے میری سنت مردہ ہونے کے بعد (دوبارہ) زندہ کی۔ اس کے لیے ان لوگوں جیسا اجر ہوگا جو اس (سنت) پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے ایسی بدعت نکالی جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں ہیں تو اسے ان لوگوں کے برابر گناہ ملے گا جو اس بدعت پر عمل کریں گے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(١٢٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ؛ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ)) . ضعيف

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سنت کو لوگوں کے فساد کے وقت مضبوطی سے پکڑ لیا تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(١٢٣٨) عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ؛ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا، وَكَانَ مِنْهَا نُغْبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ)) .صحيح

سیدنا ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دے کر بھیجا ہے اس کی مثال اس تیز بارش کی طرح ہے جو ایک زمین پر برستی ہے۔ اس زمین کا ایک ٹکڑا پانی روک کر جذب کر لیتا ہے تو اس سے طرح طرح کے پودے اور گھاس پیدا ہوتے ہیں۔

زمین کے بعض ٹکڑے پانی روک لیتے ہیں جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لوگ پیتے اور پلاتے ہیں اور زراعت کرتے ہیں اور ایک ٹکڑا ایسا ہے جو بے آب وگیاہ چٹان ہے جس پر نہ پانی رکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے۔ یہ (پہلی) مثال ہے اس کی جسے اللہ دین میں سوجھ بوجھ دے دیتا ہے اور جو دین الٰہی میں لایا ہوں اس کو فائدہ دیتا ہے۔ وہ خود (بھی) جانتا ہے اور دوسروں کو (بھی) سکھاتا ہے اور (آخری) مثال اس کی ہے جو دین سنتا ہی نہیں اور ہدایت قبول کرتا ہی نہیں۔

(١٢٣٧) **ضعيف**، محمد بن عكاشة كذاب وللحديث طرق ضعيفة ذكرت بعضها في تخريج المشكوٰة : ١٧٦ .

(١٢٣٨) صحيح البخاري : ٧٩، مسلم: ٢٢٨٢ عن محمد بن العلاء أبي كريب به. [السنة : ١٣٥]

اصحاب رسول ﷺ اور تابعین کے فضائل

(۱۲۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا؛ مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) .

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو اس ایک مد (جو) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا (جو صحابہ نے خرچ کیا ہے)۔

(۱۲۴۰) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، فَانْتَظَرْنَاهُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟)). قُلْنَا: نَعَم يَارَسُولَ اللّٰهِ! قُلْنَا نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ. أَوْ أَصَبْتُمْ)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ : ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى أَهْلَ السَّمَاءِ مَا يُوعَدُونَ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ)) . صحيح

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ ہم نے کہا: اگر ہم آپ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے تک انتظار کریں (تو بہتر) ہے۔ پس ہم نے انتظار کیا تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کہا:

تم یہیں (بیٹھے) ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ آپ آسمان کی طرف اکثر سر اٹھاتے تھے۔ فرمایا: آسمان والوں کے لیے ستارے امن ہیں۔ جب ستارے چلے جائیں گے یعنی ختم ہو جائیں گے تو آسمان والوں پر وہ آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کا امن ہوں۔ میں جب چلا گیا تو میرے صحابہ پر وہ آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابی میری امت کا امن ہیں۔ جب میرے صحابہ فوت ہو جائیں گے تو امت پر وہ آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے (فتنے رونما ہو جائیں گے)۔

(۱۲۳۹) صحيح، علي بن الجعد : ۷۳۸ مسلم : ۲۵۴۰ من حديث أبي معاوية الضرير به.

(۱۲۴۰) صحيح مسلم : ۲۵۳۱ من حديث الحسين بن علي به. [السنة : ۳۸۶۱]

(۱۲٤۱) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :((مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِي بِأَرْضٍ؛ كَانَ نُورَهُمْ وَقَائِدَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا جو صحابی جس علاقے میں مر گیا۔ وہ قیامت کے دن ان کا نور اور قائد (رہنما) ہوگا۔

(۱۲٤۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ)). قَالَ قَالَ الْحَسَنُ : فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا، فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ !

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی میری امت میں مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے کھانا نمک کے بغیر صحیح نہیں ہوتا۔ حسن (بصری رحمہ اللہ) نے کہا: نمک چلا گیا تو ہم کس طرح صحیح ہوں؟

(۱۲٤۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ :فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ :نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ :هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ؛ فَيُقَالُ : هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ :نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)) . صحيح

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا تو مجاہدین جہاد کریں گے کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابی موجود ہے؟ کہیں گے: جی ہاں' تو انھیں فتح ملے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی۔ پوچھا جائے گا کہ تمھارے اندر کوئی (تابعی) موجود ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں' تو انھیں فتح حاصل ہوگی۔

پھر ایک زمانہ آئے گا تو لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمھارے اندر کوئی تبع تابعی موجود ہے؟ تو وہ کہیں گے: جی ہاں' پس انھیں فتح ہوگی۔

(۱۲٤۱) **ضعيف**' محمد بن الفضل بن عطية متروك و رواه الترمذي : ۳۸٦٥ بسند ضعيف عن ابن بريدة به فيه عثمان بن ناجية مستور. [السنة : ۳۸٦۲]

(۱۲٤۲) **ضعيف**، إسماعيل بن مسلم المكي ضعيف والحسن البصري عنعن إن صح السند إليه. [السنة : ۳۸٦۳]

(۱۲٤۳) صحيح البخاري : ۳٦٤۹' مسلم: ۲۵۳۲ من حديث سفيان بن عيينة به. [السنة : ۳۸٦٤]

(١٢٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷛، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)) .صحيح

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہترین زمانہ میرا (زمانہ) ہے پھر جو اس کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں۔ پھر ایسی قوم آئے گی جن کی قسموں سے گواہیاں آگے اور گواہوں سے قسمیں آگے ہوں گی۔

(١٢٤٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَنْشَوُ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْا فِيْهِمُ السِّمَنُ)).صحيح

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر ایسی قوم پیدا ہوگی جو بغیر گواہی کی طلب کے گواہی دیں گے۔ نذر مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

(١٢٤٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ﷛ يَقُوْلُ : قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا، فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ :((أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُهُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَتَمَسَّكُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَخُذُوْا بِهِ)) . فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ :((وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي)).صحيح

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا فرستادہ (موت کا فرشتہ) آجائے اور میں لبیک کہہ دوں اور میں تمھارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس پر عمل کرو۔ آپ ﷺ نے اس کی بڑی ترغیب فرمائی پھر کہا: اور میرے اہل بیت' میں

(١٢٤٤) صحيح البخاري : ٢٦٥٢، مسلم : ٢٥٣٣/٢١١ ب من حديث سفيان الثوري به .

(١٢٤٥) صحيح مسلم : ٢٥٣٥ من حديث هشام به .[السنة : ٣٧٥٨]

(١٢٤٦) صحيح مسلم : ٢٤٠٨ من حديث أبي حيان يحي بن سعيد به. [السنة :٣٩١٣]

تمھیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔

محبان و مددگاران اور امت محمدیہ کے فضائل

(۱۲٤۷) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيْ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُاللّٰهِ، وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)). صحيح

سیدنا معاویہ (بن ابی سفیان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری امت اللہ کے دین کے ساتھ قائم رہے گی، اسے کوئی مخالف یا چھوڑنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے اور ان کی یہی حالت ہوگی۔

(۱۲٤۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ، فَقَالَ : ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا بِكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاحِقُوْنَ. وَدِدْتُّ أَنِّي لَوْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا)) ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ : ((بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ ، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ : ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ، فِيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا:بَلٰى، قَالَ : فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ مِّنْ حَوْضِيْ، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، أُنَادِيْهِمْ، أَلَا هَلُمَّ أَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ : إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا، فَأَقُوْلُ :فَسُحْقًا فَسُحْقًا فَسُحْقًا)).صحيح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف گئے۔ آپ نے فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ .

”(اے) مومن لوگوں کے گھر (والو) تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں“۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھتا۔

(صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: تم میرے صحابہ ہو.

(۱۲٤۷) صحيح البخاري:۳٦٤۱، مسلم : ۱۰۳۷ بعدح۱۹۲۳ من حديث عبدالرحمٰن بن يزيد بن جابر به

(۱۲٤۸) صحيح، مالك (۱/۲۸۔ ۳۰ ورواية أبي مصعب: ۷۲)مسلم : ۲٤۹ من حديث مالك به.

میرے بھائی ابھی نہیں آئے ہیں۔ میں حوض (کوثر) پر سب سے آگے ہوں گا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ اپنے بعد والے امتیوں کو کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا خیال ہے ایک آدمی کے کالے سیاہ گھوڑوں میں سیاہ جسم وسفید سبز والے گھوڑے ہوں تو وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ (امتی) قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید چمکتے (چہروں، ہاتھوں اور قدموں کے ساتھ) آئیں گے اور میں حوض پر ان کے آگے ہوں گا۔ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو مجھ سے روکا جائے گا۔ جس طرح گمشدہ اونٹ کو ہٹایا جاتا ہے۔ میں آواز دوں گا۔ آؤ آؤ (پانی پیو) تو کہا جائے گا۔ انھوں نے (دین کو) بدل دیا تھا۔ (بدعتی ہو گئے تھے) میں کہوں گا۔ دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ۔

(۱۲۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مجھ سے وہ لوگ بہت زیادہ محبت رکھنے والے ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان کا ہر آدمی یہ چاہے گا کہ کاش وہ اپنا مال وجان قربان کر کے مجھے ایک نظر دیکھ لیتا۔

(۱۲۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)).صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم پر ضرور ایک دن ایسا آئے گا کہ مجھے نہیں دیکھو گے۔ پھر اگر وہ مجھے دوبارہ دیکھ لے تو یہ بات اسے اپنے گھر والوں اور مال ودولت سب سے زیادہ محبوب ہوگی۔

(۱۲۵۱) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَأَصْحَابُهُ مُخَالِطُوا الْحُزْنِ وَالْكَآبَةِ، فَقَالَ: ((نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)) ، فَلَمَّا تَلَاهَا نَبِيُّ اللّٰهِ؛ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَنِيئًا

(۱۲۴۹) صحيح مسلم: ۲۸۳۲.

(۱۲۵۰) صحيح، همام في صحيفته: ۹۰، مسلم: ۲۳۶۴ من حديث عبدالرزاق به. [السنة: ۳۸۴۲]

(۱۲۵۱) صحيح مسلم: ۱۷۸۶ من حديث همام به [السنة: ۴۰۱۹]

مَرِيئًا، قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يَفْعَلُ بِكَ، فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا؟ فَأَنْزَلَ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا:
﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ﴾. حَتّٰى خَتَمَ الآيَةَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر (جب حدیبیہ سے لوٹتے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت رنج وغم میں تھے یہ) آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾.

''بے شک ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ الخ

آپ نے فرمایا: مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی جو مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سب سے زیادہ پیاری ہے۔ جب آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نےکہا: خوش آمدید! اللہ نے آپ کا معاملہ تو بیان کر دیا ہمارا کیا ہوگا؟

تو اللہ نے بعد والی آیت نازل فرمائی:

﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ﴾.

''تا کہ اللہ مؤمن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں حتیٰ کہ آپ نے پوری آیت پڑھ لی''۔

(۱۲۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْ أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى؛ كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ إِلٰى ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالُوْا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِيْ أُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ)). صحيح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمھاری مدت اگلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمھاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے

(۱۲۵۲) صحيح البخاري: ۳۴۵۹.

جیسے ایک آدمی نے کچھ نوکر رکھے تو کہا: تم میں سے کون دو پہر تک ایک ایک قیراط کے بدلے میری مزدوری کرتا ہے؟ تو یہودیوں نے دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو دو پہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کرتا ہے؟ تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر مزدوری کرتا ہے؟

جان لو کہ تم وہ ہو جو عصر سے مغرب تک کام کرتے ہیں۔ تمھارا دوہرا اجر ہے۔ یہود ونصاریٰ غصہ کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہم نے کام زیادہ کیا اور اجر تھوڑا ملا۔ اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا ہے؟

انھوں نے کہا: نہیں، اللہ نے فرمایا: یہ تو میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کر دیتا ہوں۔

(١٢٥٣) عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ، عَلٰى أَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوْا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلٰى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا، وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، فَقَالَ : لَا تَفْعَلُوْا، أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوْا أَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَأَبَوْا، وَتَرَكُوْا، وَاسْتَأْجَرَ آخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ : أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ، فَعَمِلُوْا، حَتّٰى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالُوْا: مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ، فَقَالَ : أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، فَإِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَأَبَوْا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوْا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ، فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوْا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا، فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ)) . صحيح

سیدنا ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لیا کہ وہ صبح سے شام تک کام کریں گے۔ ایک معینہ اجر پر تو انھوں نے دوپہر تک کام کیا اور کہا: تو نے جو اجر مقرر کیا ہے وہ ہمیں نہیں چاہیے، ہمارا عمل باطل ہے۔ اس نے کہا: یہ نہ کرو، باقی دن بھی مزدوری کرتے ہوئے پورا اجر لے لو۔ انھوں نے انکار کیا اور چلے گئے۔

اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا اور کہا: باقی دن تم کام کرو اور تمھیں وہ اجر بھی دے دوں گا جو

(١٢٥٣) صحيح البخاري : ٢٢٧١.

میں نے پہلے گروہ سے طے کیا تھا۔

تو ہمارا اجر ہی دے دے۔ اس نے کہا: باقی دن کام کرو' تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا تو اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا۔ انھوں نے باقی دن کا کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور انھوں نے دونوں گروہوں کا پورا اجر بھی لے لیا۔ یہ مثال اس نور (اسلام) کی ہے جو ان لوگوں (میرے امتیوں) نے قبول کیا (اور پہلوں نے رد کر دیا)۔

خوابِ میں زیارتِ مصطفیٰ ﷺ

(۱۲۵٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)). وَقَالَ: ((إِنَّ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). صحيح

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے نیند میں دیکھا اس نے مجھے (ہی) دیکھا ہے' کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور فرمایا: مسلمانوں کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(۱۲۵۵) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)). صحيح

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا تو اس نے یقیناً سچ دیکھا ہے۔

(۱۲۵٦) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)). صحيح

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے حق (سچ) دیکھا ہے۔

(۱۲۵٤) صحيح البخاري: ٦٩٩٤ من حديث عبدالعزيز بن المختار به. [السنة: ٣٢٨٦]

(۱۲۵۵) البخاري: ٦٩٩٦' مسلم: ٢٢٦٧ من حديث الزهري به.

(۱۲۵٦) **متفق عليه**، الترمذي في الشمائل: ٤١٤، البخاري: ٦٩٩٦ . ومسلم: ٢٢٦٧ من حديث الزهري به، انظر الحديث السابق .

(۱۲۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي)) .صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور میری صورت میں شیطان نہیں آ سکتا۔

انتهى الكتاب والحمد لله

۸ ستمبر ۲۰۰۳ء

4:22 بعد العصر

المسجد النبوي (المدينة المنورة)

حافظ زبیر علی زئی

[مراجعت ختم شد ۱۷/ مارچ ۲۰۰۷ء]

(۱۲۵۷) صحيح البخاري : ۶۹۹۳، مسلم : ۲۲۶۶/۱۱ من حديث الزهري به.

سیرت نبوی ﷺ کا سب سے اعلیٰ اور مستند شاہکار قرآن مجید کی آیات بینات ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد صحابہ کرام ؓ بھی سیرت نبوی ﷺ کے عکاس اور ترجمان ہیں۔ آپ ﷺ کی اتباع نے ان کی زندگیوں اور سیرتوں کو سراپا تبدیل کر دیا تھا جس کے باعث انہیں راشدون، صادقون، فائزون اور مفلحون جیسے القاب عطا کیے گئے۔ مشہور تابعی عروہ بن زبیر بن عوام ؒ (پ ۲۴ھ) اولین سیرت نگار ہیں کہ جن کی ''مغازی رسول اللہ ﷺ'' کا متن آج بھی ہمارے پاس محفوظ اور موجود ہے۔ پہلی صدی ہجری سے سیرت نگاری کا یہ پاکیزہ سلسلہ گزشتہ صدیوں سے جاری وساری ہے اور اس سلسلے میں ہزارہا کتابیں اور لاکھوں مقالات لکھے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ سعادت ہنوز پوری آب وتاب سے جاری ہے۔ سیرت نگاری کے ضمن میں ایک باب تراجم کا بھی ہے۔ مختلف زبانوں میں سیرت کے بہت سے تراجم اردو زبان میں ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں عربی زبان کی کتب سیرت کے اردو تراجم باقی زبانوں پر مقدار اور معیار ہر دو اعتبار سے فوقیت رکھتے ہیں۔

محی السنۃ امام بغوی ؒ کا نام بھی معتبر سیرت نگاروں میں شامل ہے۔ ان کی کتاب ''الانوار فی شمائل نبی المختار'' کا ترجمہ فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے ''نبی کریم ﷺ کے لیل ونہار'' کے عنوان سے کیا ہے۔ اس کتاب میں وقائع سیرت اور سوانح کی بجائے آپ ﷺ کی عملی سیرت اور آداب وشمائل کے مختلف پہلوؤں کو بارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے سیرت کے عملی امکانات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ابتدا میں معجزات وخصوصیات مصطفیٰ کا بیان ہے۔ آپ ﷺ کے جسمانی اور اخلاقی اوصاف کے بعد طہارت کے آداب وفرائض کی گفتگو کی گئی ہے۔ پیغمبرانہ زندگی کا سب سے بڑا عمل نماز کی ادائیگی ہے جس کی مستند تفصیلات کے بعد روزہ وحج کے احکامات بھی درج کیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کے حسن وجمال کا بیان بہت دل نشین ہے۔ مدنی زندگی میں جہاد کے مراحل بھی درپیش رہے جن کی موزوں تفصیل دی گئی ہے۔ اکل وشرب کے سلسلے میں نبوی مزاج کی نفاست بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے ازدواجی زندگی میں جن آداب کو ملحوظ رکھا وہ آپ ﷺ کی طہارت پر دلیل ناطق ہے۔ ادعیہ ماثورہ کا بیان امت کے لیے نافع ہے۔ آخری دو ابواب میں آپ ﷺ کی وفات کے ساتھ میں آپ ﷺ کی محبت اور اتباع کا بیان ہے۔ ان بارہ ابواب کے مطالعے سے سیرت نبوی ﷺ کا ایک ایسا نقشہ سامنے آتا ہے جس میں ایک عملی دلآویزی اور جمال آفریں کشش محسوس ہوتی ہے۔ اس کتاب سیرت کا سب سے بڑا وصف واقعات کی صحت اور استناد ہے۔ محترم مترجم نے ترجمہ کے ساتھ حوالوں کی تخریج کا اہتمام کر کے اس تصنیف کی علمی اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ ترجمے کا اسلوب دل نشیں اور شگفتہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اپنی انہی متنوع اور امتیازی خصوصیات کے باعث یہ کتاب ان شاء اللہ عامۃ المسلمین میں قبولیت حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مطالعے کو اتباع رسول ﷺ کا ذریعہ اور آخرت میں شفاعت کے حصول کا موجب بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد